دیکھ کے سبھوں نے اس مردود کو تخت پر لے جا کے بیٹھایا جب یہ ملعون مصر کا بادشاہ ہوا اور اس ہامان بے ایمان کو اپنا
وزیر بنایا تب کہنے لگا اب ملک مصر مسلّم ہمارے ہاتھ میں آیا ہم بادشاہ ہوئے اب ایسی تدبیر کیا چاہیئے کہ خلائق مجھکو
خدا کہے اور معبود جانے مجھکو پرستش کرے لعنت اللہ علیہ ہامان بے ایمان نے اُسکو یہ صلاح دی کہ پہلے مصر میں یہ
حکم دیا چاہیئے کہ علما فضلا جتنے ہیں ہمارے قلمرو میں درس تدریس نہ دینے پاویں موقوف کردیں تب آہستہ آہستہ وہ
اپنے دین سے بے خبر رہیں گے اور جو آیندہ پیدا ہونگے لڑکے بالے بغیر علم سب جاہل ہونگے اسی طرح آہستہ آہستہ
اپنے دین سے برگشتہ ہو جائیں گے پس ہامان بے ایمان کے کہنے سے فرعون ملعون نے اپنے ملک میں تعلیم و تعلم کا باب
موقوف کروادیا کہ میرے ملک میں کوئی علم سیکھنے نہ پاوے درس تدریس موقوف کریں نہیں تو ہم اُن سب کو قتل
کر ڈالینگے تب فرعون کے خوف سے لوگوں نے اپنا لکھنا پڑھنا سب چھوڑ دیا پس چند روز میں سب جاہل بن گئے
خدا کو بھول گئے مثل چارپائے و حوش کے ہو گئے بعد اسکے فرعون نے لوگوں پر حکم کیا کہ بُتوں کو سجدہ کریں اور پوجیں
پس قوم قبطی نے بُت پرستی شروع کی اسی طرح بیس برس تک رہا پھر پیچھے اسکے فرعون نے کہا کہ میں نے بُتوں کو
خدائی دی یہ سب چھوٹے خدا ہیں اور میں بڑا خدا ہوں فرعون نے یہ کہا جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ نے فرمایا ہے
فَحَشَرَ فَنَادٰی فَقَالَ اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی ترجمہ پس لوگوں کو جمع کیا پھر پکارا تو کہا کہ میں ہوں رب تمہارا سب سے
اوپر اور اس حالت پر چالیس برس گذرے بعد اسکے سب بُتوں کو توڑ ڈالا پھر قوم قبطی نے فرعون کو پوجنا اختیار کیا اُن
پر فرعون نوازش کرتا اور بنی اسرائیل کو تکلیف دیتا وے یوسفؑ کے دین پر قایم تھے اور بعوض جزیہ کے فرعون اُن سے
قبطیوں کی خدمت کرواتا اور تحقیر کرتا اور جن کاموں کو ناچیز سمجھتا مثل محنت اور بار اُٹھانا اور لکڑی چیرنا اور چنوانا
اور گھانس کاٹنا اور جھاڑو کشی کرنا اور گوہ گوبر پھینکنا علیٰ ہذا القیاس ان سب کاموں میں مقرر کیا تھا اور بنی اسرائیل
کو شہر اور دیہات میں اپنے تابعین کے خدمت میں بھیجدیتا اور اُنکے عورتوں سے اپنی عورتوں کی خدمت لیتا غرضیکہ
بنی اسرائیل کی عزت و وقار نہیں کرتا مگر ایک عورت کہ اُس کا نام آسیہ تھا وہ بنی اسرائیل کی قوم میں سے تھیں وہ
اپنے اباؤ اجداد کے دین پر قائم تھیں وہ ماہر و حمیدہ خصال شہرۂ آفاق تھیں فرعون اُنکو نکاح میں لایا تھا اور
بعضوں نے کہا کہ فرعون نے اُنکو پرستندہ اپنا جان کے عزت سے گھر میں رکھا تھا مگر وہ اپنے دین میں مضبوط تھیں
خلاف شرع نہیں چلتیں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ عورتوں کی پاکی اور بزرگی کو
بیان کیا ایک حضرت موسیٰؑ کی ماں اور مریمؑ بنت عمران کی اور خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد حضرت کی زوجہ اور فاطمہؓ
زہرا بنت رسول خدا اور بی بی آسیہ رضی اللہ عنہن کہ یہ سب صالحہ تھیں الغرض قوم بنی اسرائیل تیرہ برس تک
فرعون کے عذاب میں اور اسکی قوم کی خدمت گذاری میں گرفتار رہے زن و مرد اُس قوم کی خدمت کرتے اور بار برداری

میں رہتے اور صبر کرتے پھر بھی اپنے دین اسلام کے خلاف نہ چلتے شب و روز استغفار اور خدا کی عبادت کرتے خبر ہے کہ ایک دن فرعون علیہ اللعنۃ نے دریائے نیل کے کنارے مجلس جشن کی تھی تمام لوگ لشکر کے اپنے ساتھ لیکر خوشیاں اور کھانا پینا کیا اور قوم سے کہا قولہ تعالیٰ وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ترجمہ اور پکارا فرعون اپنی قوم میں بولا اے قوم میری بھلا مجھکو نہیں ہے حکومت مصر کی اور یہ نہریں چلتی ہیں نیچے میرے کیا تم نہیں دیکھتے بلکہ میں بہتر ہوں اُس شخص سے جسکو عزت نہیں اور وہ صاف نہیں بول سکتا ہے اتنی بات فرعون نے حضرت موسیٰ ؑ کی شان پر تکبری سے کہا تھا کہ وہ کیا جانتا ہے اس بات کو لوگوں نے مانا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ترجمہ پھر عقل کھودی اپنی قوم کی پھر اُسی کا کہا مانا مقرر وے لوگ تھے قوم فاسق پس چاہا اللہ تعالیٰ نے کہ اُسکو دوزخ میں ڈالے اور اُسکی قوم کو جہنم میں ملادے تب اُسکو چار سو برس کی عمر دی اسواسطے کہ وہ ہر روز باغی ہووے اور نافرمانی کرے تب ایک روز اللہ نے قدرت کاملہ سے اپنی دریائے نیل کو سُکھا دیا کچھ پانی باقی نہ رہا تب فرعون کی قوم نے اکٹھے ہوکر اپنے جہل سے اُسکو کہا کہ اگر تُو ہمارا خدا ہے تو دریائے نیل کا پانی جاری کردے جب جانینگے کہ تُو ہمارا ربّ ہے پس فرعون یہ سُنکے سات لاکھ سوار ہمراہ لے کر میدان سعد الاعلیٰ کی طرف نکل گیا اور ایک ایک کوس پر جاکر ایک ایک لاکھ سوار چھوڑتا گیا اسی طرح سب کو رخصت کرکے تنہا ایک میدان میں جاکے ایک غار کے اندر گھسا اور گھوڑے کی باگ گلے میں لپٹا کے قبلہ رخ ہوکر سجدے میں جاگرا اور یہ مناجات کی الٰہی تو ہی حق ہے میں باطل پر ہوں تو میرا رب بے نیاز و بے پرواہ ہے میں نے دنیا کو بعوض آخرت کے اختیار کیا جو کچھ مجھکو دینا ہے دُنیا میں دے میں آخرت کو نہیں چاہتا ہوں سوا دوزخ کے یہ مجھکو خوب معلوم ہے فرعون نے جب خدا کی درگاہ میں یہ مناجات کی اچانک ایک شخص غیب سے آکے اُس غار کے مُنہ پر کھڑا ہوا اور فرعون سے یہ کہنے لگا کہ میں ایک شخص کی شکایت تمہارے پاس لایا ہوں تم اس کا انصاف کردو فرعون بولا تو یہاں کہاں سے آیا یہ جگہ انصاف کی نہیں کل دربار میں آئیو انصاف کردوں گا آج چلا جا وہ بولا ہمارا یہاں انصاف کردیجے اسکے ہم یہاں سے نہیں ملیں گے یہ خصومت حال میں واقع ہوئی ہے پس اس گفتگو میں دونوں تھے کہ دفعتہً دریائے نیل کا پانی جاری ہوا دریا بھر گیا تب فرعون نے پانی دیکھ کے خوش ہو کے اس جوان سے کہا کہ تو کیا چاہتا ہے بول اُسنے کہا جو بندہ خداوند کی نافرمانی کرے اور حکم اُس کا نہ مانے اور وہ خداوند اُس پر مہر کرے اُس بندے کی کیا سزا ہے فرعون نے کہا اُس بندے کو دریائے نیل میں ڈبا کے مارا چاہیئے وہ بولا بہت اچھا آپ اب ذرا مجھکو

لکھدیویں تاکہ یہ یادداشت رہے کل بندہ آپ کے دربار میں حاضر ہوگا حضور میں اظہار کرے گا فرعون بولا یہاں
دوات قلم کاغذ نہیں ہیں کس طرح لکھوں اُس جوان نے کہا میں دیتا ہوں تم لکھو تب فرعون نے اُس غار
کے اندر بیٹھکر خوشی سے لکھا کہ جو بندہ اپنے خاوند کی نافرمانی کرے حکم اس کا نہ مانے اور خداوند اسکو سب طرح
سے آرام میں رکھے کھانے کو دیوے تب اُسکی سزا یہ ہے کہ دریائے نیل میں اُسکو ڈبا کے مارا چاہیئے اس طرح
کی ایک دستاویز لکھ کے اُس جوان کے حوالے کی اور یہ نہ جانا کہ وہ جوان کون تھا بعد اُسکے نظروں سے غائب ہوگیا وہ
جبرئیلؑ تھے بعد اسکے ایک آواز آئی کہ اے فرعون دریائے نیل کو میں نے تیرے حکم کے تابع کیا تو جب حکم کرے گا کہ
اے پانی کھڑا رہ تو کھڑا رہے گا اور اگر کہے گا تو جاری ہو تو جاری ہو جائے گا تیرے فرمان سے باہر نہ ہوگا تب فرعون
یہ سنکر خوش ہوکر اس میدان سعد الاعلیٰ سے گھر پر چلا آیا اور دریائے نیل کو جس طرح کہتا اُسی طرح ہوتا اگر کہتا اے
پانی اُونچا ہو کے چل تو پہاڑ سے زیادہ اُونچا ہو کے چلتا اور اگر کہتا کہ نیچا ہو کے چل تو نیچا ہو کے چلتا چند روز فرعون
کو اللہ نے ایسی کرامات دی تھی باین سبب وہ ملعون دعویٰ خدائی کا کرتا تھا اور کہتا تھا اے لوگو میں مصر کا مالک ہوں
اور یہ دریائے نیل میرے تابع ہے دیکھو تو پانی دریائے نیل کا خشک ہوگیا تھا میں جاری کیا تمہارے پینے کے لئے
اہل مصر نے جب یہ کرامات فرعون سے دیکھی تعریف کرتے ہوئے سجدے میں گرے اور اُسکی ربوبیت کے مقر ہوئے بولے
بیشک تو ہمارا پروردگار ہے لعنۃ اللہ علیہم اجمعین اور ایک مکان عالیشان لب دریا بنایا تھا نام اس کا عین الشمس
رکھا تھا اس پر ایک حوض بنا کر دریا کے پانی کی نہر اس پر جاری کی تھی اور اس پر چار ستون سونے کے بنائے اسطرح
پر کہ حوض کا پانی ستونوں پر سے کوشک پر جا کے دوسری راہ نکل پڑتا تھا اور حق تعالیٰ نے دو درخت اُس حوض
کے کنارے پر پیدا کئے تھے ایک درخت سے روغن زرد نکلتا اور دوسرے سے روغن سُرخ وہ روغن جس بیمار
اور آزاری کو دیتا خدا کے فضل سے وہ شفا پاتا تب فرعون اُن دونوں درختوں کے سبب خدائی دعویٰ کرتا تھا
اور ربوبیت کی دلیل اُن دونوں درخت سے دیتا کہ میری ربوبیت کی یہ دلیل ہے پس خلق اللہ اور بھی دونوں
درخت کی کرامت سے فرعون کی ربوبیت کے قائل ہوکے گمراہ ہوتے چلے گئے

بیان تولد ہونا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا

ایک رات فرعون نے خواب میں دیکھا کہ وہ دو درخت عالم بالا پر گئے اور سارا عالم ان کے زیر ہوا صبح کو اٹھکر تمام
حکیموں اور منجموں اور جادوگروں کو بُلا کے پوچھا کہو تو اُسکی کیا تعبیر ہے وے بولے ہم اپنی اپنی کتاب میں دیکھتے
ہیں پھر بیان کیا کہ نبی اسرائیل کی قوم سے ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ مملکت تمہاری وہی خراب کرے گا اور سب

لوگ زیر حکم اُسکے ہوں گے ملک و میراث مال و نعمت کل اُسکے ہاتھ آوے گا یہ سُنکر فرعون ہراسان ہو کر بولا اب وہ لڑکا پیدا ہوگا اس تین رات دن میں باپ کی پُشت سے ماں کے رحم میں آوے گا فرعون نے حکم کیا کہ جتنے بنی اسرائیل ہیں آج سے کوئی اپنی جورو کے ساتھ ہم بستر نہ ہونے پاوے منادی کر دو جو عدول حکمی کرے گا اسکو مار ڈالوں گا پس ایک ایک آدمی بنی اسرائیل کے گھروں میں متعین کیا تب فرعون کے ڈر کے مارے کوئی آدمی اپنی بیوی سے مباشرت نہ کرتا مگر تقدیر الٰہی سے چارہ نہ تھا باوجود اس تنبیہ اور تہدید کے ان تین دن کے اندر جو نجومیوں نے کہا تھا روز معہودہ میں وہ لڑکا یعنے حضرت موسیٰ علیہ السّلام تولد ہوئے شرح اُسکی یہ ہے کہ خاتون نام عمران کی بی بی تھی وہ بنی اسرائیل کے قوم سے تھی آگے ایک بیٹا اُس سے تولد ہوا نام اُس کا ہارونؑ اور ایک بیٹی نام اُس کا مریم تھا اور عمران فرعون کے ندیموں میں سے تھا اس دن فرعون کے پاس حاضر تھا بی بی خاتون کو شوق مباشرت کا ہوا ایسا کہ صبر و قرار جاتا رہا آخر نہ ٹھہر سکی رات کو آٹھ گھڑی کے وقت گھر سے نکلکر فرعون کے دروازے پر جا پہونچی مرضی الٰہی سے سب دروازے کھُلے ہوے پاے دربان اور نگہبان کو سوتے ہوئے دیکھا اُس دن اللہ تعالیٰ نے اُن پر خواب کو غالب کیا تھا وہ خاتون بے کھٹکے فرعون کی خوابگاہ میں جا پہنچی اپنے شوہر کو دیکھا کہ فرعون کے نگہبانی میں کھڑے ہیں فرعون سوتا ہے تب عمران کو اپنی بی بی کو دیکھ کے شوق مباشرت کا زیادہ ہوا وہاں سے سرک کے زن و شوہر دونوں نے مجامعت سے فراغت کر لی اُسی گھڑی موسیٰؑ اپنے باپ کے صلب سے ماں کے رحم میں آئے بعد اسکے بی بی خاتون وہاں سے اُٹھکے اپنے گھر کی طرف چلی آئیں پر یہ بھید کسی کو معلوم نہ تھا سوائے رب العالمین کے کہ وہ سر باطن کی خبر رکھتا ہے جب صبح ہوئی فرعون نے نجومیوں کو بُلا کے پوچھا کہو تو وہ لڑکا پیدا ہوا یا نہیں تب اُنہوں نے کچھ گن کے کہا کہ وہ لڑکا کل شب گذشتہ کو باپ کے صلب میں سے ماں کے رحم میں آچکا ہے تب فرعون نے چوکیداروں کو حکم کیا کہ اگر کوئی بھی لڑکا بنی اسرائیل کی قوم میں پیدا ہو تو مار ڈالیو لڑکی کو نہیں اور ستر درم بعوض خون کے اسکے ماں باپ کو دیجیو پھر ایسا اتفاق ہوا کہ روپیوں کے لالچ سے ماں باپ اپنے بیٹے کو لاکے فرعون کے پاس دیتے فرعون کے حکم سے وہ بیٹے کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالتے فرعون نے ہر ہر گھر میں بنی اسرائیل کے ایک ایک قبطی کو تعینات کیا اگر بیٹا پیدا ہوتا تو مار ڈالتا اگر بیٹی پیدا ہوتی تو نہ مارتا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذْ نَجَّيْنَاكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ترجمہ اور جب چھڑایا ہم نے تم کو فرعون کے لوگوں سے کر دیتے تم کو بڑی تکلیف ذبح کرتے تمہارے بیٹے اور جیتی رکھتے تمہاری عورتیں اور اس میں مدد ہوئی تمہارے رب کی بڑی پس چند سال بنی اسرائیل کو فرعون ملعون نے دُکھ میں رکھا تھا اور اُنکے بیٹوں کو قتل کرتا اور اُسکی طرف سے عورتیں آکے اُنکی عورتوں کی پیٹ پر ہاتھ پھیرتیں غیر محرم آکے حمل دیکھتے

کہ پیٹ سے ہیں یا نہیں اور حضرت موسیٰؑ کی ماں حمل سے تھیں ایک دن اتفاق ایسا ہوا کہ وہ روٹی پکاتی تھیں اُسوقت
دردِ زہ ہوا موسیٰ علیہ السلام تولد ہوئے مانند ماہِ شب چہاردہم کے اُنکے نور سے سارا گھر روشن ہوگیا جو انکی طرف دیکھتا
آنکھیں خیرہ ہو جاتیں بعد اُسکے فرعون کے لوگ آپہنچے اور حضرت کی والدہ اندیشہ کر رہی تھیں کہ یا اللہ اس بچہ کو
میں کہاں لے جاکے چھپاؤں فرعون کے لوگ دیکھکر میرے بچّے کو مار ڈالیں گے تُو پناہ دے یہ کہتی تھیں آخر تنور کی
آگ میں لڑکے کو ایک کپڑے میں لپیٹ کے ڈالدیا اور ایک دیگ خالی اسکے اوپر چڑہادی بعد اُسکے فرعون کے لوگوں نے
آکے خاتون کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا کے دیکھا تو کچھ اثر حمل کا نہ پاکے چلے گئے اور خاتون دردِ فرزندی سے اپنے رونے
لگیں اور طمانچے اپنے گالوں پر مارتی رہیں کہ میں نے کیوں بچّے کو چولھے میں ڈالدیا اپنے پاؤں پر آپ تیشہ مارا
اب تو لڑکا جل گیا اگر اُسکی ہڈی بھی رہتی تو اُس سے اپنے دلِ مجروح کی دوا کرتی بعد اُسکے جب اُسکو چولھے کے
اندر دیکھا تو آگ میں ایک سیب ہاتھ میں لئے کھیل رہا ہے یہ حال دیکھکر متعجب ہوئیں اور شکرِ خدا بجالائیں پس
اُنکو تنور میں سے اٹھالیا پھر متفکر ہوئیں کہ لڑکے کو کہاں چھپا رکھوں ایسا نہ ہو کہ فرعون کے لوگ لے جاکے مار ڈالیں
یہ کہکر روتی تھیں تب خدائے تعالیٰ کی طرف سے یہ فرمان ہوا وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ أَنْ أَرْضِعِيهِ فَإِذَا
خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ
ترجمہ اور ہم نے حکم بھیجا موسیٰؑ کی ماں کو کہ اُسکو تو دودھ پلا پھر جب تجھکو ڈر ہو اُس کا تو تو ڈالدے اسکو دریائے نیل
کے پانی میں اور خطرہ نہ کر اور غم نہ کھا ہم پھر پہنچاویں گے اُسکو تیری طرف اور کریں گے اسکو رسُولوں سے تب
حضرت کی والدہ یہ بشارت پاکے بہت خوش ہوئیں اور ایک صندوقچہ بنانے کیلئے بڑھئی کی تلاش کو نکلیں فوراً جبرئیلؑ
بصورت بڑھئی کے اُنکے سامنے آکھڑے ہوئے بولیں تم صندوقچہ بنانا جانتے ہو وے بولے جانتا ہوں تب جبرئیلؑ
اُنکے گھر میں جاکے ایک صندوقچہ بناکے چلے گئے پس حضرت کی ماں نے اُنکو خوب دودھ پلاکے حریر کے کپڑے میں لپیٹ کے
صندوقچہ میں رکھ کے قفل کرکے دریائے نیل میں ڈالدیا اور دوسری روایت یہ ہے کہ جب موسیٰؑ کی ماں چُپکے سے
بڑھئی کو گھر میں لائیں اُس سے کوئی آگاہ نہ تھا مگر ایک شخص ہمسایہ وہاں کا اس راز سے مطلع تھا حضرت موسیٰؑ کی والدہ
نے مارے خوف سے ستر دینار بطور رشوت کے دیکر رخصت کیا اور اُس سے کہا کہ قسم ہے تم کو اپنے رب کی یہ راز کسی
سے مت کہیو اور بڑھئی کو ستر دینار اُجرت اُسکی دیکر رخصت کیا اور اُس ہمسایہ نے جو بی بی خاتون سے روپیہ لیکر
کھایا تھا جاکے فرعون سے لڑکے کی بات کہدے اور اُس سے کچھ لیوے کہ خدمت اور نعمت سے اُس کی سرفرازی
ہووے آخر فرعون کے پاس گیا چاہتا تھا کہ بولے اُسی وقت زبان اُس کی گونگی ہوگئی جب فرعون کے پاس سے
نکل آیا پھر زبان کھل گئی پھر قصد کیا جاکے بولدے پھر گونگا ہوگیا زبان بند ہوئی پھر باہر آیا زبان کھل گئی نقل ہے

کہ اسیطرح سات دفعہ قصد کیا تھا ساتوں دفعہ زبان بند ہوگئی تھی پھر بھلی ہوئی تب اُس سے باز آیا اور توبہ کی خدا پر ایمان لایا اور یہ بات بھی کسی سے نہ کہی آخر موسیٰؑ کی ماں نے موسیٰؑ کو صندوقچہ میں رکھ کے دریائے نیل میں ڈالدیا اور موسیٰؑ کی بہن مریمؑ کو کہدیا اے بیٹی تو اس صندوقچہ کو دیکھتی ہوئی پیچھے پیچھے دریا کے کنارے سے چلی جا ایسا نہ ہو کہ تجھکو کوئی دیکھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ترجمہ اور کہدیا اسکی بہن کو اُسکے پیچھے چلی جا پھر وہ دیکھتی رہی اُسکو اجنبی ہو کر اور اُنکو خبر نہ ہوئی پس خدا کے حکم سے وہ صندوقچہ پانی پر بہتا ہوا نیل کے دریا سے اس نہر کے اندر سے جو فرعون نے اپنی کوٹھی کے پاس محل کے اندر ایک حوض بنایا تھا وہاں جا ٹھہرا اور اُسوقت فرعون اپنی بی بی آسیہ خاتون کو ساتھ لے کر تخت پر بیٹھا تھا نظر اس پر جا گری فرعون بولا اے بی بی کیا چیز پانی پر بہتی ہے دونوں نزدیک جا کے دیکھتے ہیں کہ ایک صندوقچہ ہے فرعون نے چاہا کہ صندوقچے کو اُٹھا لے اُسکے ہاتھ میں نہ آیا کیونکہ فرعون مردود کافر تھا پلید کے ہاتھ سے نہ اُٹھا پیچھے آسیہؑ خاتون نے آ کے صندوقچہ کو حوض سے اُٹھا لیا اور فرعون کے آگے لا رکھا فرعون نے بہتیرا چاہا کہ کھولے مگر اُس سے صندوقچہ نہ کھلا آخر آسیہ خاتون مومنہ تھیں دل سے بسم اللہ پڑھ کے فرعون کے سامنے جھٹ کھول دیا اُس میں دیکھا کہ ایک لڑکا مہتاب صورت ہے اُسکے نُور سے سارا گھر فرعون کا روشن ہوگیا یہ دیکھ کے فرعون کے دل میں اُسکی محبت آگئی خدا تعالیٰ نے موسیٰؑ کو ایسی نیک صورت دی تھی کہ جو کوئی اُنکی طرف دیکھتا فریفتہ ہو جاتا پس آسیہؑ خاتون بنی اسرائیل تھیں اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ کی چچیری بہن تھیں اور وہ پہچانتی تھیں اپنے خویش وبرادر کو تب فرعون سے بولیں کہ یہ لڑکا تمہارا اور میرا نور چشم ہے اس کو نہ مارنا ہم پالینگے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ لَا تَقْتُلُوْهُ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ٭ ترجمہ اور بولی فرعون کی عورت آنکھوں کی ٹھنڈک ہے یہ لڑکا مجھکو اور تجھکو اسکو نہ مارو شاید ہمارے کام آوے یا ہم اسکو کرلیں بیٹا اور وے نہ سمجھتے تھے یعنے خبر نہ تھی کہ وہ لڑکا بڑا ہو کر کیا کرے گا لیکن جانتا تھا کہ یہ لڑکا بنی اسرائیل میں سے ہے کسی نے خوف سے ڈالا ہے پر لڑکا نہ مارا تو کیا ہوا یہ سمجھ کے نہ مارا پس فرعون کی ایک بیٹی تھی کہ اُسکو بیماری برص کی تھی اُس نے آ کے دیکھا لڑکا رو رہا ہے اور مُنہ سے رال گرتی ہے جلدی سے آ کے اُسکو گود میں اُٹھا لیا خدا کے فضل سے اور موسیٰؑ کی برکت سے جب اُن کا لعاب لگا اس کا بدن بھلا ہو گیا برص کی بیماری جاتی رہی پس آسیہؑ خاتون فرعون سے بولی دیکھو یہ لڑکا مبارک ہے اسکے منہ کی رال لگنے سے تمہاری بیٹی کے بدن کا برص جاتا رہا تب فرعون نے اسکو پیار کر کے گود میں لیا اور دائی دودھ پلانے کو مقرر کی بہت سی دائیاں آئیں اُسنے کسی کا دودھ نہ پیا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ٭ ترجمہ اور حرام کر دیا

ہم نے اوپر اُسکے دُودھ دائیوں کا پہلے سے پس خواہر موسیٰؑ وہاں موجود تھیں وہ بولیں میں بتاؤں تمہیں ایک گھر والی کو کہ پالے
اسکو واسطے تمہارے اور واسطے اُسکے بہت خیر خواہ ہے فرعون نے کہا لے آؤ اُسکو تب وہ دوڑیں اپنی ماں کے پاس
جاکے بولیں اے ماں میری خدا نے مہر کی ہے ہم پر چلو بھائی کو دُودھ پلانے فرعون بُلاتا ہے اُسے معلوم نہیں کہ
وہ تمہارا بیٹا ہے اور بہت دائیوں کو بُلایا تھا مگر وہ کسی کا دُودھ نہیں پیتا ہے تم چلو میں نے اجنبی ہو کے تمہاری
بات فرعون سے کہی ہے کہ میں دُودھ پلانے والی ایک دائی لا دوں گی تب موسیٰؑ کی ماں خوش ہو کے فرعون کے
گھر آئیں دیکھا کہ بہت سی دائیاں جمع ہیں کسی کا دُودھ موسیٰؑ نہیں پیتے ہیں جب اُن کے والدہ نے جا کے گود میں
لیا تب دُودھ پینے لگے اور موسیٰؑ کی ماں خوش ہو کر فرعون اور گھر والوں سے کہنا چاہتی تھیں کہ یہ میرا بیٹا ہے تب فوراً
اللہ کی طرف سے اُسکے دل میں القا ہوا کہ اے خاتون یہ راز کسی پر مت کھولیو اپنا بیٹا کر کے کسی سے مت بولیو ہامان
پلید نے جو وزیر فرعون کا تھا اُسنے کچھ شمہ اس کا قرینہ قیاس سے دریافت کیا تھا وہاں کھڑا ہو کے دیکھتا تھا تب حضرت
کی ماں سے پوچھا اے دائی یہ لڑکا شاید تمہارے بطن سے ہی معلوم ہوتا ہے وہ بولیں نہیں مگر یہ لڑکا میرے دُودھ سے
بہت خوش ہے پس فرعون نے اُنسے کہا کہ تم اپنے دُودھ پلانے کی اُجرت ہر روز ایک دینار ہم سے لیا کرو تب
موسیٰؑ کی والدہ فرعون سے اُجرت دُودھ پلانے کی مہینے میں تیس دینار لیا کرتیں اور اپنے بیٹے کو دُودھ پلاتیں اللہ

تعالیٰ فرماتا ہے فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ
اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ترجمہ پھر پہنچا دیا ہم نے موسیٰؑ کو اسکی ماں کی طرف کہ ٹھنڈی رہے اُسکی آنکھ اور غم نہیں
کھاوے اور جانے کے وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے ولیکن اکثر اُنکے نہیں جانتے اسی طرح چند روز گذرے ایکدن
موسیٰ کو فرعون دیکھ کے خوش ہوا گود میں لیکر مُنہ پر بوسہ دینے لگا حضرت نے ایک ہاتھ سے اس کی ڈاڑھی کو
پکڑی اور دوسرے ہاتھ سے مُنہ پر ایک طمانچہ لگایا فرعون نے اسی وقت غصہ میں آکے حضرت کو مار ڈالنے کا حکم
کیا اور بولا کہ شاید یہ وہی لڑکا ہے کہ جس کے ہاتھ سے میرا ملک برباد ہو گا آسیہ خاتونؓ نے کہا اے فرعون تم نہیں
جانتے شیرخوار بچوں کا یہی فعل ہے انکو سمجھ بوجھ نہیں ہوتی یہ لڑکا بنی اسرائیل میں سے نہیں ہے جو تم خیال کرتے
ہو اور تم نے تو تمام بنی اسرائیل کے لڑکوں کو مار ڈالا ہے پس اس کے آزمانے کے لئے ہامان نے دو طشت زر کے ایک
میں انگارے آگ کے اور دوسرا یاقوت سُرخ سے بھر کے حضرت موسیٰ کے سامنے لا رکھا اور بولا اگر لڑکا آگ کی
انگیٹھی میں ہاتھ ڈالیگا تو یہ لڑکا بنی اسرائیل میں سے نہیں اور اگر یاقوت کے طشت میں ہاتھ رکھے گا تو وہی لڑکا ہے جو ہمارا
دشمن ہے پس موسیٰؑ نے چاہا کہ یاقوت کے طشت میں ہاتھ ڈالیں اسی وقت اللہ کے حکم سے جبرئیل علیہ السلام
نے آکر ان کا ہاتھ پکڑ کے آگ کی انگیٹھی میں ڈال دیا پس حضرت نے ذرا سی آگ پکڑ کے مُنہ میں رکھی کچھ زبان مبارک

جل گئی تھی تب آسیہ خاتونؓ نے فرعون سے کہا کہ تم نے دیکھا کہ بچہ نے آگ پکڑ کے اپنے منہ میں ڈال لی یہی خصائل
لڑکوں کے ہیں تب فرعون اُنکو گود میں لے کر پیار کرنے لگا اور اُنکے ماں کے حوالے کیا مروی ہے کہ حضرت موسیٰؑ کی
زبان طفولیت میں فرعون کے گھر میں جل گئی تھی صاف گفتگو نہیں کر سکتے تھے جب حضرت بڑے ہوئے تو اکثر فرعون
کے اپنے ساتھ لیکر شہر میں پھرایا کرتے تھے لقب آپ کا پسر فرعون تھا اور کبھی فرعون ملعون انکا ہاتھ پکڑ کے سامنے
بٹھا کے اکثر باتیں علم اور حکمت کی لب شیریں سے اُن کے سُنتا اور بہت پیار کرتا جب حضرت کی عمر بیس
برس کی ہوئی تب فرعون نے اُن کو بڑی شوکت سے بیاہ دیا اُس میں دو لڑکے پیدا ہوئے اور نام اُن
دونوں کا حرثون اور بلقا تھا اور حضرت موسیٰؑ فرعون کے پاس تیس برس رہے بعد اُس کے شہر مدین کی
طرف ہجرت کی اور حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس گئے۔

بیان ہجرت موسیٰ علیہ السلام کا مصر سے اور مدین کی طرف جانا اور حضرت شعیبؑ کے پاس

ایک دن حضرت موسیٰؑ مصر میں شہر کے اندر قیلولے کے وقت جا کر پھرتے تھے دیکھا کہ دو آدمی آپس میں لڑ رہے ہیں ایک قوم
قبطی سے تھا یہ فرعون کے باورچی خانہ کے سرداروں میں تھا اور دوسرا نام اُسکا سامری یہ قوم بنی اسرائیل سے تھا
دونوں میں جھگڑا ہو رہا تھا سامری نے حضرت موسیٰؑ کو دیکھکر فریاد کی کہ دیکھو یہ قبطی مجھ پر ظلم کرتا ہے میری لکڑیاں ظلم سے
چھین لیتا ہے حضرت موسیٰؑ نے قبطی سے کہا کہ تو اسکی لکڑیاں چھوڑ دے قبطی نے حضرت سے کہا کہ یہ لکڑیاں تمہارے
باپ فرعون کے باورچی خانہ کے لئے ہیں پھر حضرت نے اُس سے کہا کہ تو اُسے چھوڑ دے اور دوسری لے اُس نے
نہ مانا تب حضرت نے قبطی کے سینے پر ایک گھونسا مارا کہ وہ زمین پر گر پڑا اور فوراً جان اُسکی نکل گئی جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے
فرماتا ہے قولہ تعالیٰ وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينِ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَٰذَا
مِن شِيعَتِهِ وَهَٰذَا مِنْ عَدُوِّهِ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِن شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ فَوَكَزَهُ
مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ ترجمہ اور موسیٰ آیا شہر کے اندر جس وقت بے خبر ہوئے تھے وہاں کے لوگ پس پائے اسمیں دو مرد
لڑتے یہ اسکے رفیقوں میں اور وہ اُسکے دشمنوں میں تھا پس فریاد کی موسیٰ کے پاس اس نے جو تھا اُسکے رفیقوں میں
اُس شخص سے جو تھا اُسکے دشمنوں میں پس مکہ مارا اسکو موسیٰ نے پس تمام کیا اُسکو اور وہاں کوئی قبطی برادر اس کا
نہ تھا پس حضرت موسیٰؑ نے سامری کو وہاں سے بھگا دیا کہ تو یہاں سے نکل جا نہیں تو تمہارا دشمن قبطی تم کو پکڑ لیجائیگا
بعد اُسکے موسیٰ نے اللہ تعالےٰ کی درگاہ میں تضرع اور زاری کی اپنے گناہ کی قبطی کو مار ڈالنے کے سبب
سے قولہ تعالےٰ قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ترجمہ

کہا موسیٰؑ نے اے رب بُرا کیا میں نے اپنی جان کا سو بخش مجھکو پس اسکو بخشدیا بیشک وہی ہے بخشنے والا مہربان بعد اسکے قبطی سب آئے اُس سردار قبطی کو موا دیکھا فرعون کے پاس اُسکی خبر پہنچائی فرعون بولا قاتل کو پکڑلاؤ سبھوں نے تلاش کیا نہ ملا قبطی کو لیے جا کے دفن کیا اگرچہ فرعون کافر تھا مگر عدل و انصاف ظالم و مظلوم کا کیا کرتا پس قاتل اُسکا نہ پا کے خاموش رہا پھر دوسرے دن حضرت موسیٰ نے صبح کو اُٹھکر شہر میں جا کے دیکھا پھر دوسرا قبطی اُسی سامری کو جاو پر گذرا مار رہا ہے بمصداق اس آیت کے فَاَصْبَحَ فِی الْمَدِیْنَةِ خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ یَسْتَصْرِخُهٗ قَالَ لَهٗ مُوْسٰی اِنَّكَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ یَّبْطِشَ بِالَّذِیْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا قَالَ یٰمُوْسٰی اَتُرِیْدُ اَنْ تَقْتُلَنِیْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ اِنْ تُرِیْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِی الْاَرْضِ وَمَا تُرِیْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ ترجمہ پھر صبح کو اُٹھا موسیٰ اس شہر میں ڈرتا ہوا خبر لیتا پھر جس نے کل مدد مانگی تھی موسیٰؑ سے اس سے فریاد کرتا ہے اور اُسکو کہا موسیٰؑ نے مقرر تو گمراہ ہے صریح یعنی تو ہر روز ظالموں سے الجھتا ہے اور مجھکو لڑواتا ہے پھر جب چاہا کہ ہاتھ ڈالے اُس پر جو دشمن تھا ان دونوں کا بول اُٹھا اے موسیٰ کیا چاہتا ہے تو کہ خون کرے میرا جیسے خون کر چکا ہے تو کل ایک جی کا تو یہی چاہتا ہے کہ زبردستی کرتا پھرے ملک میں اور نہیں چاہتا ہے کہ ہووے تو ملاپ کرنے والا پس جب موسیٰؑ نے اس قبطی ظالم کو مارنا چاہا سامری مظلوم تھا اُس نے جانا کہ زبان سے مجھپر غصہ کیا ہاتھ بھی چلاویں گے وہ کل کا خون چھپا ہوا تھا کسی نے کیا آج اسکی زبان سے مشہور ہوگیا کہا اے موسیٰؑ آج بھی تم مارا چاہتے ہو جیسا کل ایک قبطی کو مار ڈالا تھا تم جبّار ہو اس ملک میں پس دوسرا قبطی سامری سے یہ بات سُنکے دوڑا فرعون کے پاس کہ کل کی بات کہدیوے کہ موسیٰؑ ہی نے خون کیا ہے کل قبطی کا تس پیچھے موسیٰؑ ڈرتے ہوئے مکان کی طرف گئے نہ جانے مجھکو فرعون کیا کریگا وہ ظالم بھی ہے عادل بھی ہے اپنے بیٹے کی رعایت نہیں کرتا قصاص لیتا ہے اپنی ماں سے مخفی یہ باتیں کہہ رہے تھے اُسیوقت ایک شخص نے آکے خبر دی کہ اے موسیٰؑ تم کو فرعون مار ڈالنے کی فکر میں ہے اُس قبطی کا قصاص تم سے لے گا تم اس شہر سے نکلجاؤ تب بچو گے میں تمہارا خیر خواہ ہوں تم کو سنا دیا اور خبر دینے والا فرعون کا چچیرا بھائی مومن مسلمان ایمان والا تھا قولہ تعالیٰ وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ یَسْعٰی قَالَ یٰمُوْسٰٓی اِنَّ الْمَلَاَ یَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِیَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّیْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِیْنَ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ترجمہ اور ایک مرد شہر کے پرلے سرے سے دوڑتا آیا کہا اے موسیٰؑ دربار والے مشورت کرتے ہیں تجھپر کہ تجھکو مار ڈالیں تو نکلجا یہاں سے میں تیرا بھلا چاہنے والا ہوں پھر نکلا موسیٰؑ وہاں سے اپنی والدہ کو چھوڑ کر ڈرتا خبر لیتا ہوا کہا اے پروردگار نجات دے مجھکو قوم ظالموں سے پس حضرت موسیٰؑ مصر سے نکلکر

طرف شہر مدین کے گئے کہتے ہیں کہ مصر سے دس کوس کی راہ سے شہر مدین اور بعضوں نے کہا سات دن کی راہ
موسیٰؑ اُس شہر کو گئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ رَبِّي أَنْ يَهْدِيَنِي
سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝ وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ وَوَجَدَ مِن دُونِهِمُ
امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ ۖ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۖ قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ يُصْدِرَ الرِّعَاءُ ۖ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ ترجمہ اور جب
متوجہ ہوا موسیٰؑ طرف مدین کے کہا نزدیک ہے پروردگار میرا یہ کہ دکھاوے مجھکو راہ سیدھی یعنی حضرت موسیٰؑ مدین کی
کی راہ سے واقف نہ تھے اللہ سیدھی راہ لے گیا اور جب پہنچا مدین کے پانی پر پائی اوپر اُسکے ایک جماعت لوگوں کی کہ
پلاتے تھے پانی مواشی کو اور پائیں اُنکے سوا دو عورتیں رکی کھڑی بولا تم کو کیا کام ہے بولیں ہم نہیں پلا سکتے پانی جب
تک پھر آویں چرواہے اور ہمارا باپ بوڑھا ہے بڑی عمر کا یعنے وہ شرم وحیا سے کنارے کھڑی تھیں بکریاں ایک
طرف لیکر اور اُنکو قوت نہ تھی کہ بھاری ڈول سے پانی اُٹھا کے بکریوں کو پلاویں حضرت موسیٰؑ اُس میدان میں
جا پہونچے دیکھا کہ دو عورتیں چند بکریاں دُبلی لیکر چاہ کے کنارے کھڑی ہیں حضرت نے پوچھا تم کون ہو یہاں کیوں
کھڑی ہو بولیں ہم بکریوں کو پانی پلانے آئی ہیں ہم کو زور نہیں کہ ہم اس پتھر کو سر چاہ سے اُٹھا کے بکریوں کو پانی پلاویں
کیونکہ اس پتھر کو اُٹھانے کو چالیس آدمی چاہئیں اور ہمارا باپ بوڑھا ضعیف ہے قوت نہیں کہ یہاں آکے پانی پلاوے
اسلئے ہم پاسبانوں کے انتظار میں کھڑے ہیں کہ ہم کو آکے پانی اٹھا دیویں جب حضرت نے یہ بات سُنی مہربانی سے اُس
پتھر کو سر چشمہ سے اٹھا کر پانی انکی بکریوں کو پلا دیا بعد اسکے چونکہ راہ کے تھکے ماندے بھوکے پیاسے ایک درخت سایہ
دار کے تلے جا بیٹھے اور خدا سے مناجات مانگی الٰہی مجھکو کچھ کھانے کو دے میں بھوکا ہوں حق تعالیٰ فرماتا ہے
فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ترجمہ پس اُسنے پلا دیا اُن
کے جانوروں کو پھر ہٹ کر آیا چھاؤں کی طرف بولا اے رب تو نے جو اتاری ہے میری طرف اچھی چیز سے میں اُسکا
محتاج ہوں پس دونوں بیٹیاں حضرت شعیبؑ کے پاس جاکے بولیں ایک جوان اجنبی نے آکے کنوئیں کے منہ پر سے اس پتھر کو
اُٹھا کے پھینکا اور پانی بھر کے ہماری بکریوں کو پلا دیا اور ایک درخت سایہ دار کے تلے جا بیٹھا جب تعریف قوت موسیٰؑ
کی اپنے باپ سے بیان کی حضرت شعیبؑ یہ سُن کے بولے اے بیٹا جلدی جاکے اُسے لا پانی بھرنے کی اُجرت دیویں
حق ادا کریں تب حضرت شعیبؑ کی بڑی بیٹی صفورا حضرت موسیٰؑ کو لانے گئیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَجَاءَتْهُ
إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ ۚ قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ترجمہ پس آئی اُن
کے پاس ایک اُن دونوں میں سے چلتی شرم سے کہا تحقیق میرا باپ بلاتا ہے تجھکو کہ دیوے تجھکو مزدوری اسکی
کہ پانی پلایا تو نے واسطے ہمارے پس حضرت موسیٰؑ چونکہ سات رات دن کے بھوکے پیاسے تھے وہاں سے اٹھکر

صفورا کے ساتھ صفورا آگے اور حضرت اُنکے پیچھے پیچھے چلے جاتے تھے صفورا سے کہا اے صاحبزادی میں آگے چلوں تو پیچھے میرے چل کیونکہ پیچھے سے غیر محرم عورت کا پاؤں دیکھنا گناہ ہے صفورا بولیں تم ہمارے گھر کی راہ نہ جانوگے اسلیئے میں آگے چلتی ہوں حضرت نے کہا اگر میں راہ بھولونگا تو تم پیچھے سے بتادیجیو اس بات سے صفورا نے معلوم کیا کہ یہ شخص بڑا نیک مرد پارسا ہے پس موسیٰؑ آگے آگے چلے وہ پیچھے چلیں راہ بتاتی ہوئیں تب شعیبؑ کے پاس جاکے سلام علیک کیا جواب سلام کا کہہ کے حضرت شعیبؑ نے اُنکو اپنے سامنے بٹھایا اور احوال پرسان ہوئے تب موسیٰؑ جو کچھ احوال مصر کا اپنا تھا فرعون اور قبطی کا سب بیان کیا حضرت شعیبؑ نے کہا کچھ اندیشہ مت کرو قولہ تعالیٰ فَلَمَّا جَاءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ترجمہ پس آیا موسیٰؑ شعیبؑ کے پاس اور بیان کیا اوپر اُسکے قصہ کہا مت ڈر نجات پائی تو نے قوم ظالموں سے اسکے بعد شعیبؑ کی بیٹی جو موسیٰؑ کو ہمراہ کرکے لائی تھی وہ اپنے باپ سے بولی چنانچہ قولہ تعالیٰ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ترجمہ بولی اُن دونوں میں ایک اے باپ اس کو نوکر رکھ لے البتہ بہتر نوکر ہے جو تو رکھا چاہے وہ جو زور آور ہو امانت دار حضرت شعیبؑ نے کہا اے بیٹی بھلا تم نے ان کا زور دیکھا کنوئیں سے پانی بھرنے میں امانت دار کیونکر جانا تم نے وہ بولیں راہ میں ہم نے انکی چال اور گفتگو سے معلوم کیا تب شعیبؑ نے اس بات کو تسلیم کیا اور حضرت موسیٰؑ سے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ وَمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ترجمہ کہا شعیبؑ نے موسیٰؑ سے میں چاہتا ہوں کہ بیاہ دوں تجھکو ایک بیٹی ان دونوں میں سے اپنی اس پر کہ تو میری نوکری کرے آٹھ برس پھر اگر تو پورا کرے دس برس تو تیری طرف سے اور میں نہیں چاہتا کہ تجھپر تکلیف ڈالوں تو مجھکو آگے پاوے گا نیک بختوں میں سے اگر اللہ نے چاہا اور موسیٰ علیہ السلام نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ترجمہ کہا موسیٰؑ نے شعیبؑ سے یہ ہو چکا ہے میرے تیرے درمیان میں جونسی مدت ان دونوں میں سے پوری کردوں سو زیادتی نہ ہو مجھپر اور اللہ پر بھروسا ہے اس کا جو ہم کہتے ہیں یعنے حضرت موسیٰؑ نے کہا شعیبؑ سے کہ آٹھ برس کے بیچ میں مجھکو اختیار ہے چاہوں آٹھ برس نوکری کروں یا دس برس لیکن ایسا نہ ہو کہ تم اپنے قول سے پھر جاؤ شعیبؑ بولے یہ مومن کا کام نہیں کہ اپنے قول سے پھر جائے غرض شعیبؑ نے آٹھ برس کے اقرار سے اپنی بیٹی کے مہر کے عوض اُنکی بکریاں چرانے کو حضرت موسیٰؑ سے لکھوا کے اپنی بیٹی کو اُن سے بیاہ دیا تاکہ دونوں پر نکاح درست ہو بمصداق اس حدیث کے اُعْطُوا الْاَجِيْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّجِفَّ عَرَقُهٗ

یعنے ادا کرو اُجرت مزدور کی آگے اُسکے کہ نہ خشک ہووے عرق پیشانی کا اُسکی اب اس حدیث سے لازم آتا ہے کہ اُجرت
نوکر کی جلدی ادا کرنا واجب ہے اب اگر ہزار قطرے مزدور کی پیشانی سے نکل آویں اور خشک ہوں تو بھی کوئی
اس کا غور نہیں کرتا ہے غرض شعیبؑ نے جب اپنی بیٹی کو حضرت موسیٰؑ کے سپرد کیا اور ایک عصا جبرئیلؑ نے بہشت
سے لا کے حضرت آدمؑ کو دیا تھا وہ عصا حضرت شعیبؑ کے ورثے میں پہنچا تھا اپنی بیٹی سے کہا کہ یہ عصا لائق پیغمبر مرسل
کے ہے موسیٰ کو دیا چاہیئے تب عصا لے جا کے حضرت موسیٰؑ کے سامنے رکھ دیا اور کہا کہ اے موسیٰؑ اگر تم اس عصا کو
زمین سے اُٹھا سکو گے تو تم کو دونگا حضرت نے یہ سُنکے جلدی سے عصا ہاتھ میں اٹھا لیا یہ کرامت دیکھکر شعیبؑ نے
اُن سے کہا کہ اے موسیٰؑ شاید تم کو اللہ تعالیٰ پیغمبر مرسل کرے گا اور ایک بات میں تم سے کہتا ہوں سُنو زنہار
فلانے میدان میں بکری چرانے کو مت جائیو وہاں اژدھے بہت ہیں بکریوں کو کھا جائینگے آخر اُس میدان میں
بکریاں لے گئے جس میدان میں اژدہا تھا اور حضرت شعیبؑ نے منع فرمایا تھا پس موسیٰؑ نے بہتیرا چاہا کہ بکریوں کو
سانپوں کی جگہ سے روکیں آخر روک نہ سکے بکریاں وہاں جا کے چرنے لگیں حضرت ناچار ہو کر وہاں سے ایک سر پُشتہ
پر جا کے بیٹھے اور عصا پہلو میں رکھ کے بولے اے عصا خبردار اگر اژدہا یہاں آوے تو مار ڈالیو تا کہ بکریوں کو کھانے
نہ پاوے نگہبان رہیو یہ کہکر سو گئے اور نیند آگئی بعد ایک لحظہ کے اژدہا اپنی جگہ سے نکل کر بکریوں کو کھانے آیا
پس وہ عصا حضرت کا مثال اژدہے کے بن کر اژدہے کو مار ڈالا حضرت موسیٰؑ جب نیند سے اُٹھے کیا دیکھتے ہیں کہ
اژدہا مردہ پڑا ہے خوش ہو کے بکریاں لیکر گھر چلے آئے یہ بات اپنے سُسر حضرت شعیبؑ سے جا کے کہی اے حضرت وہ
اژدہا جو حضور نے فرمایا تھا خدا کے فضل سے اُس میدان میں مارا گیا پس شعیبؑ کو یقین ہوا کہ موسیٰؑ پیغمبر مرسل ہونگے
کہتے ہیں کہ جب موسیٰؑ نے چار برس شعیبؑ کی بکریاں چرائیں پانچویں سال میں شعیبؑ نے کہا اے موسیٰؑ تمہارے
اقبال سے اگر اس سال ہماری بکریاں بچہ نر جنیں گی تو تم کو دیڈالیں گے پس خدا کی مرضی سے وہی ہوا
کہ سب بکریاں نر جنیں اُنہیں کو دے ڈالے چھٹے سال میں پھر فرمایا اس سال اگر مادہ جنیں گی تو تم کو دیڈالینگے
فضلِ آلٰہی سے سب مادہ جنیں اور حضرت کو ملیں پھر ساتویں سال میں فرمایا اگر اس سال میں بچہ سیاہ
جنیں گی وہ بھی تم کو ہبہ کریں گے آخر وہی ہوا پھر آٹھویں سال میں فرمایا اگر اس برس بچہ ابلق جنیں گی تو
تمہاری ہیں مرضی آلٰہی سے وہی جنیں سب اُنکو ملیں ایسا کہ موسیٰؑ کی بکریاں شعیبؑ کی بکریوں سے دونی ہو گئیں
پس دس سال حضرت موسیٰؑ نے عوض مہر کے شعیبؑ کی بکریاں چرائیں بعد اسکے شعیبؑ نے کہا اُنسے اے موسیٰؑ یہ
سب بکریاں اور لونڈی باندی مال و متاع اور صفورا کو میں نے تمہاری ملک کر دیا اب تمہارا جہاں جی چاہے
وہاں جاؤ ان کو لیجاؤ میں اس میں مانع نہیں ہوں

بیان مراجعت موسیٰ کی شہر مدین سے طرف مصر کے اور درجہ رسالت کو پہنچنا اور فرعون کو دعوت کرنا خدا کی طرف بارشاد جناب باری کے

ایک روز موسیٰ کو تمنا ہوئی کہ مصر میں جائیے اپنی والدہ کی خدمت سے مشرف ہوویں اپنے بھائی ہارون سے بھی ملاقات
کریں تب اپنے سسر سے رخصت ہو کر صفورا اور لونڈی باندی اور بھیڑ بکری مال و اسباب سب لیکر مصر کو چلے جب
مدین سے ایک منزل راہ نکل گئے یہاں رات ہوئی مقام کیا اور بکریوں کو ایک جگہ باندھ دیا اور بی بی صفورا
پیٹ میں تھیں درد زہ ہوا اتفاقاً مرضی الٰہی سے اسوقت ایک ایسی ہوا اور آندھی کا طوفان آیا کہ تمام عالم اُن پر اندھیرا
ہو گیا اور آسمان گرجنے لگا ایک عالم نے اُس دم آرام نہ کیا پانی برسنے لگا اور سخت سردی پڑنے لگی تب حضرت موسیٰ
آگ نکالنے کو چقماق جھاڑنے لگے آگ نہ نکلی ناچار ہو کر غصے سے چقماق زمین پر پھینک مارا پس خدا کے حکم سے اُس
چقماق نے موسیٰ سے کہا اے موسیٰ مجھکو خدا کا حکم نہیں کہ تم کو آگ دوں تب حضرت یہ سنکے اُس سے باز آئے اور
آگ کے لئے متفکر ہوئے اور چاروں طرف دیکھنے لگے مرضی الٰہی سے طور کی جانب ایک شعلہ آگ کا نظر آیا وہ آگ
نہ تھی بلکہ خدا کا نور تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَمَّا قَضٰى مُوسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ
الطُّوْرِ نَارًا قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ
لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۔ ترجمہ پس جب پوری کر چکا موسیٰ وہ مدت اور لیکر چلا اپنے گھر والوں کو دیکھی کوہ طور کی
طرف ایک آگ کہا اپنے گھر والوں کو ٹھہر رہو یہاں میں نے دیکھی ہے ایک آگ شاید لے آؤں تمہارے پاس وہاں
سے کچھ خبر یا انگارا آگ کا شاید تم تاپو پھر جب پہنچا اسکے پاس قولہ تعالیٰ فَلَمَّآ اَتٰهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ
الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ ترجمہ پھر
جب پہنچا موسیٰ اُس آگ کے پاس آواز آئی میدان کے داہنے کنارے سے برکت والی زمین میں اس درخت
سے کہ اے موسیٰ میں ہوں اللہ جہان کا رب پھر کہا اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى
وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ۔ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ
ترجمہ پھر کہا تحقیق میں ہوں پروردگار تیرا پس اُتار ڈال دونوں جوتیاں اپنی تحقیق تو بیچ میدان پاک کے
ہے کہ نام اُس کا طویٰ ہے اور میں نے پسند کیا تجھکو پس سُن جو کچھ کہ وحی کی جاتی ہے تحقیق میں ہی ہوں اللہ نہیں
کوئی معبود مگر میں ہوں پس عبادت کر میری اور قائم رکھ نماز کو واسطے یاد میری کے منقول ہے کہ جب حضرت موسیٰ

مدین سے مصر کو آنے لگے عورت اور بکریاں ساتھ لیکر جنگل میں رات کی سردی میں راہ بھولے اور عورت کو جننے کا درد ہوا دور سے آگ نظر آئی طور پر وہ آگ نہ تھی وہ اللہ کا نور تھا اپنی عورت سے کہا کہ تم یہاں ٹھہرو میں تمہارے لئے آگ لاؤں تب موسیٰ علیہ السلام اپنے عیال کو یہاں رکھ کے صرف عصا ہاتھ میں لے کر طور کیطرف گئے جب وہ نزدیک پہونچے ایک درخت سبز دیکھا کہتے ہیں کہ وہ درخت عناب کا تھا یعنے بیر کے درخت کے مثل اور اوپر سے نیچے تک اس پر نور تھا موسیٰؑ نے جانا کہ یہ آگ ہے پس جھاڑ کاٹ کے سرے پر باندھ کے عصا کے اس درخت کے سر پر رکھدیا تاکہ آگ سلگے اور اس میں پکڑے پس وہ نور درخت کا شاخ سے دوسری شاخ پر اور دوسری سے تیسری پر چلا جاتا تھا بھاگتا ہوا غرض جہاں عصا رکھدیتے اس پر آگ نہیں سلگتی تب حضرت موسیٰؑ اس سے مایوس ہوئے اور اللہ کے حکم سے جب نعلیں اپنے پاؤں سے نکالے اسوقت دونوں نعلیں دو بچھو ہو گئے کہتے ہیں کہ موسیٰؑ سے کوہ طور کی طرف جاتے وقت صفورا نے انسے کہا تھا کہ خبردار اس میدان میں سانپ اور بچھو بہت ہیں اچھی طرح سمجھ بوجھ کے جائیو حضرت موسیٰؑ بولے میرے پاؤں میں نعلین ہیں اور ہاتھ میں عصا مجھکو کیا ہے جب ان پر اعتماد کیا خدا کے حکم سے دو نعلیں دو بچھو ہوئے یہ دیکھکر حضرت موسیٰؑ ڈر گئے وہیں آواز آئی حق تعالیٰ نے فرمایا وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ ۝ قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ ۝ قَالَ أَلْقِهَا يَا مُوسَىٰ ۝ فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ ۝ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ ۝ **ترجمہ** اور کہا اللہ نے اے موسیٰؑ یہ کیا ہے تیرے داہنے ہاتھ میں بولا یہ میری لاٹھی ہے اس پر ٹیکتا ہوں اور اس سے پتے جھاڑتا ہوں اپنی بکریوں پر اور اس سے میرے کتنے کام ہیں کہا ڈال دے اے موسیٰؑ پس ڈالدیا اسکو پس ناگہاں وہ سانپ تھا دوڑتا پھرتا کہا اس کو پکڑ لے اے موسیٰؑ اور مت ڈر پھر کر دینگے اسکو پہلے حال پر یعنے پھر لاٹھی ہو جاوے گی پھر جب پکڑا موسیٰؑ نے اسکو پس اللہ کے حکم سے عصا ہو کر ہاتھ میں آیا اللہ نے اس عصا کو قرآن شریف میں ایک جگہ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ اور ایک جگہ ثُعْبَانٌ مُبِينٌ ۝ اور ایک جگہ كَأَنَّهَا جَانٌّ فرمایا اسلئے کہ پہلے دیکھنے ہی سانپ کا سا معلوم ہوتا تھا دوڑتا پھرتا اور بزرگی میں ثعبان کے مانند اور صورت میں مانند جان کے یعنی سانپ کی شکل یہ تینوں صفتیں اس میں تھیں خبر ہے کہ جب عصا ثعبان کے مانند ہوتا بڑا اژدہا بنتا تو بہتر پاؤں موٹے مثال ہاتھی کے اور سات سو دانت نکل آتے اور پشمین بدن کی مثال نیزے کے ہوتیں اگر پتھر پر لگائے تو پتھر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے پھر کہا اللہ نے اے موسیٰؑ اُسْلُكْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ وَاضْمُمْ إِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ مِنْ رَبِّكَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ۝ ترجمہ اے موسیٰؑ بیٹھا اپنے ہاتھ

اپنے گریبان میں کہ نکل آوے سفیدی بغیر برائی کے اور ملا اپنی طرف اپنا بازو ڈر سے تا سانپ کا ڈر جاتا رہے پس
وہ دو دلیلیں ہیں تیرے رب کی طرف سے فرعون اور اسکے سرداروں پر تحقیق وہ ہیں قوم فاسق پس حضرت موسیٰ
نے خدا کے فرمانے سے گریبان میں ہاتھ ڈالا اس میں ایک سفیدی ہتھیلی پر نظر آئی اور مثل آفتاب روشن کے ظاہر
ہوا اسی کا نام ید بیضا ہے اس کی روشنی سے جہاں روشن ہو جاتا اور نور اس کا آفتاب پر غالب ہو جاتا حق تعالیٰ نے
دو معجزے حضرت موسیٰؑ کو دیئے تھے ایک عصا اس سے ہزار طرح کے معجزے ہوتے تھے اور دوسرا ید بیضا تھا اس
سے ایک عالم روشن ہوتا ان دو معجزوں سے خلائق ان پر ایمان لاتی حکم ہوا اے موسیٰؑ مصر میں جا فرعون کے
پاس قولہ تعالیٰ إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ○ اِذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ○ فَقُلْ هَل
لَّكَ إِلَىٰ أَن تَزَكَّىٰ ○ وَأَهْدِيَكَ إِلَىٰ رَبِّكَ فَتَخْشَىٰ ○ ترجمہ جب پکارا اسکو رب نے پاک جنگل میں جس کا نام طویٰ ہے
اے موسیٰؑ جا فرعون کے پاس اسنے سر اٹھایا ہے پس اسکو کہہ تیرا جی چاہتا ہے کہ تو سنورے اور راہ بتاؤں
تجھکو تیرے رب کی طرف پس تجھکو ڈر ہو کہا موسیٰؑ نے اے رب عیال اور بکریاں میری بیابان میں پڑی ہیں اور
وہاں کوئی نہیں یہ سب چھوڑ کر مصر میں کیونکر جاؤں ندا آئی اے موسیٰؑ میں نے بہشت سے حوریں بھیجیں تیری عورت
کے پاس کہ خدمت کریں بچے کی اور دودھ پلاویں اور بھیڑیئے نگہبان ہیں تیری بکریوں کے تو خاطر جمع رہ اندیشہ
مت کر میں نگہبان ہوں تیری عورت کا اور بکریوں کا تو مصر میں جا فرعون کے پاس موسیٰؑ نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ
رَبِّ إِنِّي قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَأَخَافُ أَن يَقْتُلُونِ ○ وَأَخِي هَارُونُ هُوَ أَفْصَحُ مِنِّي لِسَانًا فَأَرْسِلْهُ
مَعِيَ رِدْءًا يُصَدِّقُنِي إِنِّي أَخَافُ أَن يُكَذِّبُونِ ○ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا
سُلْطَانًا فَلَا يَصِلُونَ إِلَيْكُمَا ۚ بِآيَاتِنَا ۚ أَنتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغَالِبُونَ ○ ترجمہ موسیٰؑ نے کہا
اے ربّ میں نے خون کیا ہے ان میں سے ایک جی کو سو ڈرتا ہوں کہ مجھکو مار ڈالیں اور میرا بھائی ہارونؑ اسکی
زبان چلتی ہے مجھ سے زیادہ سو اسکو بھیج ساتھ میرے مدد کو مجھکو سچا کہے میں ڈرتا ہوں کہ مجھکو جھوٹا کریں فرمایا اے
موسیٰؑ زور دیں گے ہم تیرے بھائی سے اور دینگے تم کو ان پر غلبہ پھر وہ پہنچ نہ سکیں گے تم تک ہماری نشانیوں سے
تم اور جو تمہارے ساتھ ہوا وہ پر رہو گے تب موسیٰؑ نے پانچ حاجتیں اللہ سے مانگیں قولہ تعالیٰ قَالَ رَبِّ
اشْرَحْ لِي صَدْرِي ○ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ○ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي ○ يَفْقَهُوا قَوْلِي ○ وَاجْعَل لِّي
وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي ○ هَارُونَ أَخِي ○ اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ○ وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي ○ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا ○
وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ○ إِنَّكَ كُنتَ بِنَا بَصِيرًا ○ ترجمہ کہا موسیٰؑ نے اے رب کشادہ کر سینہ میرا کہ
جلدی خفا نہ ہوں اور آسان کر کام میرا سخت اور گرہ کھول میری زبان سے کہ لوگ سمجھیں میری بات زبان حضرت

موسیٰؑ کی لڑکائی میں جل گئی تھی صاف نہ بول سکتے تھے اسلئے اللہ سے دُعا مانگی آلہی زبان میری کھولدے اور میرے واسطے وزیر کر میرے بھائی ہارون کو میری اہل سے مضبوط کر اُسکے ساتھ میری قوت کو اور شریک کر اُسکو میرے کام کا یعنے پیغمبری میں کہ تیری ذات پاک کا بیان کریں ہم بہت اور تیری یاد بہت تحقیق تو ہی ہے ہم کو دیکھنے والا اللہ نے فرمایا قَالَ قَدْ اُوْتِیْتَ سُؤْلَکَ یَا مُوْسٰی ۝ ترجمہ کہا اللہ نے ملا تجھکو تیرا سوال اے موسیٰؑ دل تیرا روشن کیا اور کام تیرا آسان ہوا اور زبان تیری فصیح ہوئی اور تیرے بھائی کو تیرا وزیر کیا اب جا فرعون کے پاس اُسنے سر اٹھایا ہے پس موسیٰؑ نے جب سوال کیا اللہ سے تب پایا اور ہمارے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ و آلہ اصحابہ وسلم کو بے مانگے ہوئے اللہ نے سب کچھ عنایت کیا علم لدنی ان کو حاصل تھا اور انکی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ترجمہ کیا ہم نے نہیں کھول دیا تیرا سینہ اے محمدؐ اگرچہ تو نے مجھ سے نہیں چاہا تھا کہ علم اور حکمت سے پُر ہے اور اوتار رکھا ہم نے تجھ سے تیرا بوجھ جس نے توڑی تھی پیٹھ تیری اور بلند کیا ہم نے تیرے واسطے ذکر تیرا پیغمبروں میں اور فرشتوں میں نام تیرا بلند کیا اور ابراہیمؑ خلیل اللہ نے بھی اللہ سے حاجت مانگی تھی جب مکہ کی بنا شروع کی تھی قولہ تعالیٰ وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرَاھِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ترجمہ اور جب اٹھانے لگے ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ بنیادیں اس گھر کی یعنے مکہ کی تب کہا اے رب قبول کر ہم سے تحقیق تو ہی ہے سننے والا جاننے والا اور کہا رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ ترجمہ یارب مجھکو اور میرے ماں باپ کو معاف کر گناہ سے جب ابراہیمؑ خلیل اللہ نے اللہ سے مانگا تب سب کچھ ملا اور ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو بے مانگے اللہ نے سب کچھ عنایت کیا تھا اور اُن کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لِیَغْفِرَلَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ ترجمہ تو کہ بخشے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم واسطے تیرے جو کچھ ہوا تھا پہلے گناہوں سے تیرے اور جو کچھ پیچھے ہوا پس آدم علیہ السلام کو بخشا اُن کی زلّت سے تجھکو شفیع لانے سے اور اُمّت کو بخشا تیری شفاعت سے خلاصہ یہ ہے کہ موسیٰؑ کے چاہنے سے اُنکے بھائی ہارونؑ کو ان کا وزیر کیا اور ہمارے سردار جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے بیخواستہ چار یار کو اُن کا وزیر کیا اور اسی طرح ہر پیغمبر نے اپنے اپنے مقصد کو خدا سے مانگ لیا تھا اور ہمارے پیغمبر کو خدا نے بے مانگے سب کچھ عنایت کیا غرض موسیٰؑ اور اُنکے بھائی ہارون کو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اِذْھَبْ اَنْتَ وَاَخُوْکَ بِاٰیٰتِیْ وَلَا تَنِیَا فِیْ ذِکْرِیْ ۝ اِذْھَبَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّہٗ طَغٰی ۝ فَقُوْلَا لَہٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّہٗ یَتَذَکَّرُ اَوْ یَخْشٰی ۝ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَآ اَوْ اَنْ یَّطْغٰی ۝ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِیْ مَعَکُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰی ۝ فَاْتِیٰہُ

الیٰ آخرہٖ ترجمہ جا تو اور تیرا بھائی میری نشانیاں لیکر اور سستی نہ کرو میری یاد میں جاؤ طرف فرعون کے اُسنے سر اُٹھایا ہے اور کہو اس سے بات نرم شاید کہ وہ نصیحت پکڑے یا ڈرے کہا دونوں نے اے پروردگار ہمارے تحقیق ہم ڈرتے ہیں یہ کہ زیادتی کرے اوپر ہمارے یا جوش میں آوے کہا مت ڈرو تحقیق میں تمہارے ساتھ ہوں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں پس جاؤ اُس کے پاس اور کہو ہم دونوں رسول ہیں تیرے رب کے سو بھیجدے ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو اور مت عذاب کر اُنکو ہم آئے ہیں تیرے پاس نشانی لیکر تیرے رب کی اور سلامتی اوپر اس شخص کے ہے جو پیروی کرے ہدایت کی وحی کیگئی ہے طرف ہمارے یہ کہ عذاب اوپر اس شخص کے ہے جو جھٹلا وے اور منہ پھیرے بہتر یہ ہے کہ تو ایمان لا اور دعویٰ باطل چھوڑ دے تو تجھکو تین چیزیں ملینگی ایک جوانی اور بادشاہی مشرق سے مغرب تک اور تیری عمر دراز ہوگی تاکہ تو بادشاہی کرے دنیا میں اللہ نے رسول کر کر موسیٰؑ علیہ السلام کو تمام علم اور حکمت کی باتیں اُس میدان مقدّس میں کوہِ طور پر سکھلا کے مصر میں فرعون کے پاس جانے کا حکم کیا تب موسیٰ علیہ السلام پہلے اپنے قبیلہ بی بی صفورا کے پاس جنکو اُس میدان مذکورہ میں چھوڑ گئے تھے آکے دیکھتے ہیں کہ ایک لڑکا اُنسے تولّد ہوا ہے اُن کی خدمت میں اللہ نے حُوران بہشت مقرر کیں اور بھیڑیئے اور شیر اُنکی بکریوں کی پاسبانی کر رہے ہیں تب حضرت نے احوال نبوت کا اور جو جو گفتگو اللہ سے کوہِ طور پر ہوئی تھیں اور فرعون علیہ اللعنہ کی طرف جانیکا اور اُسکو ہدایت کرنے کا جو حکم ہوا تھا سب صفورا سے بیان کیا وہ بولیں تم جاؤ اور خدا کے امر میں دیر نہ کرو جلدی جا کے اُسے خدا کا پیغام پہنچاؤ تب حضرت جو اسباب لوازمہ اپنا تھا صفورا کے پاس رکھ کے صرف عصا ہاتھ میں لیکر خدا کو یاد کر کر مصر کو روانہ ہوئے عشا کے وقت جا کے شہر میں داخل ہوئے اور اپنے گھر جا کر دستک دی بہن اُن کی مریم نے گھر سے نکلکر پوچھا تم کون ہو کہاں سے آئے ہو حضرت نے کہا میں مسافر ہوں تب مریم اپنی ماں سے جا کر بولیں اے اماں جان ایک مسافر مہمان دروازے پر آیا ہے وہ بولیں جلدی جا کے دروازہ کھول دے اور اُسے لا کے کھانا کھلا موسیٰؑ یہ سُنکر صورت اپنی اجنبی کی سی بنا کر بچھونے کے کنارے پر جا بیٹھے بعد اُسکے ہارونؑ اور اُنکے والد عمران اُن دونوں نے حضرت کو آکے دیکھا لیکن قول صحیح یہ ہے کہ اُسوقت اُنکی بہن اور والد اُن کے انتقال کر گئے تھے والدہ نے آکر دروازہ کھول دیا بچھونا اور چراغ اور کھانے کو نمک اور روٹی لادی موسیٰؑ کھانے کو کھا رہے تھے تب ہارونؑ نے آکے اپنی ماں کو پوچھا یہ کون ہے وہ بولیں مسافر مہمان ہے ہارونؑ نے آکے دیکھا کہ حضرت موسیٰؑ ہیں تب اپنی ماں سے بولے واہ یہ تو میرا بھائی موسیٰؑ ہے یہ کہہ کے گلے مل کے رونے لگے اور حضرت موسیٰؑ کی ماں بھی بہت رونے لگیں تب موسیٰؑ اپنی والدہ کے قدمبوس ہو کے تسلّی دینے لگے اور ہارون نے حضرت سے پوچھا اے بھائی میں نے سُنا ہے کہ تم نے شہر مدین میں حضرت شعیبؑ کی بیٹی سے بیاہ کیا ہے اور وہاں بہت دن رہے ہو حضرت نے

کہا ہاں میں نے وہاں شادی کی اور ایک خوشخبری تم کو میں دیتا ہوں کہ خدا نے مجھکو پیغمبر کرکے فرعون کیطرف بھیجا ہے
اور بیواسطہ کوہ طور پر مجھ سے کلام کیا ہارون اس بات کو سُنکر بہت خوش ہوئے جلدی سے اُٹھکے تعظیم کی اور دست
بوس ہوئے اور خدمت میں حاضر رہے حضرت نے انسے کہا کہ اے بھائی تم کو بھی اللہ نے میری پیغمبری میں شریک کیا
ہے چلو فرعون کے پاس چلیں اور اُس مردود کو خدا کی طرف دعوت کریں راہ بتاویں خدا نے دو معجزے مجھکو عنایت
کئے ہیں ایک تو یہ عصا اگر میں اس کو زمین پر ڈالوں تو اژدہا بن کر سارے کفاروں کو مصر کے کھا جائے گا اور
جو میں کہونگا سو اللہ کے فضل سے ہزار طرح کے معجزے اس عصا سے ہوں گے اور دوسرا ید بیضا جب جیب میں
ہاتھ ڈالوں گا ید بیضا سفیدی نکل آوے گی اور ہر اُنگلی سے نور نکلے گا تاریکی جاتی رہے گی جہاں روشن
ہوگا اللہ کے فضل سے سب کفاروں پر ہم غالب ہوں گے ہارون یہ سُنکے بہت خوش ہوئے کہا اب بنی اسرائیل
فرعون کے ظلم سے خلاصی پائینگے تب موسیٰؑ و ہارونؑ دونوں فجر کی عبادت سے فراغت کرکے فرعون لعین کے مکان
پر گئے اُس مردود نے اپنے بالاخانے کے سامنے دونوں طرف راہ کے درخت خرما لگا رکھا تھا اسکے تلے بڑے بڑے شیر
باندھ رکھے تھے تاکہ کوئی دشمن اُسکے مکان پر نہ جاسکے بحکم اسکے گرد نہ پھر سکے فی الواقع وہاں کوئی ڈر سے اُسکے
نہ جاسکتا تھا اللہ تعالیٰ جل شانہ کے فضل سے جب موسیٰؑ و ہارون علیہما السلام وہاں تشریف لے گئے تب تمام
شیروں نے حضرت کو دیکھکر سلام کیا اور سرنگوں ہو گئے پس حضرت موسیٰؑ نے جاکے فرعون کے بالاخانے کا حلقہ
در پکڑ کے ہلا دیا تمام مکان پر اُسکے لرزہ پڑ گیا اور یہ آواز دی اَنَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یہ آواز فرعون کے
کان میں جا پہنچی پردہ ندبغت اُٹھا کے دیکھا کہ موسیٰؑ ہیں چُپکا ہو رہا اور ایک روایت ہے کہ دو برس فرعون
کے در پر موسیٰؑ رہے دربان وغیرہ سے کہتے رہے کہ ہم دونوں رسُول خدا کے ہیں فرعون کے پاس جاکر خبر
دو وے مردود کہنے لگے تم دیوانے ہو فرعون ہمارا خدا ہے تم کیا بکتے ہو دوسرے دن پھر اُنہوں نے کہ ہم کو فرعون
کے پاس جانے دو۔ یا ہماری خبر اُسکے پاس پہنچا دو ہم خدا کی طرف سے آئے ہیں اُسکو راہ بتانے کو تب اُن
کافروں نے نہ مانا اور ایک دن ایک مسخرہ کہ وہ فرعون کے دربار میں ہمیشہ ہزلیات کہا کرتا تھا جاکے بولا یہ عجیب
بات ہے کہ دو شخص دیوانے سے آپ کے در پر قریب دو برس سے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمارا خدا وہ ہے کہ صاحب ہے
تمہارے اگلے پچھلوں کا فرعون مردود یہ بات سُنکے خفا ہوا اور حضرت کو سامنے بُلایا قولہ تعالیٰ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ
فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۝ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ
ترجمہ کہا فرعون نے کیا میں نے تجھکو نہیں پالا تھا بجائے فرزند کے اور برسوں تو ہمارے پاس رہا اور کر گیا تو وہ
کام اپنا جو کر گیا اور تو ناشکروں سے ہے پس تھوڑے دن ہوئے تو ہمارے پاس سے نکل گیا ایک قبطی کا خون

کر کر اب آئے ہو حضرت موسیٰؑ نے فرمایا سچ ہے میں وہی ہوں قولہ تعالیٰ قَالَ فَعَلْتُهَا إِذًا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ ۝ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ ترجمہ کہا موسیٰؑ نے کیا تھا میں نے وہ کام اُسوقت اور میں تھا چوکنے والا پس بھاگا میں تمسے جب تمہارا ڈر دیکھا پھر بخشی مجھکو میرے رب نے حکومت اور کیا مجھ کو پیغمبروں سے کہا فرعون نے قولہ تعالیٰ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ کہا فرعون نے کون ہے پروردگار تیرا جس نے تجھکو بھیجا ہے حضرت نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ ۝ ترجمہ کہا موسیٰؑ نے پروردگار ہے آسمان و زمین کا اور جو کچھ کہ درمیان ان دونوں کے ہے اگر ہو تم یقین لانے والے یہ سُنکے فرعون نے اپنی قوم سے کہا قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَلَا تَسْتَمِعُونَ ۝ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ترجمہ کہا فرعون نے واسطے اُن لوگوں کے کہ گرد اُسکے تھے کیا نہیں سنتے ہو تم کیا کہتا ہے موسیٰؑ کہا پروردگار تمہارا اور پروردگار تمہارے اگلے باپ دادوں کا ہے حضرت کو کہا فرعون نے قولہ تعالیٰ قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ ۝ ترجمہ کہا فرعون نے موسیٰؑ کو تمہارا پیغام والا جو تمہاری طرف بھیجا ہے سو باؤلا ہے حضرت موسیٰؑ نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ۝ ترجمہ کہا موسیٰؑ نے یہ پیغام ہے پروردگار مشرق اور مغرب کا اور جو کچھ درمیان اُنہوں کے ہے اگر تم سمجھ رکھتے ہو پس حضرت موسیٰؑ ایک ایک بات کہے جاتے تھے اللہ کی قدرت کی نشانیاں بتانے کو اور فرعون بیچ میں اپنے سرداروں کو اُبھارتا تھا کہ اُنکو یقین نہ آجاوے اور فرعون بولا قولہ تعالیٰ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلَٰهًا غَيْرِي لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُونِينَ ترجمہ کہا فرعون نے اگر پکڑے گا تو معبود میرے سوا البتہ کر دوں گا میں تجھکو قیدیوں میں حضرت موسیٰؑ نے کہا خدا نے مجھکو تم پر پیغمبر کرکے بھیجا ہے تو کہہ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ مُوسَىٰ رَسُولُ اللَّهِ ترجمہ فرعون بولا میں یہ کلمہ پڑھونگا تو تیرا خدا مجھکو کیا دے گا حضرت موسیٰؑ نے کہا اگر تو ایمان لاویگا تو میرا خدا تجھکو تین چیز دے گا اول جوانی اور دوسری بادشاہی مشرق سے مغرب تک تیسری سو برس کی عمر اور ملے گی تاکہ تیری زندگی دنیا کے عیش و نشاط میں بخوبی کٹے قیامت میں اُس کا حساب نہ ہوگا موسیٰؑ کو خدا کی طرف سے حکم ہوا تھا کہ فرعون کے ساتھ نرم نرم بات کیجیو اسلئے فرعون ملعون سے حضرت موسیٰؑ نرم نرم بات کہتے تھے فرعون بولا اے موسیٰ آج مجھکو مہلت دے میں اپنے وزیروں سے مشورہ کرکے جو مصلحت ہوگی اس کا جواب کل دوں گا پس موسیٰؑ و ہارونؑ اپنے گھر کو چلے آئے بعد اسکے فرعون نے ہامان کو بُلا کے جو جو باتیں حضرت موسیٰؑ سے ہوئی تھیں سو سب بیان کیں اور بولا کہ مجھکو اور کسی بات کی آرزو نہیں ہے مگر میں جوانی چاہتا ہوں کہ پھر از سرِ نو جوان ہو جاؤں تب وزیر ہامان بے سامان نے اُس سے کہا کہ چند روز ہوئے ہیں کہ تو نے دعویٰ معبودیت کا کیا اب اقرار عبودیت کا کرتا ہے خلائق ہنسے گی اور تجھکو جوان ہونے کی آرزو ہے تو آج ہی کی شب تجھکو میں جوان کردوں گا جب رات ہوئی جواہر فرعون کی ریش میں جو تھے اُس ملعون نے اُنہیں

لیکر ایک ترکیب سے خضاب بنا کر سوتے میں اُسکی ڈاڑھی کو لگادیا فرعون نے فجر کو نیند سے جو اُٹھکے دیکھا تو ڈاڑھی اپنی سیاہ پائی تب اُسکو یقین ہوا کہ میں جوان ہوا جب فجر کو حضرت موسیٰؑ آئے فرعون نے کہا اے موسیٰ تیرے پاس تیرے رب کی کیا دلیل ہے اور تیری پیغمبری کا کیا معجزہ ہے حضرت موسیٰؑ نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ترجمہ کہا موسیٰؑ نے اگرچہ لاؤں میں تیرے پاس ایک چیز ظاہر تب تو یقین لاوے گا میری پیغمبری پر کہا فرعون نے قولہ تعالیٰ قَالَ فَأْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ترجمہ کہا فرعون نے پس لے آ اگر ہے تو سچوں میں سے پس موسیٰؑ نے اپنا عصا ڈالا قولہ تعالیٰ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ترجمہ پس موسیٰؑ نے ڈال دیا عصا اپنا پس ناگاہ وہ اژدہا اسی گز کا ظاہر ہوا اور منہ اُس کا کھلا رہا اور بہتر پاؤں اُسکے بڑے مثال پاؤں ہاتھی کے اور سات سو دانت ظاہر ہوئے اور سات ہزار پشم گردن پر مانند تیر اور نیزے کے پیدا ہوئے اور کف منہ کا اُسکے جس جگہ گرتا اس زمین کو جلا دیتا گھانس اُس میں پیدا نہیں ہوتی اور اگر آدمی پر گرجاتا تو وہ مرجاتا یا علت برص اُسکو ہوتی اس مہیب شکل سے وہ سانپ فرعون کے بالاخانہ کی طرف گیا اس میں سات ہزار آدمی اور چوپائے اس کے پیروں کے نیچے ہلاک ہوگئے اور ایک لب اُس نے فرعون کے تخت کے نیچے رکھا اور دوسرا لب اُسکے کوشک کے کنگرے پر رکھکر چاہتا تھا کہ اسکے مکان سمیت اُسکو نگل جاوے یہ دیکھکر جلدی سے فرعون اپنے تخت پر سے اُتر پڑا اور حضرت موسیٰؑ کے پاس آکے معذرت کرنے لگا اے موسیٰ تو مجھکو دعوت کرنے آیا ہے یا ہلاک کرنے آپ نے کہا کہ میں تجھکو خدا کی طرف بُلانے کو آیا ہوں فرعون بولا مجھکو طاقت نہیں کہ تجھ سے لڑوں اس وقت اپنا اژدہا تھام لے تب حضرت موسیٰؑ نے اژدہے کی گردن پر ہاتھ رکھا اُسی وقت عصا ہو کے ہاتھ میں آگیا پھر فرعون تخت پر جا بیٹھا بعد اُسکے موسیٰؑ نے اپنا ہاتھ جیب میں ڈال کے ید بیضا نکال کے اُسکو دکھایا قولہ تعالیٰ وَنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ترجمہ اور بغل میں سے ہاتھ اپنا کھینچ لیا موسیٰؑ نے پس ناگہاں وہ سفید تھا ید بیضا واسطے دیکھنے والوں کے پس یہ دیکھ کے فرعون نے اپنی قوم سے کہا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ترجمہ بولا فرعون اپنے گھر کے سرداروں سے کوئی جادوگر ہے پڑھا ہوا چاہتا ہے کہ نکالدے تم کو تمہارے دیس سے اپنے جادو کے زور سے سو اب کیا حکم دیتے ہو تم وے بولے ڈھیل دے اُسکو اور اُسکے بھائی کو اور بھیج شہروں میں نقیب کہ لے آویں تیرے پاس جو پڑھا جادوگر ہو فرعون کو وزیروں نے کہا کہ تمہاری بادشاہت میں بہت جادوگر ہیں سب کو بُلا کر جمع کرو دیکھیں کہ موسیٰؑ کیونکر جادوگری میں اُن سے بڑھ جاوے گا بلکہ وہ موسیٰؑ پر غالب ہوں گے پس ان کے کہنے سے فرعون نے حضرت موسیٰؑ سے

چند روز کیواسطے مہلت لی موسیٰؑ اپنے گھر میں آکے عبادت میں مشغول ہوئے اسمیں چھ مہینے گذر گئے فرعون نے چار ہزار جادوگروں کو جمع کیا ہر شخص جادوگری میں ایسا تھا کہ ثانی اُسکا نہ تھا ان میں سے ایک بڑا جادوگر اندھا تھا فرعون نے کہا تم کو آج ہم تین سو برس سے پرورش کرتے ہیں کھانا کپڑا دیتے ہیں اب ہم پر کچھ مصیبت پڑی ہے تم کو یہ کرنا چاہیئے کہ اپنے اپنے علم اور جادو سے موسیٰؑ کو روک دو ہمارے مُلک سے نکال دو تب تم سے ہم خوش ہوں گے اور دولت بہت دینگے جادوگروں نے کہا ہم سب نمکخوار ہیں حضور کے کام میں قصور نہ کرینگے مگر آلات جادوگری بہت چاہئیں آپ ہم کو منگوا دیجیئے ہم سب طلسم تیار کریں تب فرعون نے حکم دیا اور تمام خزانہ اسکے خرچ کیواسطے کھول دیا رسیاں اور سیماب وغیرہ جو ضروریات سے تھا سب مہیا کر دیا چھ مہینے تک جادوگروں نے طلسم تیار کیا موسیٰؑ عبادت میں مصروف تھے اور فرعون ملعون جادو میں مشغول تھا اور بارہ ہزار لشکر سوار و پیادے ہر ملک سے لاکر جمع کئے داہنے بائیں اس مکان کے کھڑے کردیئے اور اطراف میں اُس مکان کے بارہ بارہ کوس تک میدان وسیع تھا اس میدان میں دوپہر کیوقت جب آفتاب گرم ہوا جادوگروں نے آلات طلسم ڈالے چار ہزار طلسم ایکبار جنبش میں آئے حشرات الارض سانپ اژدہا بچھو بن گئے تمام بیتر وکلورخ میدان کے ہوام ہوگئے جادوگروں نے کہا قولہ تعالےٰ قَالُوْا یٰمُوْسٰٓی اِمَّآ اَنْ تُلْقِیَ وَاِمَّآ اَنْ نَّکُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰی قَالَ بَلْ اَلْقُوْا فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِیُّهُمْ یُخَیَّلُ اِلَیْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰی فَاَوْجَسَ فِیْ نَفْسِهٖ خِیْفَةً مُّوْسٰی قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰی وَاَلْقِ مَا فِیْ یَمِیْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَیْدُ سٰحِرٍ ترجمہ کہا اُن جادوگروں نے اے موسیٰؑ یا تو ڈال یا ہم ہوں ڈالنے والے موسیٰؑ نے کہا نہیں تم ڈالو تب اُنہوں نے ڈالا سب رسیاں اُنکی اور لاٹھیاں اُنکی خیال میں آئیں اُنکے جادو سے کہ دوڑتی ہیں پھر ڈرنے لگے اپنے جی میں موسیٰؑ ہم نے کہا اے موسیٰؑ تو نہ ڈر مقرر تو ہی رہیگا سب سے اوپر اور ڈال اے موسیٰؑ جو تیرے داہنے ہاتھ میں ہے نگل جاوے جو اُنہوں نے بنایا اُن کا تو فریب ہے جادوگروں کا پس ڈالا اپنا عصا موسیٰؑ نے قولہ تعالیٰ فَاَلْقٰی مُوْسٰی عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِكُوْنَ ترجمہ تب ڈالا موسیٰؑ نے عصا اپنا پس تب ہی وہ نگلنے لگا جو سوانگ کافروں نے بنایا تھا پس وہ اژدہا ہو کے میدان کے کنارے سے چل کر آیا ستّر ہزار سر اسکے تھے اور ہر سر پہ ستّر ہزار منہ تھے اور چار ہزار طلسم جادو کے جو میدان میں تھے اسکو دم سے کھینچکر ایک ہی لقمہ میں نگل گیا اور جو جو آلات اُنکے تھے سب کے سب نگل گیا اس میدان میں کوئی چیز باقی نہ رہی اسکا پیٹ بھی نہ بھرا تب فرعون کے مکان کی طرف چلا فرعون اُسکو دیکھکر اپنا تخت چھوڑ کر بھاگا جب لوگوں نے فرعون کو بھاگتے ہوئے دیکھا معلوم کیا کہ وہ جھوٹا بر سر باطل تھا اژدہے نے ایک لب فرعون کے بالاخانے پر رکھا اور دوسرا لب اسکے نیچے لگا کے زمین سمیت اُس مکان کو کھود کر ہوا پر ڈالدیا

مکان کا کچھ نام ونشان نہ رہا حق اور باطل ظاہر ہوا قولہ تعالیٰ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صَاغِرِيْنَ ترجمہ ثابت ہوا حق اور غلط ہوا جو کچھ وے کرتے تھے سب ہارے اس جگہ اور پھرے ذلیل ہو کر ندا آئی اے موسیٰؑ عصا اپنا پکڑ نہیں تو ملک مصر تباہ کر دے گا اور اگر ذرا ٹھہرے گا تو سارے مصر کو کھا جائے گا تب خدا کے حکم سے موسیٰؑ نے عصا اپنا پکڑا اسوقت لاٹھی بن کے ہاتھ میں آیا جادوگر یہ دیکھ کے لوگوں سے کہنے لگے کہ عصائے موسیٰؑ اژدہا بنکے ہمارے سوانگ جادو سب کو کھا گیا جب موسیٰؑ نے اسکی گردن پر ہاتھ رکھا پھر عصا بن کے انکے ہاتھ میں آیا پس سردار جادوگروں نے آپس میں کہا دیکھو موسیٰؑ برحق ہے اب صلاح یہ ہے کہ ہم ان پر اور انکے خدا پر ایمان لاویں ان کا خدا برحق ہے پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِيْنَ ۝ قَالُوْا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ رَبِّ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ ۝ ترجمہ اور ڈالے گئے جادوگر سجدے میں کہا انہوں نے ایمان لائے ہم ساتھ پروردگار عالموں کے ساتھ پروردگار موسیٰؑ اور ہارونؑ کے بعد اسکے خدا نے انکی آنکھوں کا پردہ اٹھا کے تحت الثریٰ دکھایا جب سجدے سے سر اٹھالیا پھر عرش کون ومکان سب دیکھا پھر انہوں نے کہا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یعنی ایمان لائے ہم اوپر پروردگار ہژدہ ہزار عالم کے تب فرعون نے انسے کہا کہ تمہارا رب میں ہوں جادوگروں نے کہا کہ نہیں ہمارا پروردگار وہ ہے کہ جو پروردگار ہے موسیٰؑ اور ہارونؑ کا پھر فرعون نے انسے سے کہا کہ اس کا خدا تم کو کیا دے گا انہوں نے کہا قولہ تعالیٰ اِنَّا اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَا اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ترجمہ وے بولے تحقیق ہم ایمان لائے ساتھ پروردگار اپنے کے تو کہ بخشے واسطے ہمارے خطائیں ہماری اور وہ چیز کہ زبردستی کی ہے تو نے ہم کو اوپر اسکے جادو سے یہ تو کفر ہے اور وہ خدا برحق ہے تو باطل ہے فرعون لعین نے کہا قولہ تعالیٰ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَا اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ۝ قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ ترجمہ پس کہا فرعون نے جادوگروں کو البتہ کاٹونگا میں ہاتھ تمہارے اور پاؤں تمہارے مخالف طرف سے اور البتہ سولی پر کھینچوں گا میں تم کو اوپر ٹھنڈ کھجور کے اور البتہ جانو گے تم کونسا ہم میں سے اشد ہے عذاب میں اور باقی رہنے والا کہا انہوں نے ہرگز نہ اختیار کریں گے ہم تجھکو اوپر اس چیز کے کہ آئی ہے ہمارے پاس دلیلوں سے اور اوپر اسکے کہ پیدا کیا اس نے ہمکو پس حکم کر جو کچھ حکم کرنے والا ہے سوا اسکے نہیں کہ حکم کرے گا تو بیچ زندگانی دنیا کے تب فرعون نے جلادوں کو بلا کر کہا انہوں نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے اور دار پر کھینچا پھر سر سے انہوں کے آواز نکلی قولہ تعالےٰ قَالُوْا لَا ضَيْرَ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ترجمہ

بولے کچھ ڈر نہیں ہم کو اپنے طرف پھر جانا ہے ہم غرض رکھتے ہیں کہ بخشے ہم کو رب ہمارا تقصیریں ہماری اسواسطے کہ ہم ہوئے
پہلے قبول کرنے والے پس موسیٰؑ و ہارونؑ اپنے مکان پر آئے شکر خدا کا بجالائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالَ رَبَّنَا
اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ
عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا
فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ترجمہ اور کہا موسیٰؑ نے اے پروردگار ہمارے تحقیق تو نے دیا ہے
فرعون کو اور اسکے سرداروں کو آرائش اور مال بیچ زندگانی دنیا کے اے پروردگار ہمارے تو کہ گمراہ کریں تیری راہ
سے اے پروردگار ہمارے مٹا دے ان کا مال اور سخت کر اُن کے دلوں کو کہ نہ ایمان لاویں جبتک کہ دیکھیں دکھ
کی مار فرمایا اللہ نے قبول ہو چکی دعا تمہاری سو تم دونوں ثابت رہو اور مت چلو راہ انکی جو انجان ہیں یعنے جلدی
مت کرو حکم کی راہ دیکھو اور چند روز وعدہ باقی ہے اس کا چالیسؑ برس تک حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ نے فرعون
کی دعوت کی اے فرعون تو وحدانیت کا اقرار کر خدا پر ایمان لا جو صاحب ہے آسمان اور زمین کا یہ اس لعین
نے ہرگز نہ مانا اور جھوٹا وعدہ کرتا رہا ہامان وزیر سے کہا قولہ تعالیٰ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا
لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ترجمہ کہا فرعون نے اے
ہامان بنا واسطے میرے ایک محل یعنی ایک منارہ بلند تو کہ جا پہونچوں میں رستوں کو رستون آسمانوں پر پس جھانکوں میں
طرف معبود موسیٰؑ کے اور تحقیق میں البتہ گمان کرتا ہوں اس کو جھوٹا پس ہامان نے حکم کیا اینٹ ترکیب دیکے پختہ کریں
کہتے ہیں کہ ایجاد اینٹ کی پہلے ہامان سے ہے تب ایک منارہ ایسا بلند بنایا راج مزدور کو طاقت نہ ہوئی کہ اوپر
اسکے اٹھکر اینٹ جما دے جب اٹھتا ہوا اڑا کرے جاتی غرض بہت مال و زر خرچ کر کے سات برس میں ایک منارہ
تیار کیا خدا کے حکم سے جبرئیلؑ نے آکے اس منارے پر ایک پر مارا تمام ستیاناس کر ڈالا اور اسکے بنانیوالے
کو اور سب کو ہلاک کیا اور اسکی اینٹ جلانیوالے کو جلا دیا اور اُس کے خمیر کرنے والے کو ریزہ ریزہ کر کے خاک میں
ملا دیا کسی بانی کار کو اسکے زندہ نہ رکھا جب بیسؒ برس گذرے ایک دن آسیہؓ خاتون سر میں اپنے کنگھی کرتی
تھیں کنگھی ہاتھ سے گر پڑی تب بد دعا کی آلہی تو فرعون بدبخت کو غارت کر فرعون نے اسبات کو سنکر اُن سے کہا
اے آسیہؓ شاید تو موسیٰؑ و ہارونؑ پر ایمان لائی قرینے سے معلوم ہوتا ہے وہ بولیں بیشک آج چالیسؒ برس ہوئے
ہیں میں خدا پر ایمان لائی ہوں اتنے دن مسلمانی کو چھپا رکھا تھا اب ظاہر کیا فرعون نے اُن سے کہا کہ موسیٰؑ کے
دین کو چھوڑ دے تجھکو میں سونے کا گھر بنا دونگا وہ بولیں خدا نے میرے واسطے بہشت میں لعل و یاقوت کے اور
جواہر کے مکان بنا رکھے ہیں میں دنیا میں تمہارے سونے کا گھر نہیں چاہتی ہوں وہ ملعون بولا میں تجھکو سخت عذاب

میں ڈالوں گا آسیہؓ بولیں جو تیرے دل میں آوے سو کر ڈال میں ہرگز موسیٰؑ کے دین کو نہ چھوڑونگی تب ملعون نے حکم
کیا کہ اسکے بدن سے کپڑے اُتار کر زمین پر لٹا کے چاروں ہاتھ پاؤں میں اسکے لوہے کی میخیں ٹھوکیں بجبر حکم
کے ایسا ہی کیا جب انکے جگر میں درد پہونچا تب مارے درد کے رو بسوئے آسمان کر کے کہا الٰہی فرعون مجھکو
ستاتا اور سیاست کرتا ہے تاکہ میں موسیٰؑ کے دین سے پھر جاؤں اور وہ کہتا ہے کہ سونے کا گھر بنادوں گا اور میں
نہیں چاہتی ہوں تو اس کے عذاب سے مجھکو نجات دے پھر فرعون نے اُنسے کہا کہ اے آسیہ تو موسیٰ کے دین کو
چھوڑ دے تب تجھپر عذاب نہیں کروں گا وہ بولیں اے فرعون تجھکو میرے بدن سے کام ہے میرے دل سے کیا
علاقہ جو چاہے سو کر بعد اسکے فرعون شقی وہاں سے الگ ہو گیا ایک شخص بصورت موسیٰؑ آکر کہنے لگا اے آسیہؓ اسوقت
اللہ نے تیرے واسطے ہفت آسمان کے دروازے کھولے ہیں فرشتے آسمان کے تجھکو دیکھتے ہیں اسوقت کچھ حاجت
اللہ سے مانگ تب وہ بولیں قولہ تعالیٰ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ
وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ترجمہ جب بولی فرعون کی عورت اے رب بنا واسطے میرے اپنے پاس
ایک گھر بہشت میں اور بچا نکال مجھکو فرعون سے اور اسکے کام سے اور بچا نکال مجھکو ظالم لوگوں سے منقول ہے
کہ آسیہؓ پہلے فرعون کے گھر میں آتے ہی یہ بولیں تھیں الٰہی تو ہی مقصود تو ہی معبود جانم جب اسکے گھر میں داخل ہوئیں
تب اس عذاب میں فرعون کے پڑیں بہت تکلیف اُٹھائی فرعون نے کہا کہ تو موسیٰؑ کے دین کو چھوڑ دے مجھکو مان
نہیں تو تجھکو عذاب میں ڈالوں گا یہ سُنکر آسیہؓ بولیں اے فرعون تیرے عذاب سے میں نہیں ڈرتی خدا میرا حافظ و
ناصر ہے پھر فرعون نے حکم کیا تب اُنکو شکنجۂ آہنی میں ڈالا تب اللہ تعالےٰ انکی آنکھوں سے حجاب اُٹھا دیا اور گھر
بہشت میں دکھلادیا ان کا خیال بہشت کی طرف رہا فرعون کا عذاب انکو معلوم نہ ہوا مروی ہے کہ فرشتے نے
ایک سیب لاکر بہشت سے انکے ہاتھ میں دیا اس میں جان اُنکی قبض ہو گئی تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کو آسیہ
خاتون نے پالا تھا فرعون کے گھر میں اور اُنکی مددگار رہی تھیں ایمان کی بات کہنے میں آخر اُن کو فرعون نے مار ڈالا
سیاست سے وہ شہید ہو گئیں موسیٰؑ و ہارونؑ نے چالیس برس فرعون کی دعوت کی خدا کی طرف آخر وہ مردود ایمان نہ
نہ لایا ایک دن حضرت موسیٰؑ کو مارنے کا خیال کیا اور کہا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ
اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ترجمہ اور
بولا فرعون اپنے ارکان دولت سے کہ مجھکو چھوڑ دو کہ مار ڈالوں موسیٰؑ اور پکارے اپنے رب کو میں ڈرتا ہوں
کہ بگاڑے تمہارے دین یا نکالے ملک میں خرابی اور فرعون کو موسیٰؑ نے یہ جواب دیا کہ میں پناہ لے چکا ہوں اپنے
اور تمہارے رب کی ہر غرور والے سے جو یقین نہیں لاتا ہے حساب کے دن کا اور جس وقت فرعون نے اپنے

لوگوں کو یہ بات کہی کہ چھوڑدو موسیٰؑ کو مار ڈالوں اسوقت کوئی مومن وہاں نہ تھا مگر ایک درود گر جو حضرت موسیٰؑ کی ماں کو ایک صندوقچہ بنا کے دے گیا تھا جس میں رکھ کے حضرت موسیٰؑ کو پانی میں ڈالا تھا وہاں وہ حاضر تھا نام اس کا خرقیل اس نے کہا اے فرعون موسیٰؑ رسول خدا برحق ہیں تم اُن کو نہ مار سکو گے بہتر یہ ہے کہ تو اُن پر ایمان لا اور دین اسلام قبول کر اتنا کہکر چلا گیا فرعون اسکو کچھ نہ کہہ سکا بعد اسکے فرعون کے لوگوں میں ایک شخص ایماندار تھا اُس نے کہا قولہ تعالیٰ

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝ وَيٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۝ ترجمہ اور کہا اس شخص نے کہ ایمان لایا تھا اے قوم میری تحقیق میں ڈرتا ہوں کہ آوے تم پر دن اُن فرقوں کے مانند جیسی رسم پڑی قوم نوحؑ اور عاد و ثمود کی اور اُنکے پیچھے جو ہوئے اور نہیں ارادہ کرتا ہے اللہ ظلم کا واسطے بندوں کے اور اے قوم میری تحقیق میں ڈرتا ہوں اوپر تمہارے دن پکار کے اُس دن کہ پھر جاؤ گے تم پیٹھ پھیر کر نہیں واسطے تمہارے اللہ سے کوئی بچانیوالا موسیٰؑ نے ارادہ کیا کہ فرعون کے مکان سے نکل جاویں اور قبطیوں نے قصد کیا کہ حضرت موسیٰؑ کو ماریں اسوقت اللہ کے حکم سے جو شیر فرعون کے دروازے پر بندھے تھے وہ سب چھوٹ کر قبطیوں کو پھاڑ کے کھا گئے اور باقی جو لوگ تھے فرعون کے پاس اُنہوں نے خبر پہنچائی اور جو لوگ فرعون کے نزدیک تھے اُنہوں نے کہا قولہ تعالیٰ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ۭ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَاۗءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَاۗءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ۝ ترجمہ اور کہا سرداروں نے قوم فرعون کے کہ کیا چھوڑ دیتا ہے تو موسیٰؑ کو اور اُسکی قوم کو کہ دھوم اٹھاویں ملک میں اور موقوف کرے تجھکو اور تیرے بتوں کو کہا فرعون نے اب ہم ماریں گے اُنکے بیٹے اور جیتی رکھیں گے اُنکی عورتیں اور اُنپر ہم زور آور ہیں تب فرعون نے حکم کیا کہ بنی اسرائیل کے جتنے بیٹے ہیں سب کو مار ڈالو اور اُنکی بیٹیاں جیتی رکھو اور مرد اپنی عورت کے ساتھ سونے نہ پاوے سب کو منع کردو ہم قاہر ہیں وہ مقہور ہم جبار ہیں وہ مجبور ہم پیسے والے ہیں اور وہ مفلس ہم سے مقابلہ کیونکر کوئی کرے گا ان باتوں کو بنی اسرائیل سُنکر حضرت موسیٰؑ سے کہنے لگے اے حضرت اگر آپ نہ آتے تو اتنا عذاب ہم پر فرعون نہ کرتا اب پہلے سے زیادہ عذاب کرنے لگا ہم پر بڑی سختی پڑی ہے حضرت موسیٰؑ نے اُن سے کہا قولہ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ڐ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۭ قَالَ عَسٰي رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝ ترجمہ موسیٰؑ نے کہا اپنی قوم کو مدد مانگو اللہ سے اور ثابت رہو تحقیق زمین ہے اللہ کی وارث کرے اُس کا جس کو چاہے اپنے بندوں سے

اور آخر بھلا ہے ڈر والوں کا وے بولے ہم پر تکلیف رہی تیرے آنے سے پہلے اور جب تو ہم میں آچکا کہا موسیٰ نے نزدیک ہے کہ رب تمہارا ہلاک کرے گا تمہارے دشمن کو اور نائب کرے گا تم کو ملک میں پھر دیکھتے ہیں تم کیسا کرتے ہو پس موسیٰؑ ہر سال فرعون کو اور اُنکی قوم کو ایک ایک نشانی دکھاتے گئے خدا کے عذاب سے ڈراتے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيَاتٍۭ بَيِّنَاتٍ ترجمہ اور دین ہم نے موسیٰؑ کو نو نشانیاں صاف جب عذاب سے اُن کافروں کو ڈراتے تب وہ کہتے اے موسیٰؑ اگر اس عذاب سے ہم کو تو بچالے گا تو تجھپر ایمان لاوینگے جب موسیٰؑ دعا کرتے تو عذاب اُس وقت کا ٹل جاتا پھر کافر اس سے منکر ہوتے ایمان نہ لاتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يَا مُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بَالِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ترجمہ اور جس بار پڑتا ان کافروں پر عذاب تو بولتے اے موسیٰؑ پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو جیسا سکھا رکھا ہے تجھکو تیرے رب نے اگر تو اٹھا دے ہم سے یہ عذاب بیشک تجھکو مانیں گے اور رخصت کرینگے تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو پھر جب اٹھا لیا ہم نے ان سے عذاب ایک وعدے تک کہ اُن کو پہونچنا تھا تبھی منکر ہو جاتے ہرگز ایمان نہ لاتے عہد شکنی کرتے اور نشانیاں ہم بڑی بڑی دکھلاتے ایک سے ایک چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا وَاَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ وَقَالُوْا يَآ اَيُّهَ السَّاحِرُ الخ ترجمہ جو دکھاتے گئے ہم اُنکو نشانی سو دوسرے سے بڑی اور پکڑا ہم نے اُنکو عذاب میں شاید وے باز آویں شرک سے اور کہتے لگے موسیٰؑ کو اے جادوگر پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو جیسا سکھا رکھا ہے تجھکو تیرے رب نے ہم مقرر راہ پر آوینگے پھر جب اٹھائی ہم نے ان پر سے تکلیف تبھی وہ وعدے کو توڑ ڈالتے اسی طرح نو دفعہ نو نشانیاں حضرت موسیٰؑ ان پر لائے اور اُنکو ڈراتے گئے پہلی نشانی قحط نازل کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ترجمہ اور ہم نے پکڑا فرعون والوں کو قحطوں میں اور میووں کے نقصان میں شاید وے نصیحت پکڑیں پس غضب آہی سے تین برس مصر میں قحط رہا اسکے اندر زراعت اور میوے کچھ پیدا نہیں ہوئے مار بھوک پیاس کے لوگوں فرعون کے پاس گریہ وزاری کی تب اس ملعون نے ستر ہزار عہدا افسر اپنا کے لوگوں کو کھانا کھلایا آخر ناچار ہو کر طعام داری موقوف کی پھر لوگ اس سے بے اعتقاد ہو کر کہنے لگے اے فرعون یہ جو ہم پر قحط ہے یہ موسیٰؑ کی بددعا سے ہے فرعون نے ان سے کہا کہ تم موسیٰؑ سے یہ بات جا کے کہو اے موسیٰؑ یہ عذاب قحط خدا ہم پر سے اٹھالے تب تم پر ایمان لاوینگے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ترجمہ پس جب پہونچی اُنکو بھلائی لگے کہنے یہ

ہے ہمارے واسطے اور اگر پہونچی اُنکو بُرائی تو شومی بتاتے موسیٰؑ کی اور اُنکے ساتھ والوں کی آخر قوم فرعون موسیٰؑ کے
پاس جاکے مکر و فریب سے رو رو کے کہنے لگی اے موسیٰؑ اپنے خدا سے کہو یہ قحط ہم پر سے دُور کرے تب ہم ایمان
لاویں گے پھر حضرت نے دُعا کی قحط جاتا رہا اور پانی برسا ایسا کہ تین سو کوس تک زمین مصر میں پانی برسا سب چیزیں
تازگی آگئی ۔ زراعت بہت ہوئی قحط جاتا رہا تو بھی وے مردُود ایمان نہ لائے اور کہنے لگے اے موسیٰ جو کچھ لاوے گا
تو ہمارے پاس نشانی کہ ہم کو تو اس سے جادو کرے سو ہم تجھکو نہیں مانیں گے پھر حضرت موسیٰؑ نے دُعا کی کہ یہ بلائیں
ان پر نازل ہوئیں قولہ تعالیٰ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ
مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ترجمہ پھر ہم نے بھیجا اُن پر طوفان مینہ کا اور ٹڈی اور چچڑی یعنی جوئیں اور
مینڈک اور لہو کتنی نشانیاں جُدی جُدی پھر تکبر کرتے رہے اور تھے وے لوگ گنہگار تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت
موسیٰؑ کو چالیس برس فرعون سے مقابلہ رہا اس بات پر کہ بنی اسرائیل کو اپنے وطن جانے دے اُسنے نہ مانا تب موسیٰؑ
نے دُعا کی یہ بلائیں اس پر پڑیں دریائے نیل چڑھ گیا کھیت اور باغ اور گھر بہت تلف ہوئے ٹڈیاں سبزی کھا گئیں
اور آدمیوں کے بدن میں اور کپڑوں میں چچڑیاں پڑ گئیں اسی طرح ہر چیز میں مینڈک پھیل گئے اور لہو بن گیا آخر ہرگز
ان کافروں نے موسیٰ کو نہ مانا پہلے عذاب طوفان اُن پر نازل ہوا لوگوں نے کہا اے موسیٰؑ اس بلا سے ہم کو نجات دے
تب تجھپر ایمان لاویں گے پھر حضرت نے دعا کی طوفان جاتا رہا سبزی اور زراعت بہت پیدا ہوئی بعد اسکے حضرت نے
کہا اب ایمان لاؤ اپنا وعدہ پورا کرو انہوں نے کہا کہ اب ہم تم کو نہیں مانتے کیونکہ یہ زراعت اور پانی ہر سال ہمارا
بُت ہم کو دیتا ہے یہ تمہاری دعا سے نہیں پھر حضرت موسیٰؑ نے دُعا کی ٹڈیاں بہت آئیں تمام زراعت کھا گئیں
پھر کافروں نے کہا اے موسیٰؑ یہ بلائیں یہ عذاب ٹڈی کا موقوف کرو ہم تیرے خدا پر ایمان لاوینگے پھر حضرت نے
دُعا کی خدا کے حکم سے باد نے تمام ٹڈیوں کو دریا میں لے جا کر ڈالدیا پھر کافروں نے کہا اے موسیٰؑ یہ بلا تمہاری
شومی سے تھی ہم تم پر یقین نہیں لاتے بعد اسکے پھر حضرت نے دُعا کی چچڑیاں لوگوں کے بدن اور کپڑوں میں پیدا
ہوئیں یہانتک کہ کاٹ کاٹ کے کھانے لگیں پھر ناچار ہوکر حضرت موسیٰؑ کے پاس آئے کہنے لگے اے موسیٰؑ پھر
ہمارے حال پر تم دعا کرو کہ اس بلا سے ہم نجات پاویں تو تم پر ایمان لاویں گے پھر حضرت نے پھر دُعا کی یہ بلائیں
جاتی رہیں پھر ان کافروں نے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ اے موسیٰؑ یہ سارا کھیل تیرے جادُو کا ہے ہم تجھکو ہرگز نہ
مانیں گے تو بڑا جادوگر ہے قولہ تعالیٰ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ
ترجمہ اور کہنے لگے کافر اے موسیٰؑ جو تُو لاوے گا ہم پاس نشانی کہ تُو ہم کو اس سے جادُو کرے سو ہم تجھکو نہ مانیں گے
پھر حضرت نے دُعا کی مینڈک بیشمار پیدا ہوئے کہ کوئی جگہ ان کافروں کے چلنے پھرنے اُٹھنے بیٹھنے کی خالی نہ رہی

تمام مینڈک سے بھری تھی سب پلید اس عذاب سے عاجز رہے اور اگر ایک مینڈک مارتے تو بجائے اُسکے ہزار
پیدا ہوتے فرعون کے پاس لوگوں نے جاکر کہا ہم اُسکے عذاب سے نہیں ٹھہر سکتے ہم موسیٰؑ سے عاجز ہے کہ ہر ہفتہ
میں ایک ایک بلائیں ہمکو ڈالتا ہے فرعون بولا ڈرو مت یہ اُسکے جادو کا کھیل ہے تم اُسکے پاس جاکر کہو اے
موسیٰؑ جب ہم تم کو مانیں گے کہ اب کی دفعہ ہم کو اس بُلا سے نجات دے تب اُنہوں نے جاکے حضرت سے التجا
کی حضرت نے دُعا کی خدا کے حکم سے مینڈک موقوف ہوئے بعد اسکے حضرت نے اُنسے کہا کہ اب تم ایمان لاؤ خدا
پر آخر منکروں نے نہ مانا جہنم کی راہ لی پھر حضرت موسیٰ نے خدا کی درگاہ میں مناجات کی تب تمام پانی جو اُن
مردودوں کے پینے کا دریا ندی نالے لہو بن گیا جب بنی اسرائیل اُسے پیتے تو پانی ہوتا اور اگر فرعون کی قوم پیتی
تو خون بن جاتا پھر وے عاجز ہو کے فرعون سے کہنے لگے اے خداوند جان و مال ہمارے پینے کا پانی دریا
ندی نالے کا سب لہو بن گیا اب ہم پانی بغیر مرتے ہیں فرعون نے کہا یہ سب سحر سازی موسیٰؑ کی ہے پھر تم اُس سے
جاکے کہو اے موسیٰؑ اب کی دفعہ ہم کو اس بُلا سے نجات دے تب تیرا دین قبول کرینگے پھر موسیٰؑ نے دعا کی خدا کے حکم
سے وہ ندی نالے کا خون پانی ہوگیا اور اسی طرح سے حضرت موسیٰؑ کی بد دعا سے ہر ہر بلا جب اُن کافروں پر
نازل ہوتی تھی تب وے حضرت موسیٰؑ کے پاس جا جا کے تضرع و زاری کرتے اور عذر و حیلہ کر کے ایمان لانے
کا وعدہ دے کے اپنے سر سے بُلا دُور کروالیتے پھر منکر ہوجاتے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ
الرِّجْزُ قَالُوا يَا مُوسَى ادْعُ لَنَا ترجمہ اور جس بار پڑتا اُن کافروں پر عذاب تو بولتے اے موسیٰؑ پکار ہمارے واسطے
اپنے رب کو جیسا سکھا رکھا ہے تجھکو تیرے رب نے اگر تو نے اٹھا لئے ہم سے یہ عذاب بیشک تجھکو مانیں گے اور
رخصت کرینگے تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو خدا فرماتا ہے پھر جب اٹھا لیا ہم نے اُن سے عذاب ایک وعدے تک
کہ اُنکو پہونچنا تھا تبھی منکر ہوجاتے ہرگز ایمان نہ لاتے موسیٰؑ اور ہارونؑ نے اُنکو یہ دُعا کی اے رب تو نے دی ہے
فرعون اور اسکے سرداروں کو زینت مال دُنیا کی رونق زندگی میں اے رب بہکاتے ہیں تیری راہ سے لوگوں کو
سب مال و دولت ان کا تو مٹا دے وہ یہ ہے قولہ تعالیٰ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَى قُلُوبِهِمْ
فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّى يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ترجمہ موسیٰؑ نے کہا اے رب مٹا دے اُنکے مال اور سخت کر اُن کے دلوں کو کہ
نہ ایمان لاویں جب تک کہ دیکھیں دُکھ کی مار پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا قَدْ أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيمَا وَلَا
تَتَّبِعَانِّ سَبِيلَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ترجمہ فرمایا اللہ نے قبول ہوچکی ہے دعا تمہاری اے موسیٰؑ سو تم دونوں
ثابت رہو اور مت چلو راہ اُنکی جو انجان ہے پس خدا کے حکم سے فرعون اور اسکی قوم کا مال و متاع درم و دینار
اور میوے سب پتھر ہوگئے یہاں تک کہ مرغیاں انڈے دیتیں زمین پر گرتے ہی سنگ ہوجاتے پھر حضرت موسیٰؑ

کے پاس جا کے التجا کی اے موسیٰ یہ جو ہماری چیزیں نثر ہوئی ہیں اگر تیری دعا سے اچھی ہو جائیں تو ہم تیرا دین قبول کریں گے تب حضرت نے دعا کی سب چیزیں جیسی اوّل تھیں ویسی ہو گئیں پھر سب لوگ موسیٰ کی نبوت کے منکر ہوئے اور جادوگر ٹھہرایا باوجود اُن نو علامات کے اوّل عصا دوسرا ید بیضا تیسرا طوفان چوتھا قحط پانچواں ٹڈی چھٹی جوئیں ساتواں مینڈک اور آٹھواں لہو نواں طمث پھر بھی کفار حضرت موسیٰ پر ایمان نہ لائے آخر وحی نازل ہوئی اے موسیٰ بنی اسرائیل کو لے کر رات کو مصر سے نکل کر لب دریا جا رہو ایسا کہ اہل مصر کو تمہارے جانے کی خبر نہو تم کو دریا کے پار کر دوں گا فرعون کو اور اوس کی قوم کو دریا میں ڈبا ماروں گا تب تم اور تمہاری قوم اوس کے شر سے رہائی پاؤ گے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ہ ترجمہ اور حکم بھیجا ہم نے موسیٰ کو کہ رات کو لے نکل میرے بندوں کو البتہ تمہارے پیچھے نکلیں گے فرعون مع لشکر کے اور ہم اُن کو غرق کریں گے اور تم پار اتر جاؤ گے۔

بیان موسےٰ علیہ السلام کا بارشاد جناب باری کے بنی اسرائیل کو رات کو لے کر مصر سے نکل جانے کا اور فرعون کے اپنی قوم سمیت دریا میں غرق ہونے کا

بحسب حکم الٰہی دوسرے دن قوم بنی اسرائیل نے فرعون کے پاس جا کے جو جو لوازمات سونے اور چاندی کپڑے اور زیورات وغیرہ سامان چاہیئے تھا عاریت مانگا فرعون نے خوش ہو کر اون کو حکم کیا کہ جو کچھ تم کو درکار ہو سو ہماری سرکار سے بے تکلف جواہرات کا گنج کھول کے لے لو تب بنی اسرائیل نے فرعون کے حکم پانے سے خزانہ خانے میں جا کے سونا و چاندی لعل و جواہر و زیور جو کچھ اون کو مطلوب و مقصود تھا لے لیا ہامان اور قبطیون کے گھر سے بھی کچھ لیا اور قبطیون نے ان کے دینے میں تردد نہ کیا کیونکہ ہر سال بنی اسرائیل ان سب سے زیورات عاریت مانگ کے نماز پڑھنے کے لئے عید کے دن میدان کی طرف نکل جاتے تھے اس لئے آج بھی چاندی سونے کے اسباب دینے میں اون پر کچھ گمان ذرا سا نہ کیا بے تکلف دیدیا کہتے ہیں کہ شمار میں بنی اسرائیل چھ لاکھ مرد عاقل اور بالغ سوائے عورت اور لڑکے کے تھے سب کمر باندھ کے شب کو مصر سے نکل جانے کو تیار ہوئے خدا کی مرضی سے ایسا ہوا کہ اُسی دن شہر میں وبا پڑی کہ ہر قبطی کے گھر میں ایک بڑا بیٹا مر گیا وے اپنے غم میں رونے لگے جب رات ہوئی موسیٰ مع لشکر مصر سے نکل گئے اور ہارون کو مقدم لشکر کرکے قوم بنی اسرائیل کو فوج فوج سبط سبط پیچھے سے روانہ کیا اور آپ بھی چلے دریائے نیل کے کنارے ایک میدان میں

جاری ہے تاریخ نوین شب روز یکشنبہ محرم الحرام کی تھی جب سحر ہوئی فرعون کو خبر ہوئی کہ موسےٰ اور تمام بنی اسرائیل مل کر تمھارا مال و متاع سونا چاندی وغیرہ لے کر شب گذشتہ کو مصر سے نکل کر بھاگ گئے فرعون بولا تم جاؤ اور ان کا پیچھا کرو پکڑ کے سب کو لا کر مار ڈالو اتنا مال و اسباب تمھارا اور ہمارا دغا سے لے بھاگے اور شہر اور بندرون کے سپہ سالار کو خبر بھیجی اور نقارہ کوس رحلت کا مارا ایسا کہ اس کی آواز بارہ کوس تک جاتی تھی یہ سن کر تمام سپاہ و لشکر چارون طرف سے شام کے وقت دوشنبہ کے روز فرعون کے در پر آ حاضر ہوئے ستّو امیر سردار لشکر فوج کے تھے اور ایک ایک سردار کے ساتھ سات سات سو مرد جنگی رہتے اور فرعون نے اپنے ہمراہ سات لاکھ غلام سیاہ پوش لے کے آپ بھی سیاہ لباس پہنکر گھوڑے پر سوار ہو کر ہامان وزیر کو مقدم لشکر کر کے حضرت موسیٰؑ کا پیچھا کیا آخر بنی اسرائیل سے دریا کے کنارے جا ملے وہ سب تین شبانہ روز دریا کے کنارے رہے فرعون کی فوج کی حشمت اور دبدبہ دیکھ کے خوف سے کہنے لگے شاید فرعون ہم کو پکڑ لے گا اتنے لشکر سے ہم مقابلہ نہیں کر سکیں گے فوج اس کی بہت ہے حضرت موسےٰ نے کہا قولہ تعالےٰ فَلَمَّا تَرَاءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰی اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۝ تا آخر آیت ترجمہ پس جب مقابل ہوئیں دونون فوجین کہنے لگے موسیٰؑ کے لوگ ہم تو پکڑے گئے کہا موسےٰ نے کوئی نہیں میرے ساتھ ہے میرا رب اب مجکو راہ بتاوے گا بچا لے گا فرعون سے ہم کو کچھ ڈر نہیں اُس وقت جبرئیل نازل ہوئے کہا اے موسیٰ اپنا عصا مار دریا پر قولہ تعالیٰ فَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰی مُوْسٰۤی اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ الیٰ آخرہٖ ترجمہ پس حکم بھیجا ہم نے موسیٰ کو کہ مار عصا سے دریا کو جب مارا پس پھٹ گیا تو ہو گئی ہر پھانک جیسا بڑا پہاڑ اور نزدیک کر دیا ہم نے اُس جگہ دوسرون کو اور بچا دیا ہم نے موسیٰؑ کو اور اُن لوگون کو جو ساتھ اُس کے تھے سب کو اور ڈبا دیا ہم نے دوسرون کو یعنی فرعون اور اس کے لشکر کو تفسیر میں لکھا ہے کہ جب موسیٰ نے دریا میں عصا مارا پانی پھٹ کر بارہ گلیان ہو گیئں اور بیچ میں پانی کے پہاڑ کھڑے رہ گئے تب بارہ قبیلے بنی اسرائیل کے اُس میں اتر کر پار ہو گئے اور قوم فرعونیہ ڈوب کر مر گئی۔ اور دوسری روایت ہے کہ جب حضرت موسےٰ نے عصا مارا دریا خشک ہو گیا اور بارہ رستے بن گئے بنی اسرائیل بارہ قوم تھے بارہ راہ سے نکل گئے اور فرعون ملعون نے دریا کے کنارے جا کے دیکھا کہ بارہ رستے دریا میں ہو گئے تب دل میں سوچا شاید یہ موسےٰ کے جادو سے ہے یا معجزۂ پیغمبری سے اگر میرا لشکر دیکھے گا تو شاید ان پر ایمان لاوے گا تو بڑی ندامت ہوگی تب حیلہ سازی سے اپنے لشکر کو کہا کہ اب ہم کو خوب یقین ہوا کہ موسیٰؑ بڑا جادوگر ہے دیکھو تو جادو سے دریا کا پانی سُکھا دیا اور بارہ رستے اس

میں بنا لئے تاکہ لوگ دیکھ کے اُس کے خدا پر ایمان لاوین اور اُس کی نبوّت کے قائل ہوویں اور دل میں
یہ بھی کہتا تھا کہ میری فوج کو دریا میں اُن کے پیچھے جانے سے ڈوبا مارے گا کیونکہ دو طرفہ مثال پہاڑ کے
دیوار سا معلق کھڑا ہے یہی دل میں پس و پیش کرتا تھا کہ دریا میں گھوڑا ڈالوں یا نہیں اتنے میں فوراً جبرئیل
ایک اسپ مادہ پر سوار ہو کر فرعون کے گھوڑے کے سامنے آکھڑے ہوئے اور وہ مردود اسپ نر پر سوار تھا
جبرئیل نے جلدی سے اپنی گھوڑی اُس کے سامنے دریا میں ڈالا فوراً فرعون کا گھوڑا بھی وہ اسپ مادہ جبرئیل
کی دیکھ کر اُس کے پیچھے کو دپڑا ہرچند فرعون نے چاہا کہ اپنے گھوڑے کی باگ تھامے مگر روک نہ سکا اور
فرشتے سواروں نے آکر لشکر کے گھوڑوں کو چابک مار کر بیچ دریا کے ڈالدیا جب لشکر فرعون بیچ دریا کے آچکا
اُسی وقت موسےٰ نے چاہا کہ دریا میں عصا مار کر اُن کی راہ بند کردین ندا آئی اے موسےٰ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ
رَهْوًا ۭ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ترجمہ اے موسےٰ چھوڑ دے دریا کو خشک تحقیق وے لشکر ڈوبنے والے ہیں
تب وہ پانی جو دیوار سا ہوا پر معلق تھا سو دونوں طرف سے آکے اس کو ڈوبا مارا مروی ہے کہ فرعون ڈوبتے وقت
کہتا تھا میں ایمان لایا بنی اسرائیل کے خدا پر اور اس کے رسول پر چنانچہ حق تعالےٰ فرماتا ہے وَجَاوَزْنَا
بِبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْبَحْرَ الخ ترجمہ اور پار کیا ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پھر پیچھے پڑا اُن کے فرعون
اور اُس کا لشکر شرارت سے اور زیادتی سے جب تک کہ پہونچا اُس پر ڈباؤ کہا فرعون نے کہ ایمان لایا مین
کہ کوئی معبود نہیں مگر جس پر ایمان لائے بنی اسرائیل اور مین بھی فرمان برداروں سے ہوں خدا کے فرمانے
سے جبرئیل نے اس کو کہا قولہ تعالےٰ آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ترجمہ کیا اَب
ایمان لاتا ہے اور تحقیق تو نافرمانی کرچکا پہلے اس سے اور تھا تو مفسدوں سے فائدہ جبرئیل نے کہا اسکو
اے فرعون تو ساری عمر اللہ کا مخالف رہا اب عذاب دیکھ کر یقین لایا اس وقت کا یقین لانا کیا معتبر ایک مشت
خاک اس کے منہ میں ڈال دی پس وہ بدبخت اپنے لشکر سمیت دریائے نیل میں ڈوب کر مرا فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ
بِبَدَنِكَ الخ ترجمہ سو آج بچا دیں گے ہم تجکو تیرے بدن سے تو ہووے پچھلوں کو تیری نشانی اور البتہ بہت لوگ
ہماری قدرتوں پر دھیان نہیں کرتے فائدہ وہ بیوقوف جیسا بیفائدہ ایمان لایا ویسا ہی اللہ نے مرنے کے
پیچھے اس کا بدن دریا سے نکال کر ٹیلے پر ڈالدیا کہ بنی اسرائیل دیکھ کر شکر کرین اور عبرت پکڑین بدن بچنے سے
اس کو کیا فائدہ پس موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ فرعون اپنے لشکر سمیت خدا کے حکم سے دریا میں غرق ہوا
یہ سن کے بنی اسرائیل نے کہا اے حضرت جبتک ہم اُس کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھیں گے تب تک اُس
کے ڈوبنے پر ہم کو یقین نہ ہوگا تب موسےٰ نے خدا کی درگاہ میں دُعا مانگی تب موج دریا نے ان سب کی لاش

کو جہاں بنی اسرائیل تھے پہاڑون پر پھینکدیا ہڈیاں اُن کی درہم برہم شکست ہو گئی تھیں اس عذاب میں غالب
کے اندر رمق جان تھی بنی اسرائیل دیکھتے تھے چنانچہ حق تعالےٰ فرماتا ہے وَاَغْرَقْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ
ترجمہ اور ڈبا دیا ہم نے فرعون کے لوگوں کو اور تم دیکھتے تھے ایک شخص نے بنی اسرائیل کی قوم سے آرزو کی اللہ
مجکو فرعون سے ملاد یوے تو اُس کی داڑھی سے اپنے گھوڑے کی باگ بناؤنگا مرضی الٰہی سے اُس نے اُسی دن
فرعون کو بارِیش سُرخ دریا کے کنارے مردہ پایا اور اسکی ڈاڑھی سے گھوڑے کی باگ بنائی اور اُس کے
وزیر ہامان بے ایمان کو بہت ڈھونڈھا پر نہ ملا تب وحی نازل ہوئی اے موسیٰ مصر میں جاؤ ہامان کو مصر میں پاؤ گے
اُس کو دوسرے عذاب میں کرونگا تب موسیٰؑ و ہارونؑ اپنی قوم کو لے کر مصر مین آئے اور فرعون کے گھرون میں
جا منزل گاہ کئے اور قوم بنی اسرائیل اپنے اپنے گھرون جا رہی مال و اسباب اُن کو بہت ہاتھ لگا چنانچہ اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے فَاَخْرَجْنَاهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۙ كَذٰلِكَ ۭ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ
اِسْرَاۗءِيْلَ ۝ ترجمہ پس نکالا ہم نے فرعون کو اور اُس کی قوم کو باغون سے اور چشمون سے
اور گنجون سے اور مکانون پاکیزہ سے اسی طرح سے کیا اور وارث کر دیا ہم نے اُن کا بنی اسرائیل کو مفسرون
نے لکھا ہے کہ فرعون کے گھر کو اللہ نے مقام کریم فرمایا اسواسطے کہ شہر مہانسرا اس نے تکلف سے بنائے تھے بنی
اسرائیل کو اللہ نے ان ہی مکانوں کا وارث کیا اور ہامان جو وزیر فرعون کا تھا اندھا ہو کر دربدر ٹکڑا نان کا گدائی
سے کھاتا پھرتا تھا موسیٰ نے اسکو دیکھ کر جناب باری میں مناجات کی الٰہی تو نے فرمایا تھا کہ ہامان کو فرعون کے ساتھ
ڈبا مارونگا اب تک وہ تو زندہ ہے ندا آئی اے موسیٰ اُسکو مین نے خلق مین محتاج کیا اور دربدر مانگتے پھرتا ہے ہر روز
اس کی گویا نئی موت ہے بلکہ ہزار دفعہ اس سے مرنا بہتر ہے یہ سن کر موسیٰ شکر خدا کا بجا لائے جب ملک مصر تمام اُن
کے ہاتھ مین آیا اور کافر سب نیست و نابود ہو گئے تب خاطر جمع ہو کر اپنی عورت صفورا کے پاس کہ جس میدان میں اُن
کو رکھ گئے تھے جا کے دیکھتے ہیں کہ دو لڑکے اُن کے بطن سے تو اماں پیدا ہوئے اور بھیڑ بکری مال و اسباب سلامت پائے بلکہ بکریاں
اور دونی ہو گئیں وہاں سے سب کو لے کر اپنی والدہ کے پاس مصر میں تشریف لائے اور یہاں مقیم اور منتظر ایفائے وعدہ حق تعالےٰ
کے تھے کہ طور پر جا کر مناجات کریں اللہ نے اُن کو بلایا طور پر مناجات کیواسطے کہ وعدہ اللہ کا پورا ہوا فرعون کے باب مین

بیان موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر جانے کا اور بعد اُس کے اُن کی قوم کے گوسالہ پوجنے کی کیفیت

موسیٰ علیہ الصلواۃ والسلام طور پر جا کے مناجات کرنے لگے خدا کے حکم سے فرشتون نے بہشت سے کرسی لاکر

موسیٰؑ کے بیٹھنے کو دی اور کہا اے موسیٰؑ نعلین اپنے پاؤں سے اتار کر کرسی پر بیٹھ کے مناجات کر کیونکہ یہ
جگہ برکت کی اور مقدس ہے اور قدم تیرا اس پر گرے گا تب موسیٰ نے بارشاد جناب باری نعلین اپنے
پاؤں سے اتار کر کرسی پر بیٹھ کے مناجات کی بعد اُس کے حکم الٰہی ہوا اے موسیٰ تیس رات دن روزہ رکھ
کہ میں تجھ پر کتاب توریت نازل کروں گا کہ جس میں خلائق راہ پاویں میری طرف اور شریعت سیکھیں چنانچہ
حق تعالےٰ فرماتا ہے وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَۃً ترجمہ اور وعدہ دیا ہم نے موسےٰ کو تیس رات کا تب
حضرت موسیٰ نے تیس رات دن کا روزہ رکھا متواتر تب اپنی قوم سے کہا کہ خدائے تعالےٰ مجھ پر کتاب توریت
نازل کرے گا تاکہ تم کو شریعت سکھاؤں اور تم ہدایت پاؤ گے وے بولے اے موسیٰ ہم جب تک اپنی آنکھوں
سے نہ دیکھیں گے تب تک ہم کو یقین نہ ہوگا تب حضرت موسیٰ نے اُن سے کہا کہ چلو تم چند آدمی پیر و عالم و سردار
قوم میرے ساتھ کوہ طور پر کتاب دکھاؤں گا تب اُنہتر آدمی عالم و صالح ساتھ لئے اور ایک آدمی یوشع
بن نون دبریہ ریش سفید تھے اُن کو لے کر ستر آدمی پورے کئے اور کہا کہ تم سب باطہارت لباس پاکیزہ پہن
کر میرے ساتھ چلو چنانچہ حق تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَاخْتَارَ مُوْسٰی قَوْمَہٗ سَبْعِیْنَ رَجُلًا لِّمِیْقَاتِنَا ترجمہ
اور چن لئے موسیٰؑ نے اپنی قوم سے ستر مرد واسطے وعدے کے ہمارے پاس پس سب کو لے کر طور پر آئے
اور ایک پتا درخت سے توڑ کر چابنے لگے اور منتظر حکم الٰہی کے رہے فوراً جناب باری سے حکم ہوا اے موسیٰؑ
میں نے تجکو روزہ رکھنے کو کہا تھا کس واسطے تو نے روزہ توڑا حضرت موسے نے کہا خداوندا تجھ کو خوب معلوم
ہے کہ میں نے تیس روزے رکھے مگر بوئے دہن سے ڈرا مبادا میرے منہ سے بو نکلے اسواسطے پتا چبایا اور مسواک
کی حکم ہوا اے موسیٰ میری خدائی کی قسم ہے روزہ دار کی منہ کی بو مجکو خوش آتی ہے زیادہ مشک و عنبر سے کیوں بے
اجازت میری تو نے افطار کیا اس لئے اس کے بدل اور دس رات روزہ رکھ پس حضرت موسیٰؑ نے ذی الحجہ
کی شب غرہ سے روزہ رکھا محرم کی دسویں تاریخ تک چالیس روزے پورے کئے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا وَاَتْمَمْنٰھَا
بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّہٖٓ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً ۚ ترجمہ اور پورا کیا اُسکو موسیٰؑ نے اور دس روزے سے تب
پوری ہوئی بات اس کے رب کی چالیس رات کیونکہ حق تعالےٰ نے حضرت موسیٰؑ کو اُن ستر آدمی کے سامنے
جو طور پر گئے تھے فرمایا اے موسیٰؑ اور دس روزے رکھ تب توریت دونگا اس بات کو سن کے وہ یقین نہ
لائے اور حضرت موسیٰؑ سے کہا قولہ تعالیٰ وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نُّؤْمِنَ لَکَ حَتّٰی نَرَی اللّٰہَ جَہْرَۃً ترجمہ
اور جب کہا تم نے اے موسےٰ نہ ایمان لاویں گے ہم تم پر یہاں تک کہ دیکھیں ہم اللہ کو ظاہر سامنے موسیٰ نے
اُن سے کہا کہ تم سخن خالق اور مخلوق کی تمیز نہ کرسکو گے میرے ساتھ کیونکہ مخلوق کی بات بغیر کان کے دوسرے اعضا

سے نہیں سنی جاتی ہے اور خالق کی بات تو صرف دل کے کان پر موقوف ہے بلکہ ایسا ہے۔ ع۔ معانی در معانی راز بار راز ٭ ہر چند کہ موسےٰ نے کہا انھوں نے نہ مانا ناگاہ اللہ کی طرف سے ایک آتش اُن پر آگری وہ ہفتاد تن جل کے مر گئے چنانچہ حق سبحانہٗ تعالےٰ نے فرمایا فَاَخَذَتْكُمُ الصَّاعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ٥ ترجمہ پھر لیا تم کو بجلی نے اور تم دیکھتے تھے بعد اس کے موسیٰ تاسف کرنے لگے الٰہی قوم بنی اسرائیل کو میں کیا جواب دونگا وہ سب کیا کہیں گے مجکو تب حضرت کی دعا سے اللہ نے اُنکو زندہ کیا چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ثُمَّ بَعَثْنَاكُمْ مِّنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ٥ ترجمہ پھر جلایا ہم نے تم کو پیچھے مرنے کے تمھارے تاکہ تم شکر کرو بعد اسکے موسےٰ ان سب کو لیکر مصر میں آئے اور دس روزے رکھ کے پھر اُن کو لیکر طور کی طرف گئے اور اُن کو کہا کہ میں آگے جاتا ہوں طور پر تم میرے پیچھے آئیو یہ کہہ کر جب موسیٰ علیہ السّلام طور پر گئے خطاب آیا قولہ تعالےٰ وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يَا مُوْسٰى ٥ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ٥ ترجمہ کیوں جلدی کی تو نے اپنی قوم سے اے موسیٰؑ بولا وے میرے پیچھے ہیں اور میں جلدی آیا تیری طرف اے رب میرے کہ تو راضی ہو مفسرون نے لکھا ہے کہ موسےٰؑ نے اسوقت طور پر بلا واسطہ سُنکر کلمہ جناب باری سے سن کر نہایت عشق کے شوق و ذوق میں بے اختیار کہا قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ٥ ترجمہ کہا موسیٰؑ نے اے رب تو مجکو دکھا کہ میں تجکو دیکھوں یہ سن کے فرشتے آسمان کے سب کہنے لگے اے پسر عمران کلام الٰہی تو نے سنا اور طمع رویت بیچون اور بے چگون کی رکھتا ہے پھر آواز آئی اے موسےٰؑ زمین کی طرف دیکھ جب دیکھا تحت الثریٰ میں جتنی مخلوقات تھی نظر آئی کہا خدایا یہ سب تیری مخلوقات ہے مجھے دیدار اپنا دکھلا پھر آواز آئی اے موسیٰ آسمان کی طرف دیکھ جب دیکھا عرش تک نظر آیا پھر عرض کی خداوندا ساکنان آسمان تیرے آفریدہ ہیں مجکو دیدار اپنا دکھلا اتنے میں ستر ہزار فرشتے مہیب شکل آسمان سے نازل ہوکر گرد بگرد حضرت موسیٰؑ کے پھر کر کہنے لگے يَا ابْنَ النِّسَآءِ الْحَيْضِ اَتَطْمَعُ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّ الْعِزَّةِ ۔ ترجمہ اے بیٹے عورت حیض والی کے کیا جلیل و جبار کو دیکھنا چاہتا ہے تب یہ آواز سن کر موسیٰ مارے ڈر کے بیٹھ گئے پھر بعد ایک لحظہ کے امواج عشق نے جوش مارا ذوق شوق سے پکارا۔ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ترجمہ بولا اے رب تو مجکو دکھلائیں تجکو دیکھوں پھر ستر ہزار فرشتے بصورت گرگ اور شیر کے نازل ہوکر ایک آواز مہیب سے حضرت موسیٰؑ کو پکارے جس طرح اوّل فرشتے پکارے تھے يَا ابْنَ النِّسَآءِ الْحَيْضِ اَتَطْمَعُ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّ الْعِزَّةِ ۔ کہتے ہیں کہ سات دفعہ حضرت موسیٰ نے پکارا یا رَبِّ اَرِنِيْ اور فرشتے آسمان کے اُن کو یہی کہتے تھے يَا ابْنَ النِّسَآءِ الْحَيْضِ اَتَطْمَعُ تا آخر پھر ستر ہزار شخص

پشمینہ پوش اپنی صورت میں دیکھے عصا ہاتھ میں اور پکارتے ہوئے یَا رَبِّ اَرِنِیۡۤ اَنۡظُرۡ اِلَیۡكَ یہ سن کر موسیٰ متعجب ہوئے کہ ہر شخص خواہندہ دیدار حق تعالیٰ کا ہوا تب موسیٰ نے عرض کی کہ الٰہی اُن کے سوا میرے مانند اور بھی کوئی دوسرا ہے خطاب آیا اے موسیٰ میری قربت کے سبب تو نے بزرگی پائی اپنے تئیں جانتا ہے کہ تیرا سا کوئی نہیں بلکہ یوں جان کہ ایک پل میں تجھ سے صدہا پیدا کرسکتا ہون اس بات کو سن کے پھر ذوق و شوق سے جناب باری میں عرض کی قَالَ رَبِّ اَرِنِیۡۤ اَنۡظُرۡ اِلَیۡكَ ترجمہ بولا اے رب تو مجکو دکھلا میں تجکو دیکھون تب جناب باری نے فرمایا قَالَ لَنۡ تَرٰىنِیۡ وَلٰـكِنِ انۡظُرۡ اِلَى الۡجَـبَلِ فَاِنِ اسۡتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوۡفَ تَرٰىنِیۡ ؕ ترجمہ کہا تو مجکو ہرگز نہ دیکھ سکیگا دنیا میں لیکن نظر کر طرف پہاڑ کے پس اگر قایم رہے وہ اپنی جگہ پر پس البتہ دیکھ سکے گا تو مجکو دنیا میں پس جب اللہ تعالیٰ نے ذرا سی تجلی دکھائی پہاڑ پر موسیٰ گر پڑے بیہوش ہو کر جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلۡجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوۡسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبۡحٰنَكَ تُبۡتُ اِلَيۡكَ وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ترجمہ پس تجلی کی اس کے پروردگار نے پہاڑ کی طرف کیا اسکو ریزہ ریزہ اور گر پڑا موسیٰ بے ہوش ہو کر جب ہوش میں آیا کہا موسیٰ نے تیری پاک ذات ہے مین نے توبہ کی تیرے پاس اور مین سب سے پہلے یقین لایا تفسیر مین لکھا ہے کہ موسیٰ کو اللہ نے بزرگی دی تھی بے فرشتہ خدا سے کوہ طور پر کلام کیا اور اُن کو شوق ہوا کہ دیدار بھی دیکھین تب اللہ نے ذرہ تجلی کی پہاڑ کی طرف پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگیا اسکی برداشت نہوئی پھر خدا نے موسیٰ کو فرمایا قَالَ يٰمُوۡسٰٓى اِنِّى اصۡطَفَيۡتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىۡ وَبِكَلَامِىۡ ۖ فَخُذۡ مَاۤ اٰتَيۡتُكَ وَكُنۡ مِّنَ الشّٰكِرِيۡنَ ترجمہ کہا اے موسیٰ تحقیق برگزیدہ کیا مین نے تجکو لوگوں پر اپنے پیغام بھیجنے سے اور اپنے کلام کرنے سے پس پکڑ جو کچھ دیا ہم نے تجکو اور ہو شکر کرنے والون سے اُسوقت جناب باری سے جبرئیل پر حکم ہوا وہ بہشت سے لوحین زمرد کی لائے اور قدرت کے قلم کو حکم ہوا اُس پر توریت لکھے چار ہزار فرشتون نے اُن تختیون کو لے کر موسیٰ کے سامنے لا رکھا حضرت نے اُن تختیون پر دیکھا کہ ہزار سورہ اور ہر سورہ مین ہزار آیت کہ درازی اُس کی مثال سورہ بقر کے اور ہر آیت مین ہزار وعدہ ہزار وعید ہزار امر ہزار نہی لکھی ہوئی ہے اور توریت کے پہلے شروع مین عبادت کا ذکر تس پیچھے صفت علما اور حکما کی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَكَتَبۡنَا لَهٗ فِى الۡاَلۡوَاحِ مِنۡ كُلِّ شَىۡءٍ مَّوۡعِظَةً وَّتَفۡصِيۡلًا لِّـكُلِّ شَىۡءٍ ترجمہ اور لکھا ہے ہم نے واسطے اُس کے تختیوں میں ہر چیز سے نصیحت اور تفصیل ہر چیز کی پس پکڑ اُسکو ساتھ قوت کے اور حکم کر اپنی قوم کو کہ عمل کرین اس کی بہتر باتیں شتاب دلاؤن گا میں تم کو گھر فاسقون کا موسیٰ نے خوش ہو کر جناب باری میں عرض کی الٰہی مسئلہ علما حکما میری اُمت میں سے ہیں یا

نہیں حکم ہوا اے موسیٰ یہ سب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ واصحبہ وسلم کی اُمت ہیں اُن کی اُمت تمہاری اُمت سے بہتر ہے حضرت نے عرض کی اے رب اَلُوقتُ وَقْتِی وَالعطاءُ لِغَیْرِی اے رب ہمارے ہمارے وقت میں عطا کرنا غیر کو کیا مرضی حکم آیا اے موسیٰ تو میرا کلیم ہے اور وہ میرا حبیب کلیم کو حبیب سے کیا نسبت موسیٰ نے عرض کی الٰہی اُن کو میری امتوں میں داخل کر فرمایا اے موسیٰ پیغیبری تمہاری اس وقت معتبر ہو گی جب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم آخر الزمان پر ایمان لاؤ گے حضرت موسیٰ اس بات کو سن کے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم پر ایمان لائے اور کوہ طور سے اُتر آئے اور فرشتے الواح توریت لیکر اُن ستر آدمی کے بیچ آئے جو کہ نورِ تجلی سے جل مرے تھے موسیٰ نے تنگ دل ہو کر اُن کے واسطے درگاہ باری میں مناجات کی یا رب قوم میری ضعیف ہے وہ میرے ساتھ خصومت کریگی اور بولے گی کہ ہمارے سردار بزرگوں کو تم نے لے جا کر ہلاک کیا اس کا کیا جواب دونگا اغلب کہ وے میرے دین سے پھر جائیں تب موسیٰ کی دعا سے اللہ نے اُن کو زندہ کیا اور وے اُٹھ کر کے موسیٰ علیہ السلام کی چہرے کی طرف نظر نہیں کر سکتے چشم خیرہ ہو جاتی تب اپنے چہرے پر نقاب پیرہن کا رکھا وہ نقاب نور سے جل گیا پھر لوگ چہرے کی طرف نظر نہیں کر سکتے تب لکڑی کا نقاب بنا کے چہرے پر ڈالا سو وہ بھی نور سے جل گیا پھر لوہے کا نقاب بنا کے ڈالا وہ بھی جل گیا بعد اس کے جناب باری میں عرض کی الٰہی میں کس چیز کا نقاب بناؤں ندا آئی اے موسیٰ فقیروں کے خرقے سے نقاب اپنی بنا تب حضرت نے اُس سے نقاب بنا کے اپنے منہ پر ڈالی تب لوگ آگے حضرت سے بات چیت کرنے لگے بعد اس کے حضرت موسیٰ وہ ستر آدمی اور توریت لے کر چالیس دن کے بعد مصر میں تشریف لائے۔

خبر سامری اور گوسالہ پرستی قوم بنی اسرائیل کی

مروی ہے کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایک زرگر تھا نام اوس کا سامری کہتے ہیں کہ وہ موسیٰ کا بھانجا تھا جب بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰ فرعون کے قبضے سے نکالکے مصر سے لے چلے سامری اس وقت طفل تھا جب دریا کے کنارے سب اکٹھے ہوئے اس کو بہت ڈھونڈھا گنتی میں نہ پایا مصر سے آتے وقت میدان میں راہ سے دور پڑا تھا اکیلا بیٹھے کے روتا تھا جبرئیل نے اپنے بازو پر اس کو بہت دن رکھا تھا یہاں تک کہ جب ماں باپ اس کے اپنے گھر پر مصر میں آئے تب جبرئیل اس کو لے جا کے اس کے ماں باپ کے گھر کے دروازے پر بٹھا کے

چھپکے چلے گئے چونکہ سامری کو حضرت جبرئیل سے بہت محبت تھی اُن کیجانے سے چلا چلا کے رونے لگا باپ اُس
کا رونے کی آواز سن کے گھر سے نکل آیا کیا دیکھتا ہے کہ اپنا ہی بیٹا رو رہا ہے تب گود مین اٹھا کر اُسے گھر مین
لے گیا اور اُسکی مان بھی اسکو دیکھ کر بہت خوش ہوئی بعد اُس کے چند روز سامری نے زرگری سیکھی جب موسیٰؑ نے
ہارونؑ کو اپنا نائب بنا کر بنی اسرائیل مین چھوڑ گئے تھے اور ستر آدمی کو لے کر طور پر گئے بعد اوس کے سامری
نے فرصت پا کر قوم کو جمع کر کے کہا کہ آج بیس دن ہوئے موسیٰ علیہ السلام ستر آدمی پیر مرد کو لے کر کوہ طور پر گئے
اوسکے خدا نے مجکو خبر دی ہے کہ وہ سب کوہ طور پر مر گئے تم اوس کی صداقت چاہتے ہو تو اوس کے خدا کو تمہیں
دکھاؤن تم اس سے پوچھو تب حال معلوم ہوگا اُنھون نے کہا اچھا کیا مضائقہ تب سامری مردود نے مٹی
سے ایک قالب صورت گوسالہ بنا کے بطور سانچے کے اوس کو آگ مین رکھ دیا اور اوس مردود نے سونا بہت سا
لا کر اوس آگ میں سانچے پر ڈالدیا وہ پگھل کر پانی ہو کر اوس قالب کے اندر بیٹھ گیا بچھڑے کی صورت
بنگئی سامری نے اوس قالب کو آگ مین سے نکال کر ایک بچھڑا سونے کا خوبصورت اوس کے اندر سے نکال
کر پاک وصاف کر کے رکھدیا اوسی نام گوسالہ سامری ہے اور اوسی کو قوم سامری پوجتی تھی اور محققون نے
یوں لکھا ہے کہ فرعون کے دریا مین غرق ہونے کے وقت سامری اوس وقت طفل نہ تھا بلکہ جوان تھا اوسوقت
ایک شخص کو دیکھا کہ گھوڑے پر سوار ہو کر فرعون کے لشکر میں آیا جب اوس کا گھوڑا قدم اٹھاتا تھا زیر
سُم اوس کے مرتبے اور بزرگی سے تازی گھانس پیدا ہوتی تھی سامری نے معلوم کیا شاید کہ جبرئیل ہونگے جو
موسیٰ کی مدد کو آئے ہیں اوس وقت مشت خاک اون کے گھوڑے کے سُم کے نیچے سے اٹھا کے رکھ لی تھی
جب گوسالہ بنایا بنی اسرائیل کو کہا کہ آؤ تم اس خدا کو سجدہ کرو معاذ اللہ منہا تب وہ گمراہ سب سامری کے
کہنے سے گوسالہ کے پاس چلے آئے جب سامری نے اوس مشت خاک کو بچھڑے کے منھ مین ڈال دیا خدا
کی قدرت سے اوس کے منھ سے بیدھڑک گائے کی آواز نکلی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا
جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى فَنَسِيَ ؕ ترجمہ پس بنا نکالا اون کے واسطے
ایک بچھڑا ایک دھڑ جس میں چلانا گائے کا پس کہا انھوں نے اون سے یہ صاحب ہے تمہارا اور صاحب
موسیٰ کا سو وہ بھول گیا یعنے موسیٰؑ بھول کے اور جگہ میں گئے بنی اسرائیل اوس کی آواز سن کے یقین لائے
اور سجدہ کیا اور پوجنے لگے اور بعضے آدمی بارہ قوم مین سے کہ ایمان اون کا کامل تھا اُن سب سے جدا ہو کر
کوہ قاف کی طرف نکل گئے اور وہان مسجد بنا کر خدا کی عبادت مین مشغول ہوئے اور گوناگون نعمت
کے سزاوار ہوئے معارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ شب معراج مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

نے اللہ کے حکم سے ایک پہاڑ مثل ابر کے اُن کے سر پر لا رکھا موسی علیہ السلام نے ان سے کہا کہ اے قوم تمہارے سر پر خدا نے ایک عذاب کا پہاڑ نمودار کیا اوپر کی طرف دیکھو تب وے دیکھ کر ڈرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ الخ ترجمہ اور جب اوٹھایا ہم نے پہاڑ اوپر اون کے گویا کہ وہ سائبان ہے اور جانا انھون نے یہ کہ وہ گر پڑے گا اون پر کہا ہم نے لو جو کچھ دیا تم کو ساتھ قوت کے اور یاد کرو جو کچھ بیچ اس کتاب کے ہے تو کہ تم بچو پس موسیٰؑ نے اون سے کہا کہ تم خدا پر ایمان لاؤ اور کتاب توریت کو پڑھو اُس پر عمل کرو گوسالہ پرستی چھوڑو تب بعضون نے کہا قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا یعنے سُنا ہم نے اور نہ مانا جب منکرون نے یہ کہا پہاڑ قریب اون کے سر کے آیا تب وے مارے ڈر کے بیٹھ گئے پہاڑ بھی اون کے ساتھ ساتھ نیچے اوترا جب وے کھڑے ہوتے پہاڑ بھی اون کے سر پر رہتا تب مارے خوف کے سب کے سب سجدے میں آ گئے آدھا منہ اپنا مٹی میں لگا کے کن آنکھون سے چُرا چُرا کر پہاڑ کی طرف دیکھتے تھے کہ مبادا پہاڑ ہمارے سر پر آ گرے اور مر جائیں پس بعضے ایمان لائے اور بعضے کہنے لگے ایمان لائے ہم مگر دل سے نہیں آخر حق تعالیٰ نے اون کے سر پر سے پہاڑ اوٹھا لیا جو لوگ کہ توریت پر ایمان لائے تھے وہ عبادت الٰہی مین مصروف ہوئے اور جو لوگ منکر تھے گوسالہ پرستی مین رہے حضرت موسیٰؑ نے قسم کھا کر فرمایا کہ اس گوسالہ کو پارہ پارہ کر کے جلاؤنگا اور دریا میں ڈالونگا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَانْظُرْ اِلٰى اِلٰهِكَ الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَیْهِ عَاكِفًا الخ ترجمہ کہا موسیٰ نے اون لوگون سے دیکھ طرف اپنے معبود کے جو ہو گیا تھا تو اوپر اسکے معتکف ابھی جلا دیوین گے ہم اوسکو پھر اوڑا دیوین گے ہم اوسکو بیچ دریا کے اوڑا دینا عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا اُسوقت جبرئیل نے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ فلانی گھانس سے اس بچھڑے کو جلا ڈالو تب جل جاوے گا اور دوسرا قول ہے کہ پتھر سے چور کر کے ذرہ ذرہ کر کر دریا مین ڈال دو تب حضرت موسیٰؑ نے اوس بچھڑے کو پتھر سے چور کر کر دریا مین ڈال دیا یہان تک کہ اون گوسالہ پرستون نے دریا مین جا کے اوس کا پانی پی لیا مارے کفر کے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ۔ ترجمہ اور پلایا گیا دلون مین اون کے بچھڑا یعنے محبت بچھڑے کی بسبب کفر اون کے مروی ہے کہ جو کوئی اوس کا شستہ پانی دریا مین جا کر پی آیا تمام بدن اوس کا سیاہ ہوا کافر مر گیا۔ یہان تک تھا قصہ سامری اور گوسالہ پرستی کا واللہ اعلم بالصواب ✝

حکایت بادشاہ قارون کی اور بیان اوس کے ہلاک ہونے کا

موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ ان تختیون سے توریت نقل کر کے پڑھو اور عمل کرو تب اونھون نے کتاب مین اوس

کی نقل کبن حکم ہوا اے موسیٰؑ ان سے کہو اس کتاب کو بہت زینت سے رکھیں حضرت نے کہا یا رب
ہم زر نہیں رکھتے کس طرح سے توریت کو زینت کرین گے پس جبرئیل نے کہا جو گھانس میں نے تم
کو بتلا دی تھی کہ بچھڑے کو اوس سے جلا ڈالیو سو وہ گھانس اور یہ دو قسم کی گھانس ملا کے جس پر رکھوگے
ہماری قدرت سے اگر تانبے پر رکھوگے تو سونا ہوگا اور اگر پیتل پر رکھوگے تو چاندی ہوگی تب موسےٰ نے ایک
رقعہ لکھا یوشعؑ کو اور ایک قارون کو لکھا کہ فلانی گھانس مجھے لادو اور ایک رقعہ کالوت کو لکھا کہ فلانی
گھانس مجکو درکار ہے بھیج دو تب تینون نے گھانس منگوائی قارون نے یوشع سے کہا دیکھون تمھارے
رقعہ میں موسےٰ نے کیا لکھا ہے قارون چالاک تھا اُن کا رقعہ پڑھ کے پھر کالوت کے بھی رقعہ کا مضمون
دریافت کرکے اُن تینون گھانس سے کیمیا گری سیکھ لی اور وہ تینون گھانس حضرت موسیٰ کو لیجا کے دی
قارون حافظ توریت تھا وہ سب دریافت کرکے چپکے جا کے گھر مین کیمیا بناتا رہا اس سے بہت
دولت مال جمع کیا بجز خدا کے کوئی اوس کے حال سے خبردار نہ تھا خبر ہے کہ عمل قارون کا توریت
پر تھا جب دولت ہوئی مال کی محبت اور بخل سے زکوٰۃ مال اور صدقہ نہیں دیتا خدا کا حکم نہین مانتا کافر مردود ہوا
مروی ہے کہ قارون حضرت موسیٰ کا جدی چچیرا بھائی تھا بیٹا صافن کا صافن بیٹا فاہش کا فاہش بیٹا یعقوب
علیہ السلام کا تھا جب دولت دنیا بہت جمع کی مارے غرور اور تکبر کے حضرت موسیٰ سے نافرمانی کی اور خدا
کے نزدیک کافر ہوا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ قَارُوْنَ کَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰی فَبَغٰی عَلَیْهِمْ الخ ترجمہ قارون جو تھا
سو موسیٰ کی قوم سے پھر شرارت کرنے لگا اون پر اور ہم نے دیئے اوسکو خزانے اتنے کہ اوس کی کنجیون سے
تھک گئے کئی مردزور آور عبداللہ ابن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ ساٹھ مزدور زور آور مقرر تھے اوس
کی کنجیان اوٹھانے اور رکھنے پر اور دوسری روایت ہے کہ ساٹھ اونٹ کا بوجھ تھا اور رحیمہ نے روایت کی
کہ مین نے توریت مین دیکھا ہے ستّر اونٹ کا بوجھ تھا اور مترجم نے بھی توریت مین یہی دیکھا اور ہر ایک
کنجی کا وزن نیم درم سنگ تھا چنانچہ ایک ایک کنجی سے ستر ستر گنج کے در کھولتے تھے اب گن لو کتنے گنج ہوئے
قارون کے اور اس کی قوم نے اُس سے کہا قولہ تعالیٰ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ ۵ الخ
ترجمہ جب کہا قارون کو اُس کی قوم نے مت خوش ہو تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا ہے بہت خوش ہونے والوں
کو اور جو تجکو اللہ نے دیا ہے اوس سے پچھلا گھر پیدا کر اور نہ بھول اپنا حصہ دنیا سے یعنے حصے کے موافق کھا پہن
اور زیادہ مال سے آخرت کما اور احسان کر خلق پر جیسا احسان کیا اللہ نے تجھ پر اور نہ چاہ فساد بیچ زمین کے تحقیق
اللہ نہیں دوست رکھتا ہے فساد کرنے والوں کو اور صدقات اور زکوۃ اور خیرات دیا کر محتاجوں کو تا آخر سیپارہ

ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَحْسِنْ کَمَآ اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکَ ترجمہ بھلائی کر جیسی کہ اللہ نے بھلائی کی تجھ
سے قارون بولا قولہ تعالیٰ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِیْتُہٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ ترجمہ قارون بولا اے موسیٰ یہ مجکو ملی ہے
دولت ایک ہنر سے جو میرے پاس ہے اور میرے مال پر کیا حق رکھتا ہے تیرا خدا اور اللہ جلشانہ نے اوس
کی شان مین فرمایا ہے اَوَلَمْ یَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَھْلَکَ الخ ترجمہ کیا نہ جانا اوس نے یہ کہ تحقیق اللہ نے ہلاک کی
اوس سے پہلے کتنی سنگتیں ساتھ والی جو اس سے زیادہ رکھتے تھے قوت اور جماعت اور پوچھے نہ جائیں گے گنہگاروں
سے اون کے گناہ بے پوچھے دوزخ مین جائینگے. قارون نے حضرت موسیٰ کی بات نہ مانی اور باغی ہوا ایک
مکان عالیشان ایسا بنایا کہ اونچائی اس کی اسی گز تھی اور اوس پر کنگرے بڑے بڑے بنائے تھے تمام طلاکاری سے
مزین کیا تھا سونے کے کواڑ اور تخت مرصع تھا یہ جامع التواریخ سے لکھا ہے قصص الانبیا مین نہیں بعد اس
کے بنی اسرائیل کی قارون نے دعوت کی وے دو گروہ ہوئے ایک حضرت موسیٰ کی اطاعت میں رہا اور ایک گروہ
قارون کے ساتھ فسق و فجور شیطانی میں رہا ایک دن اپنی عورت کو خوشی سے لباس فاخرہ پہنا کے اور ہزار غلام و لونڈی
کو بھی کمر مرصع جواہرات سے آراستہ کر کے ہمراہ لے کر پھرنے نکلا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِہٖ فِیْ زِیْنَتِہٖ
ترجمہ پس نکلا قارون اپنی قوم کے سامنے ساتھ آرائش اور زیباری کے اپنا تاج مرصع جواہرات کا سر پر رکھ کے
نکلتا تاکہ گرمی آفتاب سے رنج نہ پہونچے اور غلام سب چپ و راست پس و پیش اوس کے چلتے اور دنیا کے مال
و زندگی کے طالب جو تھے سو قارون کو دیکھ کے حرص کرنے لگے قولہ تعالیٰ قَالَ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا الخ
ترجمہ کہنے لگے جو طالب تھے دنیا کی زندگی کے اے افسوس کس طرح ہم کو ملے جیسا کہ ملی ہے قارون کو دولت
بیشک اسکی بڑی قسمت ہے اور وہ بولے جسکو ملی تھی سمجھ بوجھ اے خرابی تمہاری اللہ کا دیا ہوا ثواب بہتر ہے
اون کو جو یقین لائے اور کیا بھلا کام اور نہیں سکھلائی جاتی یہ بات مگر صبر کرنے والوں کو جو موسیٰ کو وحی نازل ہوئی کہ
قارون کو کہہ دے کہ زکوٰۃ مال کی ہزار دینار مین سے ایک دینار فقرا اور مساکین کو دیوے اگر نہ دیوے گا تو مغضوب
ہوگا تب موسیٰ علیہ السلام نے قارون سے کہا اوس نے حساب کر کے دیکھا کہ بہت روپے نکلتے ہین اوس کے دل نے
یاری نہ دی. قارون بولا اے موسیٰ مین زکوٰۃ دوں یا نہ دوں تم کو اس سے کیا کام حضرت نے کہا اے قارون کیمیا
سے سونے چاندی کے ظروف بنانے مین جتنے ریزے گرتے ہیں تو تنا فقیر و محتاجون کو دے ڈال. تب بھی زکوٰۃ مال ادا ہوگی
قارون بولا اگر مین زکوٰۃ مال کی دون تو تیرا خدا مجکو کیا دیگا حضرت نے کہا اوس کی نیکی سے تجکو بہشت ملے گی
وہ مردود بولا بہشت سے مجکو کیا کام ہے آخر ایک دن موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک افترا کیا تہمت لگائی
تاکہ اون کو لوگون میں شرمندہ کرے اور زکوٰۃ کی بات نہ بولے ایک دن ایک عورت فاجرہ خوبصورت بنی اسرائیل

کی قوم میں سے تھی قارون کے پاس گئی قارون نے اس سے کہا کہ مین تجکو ہزار اشرفی اور زیورات اور اچھی اچھی پوشاک بیش قیمت دونگا تو میرے واسطے ایک کام کر جب بنی اسرائیل کی جماعت جمع ہوگی تو سب کے سامنے جا کے مجمع میں پکار پکار کے یہ کہیو کہ موسیٰ ہمارا یار ہے ہم سے زنا کرتا ہے پس اوس فاجرہ نے روپیہ کے لالچ سے کہا بہت اچھا میں کہونگی پس قارون نے اُس سے جو کہا تھا روپیہ دے کے رخصت کیا ایک دن موسیٰ منبر پر بیٹھ کے وعظ کہہ رہے تھے بنی اسرائیل سب حاضر تھے قارون نے اوس عورت کو وہان بھیجدیا اور خود بھی گیا موسےٰ لوگوں کو حرام وحلال کی باتیں فرماتے تھے کہ جو زکوٰۃ مال نہ دیگا اوس پر عذاب ہوویگا اور اللہ کے یہاں مواخذہ ہوگا اور جو زنا کریگا اوسکو سنگسار کر دینا دنیا میں ایسا ہوگا ایسی ایسی باتیں سبکو سناتے تھے پس قارون مردود نے جا کے مجلس میں بنی اسرائیل کی کہا اے موسیٰؑ اگر تم نے زنا کیا ہوگا تو تمھاری کیا سزا ہے حضرت نے کہا میرا قتل واجب ہے قارون بولا البتہ تم نے زنا کیا گواہ موجود ہے اور اللہ تعالیٰ نے اوس کا جھوٹ ثابت کیا اور لعنت پڑی اسپر چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مانند اون لوگون کے کہ ایذا دی اونھون نے موسیٰ کو پس پاک کیا اللہ نے موسیٰ کو اوس چیز سے کہ کہتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک تھا آبرو والا اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور کہو بات سیدھی پس قارون نے اوس عورت کو بلا کے حاضران مجلس کے روبرو کہا کہ موسیٰ نے تم سے کیا بدفعلی کی تھی وہ چاہتی تھی کہ بولے موسیٰ میرا یار ہے قوم قارون خوش ہوئی اتنے میں اللہ کی مرضی سے دل اوس کا جھوٹ بات سے پھر گیا پس لوگوں سے کہا اے نیک مردو موسیٰ پاک ہے اور جو قارون کہتا ہے جھوٹھ بہتان ہے مین اللہ سے ڈرتی ہوں جھوٹ بات سے موسیٰؑ اس بات کو سُن کے متعجب ہوئے غش میں آ گئے منبر سے گر پڑے فوراً جبرئیل نے آ کر گودی میں اٹھا لیا تسلی دینے لگے اے موسیٰ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ زمین کو تمھارے حکم کے تابع کیا جو چاہو قارون کو سزا دو تب موسیٰ نے قارون کو کہا اے قارون تو جھوٹ مت بول افترا مت کر تہمت مت دے خدا سے ڈر اوس مردود نے حضرت کو جواب نامعقول دیا تب حضرت نے خدا کے حکم سے زمین پر ایک عصا مارا اور کہا اے زمین قارون کو دبا لے تب زمین نے تخت سمیت اوس کو اور اُس کے تابعدار جو تھے سب کو ٹخنون تک دبا لیا بعد اس کے موسیٰؑ سے وہ فریاد کرنے لگا اے موسےٰ مجکو اس سے خلاصی دے میں کبھی ایسا نہ کہونگا پھر حضرت نے زمین کو غصہ سے کہا اے زمین ان کو زانو تک دبا لے مروی ہے کہ ستر مرتبہ ان مردودون نے حضرت موسیٰ سے معافی مانگی اور توبہ کی اور حضرت غصے سے کہتے اے زمین دبا لے یہاں تک کہ زمین نے انکو کاندھے تک دبا لیا جب ہارون نے اون کو عذاب میں دیکھا موسےٰ سے کہنے لگے اے بھائی وے اور قارون ہماری برادری میں ہیں تقصیر اون کی معاف کیجیے

پھر حضرت نے غصے سے کہا یا آرض خُذِیہِ پھر زمین نے گلے تک دبا لیا تب قارون نے کہا اے موسیٰؑ تو ہماری دولت پر طمع رکھتا ہے فقرائے بنی اسرائیل کے دینے کو جب یہ کہا تب جتنا مال و متاع اور گنج اوس کا تھا خدا کے حکم سے جبرئیل نے اوس کے سامنے لا رکھا موسیٰ نے کہا اے قارون لے اپنے مال اور زمین کو کہا اے زمین اسکو اور اس کے مال و متاع و حشم و لشکر و مکانات سب کو دبا کے غارت کرے تب زمین نے اوس وقت خدا کے حکم سے اوسکو اور اسکے مال و متاع و درم و دینار و مکانات سب کو فرو کیا اور دبا لیا کچھ اثر اوس کا باقی نہ رکھا جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے فَخَسَفْنَا بِہٖ وَبِدَارِہِ الْاَرْضَ فَمَا کَانَ لَہٗ مِنْ فِئَۃٍ الخ ترجمہ پس دھنسا دیا ہم نے قارون کو اور اوس کے گھر کو زمین میں پس نہ ہوئی واسطے اوس کے جماعت مددگار سوا خدا کے اور نہ قارون مدد لا سکا قارون کا حال دیکھ کے شکر و ثنا حق کی لوگ بجا لائے اور بولے قولہ تعالیٰ وَاَصْبَحَ الَّذِیْنَ تَمَنَّوْا مَکَانَہٗ بِالْاَمْسِ الخ ترجمہ اور فجر کو لگے کہنے جو لوگ شام کو آرزو کرتے تھے اوس کے سارے مرتبے کی خرابی تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کھول دیتا ہے رزق جسے چاہتا ہے اپنے بندوں میں اور تنگ کر لیتا ہے بولے نیک کام والے اگر احسان نہ کرتا ہم پر اللہ تو ہم کو بھی دھنسا دیتا ارے خرابی یہ تو بھلا نہیں پاتے کافر منکر یعنے اگر فضل خدا ہم پر نہ ہوتا تو قارون کا سا ہمارا بھی حال ہوتا تعجب ہے کافر اس بات کو غور نہیں کرتے نہیں سنتے کہ جو برائی کرے سو برائی پاوے اور جو بھلائی کرے سو بھلائی پاوے

قصہ عامیل مقتول بن سلیمان کا

روایت کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص نام اُس کا عامیل تھا ملک اور دولت اور حشمت اُس کی بہت تھی اُس کے گھر میں فرزند نہ تھا ایک بھتیجا تھا غریب مگر بہت زور آور اپنے چچا کے مال پر طمع رکھتا تھا کہ کوئی وقت فرصت اسکو ملے چچا کو مار کر ملک اور میراث اُس کا لیوے غرض دنیا کی طمع سے شب کو چھپ کے اپنے چچا کو مار کر شہر سے باہر لے جا کے دو گاؤں کی سرحد میں رکھ آیا اور ملک میراث سلطنت چچا کا مالک ہوا اور بعد اُس کے مکر و فریب سے قاتل کا پتا ڈھونڈھنے لگا آخر گاؤں والوں پر تہمت ڈالی کہ انھوں نے میرے چچا کو مار ڈالا اسب کو میرے حضور میں حاضر کرو اور گاؤں کے لوگ ایک دوسرے پر تہمت دینے لگے کہ اُس نے مارا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس معاملہ کو فرماتا ہے۔ وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ الخ ترجمہ اور جب تم نے مار ڈالا تھا ایک شخص کو پھر لگے ایک دوسرے پر دھرنے اور اللہ کو نکالنا ہے جو تم چھپاتے تھے موسیٰ کے پاس لوگ آکے کہنے

لگے یارسول اللہ آپ دعا کیجیے کہ اس مقتول کے قاتل سے اللہ خبر دے کہ اسکو کس نے مارا تب موسیٰ نے دُعا
کی جبرئیل نے حضرت موسیٰ سے کہا حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ غمّاز کو ہم دشمن جانتے ہیں غمّازی کیونکر کریں ان کو
کہہ دے کہ ایک گائے ذبح کریں اور اُس کی زبان لے کر مقتول پر ماریں تب وہ جی اٹھے گا اور وہ خود بولدیگا
جس نے مارا عبداللہ بن عباسؓ نے روایت کی کہ حق تعالیٰ نے اُن کو فرمایا گائے ذبح کرنے کو چونکہ وہ قوم گائے
پوجتی تھی اس لئے اللہ نے فرمایا کہ وہ اپنے معبود کو ذبح کریں تو کہ معلوم ہو کہ معبود ذبح نہین ہوتا ہے غرض
موسیٰ نے خدا کے فرمانے سے اُس قوم کو خبر دی کہ قولہ تعالیٰ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا
بَقَرَةً ط ترجمہ اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم کو کہ ذبح کرو ایک گائے تو البتہ قاتل
کو معلوم کر دگے اور انھون نے کہا قولہ تعالیٰ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ط ترجمہ بولی قوم کیا تو ہم کو پکڑتا ہے ٹھٹھے میں
موسیٰ نے کہا قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ط ترجمہ کہا پناہ اللہ کی اُس سے کہ میں ہوں نادانون
میں تب لوگون نے کہا قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا هِیَ ترجمہ بولے پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو
کہ بیان کرے ہم کو کہ وہ گائے کیسی ہے موسیٰ نے کہا قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ط الخ ترجمہ
کہا اللہ فرماتا ہے وہ گائے ہے نہ بوڑھی نہ بچہ جوان بیچ میں اُن کے ہے اب تم کرو جو تم کو حکم ہے پھر اُنھون نے
کہا قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ط ترجمہ کہنے لگے پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو کہ بیان کر دے
ہمارے لئے کیسا ہے رنگ اُس گائے کا موسیٰ نے کہا قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ الخ ترجمہ کہا اللہ
فرماتا ہے وہ ایک گائے ہے خوب زرد رنگ اُس کا خوش آتی ہے دیکھنے والوں کو پھر انھون نے کہا قَالُوا ادْعُ
لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا هِیَ الخ ترجمہ بولے پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو کہ بیان کر دے ہم کو کس قسم کی ہے وہ گایون
مین شبہ پڑا ہے ہم کو اور اللہ نے چاہا تو ہم راہ پاویں گے موسیٰ نے کہا قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ الخ ترجمہ
کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایک گائے ہے محنت والی نہ ہل جوتی ہو کہ پھاڑے زمین اور نہ پانی دیتی ہو کھیت کو بدن
سے پوری تندرست ہے داغ اُس میں کچھ نہیں تب کہا انھون نے اب لایا ہے تو ہمارے پاس ٹھیک بات
اب ہم ذبح کریں گے تب اُس صفت کی گائے تلاش کرنے لگے جبرئیل نے بصورت اجنبی اُنکو آ کر فرمایا کہ بنی
اسرائیل میں فلانے کے پاس اس صفت کی گائے ہے قیمت اُس کی اُس کے چمڑے بھر کے روپیوں کی ہے
جو چاہے سو خرید کرے قصہ گائے کا یون ہے کہ ایک شخص بنی اسرائیل میں مرد صالح نیک بخت تھا ایک بیٹا
اس کا تھا طفل اور ایک گائے تھی اپنے بیٹے کے لئے اس گائے کو جنگل میں خدا پر سونپا کہا الٰہی جب میرا بیٹا بڑا ہوگا
اس گائے کو اُسکو دیجیو اور وہ گائے جب بڑی ہوئی جنگل میں کوئی اُسے پکڑ نہیں سکتا جب وہ لڑکا جوان ہوا نیک بخت

صالح اپنی ماں کی خدمت کرتا مطیع فرمان رہتا اور شب کو تین حصے کرتا پہلے حصہ میں سو رہتا اور دوسرے میں عبادت
کرتا اور باقی اپنے باپ کی قبر کی جا کے زیارت کرتا تھا جب فجر ہوتی جنگل و میدان میں جا کے لکڑیاں چن
لاتا اُسے بیچکر اُسکی قیمت کے بھی تین حصے کرتا ایک حصہ فقرا اور مساکین کو صدقہ کرتا اور ایک حصہ اپنی ماں کو دیتا
اور تیسرے حصہ مین سے آپ کچھ کھا لیتا ایک دن اُسکی ماں نے اُس سے کہا اے بیٹا تیرا باپ فلانے میدان
مین تیرے لئے ایک گائے خدا پر سونپ کے گذر گیا ہے تو جا ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ کے خدا سے مانگ
تب وہ گائے تیرے ہاتھ آئیگی اور اُس گائے کی شناخت یہ ہے کہ وہ مثل شعاع آفتاب کے نظر آویگی
تب اُس نے اُس میدان میں جا کے کہا الٰہی وہ گائے جو میرے باپ نے میرے واسطے اس میدان مین
چھوڑی ہے سو مجکو دے پس خدا کے حکم سے وہ گائے اُس کے سامنے آموجود ہوئی اور بولی اے لڑکے فرمانبردار
اپنے ماں باپ کے تو میری پیٹھ پر بیٹھ پر مین تیری تابعدار ہون اس نے کہا کہ میری ماں نے مجکو نہیں کہا تیری پیٹھ
پر بیٹھنے کو مگر یہ کہا ہے کہ تجکو پکڑ کے لے جاؤن پس وہ جوان اُس گائے کو پکڑ کے اپنے گھر کی طرف سے چلا
اسمین شیطان بصورت رکھوالی کے اُس کے پاس آ کے بولا اے جوان میں اس کا پاسبان ہون اس پر اپنا
اسباب لاد کر اپنے گھر جایا چاہتا تھا جب راہ میں مجکو کچھ حاجت پڑی اوس میں مشغول ہوا یہ گائے مجھ سے
چھوٹ گئی تھی مجکو طاقت نہیں کہ میں اسکو پکڑون آخر بھاگ گئی اب مین نے اسے یہان پایا تم ہم کو اس پر
سوار کر کے اپنے گاؤن تک پہنچا دو جو اس کی مزدوری ہوگی مجھ سے لے لو اُس جوان نے کہا جا خدا پر بھروسہ
کر جب تیرا ایمان درست ہوگا تب تجکو حق تعالیٰ بے توشہ بے راحلہ منزل مقصود کو پہنچاوے گا ابلیس نے
کہا اگر چاہو تو گائے میرے پاس بیچ ڈالو اُس نے کہا میری ماں نے مجکو نہیں کہا گائے بیچنے کو یہ کہہ کر قدم آگے بڑھایا
اچانک ایک پرند جانور گائے کے پیٹ کے نیچے سے اُڑ گیا اور گائے بھی اُس کے ساتھ بھاگ گئی تب اُس نے
پکارا اے گائے برائے خدا میرے پاس آ پس گائے نے آ کے اس سے کہا اے جوان وہ مجکو لے بھاگا تھا وہ مرغ
نہ تھا شیطان تھا چاہتا تھا کہ مجھ پر سوار ہو کے بھاگے جب تو نے خدا کا نام لیا فرشتہ آیا مجکو چھڑا لیا غرض وہ جوان
گائے لے کے اپنی ماں کے پاس آیا اُسکی ماں نے کہا اے بیٹا ہم غریب ہیں کچھ پیسے روپے خرچ کھانے کا نہیں
گائے بیچ ڈال کہا کتنے کو بیچون وہ بولی تین اشرفی کو تب بازار میں لے گیا خدا نے فرشتہ بھیجا گائے کی قیمت
بتا دی فرشتے نے اُس سے پوچھا تم کتنے میں بیچو گے وہ بولا تین دینار کو تب فرشتے نے اُس کو بتا دیا اس گائے کو
چھ دینار کو بیچو وہ بولا میری ماں نے چھ دینار پر نہیں بیچنے کو کہا اگر تم گائے کے وزن دینار دو گے تو بھی بحکم ماں کے نہیں بیچوں گا پھر جوان نے اپنی ماں
سے جا کے کہا کہ گائے کی قیمت چھ دینار بازار میں دیتے ہیں تب رضا دی جب بازار میں آیا پھر اُس فرشتے

نے بارہ دینار قیمت اس کی کہی پھر اس نے اپنی ماں سے جاکے کہا کہ بارہ دینار قیمت اسکی ہوتی ہے پس اُس کی ماں نے دریافت کیا شاید وہ شخص جو قیمت لگاتا ہے فرشتہ ہوگا ہم کو فائدہ بتانے آیا ہے پھر وہ جوان جاکے دیکھتا ہے بازار مین وہ مرد وہین کھڑا ہے تب اُس نے اُسکو دیکھ کے کہا اب مت بیچ گائے کو تم اپنی ماں کو جاکے کہو کہ اس کو موسیٰ بن عمران کے آنے تک رکھو کیونکہ بنی اسرائیل میں ایک شخص مارا گیا ہے اور قاتل اُس کا نامعلوم ہے اُسکو وہ خرید کرے گا اور اُس کے چمڑے بھر روپے وزن کرکے تم کو دے گا جب موسیٰؑ آئے وہ گائے اُسی صفت کی پائی جو اللہ نے نشان بتلایا تھا اُس گائے کو اُس پیرزن سے لے کے ذبح کیا اور اُس کے چمڑے بھر کے روپے وزن کرکے اسکو دیئے اور زبان اُس گائے کی کاٹ کے اُس عامیل مقتول پر جو اوپر گذرا ہے رکھدی بارے خدا کے حکم سے وہ جی اوٹھا اُس کی رگون مین سے اور گلے سے خون جاری ہوا تب اُس نے بآواز بلند و فصیح زبان سے کہا اے لوگو گواہ رہو مجکو گاؤن والوں نے نہین مارا ہے میرے بھتیجے نے مجھے دولت کی لالچ سے مارا ہے اتنا بولکر پھر مرگیا پس موسیٰ نے اُس عامیل مقتول کے بھتیجے قاتل کو مارڈالا اُس کا قصاص لیا اور تمام مال و اسباب اوس کا محتاج اور فقیرون کو بانٹ دیا تب وہان کے لوگوں نے اُس قاتل کی شر سے امان پائی اور وے موسیٰؑ پر ایمان لائے

قصۂ عوج بن عنقؒ کا

راویون نے روایت کی ہے کہ حق تعالیٰ نے قوم موسیٰ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ زمین شام مقدس کی تم کو دون گا جبارون کو مار کے وہان سے نکالدو اور مقام اجداد بنی اسرائیل کنعان مین تھا اب مصر میں ہو البعد اس کے اللہ نے حکم کیا کہ تم شام مین خدا کے دشمنون سے جہاد کرو اور موسیٰؑ نے اُنھوں کے ساتھ وعدہ فتح کا کیا تھا اور وحی نازل ہوئی اے موسیٰ بارہ آدمی سردار بارہ قوم سے بنی اسرائیل کے نقیب کرتا کہ ہر ہر سبط اپنے اپنے سردار کے تابع رہے اور ہماری رضا پر رہیں تو اُن سے اس بات کو کہدے کہ اون کا سردار نقیب جو حکم اُن پر کرے سو وہ عمل میں لاوین حق تعالیٰ فرماتا ہے وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا ترجمہ اور اٹھائے ہم نے اُن میں بارہ سردار پس موسیٰ سب کو ہمراہ لے کر جب کنعان مین گئے نقیبون کو شام کے اطراف میں بھیجا کہ احوال جبّارون کا دریافت کرکے آوین جب عوج بن عنق کے پاس گئے دیکھا قد و قامت اُس کا تیس ہزار تینتیس گز کا لنبا یہ قصص الانبیاء میں لکھا ہے اور معارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ تیس ہزار تین سو تیس گز لنبا تھا اُس ایام کے گز سے مروی ہے کہ نوحؑ کے طوفان مین پانی سے یہی بچا تھا ایسا دراز قد تھا کہتے ہیں کہ سمندر میں اس کے ٹخنون تک پانی ہوتا تھا اُس مین اوتر کر مچھلی

پکڑ لاکے ہاتھ دراز کرکے چشمۂ آفتاب سے بھون کر کھاتا تھا اتنا بڑا لمبا جوان تھا اور تین ہزار پانسو برس کی اُس کی
عمر تھی اور معارج النبوۃ میں لکھا ہے تین ہزار چھ سو سال کی اُس کی عمر تھی حضرت آدم کے ایام سے حضرت موسیٰ
کے زمانے تک زندہ رہا اور اس کی ماں کا نام صفورا اور وہ بیٹی آدم کی تھی اور باپ کا نام عنق تھا اور معارج
النبوۃ میں لکھا ہے اُس کے باپ کا نام سحیان تھا اور ماں کا نام عنق اور وہ بنت آدم تھی پس عوج بن عنق
نے موسیٰ کے بارہ سرداروں کو دیکھ کے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو کہاں جاؤ گے انہوں نے اپنا حال بیان کیا بعد
اس کے عوج بن عنق ان سب کو پکڑ کے اپنی ازار میں رکھ کے اپنی جورو کو دکھانے لے گیا اور کہا کہ یہ سب
میرے ساتھ لڑنے کو آئے ہیں یہ کہہ کر زمین پر رکھ کے چاہا کہ مثال چیونٹی کے پیر سے مل دے اُس کی جورو نے
کہا کہ چھوڑ دے وے ضعیف وناتوان ہیں چلے جائیں ان کو مارنے سے کیا ہوگا بہتر احوال لوگون میں جاکے بیان کریں
پس اُن کو چھوڑ دیا وے اُس شہر کے جبّاروں کی کثرت اور حقیقت دریافت کر کے ڈر گئے اپنی ولایت کی طرف
چلے آئے اور آپس میں کہا اُن جباروں کے حال جو ہم دیکھ آئے ہیں اپنی قوم سے نہ کہا چاہئے وے بزدل ہیں
لڑائی جہاد کے نام سے بھاگ جائیں گے لیکن انھون کا حال موسیٰ وہارون کو کہا چاہئے تب موسیٰ سے وہاں
کا سب حال بیان کیا انگور اور انار اور قد وقامت اُن کافر جبّاروں کے اور ایک ایک انگور انار کئی آدمی کا بوجھ تھا
اور اگر ایک انار کا دانہ نکال لیں تو دس آدمی کی خوراک ہو اوس کے خول کے اندر دس آدمی رہ سکتے اور ایک
دانہ انگور کئی من کا تھا وہاں سے لاکے حضرت موسیٰ کو دکھایا حضرت موسیٰ دیکھ کے متعجب ہوئے پس دس آدمی
سردار نقیب نے عہد شکنی کرکے احوال وہاں کا جو دیکھا تھا اور عوج کے ہاتھ میں گرفتار ہونے کا اپنی قوم سے کہدیا اور
جبّاروں کے ملک میں جانے کو منع کیا مگر دو شخص یوشعؑ اور کالوت نے عہد شکنی نہ کی بنی اسرائیل نے سن کے چاہا کہ
جہاد میں نہ جائیں تب موسیٰ نے فرمایا اے قوم بھاگیو مت میرے ساتھ اللہ نے وعدہ کیا ہے تم کو اُن کافروں پر فتح دے گا اور
قوم نے کہا قولہ تعالیٰ قَالُوْا یٰمُوْسٰٓی اِنَّ فِیْهَا قَوْمًا جَبَّارِیْنَ الآیۃ ترجمہ بولی قوم اے موسیٰ وہاں ایک لوگ ہیں زبردست
اور ہم ہرگز وہاں نہ جاویں گے جب تک وے نکل جائیں وہاں سے اللہ کی نوازش تھی اون دونوں پر وے یوشع بن نون اور
کالوت بن قتادہ تھے اور وے دونوں بزرگ نیک تھے بارہ سرداروں میں بنی اسرائیل کے اور وے دونوں حضرت
موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کے پیچھے پیغمبر ہوئے دونوں بولے اے قوم پیٹھ جاؤ ان پر حملہ کر کر دروازے میں اگرچہ
قوم جبار قوی ہے خدا تم کو فتح دے گا موسیٰ سے وعدہ کیا ہے کہ ان کو ہلاک کرے گا جیسا کہ قوم فرعون کو ہلاک کیا
پھر جب تم اُن میں پیٹھے تو تم غالب ہوگے اور اللہ پر بھروسہ کرو اگر یقین رکھتے ہوئے بولے ہرگز نہ جاوین گے
ساری عمر جب تک وے رہیں گے اس میں سو تو جا اور تیرا رب دونوں لڑو ہم یہاں ہی بیٹھے ہیں پس حضرت

نے ان پر غصہ ہوکر بددعا کی قولہ تعالیٰ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ الخ ترجمہ بولے موسیٰؑ اے رب میرے اختیار مین نہین
مگر میری جان اور میرا بھائی سو تو جدائی کر یو ہم میں اور بے حکم لوگون مین فرمایا اللہ نے وہ تو حرام ہوئی اُن پر چالیس برس
سر مارتے پھرینگے سو تو افسوس نہ کر بے حکم لوگون پر قصہ یہ ہے اللہ نے بنی اسرائیل کو فرمایا کہ جہاد کرو عمالقہ جبار
سے ملک شام چھین لو وہ ملک ہمیشہ تمھارا ہے حضرت موسیٰ نے بارہ شخص کو بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے پر سردار
کیا تھا اُن کو بھیجا کہ اُس ملک کی خبر لاوین دے خبر لائے تو ملک شام کی خوبیان بہت کین اور وہان مسلط تھے عمالقہ اُن
کی قوت و زور بھی بیان کیا پس حضرت موسیٰؑ نے ان کو کہا کہ تم قوم کے پاس خوبی ملک بیان کیجیو اور قوتِ دشمن مت بیان کریو
اُن میں دو شخص اس حکم پر رہے اور دس نہ رہے جب قوم نے ان کے عمالقہ کا زور سنا تو نامردی کرنے لگے اور
چاہا کہ پھر مصر میں جاوین اس تقصیر سے چالیس برس فتح شام کو دیر لگی اسقدر مدت بنی اسرائیل جنگلون میں
پھرتے رہے اس قرن کے لوگ سب مرے تھے مگر دو شخص کہ موسیٰؑ کے بعد خلیفہ ہوئے یوشع اور کالوت ع
ان کے ہاتھ سے شام فتح ہوا القصہ موسی و ہارونؑ عصا ہاتھ میں لے کر ملک شام کو برائے جہاد روانہ ہوئے
جب رات ہوئی بنی اسرائیل نے مصر میں جانے کا قصد کیا تمام رات چلے فجر کے وقت دیکھا کہ جس جگہ سے
کوچ کیا تھا اُسی جگہ پر آرہے پھر دوسری شب کو تمام رات چلے فجر کو دیکھتے ہیں کہ جہان سے کوچ کیا تھا
اب تک وہیں ہیں وہ سمجھے کہ موسیٰ کی بددعا سے یہ حال ہوا تب یوشعؑ بن نون نے اُنھوں سے کہا کہ اس میدان مین
ٹھہر جاؤ صبر کرو توبہ استغفار پڑھو جب تک موسیٰ ملک شام کو فتح کر کے آوین تب تک یہان رہو تب
بنی اسرائیل خدا پر توکل کر کے اُس تیہ مین رہ گئے اور تیہ اُس میدان کا نام ہے کہ جس میں بارہ اسباط بنی اسرائیل
چھ لاکھ آدمی حضرت موسیٰ کی بددعا سے چالیس برس محبوس رہے وہان سے نکل نہ سکے اور وہ تیہ درمیان فلسطین
اور رتلہ اور اردن اور مصر کے ہے طول اُس کا چھتیس ۳۶ کوس اور عرض اٹھارہ کوس کا ہے غرض موسیٰؑ علیہ السلام
جب نزدیک شہر عوج کے گئے لوگوں کو ہیبت شکل دیکھ کے ڈرے پس حافظ حقیقی کو یاد کر کے بڑھے جب عوج بن عنق نے
اُنکو دیکھا تا کہ پکڑ کے چیونٹی کی طرح پیرون سے مسل دے اور کہا کہ تو ہے سردار قوم بنی اسرائیل کا تو نے قبطیون کو
دریائے نیل میں فرعون کے ساتھ ڈبا مارا ہے یہ کہکر موسیٰؑ پر حملہ کیا پس حضرت موسیٰ کا قد دس گز لنبا تھا اور عصا بھی دس
گز لنبا تھا اور اوپر دس گز لنبا تھا اور اوپر دس گز اوچھلکر اوس کے ٹخنوں پر عصا مارا وہین مردود مر گیا چالیس برس
سے بنی اسرائیل تیہ مذکور میں تھے اور لاش عوج کی میدان مین پڑی تھی اور گوشت پوست گل گیا پشت کی
ہڈی مثل پہاڑ کے اونچی ہو رہی تھی بعد چالیس برس کے یوشع بن نون جبارون کا ملک فتح کر کے مصر مین جب
آئے تب اُس کی پشت کی ہڈی سے مصر کے نیل دریا پر پل باندھدیا ایک مدت تک خلق اللہ نے اُس پر سے آمد

رفت کی غرض موسیٰؑ عوج بن عنق کو مار کر کے شاد ہو کر بنی اسرائیل میں جب تشریف لائے اُن کو جہاں چھوڑ گئے
اس تیہ مذکور میں آ کے پایا اُن سے کہا اے قوم اللہ نے مجکو عمالقہ پر فتح دی اور عوج بن عنق کو مین نے مار ڈالا
اب تم چلو شہر میں اُن کے دخل کرین امر الٰہی بجا لاوین تب بنی اسرائیل نے اپنا حال بیان کیا کہ ہم اس میدان
سے نکل نہیں سکے حضرت نے فرمایا چلو اسباب لوازمہ لو شام کیطرف روانہ ہوں تب وے تمام رات چلے پھر فجر کو دیکھتے
ہیں سابق جگہ جہاں سے کوچ کیا تھا وہین ہیں تب موسیٰ نے اپنی بد دعا سے جو اُن پر کی تھی نادم ہو کر اُن کے حال پر دعائے
نیک کی کہ یا غفور و رحیم تجکو خوب معلوم ہے اب وے شام مین جانے کو راضی ہیں ان کو اس تیہ سے رہا کر تب اللہ
نے فرمایا قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ الآیہ ترجمہ پس تحقیق وہ زمین حرام ہوئی ہے اُن پر چالیس برس سرگردان پھرین
گے ملک میں پس تو افسوس نہ کر قوم فاسقون پر اس تیہ کے عذاب میں رہیں گے کیونکہ تیرے ساتھ جہاد کو نہ گئے اور
بولے کہ ہم نہیں جائیں گے تم اور تمہارا خدا جہاد کو جاؤ حاصل کلام موسیٰؑ نبی اسرائیل کے حال پر اور داخل نہ ہونے
ملک شام میں بموجب وعدۂ اللہ کے جبارون کو مار کر غم کھاتے رہے وحی نازل ہوئی اے موسیٰ افسوس مت کر واسطے
قوم فاسقون کے پس ان کو اس میدان مین رہنے دے وہاں کچھ کھانے کو نہ پینے کو بہت تکلیف کی جگہ ہے پس وہ
بیابان معروف ہے اللہ اوس بیابان کا نام اُن کے واسطے تیہ رکھا وہ درمیان فلسطین اور مصر اور اردن کے ہے اکثر
چارون طرف اوس کے شہر مین درازی اُس میدان کی چھتیس کوس اور چوڑائی اوس کی اٹھارہ کوس کی ہے اللہ تعالیٰ
نے اس بیابان کو انھون پر تیہ گردانا ہر چند کہ اُس تیہ سے نکلنا چاہتے تھے نہیں نکل سکتے یہ ماجرا اوپر معلوم ہو چکا اور موسیٰ
سے وے کھانے کو مانگنے کیونکہ اُس میدان میں سوا جھاڑ کانٹے کے اور کچھ پیدا نہ ہوتا تھا نہ حیوانات تب اُن کے
واسطے کھانے کے اللہ نے من و سلویٰ بھیجا من ایک چیز نام ہے مثل دھنئے کے رات کو آسمان سے گرتا صبح کو سب
چن لیتے اور کھاتے وہ میٹھا و شیرین تھا اور سلویٰ ایک مرغ کا نام ہے مثل کبک جانور کے سرخ اور گوشت بھی
مثل اوس کے عصر وقت ہزارون جانور اُنھون کے نزدیک اوڑ کے آ بیٹھتے جب اندھیری رات ہوتی بنی اسرائیل
بقدر حاجت کے اُن کو پکڑ کے کباب بنا کے کھا لیتے مدتون یہی کھایا کئے اور دھوپ کی طپش سے سایہ مانگتے رہے تب
حضرت نے جناب باری میں دعا کی اللہ نے ان پر سایہ نازل کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ
وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى الآیہ ترجمہ اور سایہ کیا ہم نے تم پر ابر کا اور اُتارا ہم نے تم پر من و سلویٰ
کھاؤ ستھری چیزیں جو دین ہم نے تم کو اور ہمارا کچھ نقصان نہ کیا پر اپنا ہی نقصان کرتے رہے اور موسیٰؑ سے
پانی مانگا حکم ہوا اے موسیٰؑ اس میدان مین جو پتھر ہے اُس پر اپنا عصا مار تب پانی نکلے گا اور بعضون نے کہا
کہ جو پتھر طور سینین سے لائے تھے تکلم کے وقت جناب باری سے ملا تھا اس پتھر کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے اُس

پر کھڑے ہو کر مناجات کرتے تھے حکم ہوا اے موسٰی اُسی پتھر پر اپنا عصا مار۔ پانی نکلے گا چنانچہ حق تعالےٰ فرماتا ہے وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰهُ قَوْمُهٗٓ الخ ترجمہ اور حکم بھیجا ہم نے موسٰی کو جب پانی مانگا اُس سے اُس کی قوم نے ہم نے کہا کہ مار اپنا عصا اُس پتھر کو تو پھوٹ نکلا اُس سے پانی بارہ چشمہ اس واسطے کہ بنی اسرائیل بارہ سبط تھے سب ایک جگہ میں نہیں رہتے جدا جدا رہتے اور ایک چشمہ سے پانی نہیں پیتے ہمیشہ ایک دوسرے سے آپس میں عداوت اور بغض رکھتے بارہ چشمے بارہ سبط کے واسطے نکلے اور اپنے اپنے چشمے سے پانی لیتے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ترجمہ پہچان لیا ہر قوم نے اپنا گھاٹ موسٰی نے اونھوں سے کہا کہ من وسلوٰی ایک روز کے کھانے کے سوا زیادہ مت رکھیو پس اُن کی باتوں کو عمل میں نہ لا سکے سب نے ایک ایک مہینے کی خوراک جمع کی اس واسطے کہ اُنکو یقین تھا کہ شاید من وسلوٰی اور نہ اترے گا بایں سبب جمع کر لی اور گنہگار ہوئے اور من وسلوٰی اُترنا موقوف ہوا پھر حسب درخواست انھوں کے موسےٰ نے اللہ سے دعا مانگی تب بقدر حاجت کے اترتا وے کھاتے اسی طرح ایک مدت گذری بعد اس کے سبھوں نے حضرت موسٰی سے سوال کیا کہ کب تک یہ کھاتے رہیں گے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ الخ ترجمہ اور جب کہا تم نے اے موسٰی ہم نہ ٹھہریں گے ایک کھانے پر سو پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو کہ نکالدے ہم کو جو اُگتا ہے زمین سے زمین کا ساگ اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز موسٰی علیہ السلام نے بارشاد جناب باری کے ان سے کہا کہ تم کیا چاہتے ہو ایک چیز جو ادنیٰ ہے بدلے میں ایک چیز کے جو بہتر ہے اترو کسی شہر مین تو تم کو ملے جو مانگتے ہو موسٰے نے بطریق عتاب کے ان کو کہا مصر مین جاؤ مگر بے حکم خدا کے مصر مین نہیں جا سکتے کیونکہ عمل ناشایستہ کرتے تھے خدا اون سے بیزار تھا چنانچہ خدائے تعالےٰ فرماتا ہے وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ الخ اور ڈالی اون پر ذلت اور محتاجی اور کما لائے غصہ اللہ کا جب تیس برس اوس میدان میں بنی اسرائیل کو گذرے تب موسٰی و ہارون نے انتقال فرمایا بعد اوس کے چالیس برس مین سب بنی اسرائیل مر گئے مگر یوشع اور کالوت اور جو اولاد بنی اسرائیل کی مصر سے نکلنے کے بعد تولد ہوئی تھی یہ سب زندہ رہے اور بعد موسٰے علیہ السّلام کے یوشع پیغمبر ہوئے اور فرزندان بنی اسرائیل چالیس برس سے زیادہ اوس تیہ مین نہ رہے خدا نے مہر کی اوس میدان محبوس سے رہائی دی تب مصر اور اور شہروں مین جا بسے کہتے ہیں کہ یوشع علیہ السلام حضرت یوسف بن یعقوب کی اولاد مین تھے اور بعد یوشع کے کالوت علیہ السّلام نبی ہوئے اور یہ یہود بن یعقوب علیہ السّلام کی اولاد مین تھے واللہ اعلم بالصواب

قصہ حضرت خضر اور موسےٰ علیہما السّلام کی ملاقات ہونے کے بیان مین

نقل ہے کہ ایک دن موسیٰؑ محفل مین بیٹھ کے بنی اسرائیل کو وعظ کررہے تھے اور بعضے یون کہتے ہیں کہ جب اوس میدان تیہ مین بنی اسرائیل کو نصیحت کرنے لگے خدا کے حکم سے ایک ابر سپید نے اون کے سر پر سایہ ڈالا اوس وقت اون کے دل مین یون گذرا کہہ بیٹھے کہ آج ہمارے برابر کوئی نہیں علم اور فضیلت مین موسیٰؑ نے اس واسطے یہ بات کہی کہ چالیس شتر کا بوجھ توریت تھی اور آپ نے اوس کو حفظ کیا تھا اور بلا واسطہ خدا سے تکلّم کیا تھا یہ سن کے اوس محفل مین ایک شخص نے حضرت سے کہا آپ بجا فرماتے ہیں آپ کے برابر کوئی نہیں سارے درجہ علم مین حضرت نے فرمایا سچ کہتے ہو نہیں دیکھتا ہوں کسی کو اوسوقت جناب باری سے عتاب آیا اے موسیٰؑ تو ایسا مت خیال کر کہ تجھ سا کوئی میرے بندون میں نہیں تجھ سے بھی زیادہ علم ہے اور تجکو کیا معلوم ہے میں نے کس کو زیادہ علم دیا خلق میں بھلا میرا ایک بندہ ہے مجمع البحرین مین تو اوس سے جاکر ملاقات کر دیکھ زیادہ اوس کو علم ہے یا تجکو تب عرض کی خداوندا وہ کون ہے مجھے اوسکو دکھا فرمایا اے موسیٰؑ مجمع البحرین کے پاس ایک میدان ہے اوس مین وہ رہتا ہے گمراہون کو راہ بتاتا ہے اور زندہ کو مردہ اور مردہ کو زندہ کرتا ہے اور بہت سا کام رکھتا ہے نام اوس کا خضرؑ ہے تو اوسے جاکر دیکھ اوس مین کیا کرامت ہے تب موسیٰؑ یوشعؑ کو ہمراہ لے کر مجمع البحرین کی طرف گئے اور یوشع سے کہا قولہ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ترجمہ اور جب کہا موسیٰؑ نے اپنے جوان کو یعنے یوشع کو مین نہ ہٹون گا جب تک کہ نہ پہنچون دو دریا کے ملاپ تک یا چلا جاؤن برسون تک پس دونوں حضرات مجمع البحرین کے پاس گئے اور مجمع البحرین دو دریا کا نام ہے جو فارس اور روم کی مابین بجانب مشرق کے واقع ہے اور اُن کے ساتھ زنبیل کے اندر بھُنی ہوئی نمک دار مچھلی تھی یہ معالم التنزیل اور قصص الانبیا مین ہے اور ترجمہ کلام اللہ اور حدیث شریف مین تلی ہوئی مچھلی لکھی ہے کھانے کو لے لی تھی جب یوشعؑ نے دریا کے کنارے ایک پتھر کے قریب زنبیل رکھ کے اوس دریا کے پانی سے وضو کیا تو ایک قطرہ پانی کا اون کی اونگلی سے اوس مچھلی پر ٹپکا فوراً وہ مچھلی جی اوٹھی زنبیل مین سے سرنگ بنا کے دریا مین نکل پڑی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا ترجمہ پس جب پہنچے دونون دریا کے ملاپ تک بھول گئے اپنی مچھلی پس اوس نے اپنی راہ لی دریا مین سرنگ بنا کر یوشعؑ چاہتے تھے کہ موسیٰؑ سے یہ ماجرا کہین موسیٰؑ سوتے تھے بعد ایک لحظہ کے نیند سے اُٹھ کے اوس جگہ زنبیل بھول کے دونون چلے راہ مین پھر دوسرے دن فجر کی نماز پڑھ کے جلد روانہ ہوئے راہ مین حضرت موسیٰؑ کو بھوک لگی اُس

وقت یوشع سے وہ مچھلی کھانے کو مانگی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا الخ
ترجمہ پس جب آگے چلے دونون کہا موسیٰ نے اپنے جوان کو دے ہمکو کھانا ہمارا صبح کا تحقیق پائی ہم نے اپنے اس
سفر مین تکلیف یوشعؑ نے کہا کیا نہ دیکھا تم نے جب ہم نے وہ جگہ پکڑی تھی اوس پتھر کے پاس سو مین بھول گیا
وہ مچھلی اور یہ مجھ کو بھلایا شیطان ہی نے کہ ذکر کرون اوس کا آپ کے پاس اور وہ اپنی راہ کرگئی دریا مین عجب
طرح کہا موسیٰؑ نے یہی ہے جو ہم چاہتے تھے پھر اولٹے پھرے دونون اپنے پاؤن کے نشان دیکھتے پس پایا ایک بندہ
ہمارے بندون مین سے جسکو دی تھی ہم نے مہر اپنے پاس سے اور سکھایا تھا علم اپنے پاس سے غرض موسیٰؑ اور
یوشعؑ دونوں پھر اوسی جگہ پر آئے جہان مچھلی پتھر پر رہ گئی تھی دیکھا وہ مچھلی زندہ ہوکر دریا مین گئی کبھی پانی پر دکھائی
دیتی تھی اور کبھی ڈوبتی تھی اوس کو دیکھ کے موسیٰ دریا میں جا گرے اور غوطہ لگایا اوس مچھلی کے پکڑنے کو پس ایک
گنبد دیکھا پانی پر معلق استادہ ہے خضر علیہ السلام نماز پڑھ رہے تھے اوس دو دریا میں الگ کسی سے
وہ ملے ہوئے نہیں جب خضر نماز سے فارغ ہوئے حضرت موسیٰ سلام علیک کہہ کر سامنے بیٹھے انھون نے احوال
پوچھا موسیٰؑ نے بیان کیا اوس وقت ایک پرند آکے انھون کے سامنے دریا مین سے ایک قطرہ پانی چونچ مار کرلے چلا
پس خضرؑ نے اون سے کہا کہ تم اپنے تئین سمجھے ہو کہ علم مین مین سب سے زیادہ ہون حالانکہ علم اول و آخر ظاہر و باطن
بنی آدم کا اللہ کے نزدیک اس سے بھی کمتر ہے جیسا کہ یہ مرغ ایک قطرہ پانی دریا سے اوٹھاکے لے گیا اور
وہ قطرہ پانی سمندر کے نزدیک کیا چیز ہے ایسا ہی اللہ کے نزدیک تمھارا ہمارا علم کیا چیز ہے پس اللہ نے تم کو
تربیت فرمائی پر بات یون ہے کہ اللہ کا ایک علم مجکو ہے تم کو نہیں اور ایک تم کو ہے مجکو نہیں پس موسےٰ نے کہا قولہ
تعالیٰ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ط ترجمہ موسیٰ نے خضر سے کہا کیا
پیروی کرون میں تیری اس پر کہ سکھادے تو مجکو اوس چیز سے کہ سکھایا گیا ہے تو کچھ بھلائی یعنے خدا نے تجکو جو علم
سکھایا ہے سو مجکو سکھا خضر نے اون سے کہا تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کرسکے گا اور کیونکر صبر کریگا تو اوس چیز کا کہ
جس چیز کا تجھ کو علم نہین کیونکہ کام میرا باطنی ہے تو اوسکو دریافت نہ کرسکے گا کیونکہ باطن کا حال معلوم کرنا بڑا
محال ہے موسیٰ نے کہا البتہ پاویگا تو مجکو اگر اللہ نے چاہا صبر کرنے والا اور نافرمانی نہ کرون گا میں تیری کسی حکم میں
پھر اون سے خضر نے کہا اگر پیروی کرے گا تو میری پس مت سوال کیجیو مجکو کسی چیز سے یہان تک کہ شروع
کرون مین تجھے دکھانے کو کوئی چیز یہ عہد کرکے دونون چلے یہان تک کہ جب سوار ہوئے ایک کشتی پھاڑ ڈالا
اوسکو خضرؑ نے تب موسیٰ بولے تو نے کشتی کو پھاڑ ڈالا کہ ڈبادے اوس کے لوگون کو تو نے ایک چیز نئی کی
تب خضرؑ نے اون کو کہا کہ مین نے تجکو نہ کہا تھا کہ تو میرے ساتھ ٹھہرنے اور صبر کرنے نہ سکے گا موسیٰؑ نے کہا

مجکو نہ پکڑ میری بھول پر اور نہ ڈال مجھ پر میرا کام مشکل پھر دونون چلے وہان سے یہان تک کہ ملاقات
ہوئی ایک لڑکے سے پھر اوسکو خضر نے مارڈالا پھر موسیٰ نے کہا کہ تو نے مارڈالا ایک جان ستھری کو بن
بدلے کسی جان کے اے خضر تو نے یہ فعل نامعقول کیا پھر خضر نے موسیٰؑ سے کہا مین نے کہا تھا تجکو اے
موسیٰ تو میرے ساتھ صبر کرنے اور ٹھہرنے نہ سکیگا موسیٰؑ نے کہا اگر مین تجھ سے پوچھون کوئی چیز اسکے پیچھے پھر مجکو
ساتھ نہ رکھیو تو اُتار چکا میری طرف سے الزام پھر دونون چلے گاؤن کی طرف یہان تک کہ پہنچے ایک گاؤن
کے لوگون کے پاس کھانا مانگا وہان کے لوگون سے پس انکار کیا اونھون نے یہ کہ ضیافت کرین پس پائی
دونون نے اوس گاؤن مین ایک دیوار کہ گرا چاہتی تھی پس خضر نے اوس کو سیدھا کھڑا کر دیا پھر موسیٰؑ نے اوس
سے کہا اے خضرؑ اگر تو چاہتا تو البتہ لیتا اس دیوار کی مزدوری ہم بھوکے ہیں کیون تو نے بے مزدوری درست
کر دی اون سے مزدوری لیتے خضرؑ نے کہا جو کام خدا کے حکم سے کرنا ضرور ہے اوس پر مزدوری
ہم نہیں لیتے پس موسےٰ نے خضرؑ سے پہلی دفعہ بھول کے پوچھا تھا اور دوسری دفعہ اقرار کرنیکو آپس مین
اور تیسری دفعہ رخصت ہونے کو جان بوجھ کر پوچھا کیونکہ موسےٰ نے سمجھ لیا کہ یہ علم میرے ڈھب کا نہیں میرا
علم وہ ہے جس مین خلق پیروی کرے تو بھلا ہو اور خضرؑ کا علم وہ ہے کہ دوسرے کو اوس کی پیروی بن نہ آوے
تب خضرؑ نے کہا اے موسیٰؑ تو نے عہد اپنا شکست کیا مین نے تجھ سے پہلے ہی کہا تھا کہ مین جو کام کرون گا
تو مجھ سے مت پوچھیو اب تم سے ہم سے جدائی ہے قولہ تعالیٰ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ ج سَاُنَبِّئُكَ الخ
ترجمہ کہا خضرؑ نے موسیٰؑ سے اب جدائی ہے میرے تیرے درمیان جتاتا ہون تجکو ان باتون کا جس
پر تو نہ ٹھہر سکا پہلا وہ جو کشتی تھی کتنے فقیر اور محتاجون کے لئے کماتے اور محنت کرتے دریا مین سو مین نے
چاہا اوس مین نقصان ڈالون کیونکہ ایک بادشاہ ظالم لوگوں سے کشتی چھین لیتا ہے اس لئے مین نے اوس
کشتی کو پھاڑ ڈالا اور تختہ الگ کر دیا تاکہ وہ ظالم عیب دار جان کے نہ لے جاوے محتاجون کے لئے کمائی رہے
اور دوسرا وہ جو لڑکا تھا سو اُس کے ماں باپ تھے ایمان والون میں ڈرا کہ وہ اپنے ماں باپ کو گرفتار
کرے سرکشی اور کفر مین پس اگر وہ بڑا ہوتا تو موذی اور بدراہ ہوتا اوس کے ماں باپ اوس کے ہاتھ سے
خراب ہوتے پس میں نے چاہا کہ خدائے تعالیٰ اس کو جزا دیوے اور بہتر جزا اور مہر کرے اس واسطے میں نے اوسکو
مار ڈالا تاکہ ماں باپ اوس کے اور خلائق اوس کے ہاتھ سے امین رہے اور اس کے ماں باپ کو خدائے تعالےٰ
اوس کے بدلے ایک لڑکی دیوے کہ اوس کی نسل سے ستر پیغمبر پیدا ہووین اور تیسرا یہ کہ وہ جو دیوار تھی سو
دو یتیم لڑکون کی تھی اوس شہر مین اور اوس کے نیچے مال گڑا تھا اون کا اور ماں باپ اون کے نیک صالح

تھے لوگون کو قرض حسنہ دیتے تقاضا نہین کرتے نرمی سے لیتے سود نہیں کھاتے تھے خیانت کسی کی نہین کرتے
تھے اور خلق کو آزار نہیں دیتے تھے اس سبب سے خدا نے انکو صالح کہا پس چاہا تیرے رب نے یہ کہ
دونون لڑکے جوانی کو پہنچین اور نکالین اپنا مال گڑا ہوا اوس دیوار کے نیچے سے تیرے رب کی مہر سے اور
یہ مین نے نہین کیا اپنے حکم سے پھیر ہے اون چیزون کا جن پر تو نہ ٹھہر سکا وہ دیوار قریب گرنے کے تھی اگر
گرتی تو مال اوس کے نیچے سے ظاہر ہو جاتا تو لوگ لے جاتے وہ دونون یتیم محروم رہتے اس لئے مین نے
اوس کی مرمت کی بے مزدوری کے اور کہا خضرؑ نے اے موسیٰ تم نے سمجھا تھا کہ تمھارے برابر علم کسی کو نہین
اور خدا کے بندے ایک سے ایک ایسے ہیں کہ تمھارا علم اون کے نزدیک رائی اور سرسون کے برابر ہے پس
اب جاؤ تم سے ہم سے جدائی ہے اور دو تین باتین پند کی مجھ سے یاد رکھو اوّل خوش خلق لوگون میں رہیو تب
عزت و وقار ہوگا اور ترش روئی اور غروری کسی بات پر مت کیجیو کہ اللہ اوسکو دوست نہیں رکھتا اور دوسری
سوا اللہ کے اور کسی سے حاجت مت مانگیو خواہ اپنے واسطے یا غیر کے تب مقبول ہو گے پس حضرت خضر علیہ السّلام یہ کہکر غائب ہو گئے

بیان وفات حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السّلام کا

حضرت موسیٰ خضر سے رخصت ہو کر اپنی قوم مین آئے لوگون نے اون سے کہا اے حضرت آپ خضر سے کونسا
علم سیکھ کے آئے سو بیان کیجیے حضرت نے کہا جو مین دیکھ سن کے آیا ہون سو تم سے بیان کرنے کے قابل نہیں
سوا نبی کے جب تیس برس موسیٰ و ہارون کو اوس میدان تیہ مین گذرے موسیٰ کو وحی نازل ہوئی اے موسیٰ
فلانے روز فلانے وقت فلانی جگہ ہارون کو اپنے پاس بلاؤن گا جب یہ ارشاد ہوا موسیٰؑ روز موعود کے منتظر رہے
جب روز وعدہ آیا ہارون کو فرمایا اے بھائی چلو اس میدان سے فلانے باغ مین پس دونون حضرات اپنی قوم
سے نکل کر ایک باغ میں گئے اوس کے نیچے ایک نہر جاری دیکھی اور اوس کے کنارے ایک تخت تکلف
کا دھرا پایا حضرت ہارون اوس پر جا بیٹھے اور کہا اے بھائی یہ کیا خوب جگہ ہے یہاں رہا چاہیئے تب خدا کے
حکم سے ملک الموت نے آکے جان اون کی قبض کی موسیٰ نے یہ دیکھ کر تاسف کیا اور اکثر قول یہ ہے کہ ہارون کو
اوس تخت سمیت اللہ نے آسمان پر لے لیا اور بعض کہتے ہیں کہ زمین کے نیچے لے گئے بعد اس کے موسیٰؑ نے
اپنی قوم سے جا کے کہا کہ ہارون نے انتقال کیا یہ سن کر بنی اسرائیل نے موسیٰؑ سے کہا کہ وہ مرے نہیں شاید
تم نے مارا ہوگا حضرت نے فرمایا مین نے نہین مارا خدا جانتا ہے وے بولے اگر تم نے نہین مارا تو اون کی لاش
ہم کو دکھلاؤ تب موسیٰ نے خدا سے دعا مانگی لاش ہارون علیہ السّلام کی اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اوتاری یا نیچے

سے زمین کے نکالی تب اُنھون نے از سرتاپا لاش اون کی دیکھی کچھ اثر اوس پر نہ پایا پھر بھی اون کے مرنے پر یقین
نہ کیا اور کہا اے موسیٰؑ ہارون کو تمھین نے مارا اس بات کو قوم نے موسیٰؑ سے اسواسطے کہا کہ ہارون کو دوست رکھتے
تھے اون سے پھر موسیٰؑ نے خدا سے دعا مانگی ہارون کو زندہ کیا ہارون نے کہا اے قوم مجکو میرے بھائی موسیٰؑ نے نہین
مارا مین خدا کے حکم سے مرا ہون یہ کہہ کر پھر جان بحق تسلیم کی اور غائب ہو گئے تب انھون کو یقین ہوا اون کے
مرنے کا پس اس تیہ مین موسیٰؑ اپنی قوم کے پاس پھر آئے اور یوشع اون کے بھانجے تھے اون کو خلیفہ
اپنا بنا دیا جب تین برس گذرے ملک الموت موسیٰؑ کے پاس آئے حضرت نے پوچھا اے ملک الموت تو
میری زیارت کو آیا ہے یا روح قبض کرنے کو وہ بولے مین روح قبض کرنے کو آیا ہون حضرت نے کہا
کس راہ سے تو میری روح قبض کرے گا بولے منہ سے حضرت نے کہا منہ سے مینے خدا سے تکلم کیا انھون نے کہا آنکھ سے
نکالون گا کہا آنکھ سے مین نے خدا کا نور دیکھا ہے انھون نے کہا پیر کی راہ سے حضرت نے فرمایا پیر سے چل
کر طور پر گیا تھا اونھون نے کہا مین خدا کے حکم سے تیری روح قبض کرون گا پس موسیٰؑ غصہ مین آئے
اور کہا اے عزرائیل کتنے ہزار کلام مین نے خدا سے بلا واسطہ کئے کوئی بیچ مین واسطہ نہ تھا پس اوس کی
عزت کی قسم ہے مین ابھی جلدی جان تسلیم نہیں کرون گا خدا سے میرا اور بھی سوال ہے ملک الموت یہ سُن
کے چلے گئے جناب باری مین عرض کی خدایا تجکو خوب معلوم ہے جو موسیٰؑ نے مجکو کہا کہ اس وقت مین جان تسلیم
نہیں کرون گا تب خطاب آیا اے موسیٰؑ تو میری طرف آنے کو راضی نہیں وہ بولے الٰہی مین راضی ہون مگر
ایک بار تیرے دیدار کی تمنا رکھتا ہون کہ طور پر جا کر مناجات اور شکر کرون اور کلام تیرا سنون ہزار جان میری
فدا ہوجیو تیرے کلام پر پس موسیٰؑ نے خدا کے حکم سے طور پر جا کر عرض کی خدایا مین نے اپنی آل اور اولاد اور امت
تجھ پر سونپی تو اپنی رضا پر قائم رکھیو اور راہ حرام سے باز رکھیو اور حلال روزی دیجیو میری امت ناتوان ہے
پس ندا آئی اے موسیٰؑ زمین پر عصا مار جب مارا پھٹ کے دریا نکلا پھر حکم ہوا دریا پر مار جب مارا ایک سنگِ
سیاہ اوس کے اندر سے ظاہر ہوا پھر حکم ہوا اس سنگ پر عصا مار جب مارا وہ پتھر دو ٹکڑے ہوا اوس مین سے
ایک کیڑا نکلا منہ مین گھانس لے کر اللہ کا ذکر کرتا ہوا تسبیح پڑھ رہا تھا سُبْحَانَ تَرَانِي وَتَسْمَعُ كَلَامِي وَتَعْرِفُ
مَكَانِي وَتَرْزُقُنِي فِي قَلْبِ حَجَرٍ ۔ ترجمہ اے پاک پروردگار میرا تو مجکو دیکھتا ہے اور کلام میرا سنتا ہے اور
جگہ میری تو جانتا ہے اور روزی میری پتھر کے اندر پہونچاتا ہے کسی کو محروم بھوکا تو نے نہین رکھا اپنے فضل
وکرم سے پس جناب باری سے ارشاد ہوا اے موسیٰؑ قعر دریا تحت الثریٰ مین پتھر کے اندر کیڑے کو مین روزی
پہونچاتا ہون اوسے نہین بھولتا ہون تیری امت کو کیونکر بھولون گا تب موسیٰؑ کوہ طور سے خوش ہو کر اوتر آئے

اور راہ میں آکر کیا دیکھتے ہیں کہ سات آدمی ایک قبر کھود رہے ہیں اُنھوں سے پوچھا تم کس کے واسطے یہ قبر کھودتے ہو اونھوں نے کہا یہ گور خدا کے دوست کے لئے ہم کھودتے ہیں تم بھی آؤ اس میں شریک ہو ثواب پاؤ گے جب گور تیار ہوئی اونھوں نے موسیٰؑ سے کہا کہ جو صاحب گور ہے وہ تمہارے قد کے برابر ہے ایک بار تم اوتر کے دیکھو تمہارے قد کے برابر ہوئی یا نہیں تب موسیٰ نے گور میں اوتر کے لیٹ کے دیکھا اور کہا کہ یہ کیا خوب جگہ ہے کاشکے یہ گور میرے ہی واسطے ہوتی تو کیا خوب تھا اوسی وقت جبرئیل نے ایک سیب بہشت سے لاکر حضرت کے سامنے رکھدیا اونھوں نے اوسکو سونگھا جان اون کی بحق تسلیم ہوئی اور فرشتون نے اونکو نہلا دھلا کے بہشت کا کفن پہنایا اور نماز جنازہ پڑھکر اوسی قبر میں دفن کر کے قبر کو چھپا دیا اس لئے کوئی نہیں جانتا کہ موسیٰ کی قبر کہاں ہے روایت کی گئی ہے کہ جب عزرائیل موسیٰؑ کی جان قبض کرنے کو آئے موسیٰؑ نے غصہ ہو کر ایک طمانچہ اون کے چہرے پر ایسا مارا کہ آنکھ اون کی نکل پڑی اُنھوں نے جناب باری مین جا کے فریاد کی الٰہی تجکو معلوم ہے موسیٰ نے مجکو ایک طمانچہ ایسا لگایا کہ ایک آنکھ میری جاتی رہی اندھی ہوگئی اور اگر وہ تیرا کلیم نہ ہوتا تو ہم ہر دو آنکھیں اوس کی نکال ڈالتے پس ندا آئی اے عزرائیل تو جا کے موسیٰؑ سے کہہ کہ تم کو حیات دنیا اور منظور ہے تو گائے کی پشت پر ہاتھ رکھ کے دیکھ کہ کتنی پشم اوس مین آتی ہے اوتنی ہی عمر تم کو دین گے اگر تم چاہتے ہو موسیٰؑ نے جب یہ بات اون سے سُنی اپنے دلمین سوچا کہ آخر ایک دن مجکو مرنا ہے تب عزرائیل سے کہا کہ خدا کے حکم سے اب جان میری قبض کر موسیٰ علیہ السلام کی عمر ڈیڑھ سو برس کی ہوئی تھی پس اون کے حکم سے اون کی جان قبض ہوئی اور بعض روایت مین یون لکھا ہے کہ ملک شام جبارون کے فتح کرنے کے بعد انتقال فرمایا واللہ اعلم بالصواب

قصہ یوشع بن نون اور بنی اسرائیل کا اوس تیہ سے نکلکر جبارون کے ملک فتح کرنیکا اور قصہ عابد بلعم بن باعور کا

خبر ہے کہ بعد وفات موسیٰؑ کے بنی اسرائیل اوس تیہ مذکور مین اور سات برس رہے جب چالیس برس بموجب میعاد اللہ کے اوس تیہ مین پورے ہوئے کہتے ہیں کہ یوشع بن نون موسیٰؑ کے جو بھانجے تھے مریم کے بیٹے اللہ نے اون کو پیغمبری دی اور فرمایا کہ بنی اسرائیل کو اس تیہ سے نکالکر ملک شام جبارون کا قبضے مین لاکر تم سب مصر میں جا رہو تب یوشعؑ مطابق ارشاد الٰہی قوم بنی اسرائیل کو لے کر شام مین گئے بعضے مردودون کو تہ شمشیر کیا اور بعضون

کو رونق اسلام دی پس وہان سے فتحیاب ہوکر شہر ایلیا مین جاکر اکثر مردودون کو قتل کرکر اوس شہر پر قابض
ہوکر پھر بلقا مین آئے یہ بڑا شہر پایۂ تخت بادشاہ کا نام بالق تھا سپاہ و رعیت اوسکی بہت تھی حضرت یوشعؑ
کو دیکھ کے خود بادشاہ بالشکر جرّار مقابلے کو آیا ہرچند کہ شجاعت دکھائی مگر کارگر نہ ہوئی اور یوشعؑ نے اون
سب مردودون کا محاصرہ کیا آخر کافرون نے ہزیمت پائی بلعم بن باعور کے پاس جاکے استمداد چاہی
اور کہا آپ مقبول خدا ہیں ہمارے لئے دعا کرین کہ دشمنون پر فتح پاوین اوس نے کہا یوشع پیغمبر ہین اور
سپاہ و لشکر خدا کا فرستادہ ہمکو کیا طاقت کہ ہم اون پر بددعا کرین تم سب دین موسیٰ کا قبول کرو ایمان لاؤ
وہ نبی مرسل تھا پس ان مردودون نے کہا ہم ہرگز موسیٰؑ کا دین اختیار نہ کرین گے اگر تم ہمارے حال
پر دعا نہ کروگے تو تم کو دار پر کھینچین گے عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ بلعم بن باعور اس بات کو
سُن کے دل مین کچھ خوف لایا مگر دعا نہ کی پس اوس کی عورت بہت خوبصورت تھی وہ اُس پر عاشق و فریفتہ
تھا اوس بادشاہ نے اوس کو بہت روپیہ دے کر راضی کیا تو وہ راہزن ایمان اور گمراہ تھی روپیہ کے لالچ
سے اپنے شوہر سے سفارش کی کہ تم دعا کرو ہماری خاطر بادشاہ کے لئے پس بلعم بن باعور نے اپنی عورت کی خاطر
اور اوس بادشاہ کے خوف سے اور خدا سے ڈر کر آخر حیلہ کیا اونھون کو ایک فعل ناشایستہ بنا دیا کہ تم اچھی
اچھی عورتین جوان خوبصورت نار بستان چودہ چودہ برس کی لا کے اونکو یوشعؑ کی لشکرگاہ مین بھیجدو اغلب ہے
کہ وہ سب اون کو دیکھ کر فریفتہ ہوکر مرتکب زنا ہووین گے تب اوسکی شومی سے وہ ہزیمت پاوین گے اور تم فتح
پاؤگے تب وہ بادشاہ بالق فاسق گمراہ نے ویسی ہی فاجرہ عورتین منگوا کے یوشعؑ کے لشکرون مین بھیجدیا پر
خدا کے فضل سے وہ نیک کردار سب اوس فعل بد سے بچ رہے پھر بلعم کی عورت آکے اوس سے کہنے لگی تم
اگر بددعا نہ کروگے تو مجھے طلاق دو تب ناچار ہوکر بلعم نے چاہا کہ حجرے مین جاکے بددعا کرے اوسوقت دو شیر
حجرے مین سے نکل آئے اور اوس پر حملہ کیا تب اپنی جورو سے کہا اے بی بی اس بات کو جانے دے مجھے
شرم آتی ہے خدا کو کیا جواب دوں گا پیغمبر کا عمل ہونا اس شہر مین بہتر ہے پھر اوس کی عورت اوس سے
بولی جب تک کہ تم ان کے لئے بددعا نہ کروگے تب تک مین تم سے نبولونگی پھر چاہا کہ خلوت مین جاکے دعا مانگے
ناگاہ دو سانپ اوس کو کاٹنے آئے پھر اپنی جورو کو کہا تو خدا سے ڈرین نبی پر کیونکر بددعا کرون پھر عورت اوسکی
بولی کہ پھر تم ایک مکر لائے ہو اگر تم میری بات نہیں سنتے ہو تو مجکو طلاق دو تب بلعم ناچار ہوکر گھر سے نکل ایک
گدھے پر سوار ہوکر جنگل کیطرف لے گیا اور دوسرا چلا اوس کا تھا جب کتنی دوگیا گدھا چلنے سے راہ مین کھڑا ہو رہا ہرچند
کہ مارا تو بھی قدم آگے نہ بڑھایا تفسیر مین لکھا ہے کہ خدا کے حکم سے گدھے نے اوس سے یہ بات کہی کہ اے

بلعم یہان سے پھر گھر کی طرف چلو بددعا مت کرو اس سے باز آؤ گنہگار ہوگے آگ مین جاؤگے پس گدھے سے یہ بات
سنکے وہ ڈرا راہ سے پھرا اتنے مین ابلیس آدمی کی صورت بنکر راہ مین اوس سے بولا اے بلعم تو کیون نیک راہ سے
پھرتا ہے وہ بولا یہ گدھا مجکو منع کرتا ہے کہ اس امر سے باز آؤ اور مین بھی جانتا ہون یہ بُرا کام ہے شیطان نے اوس
سے کہا کہ تم کو جس نے اس راہ سے پھرایا وہ شیطان تھا کیونکہ گدھے نے بھی کسی سے بات کی ہے ثواب یہ ہے
کہ تو دعا کر بالق کے حق پر اور وہ سب دور ہون تم ہی اس شہر مین سب قوم بالق پر سرداری کروگے خدا کیطرف اونکو
بلاؤ تم کو مانینگے اور تابعدار ہونگے تم اون کے پیغمبر ہوگے اور نیک عورت تیرے ہاتھ لگے گی بلعم ابن باعور نے ان
باتون کو سن کے پہاڑ کی طرف عزم کیا جہان اوس کا چلا تھا پیادہ وہان گیا اور دعا کی گدھا یہان رہا اوس دن
کی دعا سے بنی اسرائیل نے شکست پائی یوشعؑ نے متحیر ہو کر گھوڑے سے اوتر کر سر زمین پر رکھ کر درگاہ الٰہی مین
مناجات کی یا رب ہم شہر کے در پر آج چھ مہینے سے پڑے ہین اس امید مین کہ ان جبّارون کا ملک فتح کر کے
تیرا حکم بجا لادین اور شکر کرین اور جو کچھ مال و متاع اونھون کا ہم پاوین سب آگ مین جلا دیوین اور آجکی لڑائی
جو جیتا وہ بغیر تیری مدد کے نہین اور ہم نے جو ہزیمت پائی ہے بے حکم تیرے نہین ندا آئی اے یوشعؑ اس قوم
مین ہمارا ایک بندہ مقبول ہے وہ اسم اعظم میرا پڑھتا ہے اوس کو مین نے بزرگی دی ہے وہ اوس نے پڑھ
کے دعا کی مین نے قبول کیا تب تم نے شکست پائی یوشعؑ نے سر زمین پر رکھکر عرض کی الٰہی تو اُس کا مرتبہ اور بزرگی چھین
لے تب اون کی دعا سے اللہ نے اسم اعظم معہ لباس تقویٰ بلعم سے چھین لیا تب آپ نے سر سجدے سے اوٹھایا
اور بنی اسرائیل کو اس سے خبر دی تب یوشعؑ نے ایک ہی حملہ سے بنی اسرائیل کے ساتھ ہو کر اون کا محاصرہ کیا بعد
اوس کے بلعم بن باعور نے دعا کی اجابت نہ ہوئی پس دوسرے دن کہ روز جمعہ تھا یوشعؑ اور بنی اسرائیل نے ملکر
اون جبّارون کے ساتھ لڑائی شروع کی خدا کے حکم سے زمین لرزے مین آئی حصار ٹوٹ پڑا چارون طرف غازیون کی تلوار
چلی لڑتے لڑتے جب شام قریب ہوئی یوشعؑ کے دل مین خوف آیا اندیشہ کرنے لگے کہ توراۃ مین ہفتہ کے دن سوائے
عبادت کے لڑائی کرنا اور دنیا کا کام کرنا وغیرہ ممنوع ہے ولیکن سوچے اگر آج کے دن فتح نہ ہوگی تو کل قوم جبّارونکی
آکے ایک ہی حملہ سے لے لیگی اور ہمکو نکال دے گی تب روبسوئے آسمان کر کے دعا مانگی کہ اے پروردگار اسوقت
تو آفتاب اپنی قدرت سے حرکت دے کر اور دو گھڑی دن زیادہ کر اللہ نے اون کی دعا قبول کی اور دو گھڑی دن
بڑھا دیا اور آفتاب ٹھہر گیا اس دو گھڑی کے عرصہ مین شب ہفتہ کی شام ہوتے ہوئے بنی اسرائیل فتحیاب ہو کر سجدۂ
شکر بجا لائے اور وہ مردود سب زیر شمشیر ہوئے اور توریت مین مال غنیمت حلال نہ تھا اونھوں کا مال جو پایا سب آگ
مین ڈال دیا کچھ نہ جلا کیونکہ حکم ایسا تھا جو غنیمت مین پاتے آگ لگا دیتے اگر اوس مین سے مال کچھ باقی رہجاتا یا کوئی کچھ

باقی رہ جاتا یا کوئی کچھ اوس میں سے چرا لیتا تو آگ اوس مال کو نہین جلاتی علامت مقبولیت اور نامقبولیت کی یہی
تھی تب سب کے نام سے قرعہ ڈالا نام چور کا اوٹھا اوس مال کو منگوا کے پھر آگ میں ڈالا تب سب جلا پس بلعم بن باعور
نے آکے یوشع ؑ کو تعظیم اور تکریم سے سلام کیا آپ نے فرمایا اے بلعم تمھارے واسطے میں نے بددعا کی تھی تب مرتبہ اور
بزرگی تمھاری اللہ نے تم سے چھین لی تم کو مین بشارت دیتا ہون کہ تین حاجتین تمھاری اللہ کے پاس بحال رہین
یہ سن کے بلعم پر غم ہوا اور اپنی جورو سے کہا اے بدذات بدبخت تجکو مین نے کہا تھا کہ پیغمبر دن پہ بددعا چلتی نہیں
مین نے گناہ کیا میری بزرگی اور کرامت اللہ نے لے لی وہ بولی کہ تم نے تین سو برس فقیری کمائی اور کمالیت حاصل
کی تمھاری مقبولیت باقی کچھ نہ رہی بلعم بولا تین دفعہ تین حاجت کی دعا باقی رہی وہ بولی اسوقت میرے لئے ایک دعا کرو باقی دو
دعائیں تمھارے واسطے رہین وہ بولا نہیں ہون دعا روز جزا کے لئے رہنے دے خدا سے مجکو نجات مانگنا ہے آتش دوزخ
سے پھر بولی اے صاحب میرے لئے ایک دعا صرف کرو کہ اللہ مجکو جمال بخشے ہرچند کہ بلعم نے کہا کہ جمال صورت تیری
سب عورتوں سے زیادہ ہے وہ نہ مانی آخر بلعم نے ناچار ہو کر اس کے لئے دعا کی اس وقت اسکی
صورت سے تمام گھر اُجالا ہوگیا۔ اور خدا کے غضب سے صورت بلعم کی تبدیل ہوگئی
چہرے پر سیاہی آئی تب اوسکی عورت خلوت مین ایک جوان منگوا کر ہر روز عیش کرتی ایک دن اوس نے دیکھا کہ
بیگانے مرد سے عیش کرتی ہے تب طیش مین آکر جورو کو بددعا دی تب اوس عورت کی شکل سیاہ کتیا کی
ہوگئی اور فرزند سب اپنی مان کی محبت سے رونے لگے بنی اسرائیل اور شہر کے لوگون نے اون سے کہا کہ یہ تمھاری
مان نہیں کتیا ہے اور بلعم بن باعور سے کہا کہ اے بلعم اپنی جورو کے لئے دعا کر کہ اوسکی ہیئت اصلی پھرے تب لوگون
کے کہنے سے بلعم نے اپنی جورو کے حق میں دعا کی خدایا تو اسکو صورت اصلی بخشدے پھر خدا کی قدرت سے جو صورت اوس
کی اوّل کی تھی پھر ہوگئی پس اے مومنو ذرا غور کرو دیکھو بلعم بن باعور بڑا درویش تھا باوجود اوس کے اللہ کی ایک
نافرمانی نفس امارہ کی پیروی سے کی تھی اپنی جورو کی بات سے مردود ہوا پس جو شخص نفس امارہ کا تابع ہوگا
بیشک جگہ اوس کی دوزخ ہے اور جو کوئی نفس امارہ کی پیروی نہیں کرے گا سو جنت مین جاوے گا چنانچہ حق تعالے
فرماتا ہے فَأَمَّا مَنْ طَغٰى ۙ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۙ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ؕ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ
عَنِ الْهَوٰى ۙ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ؕ ترجمہ پس جس نے شرارت کی اور بہتر سمجھا دنیا کا جینا
سو دوزخ ہی ہے اوس کا ٹھکانا اور جو کوئی ڈرا اپنے پروردگار کے پاس کھڑے ہونے سے اور بچایا خواہش
نفس کو بدی سے پس تحقیق بہشت ہی ہے اوس کا ٹھکانا کہتے ہین کہ یوشع نے مطابق الہام الٰہی کے بنی اسرائیل
کو فرمایا کہ چلو شہر بلقان مین جا کے جہاد کرین اور خدا کی درگاہ مین سجدہ کرتے ہوئے دعا مانگو تب بنی اسرائیل

نے یوشعؑ کے فرمانے سے زبان عبرانی مین حِطَّۃٌ حِطَّۃٌ کہا یعنے حِطْ عَنَّا خَطَایَانَا اے رب گناہ ہمارے بخشدے اور بعضے ٹھٹھے سے حِطَّۃٌ کی جگہ حِنطَۃٌ کہنے لگے یارب ہم کو گیہون دے ہم چالیس برس کے بعد میدان تیہ سے آئے ہیں اور بعضے سجدے کی جگہ چوتڑ کے بل ہٹنے لگے اور ہنسی کرتے پھر شہر مین گئے اون پر وبا آئی دوپہر مین قریب ستر ہزار آدمیون کے مرگئے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس بات کو وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ الخ ترجمہ اور جب کہا ہم نے داخل ہو اُس گاؤن مین پس کھاؤ اوس سے جہان چاہو تم بافراغت اور داخل ہو دروازے مین سجدہ کرتے ہوئے اور کہو بخشش مانگتے ہیں ہم تب بخشین گے ہم تمہارے واسطے خطائیں تمہاری اور البتہ زیادہ دین گے ہم نیکی کرنے والون کو پس بدل ڈالا اونھون نے بات کو جنھون نے ظلم کیا تھا سوا اوس کے جو کہا گیا واسطے اون کے پس اوتارا ہم نے اوپر اُن کے جو ظلم کرتے تھے عذاب و با آسمان سے بسبب اس کے کہ تھے فسق کرتے اور بعضے کہتے ہیں کہ اللہ نے آگ آسمان سے نازل کی تھی۔ اُن کے جلانے کو غرض سبھون نے پھر توبہ استغفار پڑھا تب خدا نے اپنے فضل وکرم سے عفو فرمایا قول اکثر کا یہ ہے کہ جب بنی اسرائیل میدان تیہ میں تھی اوس وقت موسیٰ کے ساتھ لڑائی میں جانے کو اللہ نے فرمایا تھا کہ سجدہ کرتے ہوئے اور حِطَّۃٌ کہتے ہوئے ملک شام میں داخل ہو جیو پس شاید کہ یہ نافرمانی حین حیات میں موسیٰ کی بنی اسرائیل سے صادر ہوئی تھی اب یوشعؑ نے اونھون کو لے کر اوس شہر میں جاکر بت پرستوں کو قتل کرکے بادشاہ کو اون کے دار پر کھینچا اور شہر کو اپنے قبضے مین لیا پھر کوہستان کی طرف اطراف شام کے دو شہر تھے۔ عماد اور صیفون وہاں جب سب نے یوشعؑ کے پاس آکے دین موسیٰ قبول کیا پھر وہاں سے کوہ اردی اور سلم کی طرف متوجہ ہوئے وہاں کے حاکم کا نام بارق تھا یوشع کے وہاں جاتے ہی وہ اور اوس کے تابع جتنے تھے دین اسلام سے مشرف ہوئے اور وہان سے پھر مغرب کی طرف گئے وہاں پانچ شہر تھے پانچوں شہر کے بادشاہ مل کر حضرت یوشع سے لڑنے کو مستعد ہوئے آخر خدا کے فضل سے یوشع نے اون پر نصرت پائی اور کافر سب ہزیمت پاکے غاروں میں جا گھسے لشکر یوشع نے وہان جاکے اون کو واصل جہنم کیا اور بادشاہوں کو نکال کر دار پر کھینچا منقول ہے کہ خدا تعالیٰ نے اون کے واسطے ایک شکنجہ بھیجا تھا اوس شکنجے نے سب کو مار ڈالا تب یوشع نے نصرت پائی پس حضرت یوشع نے سات برس کے اندر اکتیس[۳۱] بادشاہوں کو مار کر تمام ملک فتح کرکے بنی اسرائیل پر تقسیم کردیا اور لوگوں پر احکام توریت جاری کر دیئے بعد اوس کے کالوت کو اپنا خلیفہ اور ولی عہد کرکر ۳۸۹۰ تین ہزار آٹھ سو نوے یا دسویں[۱] انتقال فرمایا منتظم مین لکھا ہے کہ عمر اون کی ایک[۱۶۹] سو اونہتر برس کی تھی۔

[۱] بعد وفات آدم علیہ السلام کے

بیان نبوّت کالوت علیہ السّلام کا

جامع التواریخ مین منتظم سے لکھا ہے کہ کالوتؑ بن یوفنا اولاد شمعون بن یعقوب سے تھے اور وہ مریم کے شوہر تھے وہ مریم جو موسیٰؑ کی بہن تھیں اور کالوت پیغمبر مرسل تھے بموجب وصیت حضرت یوشعؑ کے آپ نے جمیع مہمات بنی اسرائیل کے اپنے ذمّے لئے تھے پیچھے فراغ امور شرعی وغیرہ کے بجرب بارق بادشاہ ملک سلم میں گئے کہ وہ دین سے برگشتہ تھا۔ اوس کو اور اوس کی عیال کو حبس قید کیا اور دس ہزار کافر کو قتل کیا باقی سب پہاڑون مین بھاگ گئے تھے کہتے ہیں کہ بارق کے ساتھ ستر آدمی صاحب ملک محبوس تھے اور سب کے ہاتھ اونگلیاں کاٹ کر پھینکدی تھیں اور روٹی توڑ توڑ کے اونھوں کے سامنے ڈالدیے وہ مثال کتّوں کے اوندھے ہو کے منہ سے اٹھا کے کھالیتے اسی طرح اون کو ذلیل و خوار کر کے مصر میں آئے بعد چند روز کے یشادش نام اپنے بیٹے کو قائم مقام اپنا کر کے انتقال فرمایا قصص الانبیا میں لکھا ہے ساٹھ برس کے بعد بنی اسرائیل مصر میں آئے چالیس برس قصبہ مذکور میں رہے اور بتیس برس جہاد میں گذرے بعد اوس کے مصر اور شام میں اور ملکوں میں جا کے سکونت اختیار کی ابتک اولاد ان کی اُن ملکوں میں ہے

قِصّہ حزقیلؑ بن ثوری علیہ السلام کا

تفسیر میں لکھا ہے کہ حزقیل مردے کو زندہ کرتے تھے اور نام اون کا اللہ تعالےٰ نے قرآن مین ذوالکفل رکھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاذْكُرْ إِسْمَعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ ترجمہ اور یاد کر اسمٰعیل کو اور الیسعؑ کو اور ذوالکفل کو اور ہر ایک بہتروں سے تھے اور حزقیل کو اللہ نے نبی کر کے بھیجا آپ نے ایک دن بنی اسرائیل کو خدا کے فرمانے سے جہاد میں جانے کا حکم کیا اُن لوگوں نے مرنے کے خوف سے جہاد کو قبول نہ کیا اللہ کے غضب سے اون پر علّت طاعون یعنی وبا نازل ہوئی اکثر اوس میں مر گئے اور کتنے آدمی مارے ڈر کے نکل بھاگے جب ایک سو کوس پر گئے وہین ایک آواز مہلک ایسی آئی کہ سب کے سب مر گئے اور بسبب کثرت مُردوں کے اون کو شہر میں لا کے گاڑ نہ سکے تب چاروں طرف ایک دیوار کھینچکے سب مُردون کو وہان رکھدیا آفتاب کی گرمی سے سب مُردے سڑ گئے تھے جامع التواریخ میں لکھا ہے ابن عباس نے اوس کو روایت کیا کہ چار ہزار آدمی اوس میں موئے تھے اور حسن بصری نے آٹھ ہزار آدمی اور وہب ابن منبہؒ نے کہا اسّی ہزار آدمی مرے تھے حزقیلؑ بعد سات روز کے اعتکاف سے نکل کر شہر سے باہر جا کر دیکھتے ہیں کہ صرف ہڈیاں اون سب کی

رہ گئیں اور گوشت پوست سب گل گیا تھا دل مین رحم آیا جناب کبریا میں عرض کی الٰہی تو نے میری قوم کو ہلاک کیا پھر اون کو زندہ کر ندا آئی اے حزقیل یہ سب وبا کے ڈر سے شہر سے نکل بھاگے تھے اور میرے قبضۂ قدرت کا خیال نہ کیا اس لئے مین نے اُن کو مار ڈالا پھر تمھاری دعا سے زندہ کیا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وَھُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ الخ ترجمہ کیا نہ دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کے کہ نکلے اپنے گھروں سے موت کے ڈر سے اور وہ تھے ہزاروں پس اون لوگون کے واسطے اللہ نے کہا مرجاؤ پھر جلادیا اون کو تحقیق اللہ صاحب کا فضل ہے اوپر لوگون کے ولیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے پھر وہ لوگ جی کر شہر میں آئے کہتے ہیں کہ انھون کے بدن سے اور اون کی نسل کی بدن سے جب عرق نکلتا مردے کی بو آتی اور پھر وہ سب اپنی اپنی میراث پر جا بیٹھے اور کبھی متابعت اور کبھی مخالفت حزقیلؑ کی کرتے اور دین موسیٰؑ چھوڑ کے رفتہ رفتہ بُت پرستی شروع کی اور حزقیل یہان سے ہجرت کرکے دیار شام زمین بابل مین جارہے اور وہان انتقال فرمایا اور درمیان دجلہ اور کوفے کے مدفون ہوئے

ذکر الیاس بن یاسین بن محاص بن امام عغرار بن ہارون کا اور وہ نبی مرسل تھے

چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَاِنَّ اِلْیَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ ترجمہ اور تحقیق الیاس ہے رسولون سے مروی ہے کہ بعد حزقیل کے ایک مدت تک بنی اسرائیل مین کوئی نبی مبعوث نہ ہوا کہ وعظ و نصیحت امر و نہی اُنکو سنا کے ہدایت کرے ہر قوم منتفرق ہو کر شام اور مصر اور ملکون مین جا رہی اگرچہ بعضے علما حضرت موسیٰؑ کے دین پر اون کو تحریص و ترغیب دیتے تھے اور وہ راہ نیک بتانے تھے مگر اون کو پذیرا نہ ہوتی رفتہ رفتہ بُت پرستی اور زناکاری اور فعل شنیع اختیار کئے اور تھوڑی قوم موسیٰؑ کے دین پر رہ گئی بعد اوس کے حق تعالیٰ نے حضرت الیاس کو اون پر مبعوث کیا اون کے زمانے میں ایک بادشاہ تھا شام مین اوس نے ایک بُت تراش کر اوس کا نام بعل رکھا اوس کو پوجتے تھے اور لوگون کو بھی پوجنے کو کہتے تھے اور الیاسؑ اوس کے پوجنے سے خلق کو منع فرماتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِذْ قَالَ لِقَوْمِہٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ ۝ ترجمہ جب کہا الیاسؑ نے اپنی قوم کو کیا تم کو ڈر نہیں کیا تم پکارتے ہو بعل کو اور چھوڑتے بہتر بنانے والے کو جو اللہ ہے رب تمھارا اور تمھارے اگلے باپ دادون کا اے لوگو ایسے جبار خالق و مالک کو چھوڑ کر بت پرستی کرنا یہ کام بنی آدم کا نہیں پھر بت پرستون نے حضرت الیاس کی بات نہ مانی اور تکذیب

کی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَكَذَّبُوهُ فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ؕ ترجمہ پس جھٹلایا اوس کو پس تحقیق البتہ وہ حاضر کئے جاینگے قیامت کے دن مروی ہے کہ الیاس علیہ السلام حضرت ہارون علیہ السلام کے اولاد مین تھے اللہ نے اونکو شہر بعلبک مین بھیجا کہ وہان کے لوگون کو بعل کے پوجنے سے منع کرین اور بعضون نے کہا کہ قوم بنی اسرائیل میں ایک عورت تھی نام اوس کا بعل تھا اوس کی ایسی صورت تھی کہ بتان آزر نزدیک اوسکے رخسارہ ماہ فریب کے محض سنگ تھے اوسی کو لوگ پوجتے تھے اور حضرت الیاسؑ وہان کے لوگون کو منع فرماتے تھے اور اللہ کی طرف ہدایت کرتے پس وہ بادشاہ ایمان لایا اور حضرت الیاسؑ کو وزیر اپنا بنایا اور قدر و منزلت ان کی کرتا پھر بعد چند روز کے راہ ضلالت پکڑی قوم کے ساتھ ملکر بت پرستی شروع کی تب حضرت الیاس نے اوس سے خفا ہو کر اون پر قحط کی دعا کی تب اونکی دعا سے تین برس تک پانی نہین برسا ملک مین قحط نازل ہوا کھائے بغیر بیل بکری دنبے گھوڑے اونٹ ہاتھی سب مرنے لگے لوگون نے کہا یہ قحط نازل ہوا الیاس کی بددعا سے اوسکو جہان پاؤ مار ڈالو اور الیاسؑ ایک بڑھیا کے مکان پر گئے اس لئے کہ حضرت کی وہ معتقدہ تھی اوس کا ایک بیٹا تھا نام اوس کا الیسع اوس کو حضرت کی خدمت مین دیا اور حضرت اوس کو لے کر دربدر شہر بشہر پھرتے رہے بعد تین برس کے اوس بادشاہ طیفور سے آکے کہا آج تین برس سے تم پر قحط اور تکلیف گذرتی ہے لازم ہے کہ تم جسے پوجتے ہو اسی سے مانگو کہ پانی دے اور اس بلائے قحط سے نجات بخشے اور اگر اس سے نہ ہو تو تم خالق ارض و سما کو پوجو مانو ایمان لاؤ تو ضرور تمکو اس بلا سے نجات دیویگا پس الیاسؑ کے کہنے سے انھون نے اسیوقت اپنے بت معبود سے جا کے نجات مانگی اوس سے کچھ جواب نہ ملا پس انھوں نے الیاسؑ کے آگے عرض کیا کہ آپ ہمارے واسطے دعا کریں کہ اس بلا سے خلاصی پاویں تب آپ پر ایمان لاویں گے۔ تب الیاس نے خدا کی درگاہ میں اون کے لئے دعا مانگی اوسی شب کو پانی برسا تر کاری گھاس غلہ زمین سے اُگنے لگا قحط جاتا رہا پھر بھی اونھون نے جھٹلایا اور ایمان نہ لائے گمراہی مین بعل کو پوجتے رہے حضرت الیاس نے اون کے لیے نجات کی دعا اس لئے کی تھی کہ خدا کیطرف سے وحی نازل ہوئی اے الیاس تیری دعا سے میرے بندے اس قحط مین بہت مارے گئے تب اونھون نے پھر جناب باری مین عرض کی الٰہی تو نے میری دعا سے اُن پر قحط نازل کیا اب میری دعا سے پھر سب کی بھلائی کر غرض الیاس نے جب دیکھا کہ کافرون نے آخر بت پرستی نہ چھوڑی تب الیسعؑ کو اپنا قائم مقام اور خلیفہ کرکے اوس قوم مین سے نکل گئے اور اون کو اللہ تعالیٰ نے زندگی دم صور تک دی اور بحر و بر مین اون کو رہنے کا حکم کیا پھر اللہ نے اوس قوم پر الیسعؑ کو نبی کیا آپ نے سب کو دعوت کی خدا کی راہ بتائی پھر اون کو بھی نہ مانا اور جھٹلایا آخر سب مردود رہے پھر چند روز کے بعد الیسع علیہ السلام نے بھی انتقال فرمایا مروی ہے کہ بعد الیسع علیہ السلام کے سات سو برس تک

کوئی نبی ان پر مبعوث نہ ہوا صرف علما و فضلا تھے وہ خدا راہ انکو بتاتے مگر کوئی نہیں سنتے بعد اوس کے حنظلہ علیہ السلام کو اللہ نے اُن پر بھیجا

قِصّہ حنظلہ عَلیہِ السّلام کا

حق تعالیٰ نے حنظلہ علیہ السلام کو حکم کیا کہ بنی اسرائیل کو کہدے کہ اپنے خالق ارض و سما کو پوجین بت پرستی چھوڑیں تب حنظلہؑ خدا کے فرمانے سے ہر روز شہر کے چارون دروازون پر جا کے بنی اسرائیل کو پکار کر کہتے اے لوگو خدا کو واحد جانو اوسکو پوجو اور ماتو بت پرستی چھوڑدو یہ شیطان ہی نے تمکو گمراہ کیا اللہ سے ڈرو جو تمھارا رب ہے اون گمراہون نے کہا اے حنظلہؑ ہمارا یہی رب ہے جو ہم پوجتے ہیں حضرت نے اون سے کہا اے قوم تمھارے باپ دادے بتون کو نہیں پوجتے تھے تم کیوں پوجتے ہو کیا تم کو شرم نہیں آتی خدا سے نہیں ڈرتے ہو تم پر عذاب نازل ہوگا جیسا کہ تمھارے آگے نافرمان لوگوں پر بلائیں نازل ہوئی تھیں اور تم سب عذاب خدا برداشت نہیں کر سکو گے ہر چند کہ حضرت نے اونکو خوف دلایا ہرگز ایمان نہ لائے اور تکذیب کی اور اون کے مار ڈالنے کو مستعد ہوئے اوس شہر کا بادشاہ کہ نام اوس کا طیفور بن طیغاوس کہ بارہ ہزار غلام اور گنج بیحد اور لشکر بیشمار اوس کا تھا اوس مردود نے حکم کیا کہ حنظلہ کو پکڑ کے مار ڈالو اور حضرت رات دن قصر بام پر چڑھ کے پکارتے اللہ کی طرف دعوت کرنے راہ بتاتے اور بنی اسرائیل اون کے رات دن کے پکارنے سے آرام نہین کر سکتے نہ سوتے ایک شب آپ نے کہا اے قوم بت پرستی چھوڑ دو نہین تو فردا خدا تعالےٰ تم پر بلا نازل کرے گا مرگ مفاجات آویگی پس چونکہ وے موت سے بے خبر تھے موت کیسی ہے نہین جانتے تھے کیونکہ سات سو برس تک کوئی اون مین سے نہیں مرا تھا اس لئے حنظلہ کی بات کو باور نہیں کرتے جب غضب الٰہی ہوا دوپہر کے بیچ میں ہزارون آدمی واصل جہنم ہوئے باقی لوگ اوس بادشاہ طیفور کے پاس جا کر سوختہ دل ہو کے کہنے لگے اے جہان پناہ آج مرگ مفاجات سے بہت سے آدمی ہماری قوم میں مر گئے طیفور عقل کے بھونے اُن سے کہا کہ یہ مرگ مفاجات نہین یہ حنظلہ کے شور و غل سے رات دن تم سوتے نہیں پاتے ہو کثرت بیداری سے گرمی نے غلبہ کیا یہ موت بیہوشی کا عالم ہے وہ سب نہیں مرے اگر تم آزمانا چاہتے ہو تو سیخ چبھو کے اون کو دیکھو آپ سے اوٹھ بیٹھین گے پس طیفور مردود کے کہنے سے اون گمراہون نے ویسا ہی کیا پر کچھ حس و حرکت اون میں نہ ملی پھر طیفور سے جا کے کہا آپ نے جو فرمایا تھا سو ہم نے کر دیکھا کچھ حس و حرکت نہ ملی طیفور بے شعور نے اون سے کہا کہ سچ ہے وے مُردے

ہون گے پس اوس بادشاہ طیفور مردود نے ایسا ایک بلند خانہ بنایا کہ بارہ ہزار برج اوس بیں تھے حکم
کیا کہ ہر برج بین ایک غلام زرہ پوش ننگی تلوار ہاتھ میں لے کے متعین رہے کیونکہ موت اس قصر پر
آنے نہ پاوے اگر آوے تو مارے تلواروں کے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالو اور دروازے گنبدون کے بند کردو اور درمیان
اون گنبدون کے ایک کوٹھری لوہے کی بنوالی اوس بیں سنگ مرمر لگایا اور تخت اور نعمتیں اقسام طرح کی اوس میں
رکھ دین اور شمعین روشن کیں تب وہ مردود اوس تخت پر جا بیٹھا اور کہنے لگا اب مجکو موت کیا کرسکتی ہے
اس لوہے کی کوٹھری کے اندر کس طرح آوے گی اب تو راہ بند ہے اس گھمنڈ میں تھا کہ اچانک ایک مرد
بڑا ہیبت والا درمیان اوس گنبد کے کہ جہاں وہ مردود تخت پر بیٹھا تھا کھڑا ہوا دیکھا مارے ڈر کے چونک اوٹھا
ایسا کہ جان نکلنے پر تھی اوس سے پوچھا کہ تم کون ہو یہاں کس طرح آئے اوس نے کہا میں عزرائیل ہوں طیفور نے
کہا تم یہاں کیوں آئے وہ بولے میں تیری جان قبض کرنے کو آیا ہوں طیفور بولا آج مجکو ذرا مہلت دو کل جو چاہو
سو کیجیو تب ملک الموت چلے گئے چونکہ زندگی طیفور کی ایک دن اور بھی باقی تھی پس ملک الموت کے
جانے کے بعد وہ مردود وہاں سے نکل کر اون غلامون کو جو گرداگرد اوس کے برجون میں چوکیدار تھے مارنے
لگا کہ کیون تم نے عزرائیل کو یہان آنے دیا کیون نہیں مار ڈالا اونھون نے کہا اے جہان پناہ ہم نے
اوس کو نہیں دیکھا کہ کس طرح یہان آیا بعد اس کے طیفور اوس گنبد میں جا کے دیکھتا ہے کہ ایک سوراخ ہے
سمجھا کہ اوس کے اندر سے عزرائیل آیا پھر اوس سوراخ کو بند کر کے بے پروا ہوا پھر اوس تخت پر جا بیٹھا کوئی
نہیں معلوم کرسکتا کہ اوس کا دروازہ کدھر ہے پھر جب نظر کی عزرائیل کو اوسی جگہ گنبد کے اندر دیکھا جہاں کل دیکھا تھا
پوچھا تم کس راہ سے یہان آئے اونھون نے کچھ جواب نہ دیا فوراً جگر میں ہاتھ ڈال کے جان اوس مردود کی اور اون
بارہ ہزار غلامون کی جو اوس کی حفاظت میں گرداگرد چوکیدار تھے ایک پل میں قبض کر لی پھر نہ وہ قصر رہا اور نہ
گنبد نہ حشم نہ صغیر نہ کبیر رہا سب کے سب جہنم رسید ہوئے اور پانی دریا اور چشمہ کا سب سکھادیا نبی اسرائیل یہ حال
دیکھ کے متعجب ہوئے حیرت بین آگئے نہ ملک رہا نہ حشم نہ پانی سب ویران ہوا پس حنظلہ نے اونھوں سے کہا کہ
اگر تم خدا پر ایمان لاؤ گے اور میری رسالت کا اقرار کرو گے تب تم اس عذاب سے نجات پاؤ گے اونھون نے
کہا یہ سب بلا اور مصیبتیں تمہاری بدخواہی سے ہم پر نازل ہوئیں اگر تم ہمارے بیچ میں نہ ہوتے تو کچھ ہم پر یہ مصیبتیں
نہ ہوتیں یہ کہہ کر دست درازی کرنا چاہتے تھے کہ حنظلہ اون کے بیچ بین سے نکل گئے بعد اوس کے خدا تعالےٰ
نے ایک سانپ ایسا اون کے واسطے بھیجا کہ اوس شہر کا طول و عرض چھتیس ۳۶ کوس کا تھا اوس سانپ نے
ایکبارگی چاروں طرف اوس کے احاطہ کر لیا اور شہر کو دبانا شروع کیا تاکہ مقامات اون پر تنگ ہو جائیں اور

دشمنوں سے دھواں نکلکر اکثر لوگوں کو ہلاک کر ڈالا بعد چندے روز کے حنظلہؑ نے جہان فانی سے رحلت فرمائی اور جو
جو نعمتیں بنی اسرائیل نے شام کے عمالقہ سے پائی تھیں سب اپنے تصرف میں لائے اور عمالقہ یہاں سے
ہزیمت پاکر زمین مغرب میں جا رہے پھر ایک مدت کے بعد قصد کیا اور بولے کہ بنی اسرائیل سے جا کے اپنی
مملکت اور نعمتیں چھین لیں کب تک ہم اس ملک میں رہینگے اور دُکھ اٹھا دینگے چلو شام میں اپنے باپ دادا کی
میراث پر بیٹھیں دخل کریں اور اونھوں سے لڑ بھڑ کے مرجائیں یہ بہتر ہے پس قوم عمالقہ اس تدبیر میں تھی اور بنی اسرائیل
اس سے غافل تھے تمام دن فسق و فجور میں مستغرق رہتے اس بدبختی کے مارے اللہ تعالی نے اون میں
سے پیغمبری اور بادشاہت چھین لی تب ذلیل و خوار ہو گئے عمالقہ آ کے اون سے لڑائی کر کے اوس تابوت
سکینہ اور مال و دولت کو اون سے چھین کے زمین مغرب میں لے گئے اور وہی تابوت سکینہ سبب تھا اون
کے اقبال کا اب اون میں نہ بادشاہی رہی کہ آرام سے کھا دیں اور نہ کوئی پیغمبر رہا کہ اوس کی دعا سے دشمن مقہور
ہووے سب غریب و عاجز ہو گئے اور اون کے بیچ میں کوئی عالم و فاضل بھی نہ رہا کہ اون کو ہدایت کرے اور شریعت
سکھاوے سب گمراہ ہو گئے اور وہ تابوت سکینہ جو عمالقہ نے اون سے چھین لیا تھا وہ آہنی تھا اوس میں قفل مضبوط
لگے تھے کہتے ہیں کہ اوس تابوت کا سر مثل بلی کے سر کے تھا جس کسی کے تئیں حاجت ہوتی تو اوس تابوت
سکینہ کے چاروں طرف پھر کے دعا مانگتا تو خدا تعالی حاجت اوس کی پوری کرتا اور جب دشمنوں سے لڑائی پڑتی
تو اوس تابوت کو سامنے رکھتے اُس سے ایک آواز نکلتی مثل آواز بلی کے اور اوسی آواز سے دشمنوں کے دل میں
ہیبت آجاتی تب بھاگ جاتے اور مومن سب اوس کی برکت سے فتح پاتے آسایش و آرام ملتا مگر اوس
تابوت کے اندر کیا چیز تھی کوئی نہیں کہہ سکتا اللہ تعالی فرماتا ہے وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ
التَّابُوتُ الخ ترجمہ اور کہا اون کو اون کے نبی نے نشان اوس کی سلطنت کا یہ ہے کہ تم ایک صندوق
جس میں دل جمعی ہے تمہارے رب کی طرف سے اور باقی اُس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہیں موسیٰؑ اور ہارونؑ کی
اولاد اٹھا لاویں گے اوس کو فرشتے اُس میں نشانی پوری ہے اگر تم یقین رکھتے ہو خبر ہے کہ اوس تابوت کے اندر
موسیٰؑ کا عصا اور ہارون کا ایک عمامہ تھا اور ترنجبین جو آسمان سے اون کی قوم کے لئے میدان تیہ میں اوتری تھی
اوس کا مذکور اوپر ہو چکا اور تختیاں توریت کی شکستہ جو موسیٰؑ نے زمین پر مار کر توڑی تھیں اس تابوت کے اندر
تھیں یہ قصص الانبیاء اور توریت میں لکھا ہے اور تفسیر میں بھی مرقوم ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک صندوق چلا آتا
تھا اوس میں تبرکات تھے موسیٰؑ اور ہارونؑ کو جب جنگ پیش آتی اوس کو سردار کے آگے لے چلتے اور
دشمن پر حملہ کرتے تو اوس وقت اوس کو آگے دھر لیتے پھر اللہ اوس کی برکت سے فتح دیتا جب بنی اسرائیل

بدنیت ہو گئے وہ صندوق اون سے چھین گیا عنیم کے ہاتھ لگا اب جو طالوت بادشاہ ہوا وہ صندوق خود بخود رات کے وقت اوس کے گھر کے سامنے آموجود ہوا سبب اس کا یہ تھا کہ عنیم کے شہرین جہان اوس کو رکھا تھا اون پر بلائیں نازل ہوئیں شہر ویران ہوا مروی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص غریب مسکین تھا اوس کی دو جورویں تھیں ایک نے لڑکا جنا اور دوسری نے نہین جنا لڑکے والی نے اوس سے کہا کہ تم نے ایک لڑکا بھی نہین جنا اوس نے کہا اے بی بی اللہ تعالیٰ کسی کو بے چاہے فرزند دیتا ہے اور کسی کو چاہنے سے بھی نہین دیتا اور مین تو اوس کی درگاہ سے امیدوار ہون کہ تم کو بے چاہے اوس نے لڑکا دیا مجکو بھی دے گا پس دلگیر ہو کر اوس نے تمام شب خدا کی عبادت کی اور سجدے مین رکھ کر دعا مانگی حق تعالیٰ نے دعا اوس کی قبول کی ایک فرزند صالح اوس سے ہوا نام اُس کا شموئیلؑ رکھا جب بڑے ہوے چالیس برس کی عمر مین نبی ہوئے

قصۂ شموئیل نبی علیہ السلام کا

شموئیل نبی نے جب خدا کے طرف سے لوگوں کو دعوت کی بنی اسرائیل اُن پر ایمان لائے اور کہا کہ جو تابوت سکینہ ہم سے عمالقہ چھین لے گئے سو اون سے جاکے لڑکے لے آوین سبھون نے یہ عہد کیا اور کافرون نے تابوت کو لے جاکے آگ پر دھر دیا خدا کے فضل سے نہ جلا اور توڑنا چاہا نہ ٹوٹا تب کہنے لگے یہ تابوت بنی اسرائیل کے خدا کا ہے اس واسطے نہین ٹوٹتا ہے نہ آگ میں جلتا ہے تب ناپاک جگہ میں لے جاکر ڈال رکھا کہ لوگ اوس پر غائط و بول کریں پس جو مردود اوس پر غایط و بول کرتا ناسور ہو وا یسے کے مرض مین مبتلا ہو کر مرجاتا پھر بتخانہ میں لیجاکے بتون کے نیچے ڈال رکھا بتوں نے اوسکو دیکھ کے تنظیم و تکریم سے سر زمین پر جھکا دیا بہرصورت وہ سب مردود جب اس سے ناچار ہوے تب اوس تابوت کو دو بیلون پر لاد کر ہانک دیا اور فرشتون نے اوس کو بیلون سمیت طالوت کے گھر پہونچا دیا

قصۂ طالوت کے پادشاہ ہونے کا

ایک دن بنی اسرائیل نے شموئیلؑ نبی سے کہا کہ اے حضرت ہمارے لئے آپ دعا کرین کہ ہم کو اللہ تعالےٰ پھر سلطنت دیوے کہ خدا کے دشمنون کو مار کر زیر کرین اور ایک سردار ہم پر مقرر کردیوے کہ ہم جہاد کریں اس بات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى ترجمہ تو نے دیکھی ایک جماعت بنی اسرائیل مین موسے کے بعد جب کہا اونھون نے اپنے نبی کو کھڑا کر دیوے ہمارے واسطے ایک بادشاہ کو ہم لڑائی

کریں اللہ کی راہ میں وہ بولا یہ بھی توقع ہے تم سے کہ اگر حکم ہو تم کو لڑائی کا تب تم نہ لڑو وے بولے ہم کو کیا ہوا کہ ہم نہ لڑیں اللہ کی راہ میں اور ہم کو نکال دیا ہے ہمارے گھر سے اور اپنے بیٹون سے پھر جب حکم ہوا اون کو لڑائی کا پھر گئے مگر تھوڑے اون میں سے اور اللہ کو معلوم ہے جو ظالم ہیں تفسیر میں لکھا ہے کہ بعد حضرت موسیٰؑ کے ایک مدت تک بنی اسرائیل کا کام بنا رہا پھر جب اون کی نیت بری ہو گئی اون پر غنیم مسلط ہوا جالوت بادشاہ کافر نے اون کے اطراف کے شہر چھین لئے اور لوٹا اور بندی کر کے اونکو لے گیا باقی وہان سے بھاگ کے لوگ شہر بیت المقدس میں جمع ہوئے اور حضرت شمویل پیغمبر سے یہ کہا کہ کوئی بادشاہ با اقبال مقرر کردو کہ بغیر سردار با اقبال کے ہم لڑ نہیں سکتے طالوت ایک شخص تھا بنی اسرائیل میں کسی کے چوپائے چرا تا تھا ایک دن ایک چوپایہ اوس سے گم ہوا مالک چوپایہ نے اوس سے اسکی قیمت مانگی اوسکو یہ مقدور نہ تھا کہ قیمت اوس کی دے ڈالے آخر ناچار ہو کر شمویل نبی کے پاس گیا کہ مالک چوپائے سے اوس کے لئے سفارش کریں کہ قیمت اوس کی معاف کرے شمویل نبی نے اوس سے پوچھا تمھارا کیا نام ہے اوس نے کہا میرا طالوت نام ہے تب شمویل نے اوسکو بغور دیکھا کہتے ہیں کہ جبرئیل نے ایک شاخ درخت بہشت سے لاکر شمویل کو دی اور کہا کہ جس کا قد اس عصا کے برابر ہو گا وہ بنی اسرائیل کا بادشاہ ہو گا اور نام اوس کا طالوت ہے جب شمویل نے طالوت کا قد اس عصا سے ناپا موافق اوس کے ہوا تب آپ نے بنی اسرائیل سے کہا کہ خدا تعالیٰ طالوت کو تم میں بادشاہ کرے گا قولہ تعالیٰ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا الخ ترجمہ اور کہا اون لوگون کو اون کے نبی نے کہ اللہ نے کھڑا کر دیا تمھارے لئے طالوت بادشاہ کو اور انھون نے شمویل نبی سے کہا کہ کیونکر ہو گی اُسکو سلطنت ہمارے اوپر اور اوس سے ہمارا حق زیادہ ہے سلطنت میں اور اوسکو ملی نہین کشایش مال کی اور ایک چوپایہ اوس سے گم ہوا تھا اوس کی قیمت دے نہ سکا وہ کیونکر ہمارا بادشاہ ہو گا حضرت شمویل نے فرمایا قولہ تعالیٰ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَيْكُمْ الخ ترجمہ تحقیق اللہ نے اوس کو پسند کیا تم سے اور زیادہ کشایش دی علم میں اور بدن میں اور اللہ تعالیٰ دیتا ہے ملک اپنا جسکو چاہے اور اللہ کشایش والا ہے سب جانتا ہے اور بنی اسرائیل نے طالوت کو حقیر جان کے اوس پر التفات نہ کیا اور کہنے لگے اے نبی اللہ نشانی اوس کی بادشاہی کی کیا چیز ہے تب ہم مانیں گے اور اُس کے مطیع فرمان ہون گے حضرت شمویل نے کہا کہ نشانی اوس کی بادشاہی کی یہ ہے کہ وہ تنہا جا کے تابوت سکینہ دیار عمالقہ سے تم کو لا دے گا قولہ تعالیٰ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖ الخ ترجمہ اور کہا اون کو اون کے نبی نے نشانی اوس کی سلطنت کی یہ ہے کہ آوے تمھارے پاس ایک صندوق جس میں دل جمعی ہے تمھارے رب کی طرف سے اور بقیہ وہ چیزیں جو چھوڑ گئے موسیٰ اور ہارون کی اولاد او ٹھا لاویں گے اوس کو فرشتے اوس میں نشانی ہے پوری تم کو اگر

یقین رکھتے ہو پس شموئیل نے طالوت کو اقبال مند دیکھ کے کہا کہ تم بنی اسرائیل میں بادشاہ ہو گے میدان کی طرف جاؤ تابوت سکینہ وہان پاؤ گے بنی اسرائیل کو لاؤ پس اون کے کہنے سے وہ میدان کی طرف جاکے کیا دیکھتے ہیں کہ تابوت سکینہ کو ایک رتھ پر دو بیلون کی گردن پر ہانکے فرشتے لئے آتے ہیں طالوت جاکر اوس پر بیٹھے اور ہانکتے ہانکتے بنی اسرائیل کے گروہ مین لے آئے اور بعضے کہتے ہیں کہ شب کو فرشتے خدا کے حکم سے اوس تابوت کو طالوت کے گھر پہونچا گئے بہر حال تابوت سکینہ بنی اسرائیل کو طالوت نے جب پہونچا دیا وے دیکھ کے متعجب ہوئے اور اون کو بادشاہ اپنا بنایا اور مطیع فرمان ہوئے بعد اس کے طالوت نے شکر خدا بجالا کر بنی اسرائیل سے کہا کہ چلو ہمارے ساتھ جہاد کو تب اونھون نے قبول کیا اور شموئیل نے ایک زرہ آہنی طالوت بادشاہ کو عنایت فرمائی اور کہا کہ یہ زرہ جس کے بدن پر راست آوے گی اوس کے ہاتھ سے جالوت بادشاہ مارا جائے گا

بیان لڑائی طالوت بادشاہ کی جالوت کے ساتھ اور مارا جانا جالوت کا داؤد پیغمبر علیہ السلام کے ہاتھ سے

جب طالوت حضرت شموئیل سے رخصت ہو کر معہ غازیون کے روانہ ہوئے روایت مین آیا ہے کہ اسی ہزار آدمی تھے جالوت کے ساتھ لڑنے کو گئے مخبرون نے جاکے اوس کو خبر پہونچائی یہ سنتے ہی وہ ناہنجار کمر ہمت باندھ کر اور لشکر جرار نابکار جو اوس کا تھا لے کر مستعد بجنگ ہوا اور بنی اسرائیل ہمراہ طالوت کے کوچ کرتے ہوئے چلے جاتے تھے طالوت نے اون سے راہ مین کہا چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ الخ ترجمہ پس جب جُدا ہوا طالوت فوجین لے کر کہا اللہ تم کو آزمانے والا ہے ایک نہر سے پس جس نے پانی پیا اوس کا وہ میرا نہیں اور جس نے اوس کو نہ چکھا وہ ہے میرا مگر جو کوئی بھرے ایک چلو پانی اپنے ہاتھ سے پھر پی گئے اوس کا پانی مگر تھوڑے اون مین سے یہ کہہ کر چلے بعد قطع منازل بیان درمیان فلسطین کے وہ نہر ملی پانی اوس کا نہایت صفا مثل آب حیات کے تھا لشکریون نے مارے پیاس کے باوجود ممانعت طالوت بادشاہ کے اوس نہر سے پانی پی لیا مگر تھوڑے لوگون نے نہیں پیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ترجمہ پس پی گئی قوم پانی اوس کا مگر تھوڑے سے لوگ پس جنھون نے اون کی ممانعت نہ سنی انھون نے زیادہ پانی پی کر اور پیاس بڑھائی جتنا پیتے اوتنا ہی پیاس غالب ہوتی تب طالوت نے اونکو ناچار رخصت کر دیا اور

بعضون نے روایت کی ہے کہ پانی پیتے پیتے زبان اون کی نکل پڑی تھی پیٹ پھول کر مر گئے اور جنھون نے موافق حکم طالوت کے ایک قطرہ پانی نہ پیا وہ آرام سے رہے ترجمہ کلام اللہ مین لکھا ہے کہ کل آدمی طالوت کے ساتھ اسی ہزار تھے اوس مین سے تین سو تیرہ آدمی جالوت کی لڑائی مین رہے اور اوس مین داؤد علیٰ نبینا وعلیہ السلام اور اون کے باپ اور چھ بھائی تھے راہ مین لشکر کے ساتھ آتے وقت تین پتھر ملے وہ پتھر بولے کہ ہم کو اوٹھا لے جا جالوت کو ہم مارین گے تب داؤد علیہ السلام نے اون پتھرون کو ساتھ رکھا لشکریون نے طالوت سے کہا کہ ہم تھوڑے ہین جالوت کا لشکر بہت ہم اون سے مقابلہ نہیں کر سکین گے اور اون مین بعضون نے کہا اگرچہ ہم تھوڑے ہیں مگر ہمارا خدا مددگار ہے قولہ تعالیٰ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ٥ ترجمہ بہت جگہ جماعت تھوڑی غالب ہوئی جماعت کثیر پر اللہ کے حکم سے اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے جب سب جالوت کے مقابلہ میں آئے کہنے لگے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ ترجمہ اور جب سامنے ہوئے جالوت کے اور اوس کی فوجون کے بولے یعنے طالوت کے لشکری اے رب ہمارے ڈالدے ہم میں جی مضبوط ہے اور ٹھیرا ہمارے پاؤن اور مدد کر ہماری اس کافر قوم پر جالوت نے جب طالوت کے لشکر کی طرف دیکھا اون کی دلیری پر متعجب ہوا اور اوس کو شرم آئی اس بات سے کہ ہم لاکھ آدمی جری ہیں وہ تین سو تیرہ آدمی ضعیف کے ساتھ ہم کو لڑنا کچھ مردی نہین تب طالوت کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ جو سپاہ تو لڑنے کو لایا یہ قابل میرے لڑنے کے نہیں بہتر یہ ہے کہ خیال باطل چھوڑدے میری اطاعت قبول کر نہین تو میرا سامنا کر میدان میں آ تب طالوت نے حکم کیا اپنے لشکر میں کہ تم مین کوئی ایسا ہے کہ جالوت مردود کا سر کاٹ کے جلدی لے آوے اور جالوت مردود کو کہلا بھیجا کہ ہم اللہ کی راہ مین لڑنے آئے ہین تو مت گمان کر کہ سپاہ میری قلیل اور لشکر تیرا بہت ہے خدا میرا بزرگ ہے وہ مجھکو غالب کردے گا تجھ پر بہت ایسا ہوا ہے اللہ کے فضل سے کہ جماعت تھوڑی غالب ہوئی جماعت کثیر پر اور اللہ صابرون کے ساتھ ہے پس ناگاہ ایک لحظہ کے بعد ایک جوان مہیب شکل باحشمت تمام سلاح پوش گھوڑے پر سوار چوب نیزہ تلوار ہاتھ مین لے کر مخالف کے لشکرگاہ سے برصف کارزار آ کھڑا ہوا ایک نعرہ مثال خر کے مارا اور کہا کہ مین ہون جالوت تم سب کو مین کافی ہون میرے سامنے آنے جاؤ اس بات کو سن کے طالوت نے فرمایا اپنے لشکر کو کہ تم مین کوئی ہے کہ اس مردود کا سر کاٹ کے لے آوے تو اوس کو آدھی سلطنت اور اپنی بیٹی سے بیاہ دون گا آخر کسی نے جواب نہ دیا تب طالوت سست ہوا اور کہا کہ جالوت لعین اب ہم پر حملہ کرے گا کہ نبی اسرائیل کوئی اوس کے مقابلے مین آگے بڑھتے نہین یہ کہہ کر خود چاہا کہ اس مردود سے جاکے لڑے اوس وقت ایک جوان قوی نے سر پر خود رکھکے

لباس حریر پہن کے ایک چوب ہاتھ مین لے کر طالوت کو آ کے سلام کیا اور کہا کہ تم کچھ اندیشہ مت کرو خاطر جمع
رکھو اللہ کے حکم سے مین جالوت سے لڑون گا اور اوس کو مار ڈالون گا طالوت بولا تم کس قوم سے ہو اور تمھارا
نام کیا ہے وہ بولے میں اسرائیلی ہون اور میرا نام داؤد ہے اور میرے چھ بھائی ہیں آپ کے لشکر میں اوس نے
کہا کہ تم نے کبھی اوّل بھی لڑائی کی ہے وہ بولے میں اکثر سباع اور درندون سے لڑا ہون اور دو برادر اون کے
طالوت کے پاس حاضر تھے اونھون نے طالوت سے کہا کہ حضرت داؤد کبھی کسی سے لڑا نہین وہ جو کہتا ہے حضور مین
محض غلط ہے اوس نے کبھی لڑائی نہیں دیکھی اور وہ جالوت پلید بڑا لڑنے والا ہے جنگ آزمودہ ہے اُس سے
یہ کیونکر لڑ سکے گا پس طالوت نے ایک زرہ داؤد کو پہننے کے لئے دی جو زرہ کہ حضرت شموئیل نے اون کو دی تھی
کہ یہ زرہ جس کے بدن میں آوے گی وہ لڑائی فتح کریگا اور بادشاہ ہوگا اور ایک روایت ہے کہ طالوت نے
خواب دیکھا تھا کہ جس کے بدن میں یہ زرہ موافق آویگی اوس ہاتھ سے جالوت مارا جائے گا بہر صورت وہ زرہ
ہر ایک کو پہنا کے دیکھا کسی کے بدن میں موافق نہ آئی جب داؤد نے یہ پہنی اون کے بدن میں ٹھیک آئی
تب طالوت نے اون کو کہا کہ تم جاؤ جنگ گاہ میں جالوت پلید تمھارے ہاتھ سے مارا جائے گا پس اُن سے
عہد مؤکد کر کے وہ زرہ پہن کر اور وہ تین پتھر لشکر کے ساتھ آتے وقت جو راہ میں ملے تھے اور اُنھون نے کہا تھا
کہ ہم کو اُٹھا کے لے جاؤ ہم تمھارے کام آوین گے ہم اون پتھرون سے ہین کہ جن پتھرون کے برسانے سے اللہ تعالےٰ
نے قوم لوط کو ہلاک کیا تھا اون پتھرون کو لے کر داؤد معرکہ جنگ مین جالوت کے سامنے گئے جالوت نے اون سے
کہا کہ تو میرے ساتھ کون سے ہتھیار سے لڑے گا وہ بولے مین اون پتھرون سے تیرا سر توڑ کے مار ڈالون گا جالوت
نے کہا کہ بادشاہون کے ساتھ پتھر سے لڑنا نہیں چاہئے داؤد نے فرمایا کہ تو کتا ہے کتے کو پتھر سے مارنا چاہئے جالوت
نے کہا تو چلا جا ناحق مارا جائے گا مین تجھے دیکھتا ہون کہ تو نہایت غریب اور ضعیف ایک پتھر ہاتھ مین لے کر
مجھ سے لڑنے کو آیا ہے داؤد علیہ السلام نے کہا مین خدا کے حکم سے لڑنے کو آیا ہون اوس نے مجکو قوت دی ہے
تجکو اس پتھر سے مار ڈالون گا یہ کہہ کر پتھر اوٹھا کر اوس مردود پر پھینک مارا فوراً وہ جہنم واصل ہوا اور دوسری
روایت مین یہ تفسیر سے لکھا ہے کہ اوس پتھر کو فلاخن مین رکھ کے مارا جالوت کے سینے پر جا پڑا وہاں اوس کو
جہنم رسید کر کے وہیں پتھر دو ٹکڑے ہو کر ایک ٹکڑا لشکر کے داہنی طرف جا گرا اور سب کو ہلاک کیا اور ایک ٹکڑا لشکر
کے بیچ مین گرا وہ سب درہم برہم ہو کر کوئی بھاگا اور کوئی جہنم رسید ہوا قولہ تعالےٰ فَهَزَمُوهُم بِإِذْنِ اللَّهِ وَقَتَلَ
دَاوُودُ جَالُوتَ ترجمہ پس شکست دی بنی اسرائیل نے قوم جالوت کو اللہ کے حکم سے اور مار ڈالا داؤد نے جالوت
کو اور طالوت نے داؤد کو کہا کہ ماشاء اللہ تمھاری بڑی قوت ہے تم نے اکیلے جالوت کو اوس کے لشکر سمیت مار ڈالا

مجکو کیا طاقت تھی کہ مین اوس کو مار ڈالتا تفسیر مین لکھا ہے کہ شموئیل نبی نے داؤد کے باپ کو بلا کے کہا کہ اپنے بیٹون کو مجھے دکھلا اوس نے چھ بیٹون کو دکھایا جو قد آور تھے اور داؤد کو نہ دکھایا وہ قد آور نہ تھے اور بکریان چراتے تھے پھر شموئیل نے اون کو بلایا اور پوچھا کہ تو جالوت کو مارے گا اونھون نے کہا کہ مارون گا تب جالوت کے سامنے وہ گئے اور تین پتھر فلاخن میں رکھکر مارے جالوت کا سر کھلا تھا اور تمام بدن لوہے کی زرہ مین غرق تھا سر مین لگے اور پیچھے سے نکل گئے اور بعد فتح لڑائی کے طالوت نے اپنی بیٹی کو داؤد علیہ السلام سے بیاہ دیا اور داؤد بادشاہ ہوئے

بیان عداوت طالوت کی داؤد علیہ السلام کے ساتھ

روایت میں آیا ہے کہ جب طالوت کی لڑائی پر فتح پائی بنی اسرائیل نے اون سے کہا کہ تم نے جو وعدہ کیا تھا کہ جالوت کو اوسکو آدھی سلطنت اور اپنی بیٹی سے بیاہ دون گا اب وعدہ اپنا پورا کرو داؤد کو آدھی سلطنت اور بیٹی سے بیاہ دو طالوت نے کہا بیٹی میری خوبصورت اور داؤد زرد رنگ اور کبود چشم ہے اوسے نہیں دون گا اور حضرت داؤد نے بھی انکار کیا کہ اگر وہ ایسا کہتا ہے تو مین بھی بیاہ نہ کرون گا مروی ہے کہ آخر طالوت نے اپنی بیٹی کو اون سے بیاہ دیا اور نصف سلطنت دی بعد اوس کے جب طالوت نے دیکھا کہ لشکری داؤد سے موافقت رکھتے ہیں دل مین خوف کیا ایسا نہ ہو کہ سلطنت میری وہ سب چھین لین تب داؤد کو مار ڈالنے کا قصد کیا اور داؤد پہاڑ کے کنارے جا کے ایک مسجد بنا کر عبادت مین مشغول ہوئے اور عابد اور عالم ستر آدمی انکے ساتھ تھے عبادت مین بنی اسرائیل نے طالوت سے کہا کہ داؤد کے ساتھ بہت سے عابد جمع ہوئے ہین اگر وے دعا کرین تو ہم سب برباد ہو جائیں گے اور سلطنت چھینی جائیگی طالوت نے جب یہ سنا بہت لشکر ساتھ لے کر داؤد کے مارنے کو اوس پہاڑ کے نزدیک جہان اون کی عبادت گاہ تھی رات کے وقت اون کو جا گھیرا اور ننگی تلوار ہاتھوں مین لے کر چاہا کہ مسجد کے اندر گھسکر مع عابد داؤد کو مار ڈالے خدا کی مرضی ایسی ہوئی کہ خواب نے اون پر غلبہ کیا آخر طالوت مع لشکر سب سو گئے حضرت داؤد مسجد سے نکلکر کیا دیکھتے ہین کہ طالوت مع لشکر سو گیا ہے تب ننگی تلوار اوس کے ہاتھ سے لے کر پتھر پر ماری پتھر کو دو ٹکڑے کر کے اوس کے پیٹ پر تلوار اور پتھر اور ایک پرزہ کاغذ کا لکھ کے رکھدیا اور چراغ بجھا دیا اوس پرزے پر یہ لکھا تھا اے طالوت یہ تیری تلوار مین نے پتھر پر مار کر دو ٹکڑے کر دیا اگر تیرے پیٹ پر مارتا تو دو ٹکڑے کر ڈالتا اور تجکو خبر نہ ہوتی کون تیری فریاد کو پہنچتا بہتر یہ ہے کہ تو یہاں سے اوٹھ کے چلا جا عابدون کو مارنے کا قصد مت

کر دینا اور آخرت مین گنہگار ہونگا جب روز روشن ہوا طالوت نیند سے جاگ کے دیکھتا ہے کہ اپنی تلوار اور ایک
پرزہ کاغذ کا اور دو ٹکڑے پتھر کے پیٹ پر ہین ڈر کے اوٹھ کھڑا ہوا اور پشیمان ہو کر بیت المقدس مین چلا گیا
اور داؤد اپنی عبادت مین مشغول ہوئے پھر طالوت نے پیچھے چند آدمی سپاہی بھیجے کہ تم جا کے داؤد کو مع
جماعت اوس کی شبخون کر کے مار آؤ تب وے مردود حضرت داؤدؑ اور عابدون کو مارنے کے لیے گئے
اتفاقاً اوس شب کو حضرت داؤد علیہ السلام اپنی عبادت گاہ سے باہر نکلے تھے عابدون کو مسجد کے اندر
جا کے مار ڈالا طالوت کو خبر ہوئی کہ سب عابد مارے گئے اور داؤد نہین مارے گئے مطلب اس کا داؤد سے
عابدون کے مارے جانے سے پشیمان ہوا اور ڈرا داؤد کو بلا بھیجا تاکہ اون سے اپنی بیٹی بیاہ دے اور عذر
خواہی اپنی تقصیر کی کرے تب قاصدون نے داؤد سے جا کے کہا کہ آپ کو طالوت بادشاہ بلاتا ہے آپ
چلئے وہ آپ سے اپنی تقصیر کی معافی چاہتا ہے داؤد نے اس بات کو سُن کے اُن سے کہا کہ طالوت
نے گناہ کبیرہ کیا ہے بے گناہ مسلمان عابدون کو مار ڈالا ہے اور میرے بھی مارنے کا قصد کیا تھا جب تک
کہ وہ کسی لڑائی مین نہ جائے گا اور بعوض خون ہر عابد کے ایک ایک کافر کو جب تک نہ مارے گا تب تک مین
وہان نہ جاؤنگا پس قاصدون نے یہ باتین طالوت سے جا کے کہدین طالوت یہ سُن کے اپنے کردار
زشت سے پشیمان ہوا اور داؤد کا فرمان بجا لایا لڑائی مین جب معرکے مین جا کے کھڑا ہوا اچانک ایک تیر
دشمن کی طرف سے آ کے اوس کے سینے پر لگا ایسا کہ پشت سے نکل گیا وہین اوس کی جان نکل گئی اور لشکر
اُس کا ہزیمت پا کر پھر آیا اور داؤد علیہ السلام نے یہ خبر پا کر طالوت کے گھر پر آ کے اوس کی بیٹی سے بیاہ کیا اور سلطنت
کے مالک ہوئے تخت پر بیٹھے اور یہ بسبب صبر کے بادشاہی اور پیغمبری اونکو ملی اللہ تعالے فرماتا ہے وَاٰتٰہُ
اللّٰہُ الْمُلْکَ وَالْحِکْمَۃَ ترجمہ اور دی اللہ تعالے نے داؤد علیہ السلام کو سلطنت اور حکمت یعنی پیغمبری

خبر نبوت داؤد علیہ السلام کی

خبر مین آیا ہے کہ داؤدؑ یہودا ابن یعقوبؑ کی اولاد مین تھے جب تخت سلطنت پر بیٹھے اوس کے چالیس
برس کے بعد اونکو پیغمبری ملی اور قوت اون کو اللہ نے اسقدر دی تھی کہ کوئی بادشاہ اون کے ساتھ مقابلہ نہین
کر سکتا تھا چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے وَاذْکُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ اِنَّہٗٓ اَوَّابٌ ترجمہ اور یاد کر ہمارے بندے
داؤد صاحب قوت کو تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا خدا یعنی ذکر کرنیوالا اور دوسری جگہ اللہ نے فرمایا وَشَدَدْنَا مُلْکَہٗ
ترجمہ اور زور دیا ہم نے اوس کی سلطنت کو اور دی ہم نے اوس کو حکمت اور فیصلہ کرنے والی بات اور اللہ نے

اونکو

اون کو خلیفہ فرمایا یَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ الخ ترجمہ اے داؤد تحقیق ہم نے کیا ہے تجکو خلیفہ زمین مین پس حکم کر درمیان لوگون کے ساتھ حق کے اور مت پیروی کر خواہش نفس کی پس گمراہ کر دیگی تجکو خدا کی راہ سے اور اللہ تعالیٰ نے اون کو ایسا خوش آواز کیا تھا جب وہ زبور پڑھتے اون کی خوش الحانی سے بہتا پانی تھم جاتا کہتے ہیں کہ بہتر طرح کے الحان سے پڑھتے تھے وحوش وطیور پرند وچرند جمیع جانور ہوا پر اور زمین پر کھڑے ہو کر سنتے اور بیہوش ہو جاتے اور پتیان درختون کی زرد ہو جاتین اور پتھر موم ہو جاتا اور پہاڑ جنبش مین آجاتے اون کے ساتھ سب کوئی تسبیح پڑھا کرتے چنانچہ حق تعالےٰ فرماتا ہے یَا جِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَہٗ وَالطَّیْرَ ترجمہ اے پہاڑو اور اے جانورو رجوع سے پڑھو اور تسبیح کرو اوس کے ساتھ کتاب زبور کو اللہ تعالےٰ نے اون پر الہام سے فرمایا تھا ویسا الہام نہ جبرئیل پر تھا نہ میکائیل پر قصص الانبیا میں لکھا ہے اور مترجم نے بھی دیکھا کہ توریت اور زبور مین امر و نہی و عدہ و عید سوا طریق عبادت کے نہیں اور زبور پڑھنے وقت داؤد کی آواز چالیس فرسنگ تک جا پہنچتی اوس آواز سے کافر لوگ بیہوش و مُردہ ہو جاتے یہ ایک معجزہ اون کی نبوت کا تھا اور دوسرا معجزہ یہ تھا کہ خدا نے اُن کی اُنگلیون مین ایسی تاب و گرمی دی تھی کہ اون کے چھوتے ہی لوہا پگھل کر نرم ہو جاتا جیسا کہ حق سبحانہٗ و تعالےٰ نے فرمایا وَ اَلَنَّا لَہُ الْحَدِیْدَ۔ ترجمہ اور نرم کیا ہم نے داؤد کے واسطے لوہا یعنے لوہا اون کے ہاتھ میں آتے ہی مثل موم کے نرم ہو جاتا اور بے آلہ اور بے آتش کے ہاتھ سے کڑیاں موڑ کر زرہ بناتے اور لوگ بناتے ہین آگ سے کہتے ہیں کہ لوہے کی زرہ پہلے اونھین سے ایجاد ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا وَعَلَّمْنٰہُ صَنْعَۃَ لَبُوْسٍ لَّکُمْ الخ ترجمہ اور سکھائی ہم نے کاریگری بنانا ایک پہناوا تمھارا تو کہ بچاوے تم کو تمھاری لڑائی سے اور زرہ بنا کے چار سو درم کو بیچتے دو سو درم درویش محتاجون کو دیتے اور ایک سو درم اقارب کو اور ایک سو اپنی عبادت کے لئے غذا مین صرف کرتے اور اپنے اوقات کو تین طرح پر تقسیم کیا تھا چند روز عبادت میں رہتے اور چند روز لوگون کا انصاف کرتے اور چند روز اپنے کام مین مصروف رہتے

بیان مبتلا ہونا حضرت داؤد علیہ السلام کا

مروی ہے اون کے مبتلا ہونے کا یہ سبب تھا کہ ایک روز کتاب صحیفہ پیشین پڑھتے تھے اوس مین حضرت ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوب علیہم السلام کی بزرگی کا بیان لکھا پایا دل مین کہا کہ اُنھون نے خدا کے کیا کام کئے تھے جو یہ مرتبے اور بزرگیان پائین اوس وقت درگاہ باری سے خطاب آیا اے داؤدؑ اون پر مین نے بلا نازل کی تھی اونھون نے صبر کیا تب یہ مرتبہ اور بزرگی اون کو ملی پس داؤدؑ نے عرض کی الٰہی تو مجکو بھی بلا

میں مبتلا کرین بھی صبر کروں گا تا مجکو بھی یہ بزرگی ملے بعضے کہتے ہیں کہ طالوت کی سلطنت جب اون کو ملی اور
بنی اسرائیل پر بادشاہ ہوئے مارے خوشی کے کہا اللہ کی قسم مین اچھی طرح سے اُن کی عدالت کرون گا
لفظ انشاء اللہ نہ کہا اور بعضے کہتے ہیں کہ طالوت کے اعتماد پر دعا کی اے پروردگار تو گنہگارون پر رحم کر
اور اپنے کو گناہ سے پاک جانا اور اوس مین اختلاف بہت ہے حاصل کلام جبرئیل نے ایک روز
کہا اے داؤدؑ خدا نے تم کو صحت وعافیت سے رکھا تم اپنی خواہش سے دُکھ مانگتے ہو خبردار فلانے
روز تم پر بلا نازل ہوگی منقول ہے کہ ایک دن داؤدؑ اپنے گھر میں بیٹھے تھے روز موعود کو دوشنبے کے دن سترھوین
ماہ رجب کی اچانک ایک پرندہ خوبصورت کبوتر کے مانند بدن اوس کا سونے کا رنگ اور ہر پر اوس کا
رنگ برنگ مثل جواہر کے تھا اور ناخن اور چونچ مانند یاقوت کے سُرخ اور زمرد کی اور پاؤن فیروزے کے تھے
عبادت گاہ مین حضرت کے سامنے گھر کے کنارے طاق پر آ بیٹھا حضرت نے اوس کا حسن ولطافت
دیکھ کے بخواہش اپنے لڑکون کے چاہا کہ پکڑین پس وہ مرغ وہان سے اوڑ کے ایک بالاخانے پر جا بیٹھا حضرت
نے اوس کا تعاقب کیا پھر وہان سے ایک باغ مین جا بیٹھا وہان بھی گئے اور لوگون سے دریافت کیا کہ یہ کس
کا باغ ہے وہ بولے یہ باغ بطشا نام عورت ہے اوس کا ہے تب حضرت ایک بالاخانے پر چڑھ کر چارون طرف
طرف دیکھتے رہے اور اوسی باغ میں بطشا عفیفہ ننگی حوض مین اپنے نہاتی تھی نظر اوس پر جا پڑی کہتے
ہین کہ داؤد نے اسکو دیکھ کے بہت خواہش کی واللہ اعلم اور بطشا نے اوس کو دریافت کیا کہ یہ شخص مجھ پر
خواہش رکھتا ہے پس بالون سے اپنا تمام بدن ڈھانک لیا اور دل میں اون کے نہال محبت بویا اور داؤدؑ نے
اوس بالاخانے پر سے اوتر کر باغ کے پاس جا کے پوچھا یہ مرغ کس کا ہے بولے بطشا کا حضرت نے کہا
اوس کا شوہر ہے بولے چند روز ہوئے اوریا نام ایک شخص ہے اوس سے بیاہ ہوا ابتک ہم بستر نہیں ہوئی
یہ سُن کے داؤد نے اوریا کو بلا کے بہت پیار کر کے محبت سے کہا تم جہاد مین جاؤ اور بہت روپیہ پیسہ
دے کے اوسکو خوش کیا روم کی طرف بھیجا جہان کہ جانے دشوار تھی وہان جو جاتا پھر نہین آتا پس
اوریا نے وہان جا کے بہت لڑائی ماری اور فتح کی پھر وہان سے دوسری جگہ کہ نام اوس کا ناطفہ تھا وہان
جا کے بہت لڑائی کی اور درجۂ شہادت پایا اور پیچھے اوس کے لشکر نے اوس ملک کو فتح کر کے بہت مال
غنیمت لا کے حضرت داؤدؑ کو دیا اور حضرت نے اوریا کی شہادت کی خبر سن کے ایک برس تک تعزیت
کی بعد اوس کے بطشا بی بی کو اپنے نکاح مین لائے اوس کے آگے ننانوے بی بیان اون کی تھیں بطشا
کو لے کے سو بی بیان ہوئیں کہتے ہیں کہ سلیمانؑ بطشا کے بطن سے پیدا ہوئے ایک دن داؤدؑ محراب مین

بیٹھ کے مناجات کرتے تھے محراب کی دیوار توڑ کے دو شخص اجنبی اُس کے اندر سے نکل آئے حضرت دیکھ کے چونک اوٹھے اونھون نے کہا کہ مت ڈر چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۝ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ الخ ترجمہ کیا پہنچی ہے تجکو خبر دعوے والونکی جب دیوار توڑ کے آئے عبادت خانہ مین جب داخل ہوگئے داؤد کے پاس تو وہ گھبرایا اون سے وہ بولے مت گھبرا ہم دو جھگڑنے والے ہیں زیادتی کی ہے ایک نے دوسرے پر سو فیصلہ کردے ہم مین انصاف کا اور دور نہ ڈال بات کو اور بتادے ہم کو سیدھی راہ تب داؤد علیہ السلام نے اُن سے کہا کہ اپنا احوال کہو پس کہا فریادی نے قولہ تعالیٰ إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً الخ ترجمہ یہ جو ہے میرا بھائی ہے اس کے پاس ہیں ننانوے دُنبیان اور میرے پاس ایک دُنبی ہے پھر کہتا ہے مجھ سے حوالے کر مجکو دُنبی اپنی اور زبردستی کرتا ہے مجھ سے بات میں تب داؤد علیہ السلام نے اوس کے مخالف سے کہا کیون جی یہ جو بولتا ہے سچ ہے یا نہیں وہ بولا سچ ہے قولہ تعالےٰ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ ترجمہ بولا داؤد وہ بے انصافی کرتا ہے تجھ پر کہ مانگتا ہے تیری دُنبی ملانے کو اپنی دُنبیون مین پس داؤدؑ سے وہ دونون فرشتہ متخاصمین یہ سُن کر ہنس کے کہنے لگے اے داؤد باوجود تیری ننانوے عورتوں کے ہوتے پھر اوریا کی جورو کو حرص سے تم نے بیاہ کیا ایک سو عورت تم نکاح مین لائے یہ وہ مقدمہ ہے جو ہم آئے ہیں تمھارے پاس دنبی کا معاملہ لے کر یہ تم نے اپنے نفس پر ظلم کیا یہ کہہ کر دونون فرشتے غائب ہوگئے یہ جامع التواریخ مین ہے اور قصص الانبیا میں لکھا ہے کہ داؤد کے وقت مین اوریا نام ایک شخص تھا ایک عورت سے اوس کے نکاح کا پیغام تھا قریب تھا کہ اوس کا نکاح ہو جاوے اوس عورت کے وارثون کو اوریا سے کچھ خلش ہوئی اس واسطے اوس عورت کو اوس کے نکاح مین نہ دیا تب داؤد نے اوس عورت کے نکاح کا پیغام دیا اور اون کی ننانوے بی بیان موجود تھیں اگرچہ اس مین کچھ خلاف شرع او سوفت نہ ہوا ازروئے توریت اور زبور کے مگر اتنا بھی پیغمبرون کی شان سے خلاف ہے کہ شاید کوئی شبہ کرے کہ یہ درست نہیں یہ جانچ ہوئی وہ دونون فرشتے اور داؤدؑ علیہ السلام کے بیچ مین پس داؤدؑ اسبات سے بہت نادم ہوئے معلوم کیا وہ دونون فرشتے اپنی دُنبی کا معاملہ لے کر ہم کو نصیحت کرنے آئے تھے تب اپنی خطا سے معترف ہوکر بہت روئے اور توبہ کی اور سجدے مین چالیس رات دن پڑے رہے نہ کھاتے نہ پیتے شب و روز رویا کرتے یہان تک روئے کہ آپ چشم سے اون کے چارون طرف گھانس پیدا ہوئی سر سے اونچی تب جناب باری سے ندا آئی اے داؤدؑ سر اپنا سجدے سے اوٹھا تیری خطا مین نے معاف کی تب آپ نے سر سجدے سے اوٹھایا اور ایک آہ ایسی

ماری کہ آہ سے سب گھانس اون کے چارون طرف جو تھی جل گئی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَظَنَّ دَاوُدُ اَنَّمَا
فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ الخ ترجمہ اور خیال کیا داؤدؑ نے کہ ہم نے اوسکو جانچا پھر گناہ بخشوانے لگا اپنے رب
سے اور گرا جھک کر سجدے مین اور رجوع ہوا طرف اللہ کے پس ہم نے معاف کر دیا اوس کو وہ کام جبرئیلؑ نے
آ کے فرمایا اے داؤدؑ تو اوریا کی قبر پر جا کر اوس سے اپنی تقصیر کی معافی مانگ تاکہ فردائے قیامت تین
تم سے مواخذہ نہ کرے داؤدؑ نے جبرئیلؑ سے اسبات کو سن کر اوس کی قبر پر جا کر لکارا اے اوریا اے اوریا
تیسری دفعہ اوس نے جواب لبیک دیا بولا تم کون ہو جو مجکو پکارتے ہو اور نیند سے جگا دیا حضرت نے کہا مین
داؤدؑ ہون بولا یا خلیفۂ خدا آپ یہان کیون آئے حضرت نے فرمایا مین تم سے معافی چاہتا ہون اوس
نے کہا کہ اے حضرت آپ نے مجکو جہاد مین بھیجا تھا مین شہید ہوا اوس کے بدلے اللہ نے مجکو بہشت مین
جگہ دی اب میں آرام سے ہون اور جو کچھ کیا ہو گا آپ نے میرے ساتھ سو مین نے معاف کیا پس حضرت
داؤدؑ اُس سے خوش ہو کر اپنے گھر چلے گئے پھر جبرئیل نے اون سے کہا اے داؤدؑ خدا نے تم کو سلام کہا ہے
اور فرمایا پھر تم اوریا کے پاس جا کے یہ بات کہو کہ تجکو مین نے جہاد کو بھیجا تھا اپنے نفس کی خواہش سے
تو وہان شہید ہوا مین نے لبطشا سے نکاح کیا یہ تقصیر مجھ سے ہوئی تو مجکو معاف کر پس بموجب ارشاد جناب
باری کے داؤد نے اوریا کی قبر پر جا کے پکارا اوس نے جواب دیا اے حضرت پھر کیون مجکو آپ پکارتے
ہین تب احوال اپنا کھولدیا اوس کی عورت کی حقیقت سب بیان کی اپنی خطا کی معافی چاہی اوریا نے اوس
کا جواب کچھ نہ دیا داؤد بہت گریدہ ہوئے اور رو رو کے کہا اے اوریا میری تقصیر معاف کر میں نے اپنے
نفس پر ظلم کیا تب اوس نے کہا اے داؤدؑ مت رو اس بارہ میں تم کو معاف نہ کرون گا جو تم نے کیا ہے
پھر حضرت نے رو رو کے معافی مانگی پھر بھی اوس نے معافی نہ کیا تب درگاہ الٰہی سے یہ ندا آئی اے داؤد
مت رو مین نے تجکو معاف کیا حضرت نے عرض کی الٰہی اوریا مجکو معاف نہیں کرتا ہے تب حکم ہوا اے
داؤد حشر کے دن اوس کے لئے ایک قصر یاقوت سُرخ سے بناؤن گا اور اُس مین حورین بہشت کی رہین
گی اوریا کو اون پر عاشق و فریفتہ کرون گا تب اوس کے بدلے وہ تمکو معاف کر دے گا منقول ہے کہ حق
تعالیٰ نے اوسیوقت بہشت مین ایک مکان پر تکلف جواہرات سے بنا کے اوریا کو دکھایا اور اُس سے فرمایا
کہ داؤد کو معاف کر تو یہ قصر بہشت تجکو دونگا پس اوسوقت وہ یہ قصر اور حورون کو دیکھ کے عاشق ہوا اور خوش
ہو کر داؤدؑ علیہ السلام کو پکارا اے داؤدؑ مین نے تمھاری خطا معاف کی بعد اس کے داؤد خوش ہو کر اپنے گھر پر آگئے
ایک دن بنی اسرائیل جمع ہو کر کہنے لگے اے نبی اللہ آپ کو کیا ہوا ہم آپکو چالیس برس سے دیکھتے ہیں کہ کھانا پینا چھوڑ کر

غم دیدہ ہو کر پھرتے ہو حضرت نے فرمایا اے صاحبو خدا نے جب مجکو خلیفہ کیا اور تم پر نبی کر کے بھیجا مجکو منع فرمایا تھا کہ نفس امارہ کے پیچھے مت پڑیو کہ خراب ہو گے پس اس بات کو مین نے بھولکر نفس کی پیروی کی تھی ایک شخص اوریا نام مین نے اوسکو مغالطہ دے کے جہاد مین بھیجا تھا کہ اوس کی عورت سے نکاح کرون وہان وہ شہید ہو گیا اور اوس کی جورو سے مین نے نکاح کیا اس لئے خدا نے مجکو چند روز بلا مین مبتلا کیا تھا اب اللہ نے مجکو اوس سے نجات بخشی اور وہب ابن منبہؓ سے روایت ہے کہ داؤد اپنی خطا سے تیس برس تک رویا کیے۔ کہ اون کی آنکھ کے آنسو سے سات تہ کپڑے گزی کے اون کے سجدے کے نیچے تر ہو جاتے تھے کہتے ہیں کہ چار ہزار عابد اون کے ساتھ رویا کرتے سلیمانؑ اپنے باپ کے آنسو پونچھ لیتے اور حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ داؤد بعد عفو گناہ اپنے کے خشک روٹی پر بجائے نمک کے خاک چھڑک کر کھاتے اور آنسو بہاتے اور کہتے تھے کہ یہی خوراک ہے صاحب تقصیر کی کہتے ہیں کہ ستر برس تک اون کا یہ حال رہا ایک دن بیت المقدس مین جا کر سر زمین پر رکھکر روتے رہے جبرئیل جناب باری سے یہ مژدہ لائے اور کہا قولہ تعالیٰ فَغَفَرْنَا لَهُ ذٰلِكَ ۔ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝ ترجمہ پس ہم نے معاف کر دیا اسکو وہ کام اور اوس کو ہمارے پاس مرتبہ ہے اور اچھا ٹھکانا داؤد علیہ السلام نے ایک دن بیت المقدس کے منبر پر چڑھ کے شکر خدا بجا لا کر زبور پڑھ کے عرض کی الٰہی توبہ میری تونے قبول کی آواز آئی قبول ہوئی پھر عرض کی یا رب مین ڈرتا ہون کہ خطا اپنی بھول جاؤن تو میرے بدن پر ایک نشان خطا کا رکھدے تا کہ اس گناہ سے اپنے تئین نہ بھولون نشان دیکھنے سے یاد رہے تب بحسب عرض اللہ نے اون کی داہنی ہتھیلی پر ایک نشان اوس گناہ کا جو بالا مذکور ہی لکھدیا تب داؤد اوس پر ہمیشہ نگاہ کرتے تھے اپنی خطائے ماضی کو نہ بھولتے اور توبہ استغفار کرتے اور منبر پر خطبہ پڑھتے وقت وہ دست مبارک کہ جس پر نشان گناہ کا تھا سب کو دکھلاتے اوسے دیکھ کے سب ترس کرتے اور روتے جب توبہ داؤد کی خدا کے یہان قبول ہوئی تب عدل و انصاف کے تخت پر بیٹھے کہتے ہین کہ ایک دن دو دہقانی متخاصمین داد خواہ ان کے پاس آئے اون مین سے ایک نے کہا کہ اس کی بکریون نے میرا کھیت کھایا ہے آپ اس کا انصاف کر دیجیے حضرت نے منصفون کو فرمایا کہ قیمت بکریون کی اور کھیت کی ٹھیراؤ جب قیمت زراعت بکریون سے زیادہ ٹھیری حضرت نے بکریون کو زراعت والے کے حوالے کیا اور صاحب بکری داؤد علیہ السلام کے پاس سے روتا ہوا نکل آیا تب حضرت سلیمانؑ کی عمر اوس وقت سات برس کی تھی وہ دروازے پر بیٹھے تھے اس کو روتے ہوئے دیکھا حضرت نے اوس سے پوچھا تم کیون روتے ہو اوس نے کہا کہ داؤد نے انصاف کر کے میری بکریان کھیت والے کو دیدین حضرت سلیمانؑ نے اوس سے کہا کہ تم خلیفہ خدا سے جا کے

کہو اے خلیفۂ خدا اگر آپ ہمارے اس مقدمہ کو غور کر کے انصاف فرماوین تو اس غریب کے حق مین بہتر ہوگا
اوس نے بموجب ارشاد سلیمانؑ کے حضرت داؤد سے جا کے کہا داؤد نے کہا تم کو یہ بات کس نے بتائی وہ بولا سلیمانؑ
نے تب حضرت داؤدؑ نے سلیمان کو بلایا اور اون سے پوچھا کہ تم نے اوسکو میرے پاس پھر کیون بھیجا حضرت سلیمانؑ
نے کہا اے بابا جان اگر حضور اس مقدمہ کو اچھی طرح غور کر کے انصاف فرمادین تو اس غریب کے حق مین بہتری
ہوتی ہے تب داؤدؑ نے حضرت سلیمان سے پوچھا کہ کہو تم اس کا فیصلہ کس طرح ہوگا تب دونون حضرات نے اس
مقدمہ کو چکا دیا چنانچہ حق تعالے فرمایا وَدَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ اِذْ یَحْکُمٰنِ فِی الْحَرْثِ ترجمہ داؤدؑ اور سلیمان کو
دی ہدایت ہم نے جس وقت کہ حکم کرتے تھے دونون بیچ کھیتی والون نے جسوقت چگ گئین بیچ اوس کے
بکریان ایک قوم کی اور رو برو تھا ہمارے اون کا فیصلہ پس سمجھا دیا ہم نے وہ فیصلہ سلیمانؑ کو اور دونون کو حکم اور علم
دیا تھا تفسیر مین لکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے بکریان دلوادین کھیتی والون کو بدلا اون کے نقصان
کا اون کے دین مین یون تھا کہ چور کو غلام کر لیتے تھے اوس موافق یہ حکم کیا اور سلیمانؑ اُسوقت لڑکے تھے اونھون نے
بھی یہ جھگڑا اپنے پاس منگوایا اور کہا کھیتی والون کو کہ بکریان رکھو ان کا دودھ پیو اور کھیتی کو پانی دیا کرین بکری والے
جب کھیتی جیسی تھی ویسی ہو جاوے تب بکریان پھر دیجیو اور کھیتی لے لیجیو جس مین دونون کا نقصان نہو سلیمان
نے یہ انصاف کیا اور پھر داؤد بے مشورت سلیمانؑ کے کچھ داد و ستد کا حکم لوگون پر نہین کرتے ایک دن یون ہوا کہ
ایک بڑھیا سلیمانؑ کے غائبانہ حضرت داؤد کے پاس دادخواہ آئی بولی اے خلیفۂ خدا مین بڑھیا ضعیفہ عیالدار ہون
مین اپنے عیال و اطفال کے لئے دکھ محنت کر کے سر پر آٹا لاتی تھی ہوا میرے سر پر سے سب اوڑا لے گئی
میرے لڑکے بالے بھوکے مرتے ہین آپ اس کا انصاف کیجیے ہوا سے میرا آٹا دلوا دیجئے حضرت داؤدؑ نے فرمایا
اے بڑھیا ہوا پر میرا حکم چلتا نہیں ہے کیونکر تجکو آٹا دلوا دون اپنی طرف سے اس کے بدلے آٹا دیتا ہون تو لے جا
تب بڑھیا آٹا لے کر دعا کرتی ہوئی چلی دروازے پر سلیمانؑ بیٹھے تھے بڑھیا کو دیکھ کے پوچھا اے بڑھیا تو کیون آئی تھی
داؤد نے یہ انصاف کیا کہ اپنی طرف سے مجھے آٹا دلوا دیا حضرت سلیمانؑ نے کہا وہ کیا معاملہ ہے تب اوس نے
بیان کیا سلیمانؑ نے اوس کو کہا کہ تم جاؤ خلیفۂ خدا سے کہو یا نبی اللہ مین ہوا سے قصاص چاہتی ہون آٹا نہیں
مانگتی ہون تب بڑھیا نے جا کے حضرت داؤد سے قصاص مانگا حضرت نے فرمایا اے بڑھیا تو دس من آٹا
مجھ سے لے جا پر ہوا سے انتقام مت چاہ میری حکومت اوس پر نہیں چلتی کہ اوس کو پکڑ منگواؤن اور سیاست کردن
پھر بڑھیا ناچار ہو کر دس من آٹا لے کر خوش ہو کر حضرت داؤدؑ کے سامنے سے دروازے پر جب نکل آئی پھر سلیمانؑ
نے اوس سے کہا اے بڑھیا تو کیون بغیر فیصلے کے جاتی ہے پھر جا کے تو خلیفۂ خدا سے کہہ کہ مین آٹا نہیں چاہتی ہون

ایک

آپ پھیر لیجئے میری تجویز کر دیجئے پھر بڑھیا نے جا کے یہ بات کہی حضرت داؤدؑ نے اوس سے پوچھا تجھے کس نے یہ
بات بتا دی ہے وہ بولی سلیمانؑ نے تب داؤدؑ نے سلیمانؑ کو بلایا اور کہا اے بیٹے ہوا کی تجویز مین کس طرح کرون گا
وہ پکڑی جاتی نہین ہان اگر وہ صورت مجسم ہوتی تو البتہ اوس کو پکڑ منگوا تا حضرت سلیمانؑ نے کہا اے بابا جان اسکو
پکڑ کے حاصل کرنا سہل بات ہے آپ کی دعا کافی ہے آپ دعا کرین خدا کے حکم سے ہوا صورت مشخص بن کر خود
حضور میں حاضر ہووے گی مین ڈرتا ہون کہ آپ کو قیامت کے دن خدا کے پاس مواخذہ ہو وہ بڑھیا اگر آپ کا
شکوہ کرے اور انصاف چاہے تو آپ اوس وقت کیا جواب دین گے یہ سُن کے داؤد نے خدا کی جناب مین دعا مانگی
اور سلیمان نے اون کے ساتھ آمین کہا اُس وقت خدا کے حکم سے ہوا صورت مشخص ہو کر حضرت داؤدؑ کے پاس
حاضر ہوئی تب اوس بڑھیا نے ہوا سے اپنے آٹے کا دعویٰ کیا ہوا نے اوس کا یہ جواب دیا کہ یا نبی اللہ مین نے جو
کیا تھا خدا کے حکم سے کیا تھا حضرت داؤدؑ نے فرمایا وہ کیا ہے سو بیان کر ہوا نے کہا یا نبی اللہ دریا مین ایک
قوم کی کشتی تھی اوس مین ایک سوراخ ہو گیا تھا قریب ڈوبنے کے تھی آب کے گرداب مین پڑی تھی اوس قوم
نے اللہ کی نذر کی کہ اگر کشتی کو اس گرداب ہائل سے خدا بچا دے تو اس کشتی کا سب مال خدا کی راہ پر فقیرون اور
محتاجون کو دیدین گے تب خدا نے مجکو بھیجا اس بڑھیا کا آٹا لے کر اوس کشتی کے سوراخ کو بند کر دیا وہ کشتی غرق سے
بچی حاصل کلام چند روز کے بعد وہ کشتی کنارے لگی حضرت داؤدؑ کو خبر ہوئی کہ ایک کشتی نذر کی دریا کے کنارے پہونچی
ہے حضرت نے سب مال نذر کا کشتی سے منگوا کے آدھا فقیرون اور محتاجون کو دیا اور آدھا مال بڑھیا عورت کو دیا
کہ جس کے آٹے سے اوس کشتی کا سوراخ ہوا نے بند کیا تھا ایک روز داؤد نے اوس بڑھیا عورت سے پوچھا کہ تم نے
خدا کی کیا طاعت و بندگی کی تھی جو تمکو اتنا مال ملا وہ بولی کہ مین نے خدا کی کچھ بندگی نہیں کی مگر ایک دن فقیر محتاج
بھوکا پیاسا میرے پاس آیا کھانے کا سوال کیا اوس وقت بندی کے پاس ایک روٹی موجود تھی مین نے وہ روٹی
اوس کے حوالے کی تب اوسکو کھا کے پھر مجھ سے اس نے کہا کہ مین بہت بھوکا ہون اوس روٹی سے مجھے سیری نہ
ہوئی اور دیجئے مین نے اوس کو کہا کہ تم ذرا ٹھیرو مین گیہون پیس کے روٹی پکا دیتی ہون یہ کہہ کر مین آٹا پیسکر سر
پر رکھ کر لاتی تھی راہ مین ہوا سے سب اوڑ گیا مین یہ جانتی ہون مجھ پر تکلیف گذری اوس بھوکے فقیر کے سبب سے
متفکر غمناک ہو کر تمھارے پاس داد خواہ آئی تھی اتنا مال خدا کی مہر سے تمھارے ہاتھ سے مجکو ملا کہتے ہیں کہ اوس
وقت خدا کے حکم سے جبرئیل نے داؤدؑ سے آکے یہ بات کہی کہ اوس بڑھیا کو کہہ دے اتنا مال جو تو نے پایا بدلا اوس آٹے
کا ہے جو ہوا سے اوڑ گیا تھا اور اوس روٹی کے بدلے جو تو نے اوس فقیر کو دی تھی آخرت مین ستر روٹیان ملین گی
منقول ہے کہ ایک دن بنی اسرائیل نے داؤد علیہ السلام سے کہا کہ ہم احوال قیامت و داد و ستد کا دنیا مین

دیکھا چاہتے ہین تا کہ ہم کو یقین ہو کہ قیامت کے دن اسی طرح ماجرا گذرے گا تب حضرت نے اون سے
کہا کہ کل عید کے دن تم کو دکھلاؤن گا مروی ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص سردار رئیس القوم مالدار تھا
اوس کی ایک گائے تھی زرد رنگ خوشنما پاؤن اوس کے یاقوت سے اور سینگ اوس کے جواہرات سے
اور زری کپڑے سے سجا کے میدان مین وہ چھوڑ دیا کرتے اور بنی اسرائیل مین ایک عابدہ تھی اوس کا ایک
بیٹا صالح تھا دونون صحرا مین جا کے ایک عبادتگاہ بنا کے خدا کی عبادت مین مصروف تھے اون کے ساتھ
کھانے پینے کا کچھ اسباب نہ تھا مگر ایک چشمہ اوس کے کنارے جاری تھا اور ایک انار کا درخت تھا خدا
کی مہر سے ہر روز اوس مین دو انار لگتے اوس کو مان اور بیٹا کھاتے اور اوسی پر قناعت کرتے ستر برس تک
یہی حال رہا ایک روز اوس کے بیٹے نے کہا اے امان جان شہر کے اندر بازار مین بہت چیزین بکتی ہیں
جی چاہتا ہے کچھ لا کے بازار سے کھاؤن اوس کی مان نے کہا اے بیٹا یہ دو انار اللہ تعالے ہم کو بے رنج
و محنت ہر روز عنایت کرتا ہے یہ کھا کر شکر کرو دوسری چیز کی لالچ مت کر لالچ بری چیز ہے یہ کہہ کر جب
درخت کی طرف نظر کی وہ دو انار جو روزینہ لگتے تھے غائب ہو گئے اوس کی مان نے کہا اے بیٹا وہ دو انار جو اللہ
نے ہم کو روزی دی تھی بسبب بے صبری اور ناشکری کے غائب ہوئے پس ایک رات ایک دن دونون
مان بیٹے بھوکے رہے اتنے مین اجنبی ایک گائے جو اوپر مذکور ہے دونون مان بیٹے کے پاس آ کے بولی کہ مجکو
ذبح کر کے کھا جاؤ مین تمھاری حلال روزی سے ہون اوس کی مان نے کہا اے بیٹا یہ گائے چاہتی ہے کہ ہم
کو گناہ مین گرفتار کرے تب اوسکو ہانک دیا پھر آ کے موجود ہوئی ہاتھ پاؤن چھوڑ کر زمین پر سو گئی اور حلق سامنے
لا کے بولی اے میان مجکو ذبح کر کے کھاؤ مین تمھارا رزق حلال ہون تسپر بھی اونھون نے نہ مانا اور ہانک دیا
پھر آ کے موجود ہوئی تب ناچار تیسرے دن مان بیٹے نے اوسکو ذبح کیا اور کباب بنا کے کھا گئے جب وہ گائے
تیسرے دن اپنے آقا کے گھر نہ گئی آقا نے اوس کی بہت تلاش کی لوگون کو بھیجا جنگل و میدان مین نہ ملی آخر ایک
عورت دلالہ قوم بنی اسرائیل سے تھی ہر گھر مین واسطے خرید و فروخت کے جاتی تھی اتفاقا اون دونون مان بیٹے
کے گھر گئی دیکھتی کیا ہے کہ ایک گائے ذبح کر کے وہ دونون مان بیٹے کباب بنا کر کھا رہے ہین اسکو دیکھ کر دونون
مان بیٹے گھبرا گئے اور اپنے بیٹے سے کہا کہ آج کتنے برس سے ہم یہان اپنے خالق کی عبادت مین مشغول ہین
اور رزق حلال سے کھاتے ہین آخر میری بات تو نے نہ مانی بیگانی گائے ذبح کر کے کھا گئے کیا جانے خدا
ہم کو کس عذاب مین ڈالے اور رسوا کرے ملک مین پس اوس عورت دلالہ نے جا کے صاحب البقر کو خبر دی اور
نشان اوس کا بتا دیا تب صاحب گائے نے جا کے داؤد سے نالش کی کہ فلانے شخص نے میری گائے ذبح

کرکے کھائی ہے اوسی وقت داؤد نے حکم کیا کہ اسکو میرے دربار مین حاضر کرو تب پیادے سب دوڑے اور
اون مان بیٹے کو حضور مین لاکر حاضر کیا حضرت نے اون سے پوچھا تم کیون بیگانی گائے ذبح کرکے کھا گئے
اونھون نے کہا کہ اے خلیفہ خدا وہ گائے تین دن تک ہمارے دروازے پر آکر پڑی رہی ہانکنے سے بھی نہ گئی
اور بولتی تھی کہ مین تمھاری حلال روزی ہون مجکو ذبح کرکے کھا جاؤ اور ہم تو تین دن کے بھوکے تھے ذبح کرکے
کھا گئے یہ سن کے اوس رئیس صاحب بقر نے اون سے کہا کہ تم جھوٹھ کیون بولتے ہو گائے بیل نے بھی کسی سے بات
کی ہے حضرت نے اوس کا جواب دیا البتہ خدا کے حکم سے بات کرسکتی ہے القصہ صاحب گائے نے دونون مان
بیٹے سے قصاص طلب کیا حضرت نے فرمایا کہ تم ان کو معاف کرو ہزار اشرفی ہم سے لے لو وہ بولا مین ہرگز
ان کو معاف نہین کرون گا مین اپنی گائے کا قصاص لون گا پھر حضرت داؤد نے اوس سے کہا کہ اُس گائے کا
چمڑا بھر کے اشرفی مجھ سے لو اون کو اس خطا سے معاف کر اُس جاہل نے حضرت کا کہنا نہ مانا اتنے مین حضرت
جبرئیل نازل ہوئے اور کہا اے داؤد اللہ نے تم کو سلام کہا اور فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل احوال قیامت تم سے دنیا
مین دیکھا چاہتے ہین۔ تم اون سے کہدو کہ کل عید کے دن میدان مین جا کے سب حاضر ہو وہین احوال قیامت
کا وہان دیکھیں گے تب حضرت نے اونھون سے کہدیا وے سب چھوٹے بڑے زن و مرد قوم کے اوس میدان
مین عید کے روز جا کے حاضر ہوئے اور داؤد منبر پر چڑھ کے زبور پڑھنے لگے تمام لوگ خوش الحانی سے اون
کی غش مین آگئے اوس وقت جبرئیل نے حضرت داؤد سے کہا کہ اوس رئیس قوم صاحب گائے سے پوچھو
کہ اوس دن کو وہ یاد کرے کہ جس دن شام کی راہ سے فلانے سوداگر کے ساتھ تو نوکر ہو کے جاتا تھا اوس کے
ساتھ پانسو اونٹ بکری اور مال و اسباب تھا تو نے اوسکو مار کر سب چھین لیا اور مصر مین جا کے بہت نفع
اوٹھایا تھا اور پھر ملک شام مین چلا آیا تھا اتنا مال و متاع تو نے جو جمع کیا یہان تک کہ تو بنی اسرائیل
کا سرغنہ ہوا سو وہ سوداگر جسکو تو نے مارا تھا اوس کی یہ جورو اور لڑکا ہے جو تیری گائے کو ذبح کرکے کھا گئے
اور جتنا مال تیرے پاس ہے سب اون کا ہے داؤد نے یہ حقیقت جبرئیل سے سن کر صاحب گائے سے
پوچھا اوس نے انکار کیا اور کہا کہ مین نے ہرگز کسی کو نہین مارا اور مال کسی کا چھینا لوٹا نہین یہ بات کس
نے کہی جھوٹھ ہے جو آپ نے سُنی ہے اوس وقت خدا کے حکم سے زبان اوس کی گُنگ ہوئی اور ہاتھ پاؤن
نے اوس کے گواہی دی اوس کے ہاتھ نے کہا سچ ہے مین نے چھری سے اوس سوداگر کو ذبح کیا تھا اور
اوس کا اشتر و مال سب لے گیا تھا اور اسی طرح تمام اعضا نے اوس کے گواہی دی بنی اسرائیل یہ حقیقت
سن کے متعجب ہوئے اور داؤد نے کہا اے بھائی مومنو یہی حقیقت ہوگی حشر کے دن جس نے جو نیک و بد دنیا

مین کیا ہوگا قیامت مین اللہ تعالیٰ کے سامنے ظاہر ہوگا ہاتھ پاؤن اون کے گواہی دین گے جیسا صاحب بقر کے
ہاتھ پاؤن نے گواہی دی ہے اور منہ سے اوس دن بول نہ سکے گا چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰی
اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا اَیْدِیْهِمْ الخ آج مُہر کردین گے اون کے مُنہ پر اور بولین گے ہم سے اون کے ہاتھ
اور بتاوین گے پاؤن جو کچھ کہ وے کھاتے تھے دنیا مین آخر داؤد ؑ نے اون دونون مان بیٹون کو کہا کہ یہ رئیس قوم
جو صاحب گائے ہے تمھارے باپ کو مار کے تمام مال و دولت لوٹ لے گیا تھا اب خدا کے حکم سے اوسے
مار کے تم اپنے باپ کا قصاص لو اور مال و اسباب سب لے لو اوس لڑکے نے اس بات کو سُن کے اوسیوقت
صاحب گائے کا سر کاٹ لیا اور جو مال و اسباب تھا اپنے باپ کا لے لیا اور شکر نعمت منعم حقیقی کا بجالایا خبر ہے
کہ جب داؤد کی عمر آخر ہوئی موت قریب آئی جبرئیل ؑ نے ایک صندوق اون کو لادیا اور کہا اے داؤد اپنے بیٹون
سے کہو کہ اس کے اندر کیا چیز ہے جو کہہ سکے گا خلافت و سلطنت اوسکو ملے گی تب اونھون نے تمام بنی اسرائیل
اور پندرہ بیٹون کو اپنے بلا کے ایک جگہ جمع کر کے اپنے بیٹون سے پوچھا کہو تو اس صندوق کے اندر کیا چیز ہے جو
کہہ سکے گا اوس کو اپنا ولی عہد کرونگا وہ نبی ہوگا بنی اسرائیل کا اور سارے جہان کا بادشاہ ہوگا کسی سے
اوس کا جواب نہ ہوا سلیمان ؑ سب بھائیون سے چھوٹے تھے وہ خدمت باپ کی بجالائے اور کہا کہ اے باباجان
اگر حکم ہو تو فدوی عرض کرے اس کے اندر کیا ہے انھون نے کہا اے بیٹا کہو تب سلیمان نے کہا اس کے اندر
ایک انگشتری اور ایک چابک اور ایک خط یہ تین چیزین ہین اور کچھ نہین جب صندوق کھول کے دیکھا
تو وہی تین چیزین پائین جبرئیل نے کہا یہ تینون چیزین معجزے ہیں یہ خاتم جو ہے بہشت کی ہے اللہ نے بھیجی جو
شخص اس کو ہاتھ مین رکھے گا جو چاہے گا اوسے حاصل ہوگا اور جب اوس پر نگاہ کرے گا جو کچھ دنیا کے بیچ
مین ہے مشرق سے مغرب تک بھلا بُرا مخلوق کا ہویدا ہوگا اور وحوش و طیور پرند و چرند و مور و مار و ہوام جتنے ہین
سب اوس کے تابع فرمان ہون گے اور یہ چابک جو ہے دوزخ کا ہے جو شخص صاحب چابک سے باغی ہوگا
اطاعت نہ کرے گا جب صاحب چابک اوس پر اشارہ کرے گا وہ چابک خود بخود جاکے اوس کو معذب
کرے گا خبر ہے کہ وہ چابک نہ تھا دور باش تھا جو باغی ہوتا اللہ تعالےٰ سے چابک اوس کو معذب کرکے
لاتا کہتے ہین کہ کوئی اس چابک کو ڈر کے مارے نہ چھوتا سوا مالک کے کیونکہ بغیر استعانت غیر کے لوگون
پر عذاب کرتا اور کہا جبرئیل ؑ نے پوچھو اس خط کے اندر کیا لکھا ہے داؤد ؑ نے اپنے بیٹون سے پوچھا کوئی اس
کا حال دریافت نہ کرسکا سلیمان ؑ نے کہا اوس کے اندر پانچ مسئلے ہین وہ یہ ہین۔ ایمان اور محبت اور عقل
اور شرم اور طاقت پھر پوچھا ہر ہر کام کا مقام و قرار بدن مین کون جگہ ہے وہ بولے مقام ایمان اور

محبت کا دل ہے اور مقام عقل سر اور مقام شرم آنکھ اور مقام قوت ہڈی جب سلیمان نے یہ باتین کہیں
تب داؤد نے اُن کو اپنا خلیفہ کیا اور وہ خاتم سلطنت کی اون کی اونگلی میں پہنائی اور وہ چابک اون کے
ہاتھ مین دیا اور تخت پر بٹھایا اور خود گوشہ اختیار کر کے عبادت خانے مین جا بیٹھے اوسوقت عمر اون کی سو برس کی
تھی اور بعضے کہتے ہین کہ ایک سو بیس برس کی ہوئی تھی یہ جامع التواریخ سے لکھا ہے ایک دن ملک الموت
آئے حضرت داؤد نے اون سے پوچھا تم کون ہو وہ بولے ملک الموت ہون کہا آپ کیون یہان آئے عزرائیل ؑ
نے کہا کہ تمھاری روح قبض کرنے کو آیا ہون حضرت نے کہا کہ مجکو دو رکعت نماز پڑھنے کی فرصت دو ملک الموت
نے کہا حکم خدا نہین ابھی تم کو جانا ہے یہ کہہ کر جان اون کی قبض کی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ
لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ بعد فوت اُن کے سلیمان علیہ السلام نے تعزیت کی اور دفن کیا

بیان مسخ ہونا بعضے بنی اسرائیل کا داؤد علیہ السلام کے عہد مین

خبر مین آیا ہے کہ ایک قبیلے نے بنی اسرائیل مین سے نکل کر لب دریا پر مکان بنائے جب داؤد بلا مین مبتلا
ہوئے ان سبھون نے اکثر احکام توریت کے چھوڑ کر خلاف شرع اختیار کئے چنانچہ ہفتہ کے دن شکار کرنا اور خرید
و فروخت کاروبار دنیا کا کرنا یہ توریت مین حرام ہے وہ سب اختیار کئے جب اوس قوم نے نافرمانی شرع کی حق
تعالیٰ نے اون کی آزمائش کے لئے دریا کی مچھلیون کو حکم کیا کہ ہفتہ کے دن دریا سے نکل کر کنارے پر آکر کے
کھیلا کودا کرین اور دنون دریا مین جا رہین پس خدا کے حکم سے مچھلیان ہفتہ کے دن دریا سے نکل کر کنارے
پر آکے پھرتی تھین اور دن کو دریا مین جا رہتین آخر یہودیون نے اون کو دیکھ کے لالچ کے مارے ایک
حیلہ کیا کہ دریا کے کنارے پر نہر کھود کے جال ڈالے کیونکہ ہفتہ کے دن مچھلیان دریا سے آکے کھیل کود کے
شام کے وقت دریا مین چلی جاتی تھین آخر وہ سب ہفتہ کے دن نہر مین جال ڈال کے رکھتے فجر کو اُٹھ کے یکشنبہ
کو حسب آرزو اپنے پکڑ کھاتے چنانچہ قولہ تعالیٰ وَاسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ ترجمہ اور پوچھ اون سے احوال اوس بستی
کا کہ تھے کنارے دریا کے جب حد سے بڑھنے لگے ہفتے کے حکم مین جب آنے لگیں اُن پاس مچھلیان ہفتے کے
دن پانی کے اوپر اور جس دن ہفتہ نہ ہو نہ آویں یوں ہم آزمانے لگے اس واسطے کہ بے حکم تھے اور جب بولا
ایک فرقہ اُن مین سے کیون نصیحت کرتے ہو ایک لوگوں کو کہ اللہ چاہتا ہے اون کو ہلاک کرے یا اون کو
عذاب کرے سخت بولے الزام اُتارنے کو تمھارے رب کے آگے اور شاید کہ وے بچین پھر جب بھول گئے جو
اون کو سمجھایا گیا تھا بچا لیا ہم نے اون کو جو منع کرتے تھے بُرے کام سے اور پکڑا ہم نے گنہگارون کو بُرے

عذاب مین بدلا اون کی بے حکمی کا پھر جب بڑھنے لگے جس کام سے منع ہوا تھا ہم نے حکم کیا کہ ہوجاؤ بندر ذلیل
سورۂ اعراف کے ترجمہ کے فائدہ میں لکھا ہے کہ حضرت داؤد کے عہد میں یہود پر ہفتے کے دن شکار کرنا منع تھا
اللہ نے اوس شہر والوں کو بے حکم دیکھا لگا آزمانے ہفتے کے دن مچھلیان دریا سے اوپر پھرین اور دنون میں غائب
رہین اونھون کا جی نہ رہ سکا آخر ہفتہ کے دن شکار کیا اپنی دانست میں حیلہ کیا کہ کنارے دریا کے پانی کاٹ
لائے کہ مچھلیان وہان بند ہو رہین تو بھی مچھلیان نہ ہاتھ آئین ہفتہ کی شام کو نکل جاتین آخر ہفتہ کے دن راہ بھاگنے
کی بند کی اتوار کو پکڑ لیا پھر وے لوگ بندر ہو گئے اُن مین تین فرقے ہو گئے ایک شکار کرتے ایک منع کئے جاتے
ایک تھک کر منع کرنا چھوڑ بیٹھے لیکن وہی بہتر تھے جو منع کرتے رہے اور منع کرنے والوں نے شکار کرنے والون
سے ملنا چھوڑ دیا اور بیچ مین دیوار اوٹھائی ایک دن صبح کو اوٹھے دوسرون کی آواز نہ سُنی دیوار پر سے دیکھا ہر گھر
مین بندر ہین وہ آدمیون کو پہچان کر اپنے قرابت والون کے پاؤن پر سر رکھنے اور رونے لگے آخر بُرے حال
سے تین دن میں مر گئے توریت مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ جب حکم توریت کا چھوڑ دوگے تو تم پر اور بندے مسلط
ہون گے پھر قیامت تک ذلیل رہوگے اب دیکھو یہود کو کہین حکومت نہیں غیر کی رعیت ہیں پس اے مومنون
بسبب نافرمانی کے بنی اسرائیل مسخ ہو کر بندر کی صورت ہو گئے اور ہم خاتم النبیین ؐ کی امت مین ہیں اس
لئے اس زمانہ مین گناہ کرنے سے سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے مسخ نہین ہوتے ہیں مگر قیامت
کے دن جزا اوس کی ذلت مسخ سے کم نہ ہوگی یا اللہ توفیق دے ہم کو اوپر خیر کے اور ثابت رکھ اوپر ایمان
کے آمین یارب العالمین

قِصہ لقمان حکیم بن باعور کا اور وصیت کرنا اُن کا اپنے بیٹے کو

منقول ہے کہ داؤدؑ کی نبوت کے تین برس کے بعد اللہ تعالےٰ نے لقمان حکیم کو علم حکمت سے بہرہ مند کیا
تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمَانَ الْحِکْمَۃَ ترجمہ ہر آئینہ ہم نے دی ہے لقمان کو
حکمت کہتے ہیں کہ اون کی حکمت سے داؤدؑ کو بھی فائدے پہنچے تھے ایک دن دونوں باہم متفق بیٹھے
تھے حضرت داؤدؑ اپنے ہاتھ سے لوہے کی کڑیان موڑ کے زرہ بناتے تھے بغیر آگ کے یہ لقمان نے
دیکھ کے نہ پوچھا کہ کس طرح بناتے ہین جامع التواریخ مین لکھا ہے لقمان حکیم سیہ فام قوم حبشی سے یا عرب
کے یا بنی اسرائیل کے غلام تھے اور اُن کے آقا کا دوسرا ایک غلام تھا وہ کوئی چیز منیب کی چُرا کر کھا

گیا تھا نیب نے دونوں پر شبہ کیا لقمان نے کہا اے میرے خواجہ ہم کو گرم پانی سے قے دلوا کے دیکھو اگر ہم نے آپ کی چیز کھائی ہوگی تو سب نکل آوے گی تب خواجہ نے دونوں کو گرم پانی سے قے دلوائی دوسرا غلام جو تھا اوس کے منہ سے جو چیز کھائی تھی نکل پڑی خواجہ نے لقمان حکیم کی حکمت پر آفرین کی اور اون کو آزاد کیا کہتے ہین کہ پہلی حکمت لقمان کی یہی تھی جامع التواریخ مین لکھا ہے کہ بعد آزاد ہونے کے اون کو علم حکمت اور تہذیب اخلاق حاصل ہوا اون کے قیلولہ کے وقت ایک دن فرشتے نے آ کے کہا اے لقمان حق تعالیٰ فرماتا ہے اہل زمین پر تم کو خلیفہ کرون گا لقمان نے کہا مجھ سے خلافت نہ ہو سکیگی کیونکہ اگر حق بہ مستحق نہ پہونچے تو موجب ندامت و خجالت ہے اللہ کے پاس اور اگر پہنچے تو مطعون ہے عند الناس ملائکہ یہ حسن تقریر اون کی سُن کر چلے گئے تب اللہ نے علم حکمت اور نبوت ان دونون مین اون کو اختیار دیا اونھون نے حکمت قبول کی جس مین مواخذہ نہ ہو پس ایک رات عنایت ایزدی سے ابواب حکمت بے مشقت اون کے دل پر مفتوح ہوئے روایت کی گئی ہے کہ لقمان کا ایک بیٹا تھا سب سے چھوٹا اوس نے اپنے باپ سے کہا اے بابا جان مین تجارت کرنے کو سفر جایا چاہتا ہون آپ کیا فرماتے ہین اونھون نے کہا اے بیٹا میں تجھے ایک نصیحت کرتا ہون اوسکو یاد رکھنا چنانچہ قولہ تعالیٰ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۔ الآ ترجمہ اور جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو جب اُس کو سمجھانے لگا اے چھوٹے بیٹے میرے شریک نہ ٹھیراؤ اللہ کا بیشک شریک بنانا بڑی بے انصافی ہے پھر لقمان نے کہا قولہ تعالیٰ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ ترجمہ اے چھوٹے بیٹے میرے قایم کر نماز کو اور امر کر ساتھ بھلائی کے اور منع کر بُرائی سے اور صبر کر اوپر اوس چیز کے کہ پہنچے تجکو تحقیق یہ بڑے کامون سے ہے اور مت موڑ گال اپنے لوگون کی طرف یعنے غرور سے نہ دیکھ اور مت چل زمین کے اوپر تکبری سے تحقیق اللہ دوست نہیں رکھتا ہے تکبر کرنے والے شیخی کرنے والے کو اور راہ متوسط لے اور نرم کر اپنی آواز کو تحقیق ناپسندیدہ آواز آواز گدھے کی ہے پس بیٹے کو یہ وصیت کر کے کہا جب اسباب سفر تیار ہو میرے پاس سے ہوتے جائیو تب بموجب ارشاد کے باپ کے پاس آیا لقمان نے کہا اے بیٹا جب جاؤ گے راہ مین ایک میدان پاؤ گے اوس میدان مین ایک چشمہ ہے اوس کے کنارے ایک درخت ہے خبردار خبردار تم اوس کے سایہ کے تلے مت بیٹھیو اللہ تم کو اس مہلکہ سے محفوظ رکھے اور ایک بوڑھا ضعیف تم کو ملے گا عمر مین زیادہ اوس درخت کے تلے جو رہتا ہے تم اوس کی بات مانیو اور دوسری بات یہ ہے جب فلانے گاؤن مین جاؤ گے وہ لوگ میرے دوست ہیں تم کو تعظیم و تکریم سے لے جائین گے اپنے گھر مین اوس

قوم مین ایک عورت خوبصورت مالدار ہے تم سے اوس کو بیاہ دینا چاہین گے تم ہرگز قبول نہ کیجیو خدا اوس سے پناہ مین رکھے اور تیسری یہ ہے کہ ایک شخص فلانے موضع مین رہتا ہے نام اوس کا فلانا مدت ہوئی مجھ سے وہ اتنا اتنا روپیہ قرض لے گیا ہے تم اوس سے جا کے وصول کیجیو اور شب کو وہان نہ رہیو یہ نصیحتین یاد رکھیو اب جاؤ مین نے تم کو خدا پر سونپا پس وہ اپنے باپ کی باتون کو تسلیم کر کے سفر کو روانہ ہوا جب اوس بیابان مذکور مین جا پہونچا جو اوس کے والد نے کہا تھا اوس کے کنارے ایک چشمہ پانی کا آب اوس کا نہایت شیرین و شفاف اور اوس چشمہ کے کنارے ایک درخت پایا سایہ دار اوس کے نیچے ایک شخص بزرگ کامل بیٹھا ہوا دیکھا مارے تشنگی کے چاہتا تھا کہ اوس چشمہ سے پانی پیئے اور اوس درخت کے تلے ذرا دم لے کر آرام کرے اوس وقت باپ کی وصیت جب یاد پڑی وہان سے قدم آگے بڑھانے لگا تب اوس بزرگ نے جو اوس درخت کے نیچے بیٹھے تھے پکارا اے لڑکے کہان جاؤ گے ایسی دھوپ مین سخت گرمی پڑتی ہے ذرا دم لو چھاؤن کے تلے بیٹھو وہ بولا میرے باپ کی منا ہی ہے یہان نہ بیٹھون گا وہ درویش بولا قسم ہے تیرے رب کی ایسی دھوپ مین مت جا میرا کہنا مان یہ بات سنتے ہی باپ کی بات یاد پڑی باپ نے کہا تھا کہ وہ ضعیف اگر تمھین کچھ کہے اوس کی بات مانیو تب لڑکے نے اوس بزرگ کا کہنا مانا خلاف اوس کا نہ کیا سلام کر کے بیٹھا اور چشمہ سے پانی پی کر اوس درخت کے نیچے سو گیا بعد اوس کے ایک سانپ اوس درخت کے نیچے اوسکو کاٹنے آیا وہ نیند مین تھا اور وہ بزرگ جاگتے تھے سانپ کو مار کے سر کاٹ لیا اوس لڑکے نے نیند سے اوٹھ کے دیکھا کہ ایک سانپ مردہ پڑا ہے بغیر سر کے پس اوس بزرگ سے یہ حقیقت پوچھ کر متعجب ہوا اور سلام علیک کہہ کے اون سے رخصت ہوا بستر اوٹھا کے چلا اوس بزرگ نے کہا آپ کا عزم سفر کہان کا ہے وہ بولا مین فلانے گاؤن مین فلانے کے پاس جاؤن گا اوس بزرگ درویش نے کہا اگر کہو تو مین بھی تمھارے ساتھ چلون وہ بولا بہت اچھا آپ کی مہربانی ہے تب دونون آدمی اوس گاؤن مین گئے جہان اوس کے باپ کا دوست تھا وہان کے لوگ پوچھنے لگے تم کہان سے آئے کون ہو وہ بولا مین لقمان حکیم کا بیٹا ہون یہان تجارت کو آیا ہون تب وے تعظیم و تکریم سے اوس کو اپنے گھر لے گئے اور کھانا کھلایا۔

اور ہر روز مہمانداری کرنے لگے ایک دن اوس سے کہنے لگے اے لڑکے ہماری قوم مین ایک عورت بہت خوبصورت نیک بخت مالدار حسب و نسب میں درست ہے ہم چاہتے ہیں کہ تم سے اوس کا نکاح کر دین یہ بات تمھارے واسطے اچھی ہوگی دولت ہاتھ لگے گی اوس نے کہا میرے باپ نے منع کیا ہے سفر مین کسی امر کے پابند نہین ہونا تکلیف اوٹھاؤ گے پس اوس بزرگ پیر نے جو اوس کے ہمراہ تھے اوس سے کہا کہ

یہان کے سب رئیس آرزومند ہیں چاہتے ہیں تمہارا نکاح ہوجاوے اور سنتے ہین کہ وہ عورت حسین مالدار ہے
تم بے تکلف اوس سے نکاح کرو کچھ اندیشہ نہیں تب اوس کو اپنے والد کی بات یاد آئی کہ جو تمہارے ساتھ لے ہے
گا اوس کی بات مانیو جو کہے تب اوس نے اپنے یار مصاحب کے کہنے سے اوس عورت مالدار سے نکاح
کیا اوس قوم مین سے ایک شخص نے کہا کہ اے دوست کیون تم نے یہان نکاح کیا وہ عورت بہت بد
ہے اُس نے قبل تمہارے نوشوہر کو پہلے ہی خلوت میں مار ڈالا ہے تم کو بھی مار ڈالے گی تب پسر لقمان اس
بات کو سُن کے بہت پچھتانے لگے اور مغموم ہوا اوس پیر مرد نے اوس سے کہا تم کیون اندیشہ کرتے ہو کیا
سبب ہے وہ بولا مین نے سُنا ہے میری بی بی نے جو مین نے یہان نکاح کیا ہے میرے آگے نو شوہر کو
پہلی خلوت شب زفاف مین مار ڈالا ہے مین ڈرتا ہوں شاید کہ مجکو بھی مار ڈالے تب اوس پیر مرد نے اوس
سے کہا کہ تم کچھ اندیشہ نہ کرو خاطر جمع سے رہو میں تم کو ایک حکمت بتلا دون گا اوس کو کیجیو وہ یہ ہے جب تمہارے
پاس بی بی شب کو خلوت مین آوے اوس وقت تم میرے پاس کسی بہانے سے وہان چھوڑ کے آئیو تب
ہم اوسکی تدبیر او علاج کرین گے غرض جب ادن کی جورو اون کے پاس شب کو خلوت مین آئی تب اُس نے اپنی
جورو نامبارک نوشوہر کشتندہ کو کہا کہ تم ذرا بیٹھو اس وقت مجکو باہر کچھ درکار ہے مین ہو آؤن یہ کہہ کر اوس کے
پاس سے نکل کر اوس بزرگ کے پاس آیا اوس بزرگ نے کہا تم ایک آتش دان انگارون سے بھر کے
میرے پاس لاؤ تب وہ لایا اور اوس بزرگ نے جو سر مار درخت کے نیچے سے کاٹ کے لایا تھا اوس کو آتش
دان مین رکھ دیا اور کہا کہ جاؤ تم اپنی جورو سے جا کے کہو کہ ننگی ہو کر اس آتش دان مین اندام نہانی کو سینکے بعد
اوس کے یہ آتشدان میرے پاس لے آئیو تب پسر لقمان نے اپنی جورو کو لے جا کے وہ آتشدان دیا اور
اوس نے سینک لیا بعد اوس کے پھر پسر لقمان وہ انگیٹھی لے کر اوس بزرگ کے پاس گیا اوس نے انگیٹھی مین
دیکھا کہ دو سانپ اوس مین جل رہے ہیں تب اوس نے کہا کہ اب تم جاؤ اپنی بی بی سے فراغت سے بے خطر
جماع کرو جس کا ڈر تھا سو دو سانپ اوس کی شرمگاہ سے نکل پڑے ہین اگلے شوہر اسی کے سبب سے
مارے جاتے تھے پس پسر لقمان تمام شب اپنی جورو سے ہمبستر رہا فجر کو باسلامت خلوت سرا سے باہر آیا
اور یہ ماجرا سب اہل قریہ سن کے بہت خوش ہوئے پس لقمان نے یہان سے عزم کیا کہ باپ کے مدیون
کے پاس جا کے روپیہ باپ کا وصول کر لاوے تب اوس بزرگ سے کہا کہ مین دریا کے کنارے ایک شخص
کے پاس جایا چاہتا ہون کہ اوس کے پاس میرے باپ کا روپیہ ہے اوس سے جا کے وصول کر لاؤن
اوس پیر بزرگ نے کہا کہ مین بھی تمہارے ساتھ چلون گا تب دونون آدمی اوس مدیون کے پاس گئے

اور وہان کے لوگون نے اون سے کہا کہ یہ مدیون مرد مفسد اور دغاباز ہے تم کیون اس کے یہان آئے ناحق مارے جاؤگے تم یہان سے چلے جاؤ وہ مفسد کسی کا روپیہ لے کے دیتا نہین آخر اوس کی بات نہ مانی اس مفسد مدیون کے پاس جاکے کہا کہ مین لقمان حکیم کا بیٹا ہون میرے باپ نے کچھ روپیہ تم کو دیا ہے مجھکو بھیجا ہے روپیہ کے واسطے مین آیا ہون وہ مفسد اس بات کو سن کے کہنے لگا بہت اچھا آپ ہمارے بزرگ زادے ہین آج شب کو یہان تشریف رکھئے کل جو میرے پاس ہوگا حساب کتاب کرکے دونگا اوس نے کہا کہ میرے باپ کا حکم نہین یہان شب کو رہنے کا اور اُس بزرگ نے کہا جو اوس کے ہمراہ تھے اے لڑکے کچھ پروا نہین چلو آج شب کو یہان رہ جائیں خدا نے جو قسمت مین لکھا ہے سو ہوگا پس اوس پیر بزرگ کے کہنے سے اور اوس کی کرامت سے بھی آگاہ تھے اور اس کے باپ نے بھی کہا تھا کہ اپنے ساتھ والے کی بات مانیو تب شب کو دونون آدمی اوس دغاباز مدیون کے مکان پر رہ گئے جب کھانا کھا چکے اوس دغاباز نے ایک مکان لب دریا اس حکمت سے بنایا تھا کہ جو اوس مکان مین شب کو سوجاتا تو جوار کا پانی آکے اوس کو ڈبا مارتا ان دونون کو اوسی مکان پرلے گیا سونے کو جگہ کردی لقمان کا بیٹا سو رہا وہ بزرگ جاگتے تھے رات دوپہر کے وقت جوار آئی اوس مکان پر پانی چڑھ گیا قریب ڈوبنے کے تھے اوس بزرگ نے اُس کو نیند سے جگایا اور دونون نیچے کے طبقے سے اوپر بالاخانے کے جاکے جس جگہ پر اوس دغاباز کے بیٹے سب تخت پر سو رہے تھے وہان سے اون کو تخت سمیت اوٹھا لاکے نیچے کے طبقے مین اپنی جگہ پر لب دریا سُلا دیا اور دونون آدمی اوپر جاکے اون کے بیٹون کی جگہ پر سو رہے فجر کو وہ دغاباز آکے کیا دیکھتا ہے کہ اپنے بیٹون کی جگہ پر بالاخانے مین وہ دونون مسافر سو رہے ہین اور اپنے بیٹے سب نیچے مکان مین اون دونون کی جگہ پر پانی مین مردہ پڑے ہین تب پکار کے کہنے لگا اے افسوس صد افسوس مین نے تمھارے واسطے یہ فریب کیا تھا کہ تم کو مار ڈالون یہ مین اپنے فریب مین آپ ہلاک ہوا میرے بیٹے سب مارے گئے تب اون دونون مسافرون نے کہا کہ جو جس کے لئے بدی کرتا ہے سو اپنے لئے کرتا ہے چنانچہ اس آیت کریمہ سے ثابت ہے وَلَا یَحِیْقُ الْمَکْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَھْلِہٖ ترجمہ یعنے نہین گھیرتا ہے مکر بُرا مکر کرنیوالون کو غرض لقمان کے بیٹے نے اپنے باپ کا روپیہ اوس دغاباز سے وصول کرکے اور اپنی جورو کو کہ جس سے وہان نکاح کیا تھا لے کر مع اسباب اور وہ درویش اپنے وطن کی طرف عزم کیا جب پسر لقمان اپنے مکان کے قریب آیا تب اوس بزرگ نے یہ بات کہی اے بھائی پسر لقمان تمھارے ساتھ مین اتنے روز رہا تم نے مجھکو کیا دیکھا مین نیک ہون یا بد وہ بولا آپ نیک مرد ہین آپ کے طفیل سے مین نے ایسی ایسی مصیبت سے رہائی پائی خدا آپ کو سلامت رکھے اور اتنا مال و اسباب

اور عورت نیک بخت مین نے جو پائی ہے صرف آپ کے طفیل اور برکت سے پائی اوس درویش نے کہا کہ اگر میرے سبب سے تم نے یہ مال و اسباب پایا ہے تو اس سے مجکو حصہ دو اوس نے کہا بہت اچھا آپ آدھا لے جایئے مین بہت خوش ہون درویش بولا تم حصہ کرکے دو وہ بولا نہین آپ اپنا حصہ تقسیم کرکے لے جایئے مجکو قبول ہے تب اوس پیر مرد نے تھوڑا سا مال اوس کی بی بی کے پاس ایک طرف رکھ دیا اور باقی مال ایک طرف رکھ کے اوس سے کہا کہ ان دونون مین سے جو تمھاری طبیعت چاہے لے لو تب اوس نے اپنی بی بی کے پاس جو حصہ تھا اوٹھا لیا اور باقی مال اوس بزرگ کو دے کر اپنے گھر کی طرف چلا جب تھوڑی دور گیا پیچھے پھر کے جو دیکھا تو وہ درویش چلے آتے ہین اور سوال کیا اے لڑکے مجکو جو آدھا حصہ مال کا دیئے جاتا ہے اس کا کیا سبب ہے شاید ڈر کے مجھ سے تم دیئے جاتے ہو وہ بولا آپ میرے رفیق شفیق خیر خواہ تھے جناب کی برکت و صحبت سے مین نے جورو اور اتنا مال و اسباب حاصل کیا آپ میرے ناصح اور رہنما تھے کتنی مصیبتون سے آپ نے مجکو بچایا اتنا مال مین نے خوشی سے آپ کو دیا وہ بولا مین تم سے بہت خوش ہوا جو تم نے مجکو دیا سب تم پھیر لو مین نے تم کو دیا اللہ تم کو مبارک کرے تمھارا مال نہ چاہیئے مجکو دنیا کے مال و زر سے کچھ حاجت نہین بنی آدم نہیں ہون تب پسر لقمان نے اوس سے پوچھا برائے خدا کہو تم کون ہو اوس نے کہا مین اللہ کا امین ہون مین تمھارا نگہبان ہون اور سب کے واسطے ہون اللہ نے مجکو دنیا مین یہی کام دیا کہ سب کی بہتری کرون اور تمھارے ساتھ رہا اللہ کے کام ہین کہ تمھارے باپ کا مال دلا دیا خدا کے حکم سے تم کو راہ بتلائی اور تمھارے باپ کے پاس پہونچایا پس اب اپنے باپ کے گھر سلامت جایئے اب مین تم سے رخصت ہوتا ہون سلام علیک پس پسر لقمان اپنی جورو اور مال و اسباب سب لے کر سلامت گھر پہونچا اور اپنے باپ کے قدمبوس ہو کر جو جو حال سفر مین گذرا تھا سب بیان کیا اور بعضے تواریخون مین لقمان کی حکمت کا حال بہت سا لکھا ہے یہان مین نے مختصر بیان کیا طول نہ دیا

قِصہ سلیمان نبی عَلَیہِ السَّلام کا

سلیمان ؑ نبی داؤدؑ کے بیٹے اور بطشا بنت حنا کے بطن سے تھے جو بطشا کہ ادریا کی بی بی تھی بعد شہید ہونے اوریا کے اوسکو داؤد اپنے نکاح مین لائے تھے۔ کہتے ہیں کہ اوسی کے بطن سے سلیمان ہیں یہ جامع التواریخ اور قصص الانبیا سے لکھا ہے سلیمان جب تخت سلطنت پر اپنے باپ کی جگہ پر بیٹھے انگشتری سلطنت

کی اور نگلی ہین رکھی لوگون سے کہا چنانچہ اللہ تعالٰے نے فرمایا وَوَرِثَ سُلَیْمَانُ دَاؤُدَ وَقَالَ یَاَیُّہَا النَّاسُ عُلِّمْنَا الخ ترجمہ اور وارث ہوا سلیمانؑ داؤدؑ کا یعنے نبی اور بادشاہ ہوا باپ کی جگہ اور کہا سلیمان نے اے لوگو سکھلائے گئے ہیں ہم بولی ہر جانور کی اور دیئے گئے ہیں ہم ہر چیز سے جو چیز دنیا مین درکار ہے اللہ نے مجکو عنایت فرمایا ہن تحقیق یہ البتہ دی ہے بزرگی ظاہر جب سلیمان کا تخت نکلتا تھا ہوا پر چلتا تمام پرندہوا کے جھنڈ کے جھنڈ اون کے تخت پر آکے پرون کا سایہ کرتے اور فوج آدمی داہنی طرف اور فوج پریان بائیں طرف اور سب دیو پیچھے کھڑے ہوتے اور وحوش وطیور تمام چپ و راست پیش و پس گرد بگرد حلقہ باندھ کے اون کے ساتھ چلتے چنانچہ حق تعالٰے نے فرمایا ہے وَحُشِرَ لِسُلَیْمٰنَ جُنُوْدُہٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّیْرِ فَہُمْ یُوْزَعُوْنَ ہ ترجمہ اور اکھٹے کئے گئے واسطے سلیمانؑ کے لشکر جنون سے اور انسانون سے اور جانورون سے پس وہ مثل مثل کھڑے کئے جاتے ہین تفسیر میں لکھا ہے کہ سلیمان کا تخت تھا جس پر سب لشکر چلتا باد اوس کو لے چلتی شام سے یمن اور یمن سے شام ایک مہینے کی راہ آدھے دن میں پہنچاتی اور لے آتی چنانچہ حق سبحانہ تعالٰے نے فرمایا وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ غُدُوُّہَا شَہْرٌ وَّرَوَاحُہَا شَہْرٌ ترجمہ اور مسخر کیا ہمنے واسطے سلیمان کے باد کو صبح کی سیر اسکی ایک مہینا تھی اور شام کی سیر اس کی ایک مہینا تھی اور بہایا ہم نے واسطے اوس کے چشمہ پگھلے ہوئے تانبے کا اور جنون مین سے ایک لوگ تھے کہ خدمت کرتے تھے آگے اوس کے پروردگار کے حکم سے ترجمہ قرآن شریف مین لکھا ہے کہ پگھلے تانبے کا چشمہ اللہ نے نکال دیا یمن کیطرف اوس کو سانچون مین ڈھال کر باسن برتن دیگین بڑی بناتے لشکر کے موافق کھانا پکتا اور بٹتا اور فرمایا اللہ نے فَسَخَّرْنَا لَہُ الرِّیْحَ تَجْرِیْ بِاَمْرِہٖ رُخَآءً حَیْثُ اَصَابَ ہ ترجمہ پھر ہم نے تابع کی اوس کے باد چلتی اوس کے حکم سے نرم نرم جہان پہنچنا چاہتا کہتے ہین کہ جس جگہ مال دفینہ رہتا زمین وہان کی آواز دیتی اے سلیمان علیہ السلام جو کچھ مال مجھ مین ہے اوٹھا لیجا اپنے کام میں لگا سلیمانؑ نے دیووٗں کو حکم کیا گنج زمین سے اور موتی اور جواہرات دریا اور خشکی سے لا کے جمع کئے جیسا کہ حق تعالٰے نے فرمایا وَالشَّیٰطِیْنَ کُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ہ ترجمہ اور تابع کئے سلیمانؑ کے شیطان ہر ایک عمارت بنانے والے اور غوطہ لگانے والے کہتے ہین کہ ساری دنیا مین جہان معلوم کرتے کہ کوئی جن ستاتا ہے آدمیون کو تو سلیمانؑ اسکو قید کر لیتے یا بند کر کے دریا مین ڈال دیتے یا زمین مین گاڑ دیتے بلکہ بعضے دیو ابتک قید مین ہین خبر مین آیا ہے کہ سلیمانؑ نے ایک مکان عالیشان پرتکلف ایسا بنوایا تھا کہ طول وعرض اوس کا چھتیس ۳۶ کوس کا تھا اینٹین اوس کی

سونے چاندی کی تھین اور یاقوت و زمرد جڑے تھے اوس مین سات سو کوشک سات سو حرمون کے
واسطے اور تین سو کوشک تین سو بیبیون کے واسطے بنوائے تھے مفسرون نے لکھا ہے کہ سلیمان
ہر شب کو اپنی بیبیون اور حرمون کے پاس جا کے سب سے جماع کرتے اور ایک جانب ایک
مکان عالیشان کے ایک کوشک بنوایا تھا ایسا کہ درازی اوس کی بارہ کوس تک تھی ایک کوشک
پر آپ کے تخت کا جلوس تھا طول اوس کا تین کوس سب ہاتھی دانت کا لعل اور فیروزہ اور زمرد اور مروارید
سے مرصع کیا تھا اور گرداگرد اوس کے سونے کی اینٹین لگائین تھین اور چار کونے پر اوس کے درخت
چاندی کے اور ڈالیان اوس کی سونے کی اور پتے اوس کے زمرد سبز کے لگائے تھے اور ہر ڈالیون
پر طوطے اور طاؤس بنا کے اوس کے پیٹ کے اندر مشک اور عنبر بھرا تھا اور خوشے انگور کے لعل و یاقوت
کے لگے تھے اور نیچے تخت کے دہنے بائین ہزار کرسی سونے چاندی کی لگی تھین اوس پر بڑے بڑے
آدمی اور پری سب بیٹھتے تھے اور پس پشت اون کے دیو پری غلام سب کھڑے رہتے اور ہر دو جانب
تخت کے دو شیر زمرد کے بنائے تھے اور دو ستون یاقوت کے اوس پر دو کبوتر سونے کے رکھے تھے
کہتے ہیں کہ تخت اور جانورون کو دیوون نے طلسم سے بنایا تھا سلیمانؑ تاج شاہی سر پر رکھ کے
جب تخت پر پاؤن رکھتے تھے اون کی ہیبت سے تخت اوس وقت حرکت مین آجاتا طاؤس
اور طوطے اپنے پر پھیلا دیتے اور اوس سے بوئے مشک اور عنبر کی نکلتی اور وہ دو شیر سلیمانؑ کے سامنے
سر نگون رہتے اور کبوتر اس ستون سے اوس ستون پر اوڑتے اور بیٹھتے حضرت سلیمانؑ اوس تخت
پر بیٹھ کے توریت پڑھتے اور مخلوقات پر حکمرانی کرتے سب کی بولی سمجھتے تاج شاہی جب سر پر رکھتے
تمام پرند ہوا کے تخت کے اوپر معلق ہوا پر اون کے سر پر چھاؤن کرتے اور دیوون کو فرماتے کہ بساط فرش زربفت
کا بچھا دین اور اوس کے کنارے نہرین جاری تھین اور ہزار محراب اوس مکان تخت گاہ مین تھین عابد سب
اوس مین عبادت کرتے اور ابر کو حکم کرتے دیگین بھر بھر کے پانی دے جاتا اور اون کے باورچی خانہ مین ہر
روز ستر ڈھیر یان نمک کی خرچ ہوتین اور سات سو بوجھے پر مرغ باورچیخانہ سے نکال کر پھینکدیتے باوجود اس
کے حضرت سلیمانؑ اپنے نعمت خانہ سے کچھ نہین کھاتے خدا کے حکم سے زنبیل بیتے اوس کو بیچ کے اپنے ہاتھ سے
آٹا جو کا پیس کے روٹی پکا کے ہر شام کو بیت المقدس مین جا کر مسلمان روزہ دار درویش غریب کو ساتھ لے کر
کھاتے اور شکر نعمت خدا کا بجا لاتے مناجات کرتے اور کہتے تھے الٰہی مین درویشون کے شامل درویش ہون
اور بادشاہون کے ساتھ بادشاہ ہون اور پیغمبرون مین ایک پیغمبر ہون یہ تیری نعمت کا شکر کہاں تک بیان

کرون بیت اگر ہر موی من باشد زبانم | کجا تا شکر این نعمت گذارم | الٰہی مین گنہگار ہون تو رحم کر

ضیافت کرنا حضرت سلیمان علیہ السلام کا تمام مخلوقات کی

وہب بن منبہ رض سے روایت ہے کہ جب سلیمان کو مشرق اور مغرب سارے جہان کی سلطنت ملی جناب باری مین عرض کی الٰہی مجکو آرزو ہے ایک دن سارے عالم کی مخلوقات جو کہ تیری آفریدہ ہے جل تھل مین دریا خشکی پہاڑ مین انس دیو پری وحوش طیور مور و ملخ چیونٹی مکھی ہوام کیڑے مکوڑے جتنے ذیروح ہین سب کی ضیافت کرون ندا آئی اے سلیمان مین سب کی روزی پہنچاتا ہون میری موجودات مخلوقات بے انتہا ہین سب کو تم نہین کھلا سکو گے حضرت سلیمان بولے خداوندا تو نے مجکو بہت نعمت دی ہے تیری عنایت سے سب کچھ ہے اگر تیرا حکم ہو تو مین سب کا طعام تیار کرون جناب باری سے حکم ہوا دریا کنارے ایک میدان بڑا وسیع تھا دیونکو حضرت نے حکم کیا اونھون نے اوس میدان مین جھاڑو دے کر صاف کر کے بچھونا کیا اوس مین آٹھ مہینے لگے تھے مشرق اور مغرب سارے جہان سے اوس میدان مین کھانے پینے کا اسباب مہیا کیا اور سات لاکھ دیگ ہر ایک ستر گز لمبی چوڑی اور ایک ایک لگن مثل تالاب کے دیوون نے تیار کی تھی یہ قصص الانبیاء سے لکھا ہے اور جامع التواریخ مین لکھا ہے کہ دو ہزار سات سو دیگ مسافت میان دو کنارہ ہر ایک کی ہزار گز اور ایک لگن مثل تالاب کے دیوون نے بنائی تھی چنانچہ حق تعالےٰ نے

اس آیت مین فرمایا یَعۡمَلُوۡنَ لَہٗ مَا یَشَآءُ مِنۡ مَّحَارِیۡبَ وَ تَمَاثِیۡلَ وَ جِفَانٍ کَالۡجَوَابِ وَ قُدُوۡرٍ رّٰسِیٰتٍ ترجمہ بناتے تھے سلیمان ع کے واسطے جو کچھ چاہتا قلعون سے اور ہتھیارون سے اور تصویرین اور لگن مانند تالابون کے اور دیگین ایک جگہ دھری رہنے والی کہتے ہین کہ اس دعوت مین بائیس ہزار گائے ذبح ہوئی تھین اور باقی اشیاء ضیافت اسی پر قیاس کیا چاہئے یہ جامع التواریخ سے لکھا جب کھانا تیار ہوا جن و انس و حیوانات سب کو اوس میدان وسیع مین بٹھایا اور باد کو حکم کیا کہ بساط تخت سلیمان کا دریا کے اوپر معلق ہوا پر رکھو تاکہ لوگ اوس پر نظر کرین دیکھین فی الجملہ اوس وقت ایک مچھلی نے دریا سے نکل کر حضرت سلیمان سے آکے عرض کی اے حضرت خدا نے مجکو بھیجا ہے آج تم نے تمام مخلوقات کا کھانا تیار کیا مین بہت بھوکی ہون اوّل مجکو کھلا دیجیے حضرت نے کہا ذرا صبر کر سب کو آنے دے اونھون کے ساتھ جتنا کھا سکے گی کھائیو آسودہ ہو کر جائیو وہ بولی اتنی دیر مین نہین ٹھہر سکون گی کہ سب کی انتظاری کرون تب

حضرت نے اوس سے کہا نہین ٹھہر سکے گی تو کھالے اس مین سے جو چاہے پس جو کچھ کھانا اوس میدان مین موجود تھا اوس مچھلی نے ایک ہی لقمے مین سب کھا کے اور مانگا کہ اے سلیمان مجکو کھانا چاہیئے سلیمانؑ اوس کے حال سے متعجب ہوئے اور اوس سے کہا کہ اے مچھلی مین نے تمام مخلوقات کے واسطے یہ کھانا تیار کیا تھا تو سب کھا گئی اس سے کچھ نہ ہوا اور مانگتی ہے مچھلی نے کہا اے حضرت روز مجکو تین لقمے کھانا چاہیے یہ جو تم نے تیار کیا تھا یہ تو میرا ایک لقمہ ہوا اور دو لقمے طعام مجکو چاہیئے تب میرا پیٹ بھریگا مین آج تمھاری میزبانی مین بھوکی رہی اگر تم کھانا دے نہین سکو گے تو لوگون کو ناحق بلوایا تکلیف دی حضرت سلیمانؑ نے مچھلی کی بات سن کے حیرت مین آ گئے اور بیہوش ہوئے بعد ایک ساعت کے ہوش مین آ رہے اور سر سجدے مین رکھ کے درگاہ الٰہی مین مناجات کی اور رو کر کہنے لگے الٰہی مین نے قصور کیا نادانی کی تیری درگاہ مین توبہ کی مین نے اس بات سے پس روزی دینے والا مجکو اور سارے جہان کا تو ہی ہے مین نادان مسکین ہون داتا اور توانا تو ہی ہے کہتے ہین کہ سب خلایق اوس دن جو اون کی مدعو تھی بھوکی رہی منقول ہے کہ یہ وہ مچھلی تھی کہ ہفت طبق زمین جس کی پشت پر اللہ نے رکھے ہین اور اوس دن حق تعالےٰ نے زمین کو ہوا پر معلق رکھا تھا اور بعضون نے روایت کی ہے کہ دریا کی مچھلیان آ کے اوس دن سب کھانا کھا گئین تھین اور اکثر علما کا قول ہے کہ حق تعالےٰ نے ایک دریائی جانور بھیجا تھا اوس نے ایک لقمہ مین وہ سب کھانا کھا لیا تھا تا کہ قدرت الٰہی اور عجز و ناتوانی سلیمان کی خلائق کو اللہ دکھاوے واللہ اعلم بالصواب۔

ملاقات ہونا چیونٹیون کے بادشاہ کے ساتھ سلیمان علیہ السلام کی

ایک دن سلیمان نبی تخت پر بیٹھے ہوا پر جاتے تھے جو تخت دیؤن نے بنایا تھا اون کے واسطے اور ہزار وزیر اون کی ملازمت مین کرسیون پر سامنے بیٹھے تھے ان مین ایک وزیر اعظم نام اوس کا آصف دیو وہ بھی ساتھ تھا اور سب دیو پری شیطان گرد بگرد تخت کے مودب کھڑے تھے اور پرند ہوا کے اون کے سر کے اوپر اپنے پرون سے سایہ ڈالے ہوئے تھے اس مین فرشتون کی تسبیح کی آواز حضرت سلیمان کے کان مین آئی یہ کہتے تھے اے رب تو نے سلیمان کو جیسا ملک و حشم دیا ایسا کسی کو جن و بشر مین نہین دیا جناب باری نے فرمایا اے فرشتو مین نے سلیمان کو ہفت اقلیم کی بادشاہی دی اور نبوت

اون کو ذرا کبر نہین اگر ہوتا تو مین اونکو ہوا پر سے زمین پر ڈال دیتا اور نیست و نابود کر ڈالتا پس سلیمان
علیہ السلام یہ کلام الٰہی سن کر خدا کی درگاہ مین سجدۂ شکر بجالائے اور ہوا نے تخت کو اوس زمین مین لے جا کے
رکھا جہان چیونٹیون کی بستی تھی جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے حَتّٰۤی اِذَآ اَتَوْا عَلٰی وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ الخ
ترجمہ یہان تک کہ جب پہنچے سلیمانؑ چیونٹیون کے میدان پر کہا ایک چیونٹی نے اے چیونٹیو گھس جاؤ
اپنے گھرون مین نہ پیس ڈالے تمکو سلیمانؑ اور اوس کا لشکر اور اون کو خبر نہ ہو پس شاہ مور سے یہ بات
سلیمان نے سن کر مسکرا کر کہا کہ یہ بھی رعیت پر شفقت اور مہربانی کرتی ہے اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے
فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا ترجمہ پس مسکرائے سلیمان علیہ السلام چیونٹی کی بات سے تب اوس شاہ
مور کو پکڑ کر اپنی ہتھیلی مین رکھ کے پوچھا اے شاہ مور تم نے اپنے لشکر کو کیون کہا کہ سلیمان آتا ہے اپنے
غارون مین گھس جاؤ تم نے مجھ سے کیا ظلم دیکھا تب چیونٹی نے کہا اے نبی اللہ ہم نے آپ سے اور آپ کے
لشکرون سے کچھ ظلم نہین دیکھا مگر اس واسطے کہ سہواً آپ کے لشکرون کے گھوڑون کی ٹاپون کے تلے
گر کر مر جاوین احتیاطاً مین نے یہ بات کہی تھی کہ اپنے اپنے گھرون مین گھس جاؤ حضرت نے فرمایا
کہ تم ایسی شفقتین ان پر ہمیشہ کیا کرتے ہو وہ بولا اے حضرت ان کی خوشی سے مجکو خوشی ہے اور ان کی
غمی سے مجکو غم اور انھون کی غمخواری مجھ پر واجب ہے اللہ نے مجکو اسی واسطے بادشاہ کیا اگر کہین ایک
چیونٹی زمین پر مر جاوے اوس کو وہان سے اوٹھا کے اوس کے مسکن پر پہنچاتا ہون حضرت نے پوچھا کہو
تو ہر وقت تیرے ساتھ کتنی چیونٹیان رہتی ہین کہا کہ چالیس ہزار نقیب اور ہر نقیب کے ساتھ چالیس ہزار
چوبدار ہین پھر حضرت نے پوچھا سلطنت تیری بہتر ہے یا میری چیونٹی نے کہا میری بادشاہی بہتر ہے تھاری
بادشاہی سے کیونکہ ہوا اٹھاتی ہے تھارے تخت اور بساط کو اور تخت اوٹھاتا ہے تم کو اوس پر بیٹھتے ہو یہ اتنا
تکلف ہے تمھاری بادشاہی مین اس بات کو سن کے سلیمانؑ ہنس کے چیونٹی سے کہنے لگے تم کس طرح
جانتے ہو تمھین کس نے یہ بات کہی شاہ مور نے کہا اے سلیمانؑ اللہ نے صرف عقل تم کو نہین دی ہے ہم
نا توانون کو بھی کچھ عنایت کی ہے اگر حکم ہو تو چند مسئلے آپ سے پوچھون حضرت نے فرمایا پوچھو گے تب شاہ مور
نے کہا کہ تم نے خدا سے سوال کیا تھا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ
اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ترجمہ کہا اے پروردگار مغفرت کر میری اور بخش مجکو ایسا ملک کہ نہ لائق ہو کسی کو میرے
پیچھے بیشک تو ہے سب سے زیادہ بخشنے والا تمھارے اس سوال سے بوحسد کی آتی ہے پیغمبرون کو یہ حسد
نہ چاہیے کیونکہ خدا مالک ہے سارے جہان کا وہ جسے چاہے بادشاہی دے اور جسے چاہے نہ دے

اور یہ

اور یہ نہ کہا چاہیئے کہ اے پروردگار میرے سوا کسی کو بادشاہی نہ دیجیو یہ کہنا پیغمبر دن کی شان سے بعید ہے سلیمان چیونٹی کی بات سے کچھ خفا ہوئے چیونٹی بولی اے حضرت راست بات یہ ہے بیزار نہ ہوا چاہیئے اور ایک بات آپ سے پوچھتی ہون آپ اوس کا جواب دیجیئے خدا نے جو انگشتری آپ کو دی ہے اوس کا کیا بھید ہے حضرت نے کہا کہ مین نہین جانتا ہون تم کہو کیا ہے اوس نے کہا خدا نے تم کو سلطنت دی ہے قاف سے قاف تک وہ سب ایک نگینے کی قیمت ہے تاکہ تم کو علم ہو کہ دنیا کچھ حقیقت نہین رکھتی اور ہوا کو اللہ نے تمھارے حکم کے تابع کیا ہے اس مین کیا بھید ہے آپ کو معلوم ہے حضرت نے کہا نہین اوس نے کہا کہ تم کو آگاہ کیا ہے اس بات سے کہ بعد مرگ تمھین دنیا ہوا کی جیسی معلوم ہوگی پس سلیمانؑ اس بات کو سن کے بہت روئے اور فرمایا کہ تم نے سچ کہا کہ دنیا ہوا سی ہے پھر چیونٹی نے کہا کہ سلیمانؑ کے کیا معنے ہین جانتے ہو حضرت نے کہا نہین وہ بولی سلیمانؑ کے یہ معنے ہین کہ دنیا کی زندگی مین دل مت لگا بھروسا مت کر موت قریب ہے سلیمان نے چیونٹی سے کہا کہ تو بڑی دانا عقلمند ہے مجکو کچھ نصیحت کر کار نیک بتا چیونٹی نے کہا کہ تم کو اللہ نے نبوت اور جہان کی بادشاہی دی ہے لازم ہے کہ تم رعیتون کی نگہبانی کرو اور عدل و انصاف سے رعیت کو شاد رکھو اور ظالم سے مظلوم کی داد لو اور مین بیچاری ضعیفہ مسکین ہون اپنی رعیتون کی ہر روز خبر لیتی ہون بار اوٹھاتی ہون تاکہ کوئی کسی پر ظلم نہ کر سکے پس سلیمانؑ نے بادشاہ مور سے یہ بات سُن کے وہان سے مراجعت کرنا چاہا شاہ مور نے کہا اے حضرت بغیر کچھ کھائے ہوئے آپ کو یہان سے تشریف لے جانا بے مناسب ہے جو کچھ روزی اللہ نے ہم کو دی ہے آپ کچھ تناول فرما کے جایئے حضرت نے کہا بہت اچھا تب شاہ مور نے جا کے ایک ران ٹڈی کی سلیمانؑ کے سامنے لا رکھی تب حضرت سلیمان دیکھ کر ہنس کر بولے اے شاہ مور مجکو میرے لشکر سمیت ایک ران ٹڈی کی کیا ہوگی اوس نے کہا اے حضرت اس ٹڈی کی ران کو آپ کم نہ جانئے اللہ کی قدرت کو دیکھئے اس مین بہت برکت ہے خبر مین آیا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام معہ لشکر اوس ران کو کھا کر آسودہ ہوئے پھر بھی کچھ باقی رہی سلیمان علیہ السلام یہ حال دیکھ کے متعجب ہوئے اور سجدے مین گر کے کہا اے پروردگار قدرت تیری بے انتہا ہے عظمت اور بزرگی کے لایق تو ہے اندک[۱] را بسیار گردانی و بسیار را اندک

[۱] یعنے تھوڑے کو بہت کرتا ہے اور بہت کو تھوڑا ۱۲

خبر لانا ہُدہُد کا بلقیس کی شہر سبا سے حضرت سلیمان علیہ السّلام کے پاس

مروی ہے کہ ایک دن سلیمانؑ تخت پر بیٹھے ہوئے ہوا پر جاتے تھے سب دیو پری آدمی اون کے بساط پر حاضر تھے اور پرند سب اپنے پروں سے اون کے سر پر سایہ ڈالے ہوئے ہوا پر جاتے تھے اس مین حضرت سلیمانؑ کو گرمی آفتاب کی معلوم ہوئی جب اوپر کی طرف نظر کی سب پرندوں کو دیکھا حاضر ہیں مگر ہُدہُد کو نہ دیکھا تب فرمایا چنانچہ قولہ تعالیٰ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ترجمہ اور سلیمان نے خبر لی اُڑتے جانوروں کی پس کہا کیا ہے مجکو کہ نہیں دیکھتا ہون میں ہُدہُد کو یا ہو رہا وہ غائب البتہ عذاب کرون گا مین اوسکو عذاب سخت یا ذبح کرون گا مین اوس کو یا لادے کوئی میرے پاس دلیل ظاہر پس عقاب کو بھیجا ہُدہُد کی تلاش کو عقاب نے جا کے ہُدہُد لا حاضر کیا حضرت نے ہُدہُد سے پوچھا تو کہاں گیا تھا ہُدہُد نے کہا میں ایک خوشخبری لایا ہوں آپ کیواسطے شہر سبا سے قولہ تعالےٰ فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ الخ ترجمہ بولا ہُدہُد مین لے آیا خبر ایک چیز کی کہ تم کو اوس کی خبر نہ تھی اور آیا ہون مین تمہارے پاس سبا سے ایک خبر لے کے تحقیق تفسیر مین لکھا ہے سبا ایک قوم کا نام ہے اون کا وطن عرب مین تھا یمن کی طرف اور بعضے روایت مین آیا ہے کہ سبا ایک شہر کا نام ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہُدہُد سے کہا کہ تو وہاں سے کیا خبر لایا اور کس طرح گیا وہاں بیان کر مجھ سے تب ہُدہُد نے کہا یا نبی اللہ فلانے وقت جب حضور تخت پر سے نیچے اوترے تھے اوس وقت مین نے ہوا پر اوڑ کے دیکھا ایک ہُدہُد کو ہمجنس اپنا ایک دیوار باغ کے اوپر بیٹھا تھا مین اوس کے پاس گیا اوس نے مجھ سے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو مین نے کہا کہ ملک شام سے اپنے خاوند حضرت سلیمانؑ کے پاس سے آیا ہون وہ بولا کہ سلیمان کون ہے مین نے کہا کہ وہ بادشاہ ہے جن وانس وحوش وطیور مار و مور و ملخ جمیع مخلوقات کا اور میں نے اوس سے پوچھا تم کہاں کے رہنے والے ہو وہ بولا اسی شہر کا ہون مین نے کہا اس شہر کا نام کیا ہے وہ بولا اس شہر کا نام سبا ہے اور مین نے کہا اس شہر کا بادشاہ کون ہے وہ بولا بلقیس نام ایک عورت ہے وہ اس ملک کی ملکہ ہے اوس کے تابع بارہ ہزار سردار قوم اور ہر ہر سردار کے تابع ایک ایک لاکھ سوار و پیادہ ہر وقت رہتے ہین چل میرے ساتھ تجکو دکھلا دون تب اوس سے مین نے کہا کہ بہت دیر ہوئی حضرت سلیمانؑ کے پاس سے آیا ہون مبادا اگر بادشاہ اور لشکر کو پانی کی احتیاج ہو تو مجکو تلاش کرین گے اوس وقت مین حاضر نہ ہونگا تو مجکو سیاست کرین گے کیونکہ مین پانی کے واسطے مقرر ہون منقول ہے کہ سلیمانؑ کے ہُدہُد کو اللہ نے ایسی

بصارت دی تھی کہ جس زمین مین پانی ہوتا یا نہین ہوتا وہ دور سے کہہ دیتا جہان سلیمان علیہ السلام کا تخت جاتا ہُدہُد کو ساتھ لے جاتے اور پانی کے واسطے بھیجتے جہان وہ نشان بتا دیتا سلیمانؑ دیوون کو بھیج کے چاہ تالاب کھدوا کے وہان سے پانی منگوا لیتے غرض اوس ہُدہُد نے مجکو کہا کہ چلو میرے ساتھ ملکہ بلقیس دختر شراجیل دیو کو دیکھو شان وشوکت اوس کی کیسی ہے اور اوس کے حسن و اخلاق دیکھنے سے خوش ہو گے تب اوس کے کہنے سے مین گیا شہر سبا مین بلقیس کو دیکھا ایک تخت عظیم ہے کہ طول وعرض اوس کا تیس گز تمام جواہرات مرصع اور چارون پائے اوس کے یاقوت سُرخ اور زبرجد اور زمرد اور لعل کے ہیں اوس پر وہ بیٹھی ہے اور بیدین ہے یعنے آفتاب پرست ہے اور کنواری ہے شوہر ندارد حضرت سلیمانؑ نے کہا مجکو معلوم ہوا لیکن تونے کیونکر جانا وہ بیدین ہے اوس نے کہا قولہ تعالیٰ اِنِّیۡ وَجَدۡتُّ امۡرَاَۃً تَمۡلِکُہُمۡ وَ اُوۡتِیَتۡ مِنۡ کُلِّ شَیۡءٍ ترجمہ سلیمانؑ سے ہُدہُد بولا مین نے پائی ایک عورت کہ بادشاہی کرتی ہے اپنی قوم کی اور دی گئی ہے ہر چیز سے یعنی مال واسباب حسن وجمال اور اوس کا ایک تخت ہے بڑا دیکھا مین نے کہ وہ اور اوس کی قوم سجدہ کرتے ہین سورج کو اللہ کے سوائے اے نبی اللہ مجکو خلعت دیجئے کچھ نشان آپ کا رہے میرے فرزندون مین سلیمانؑ ہُدہُد سے کہا قولہ تعالےٰ قَالَ سَنَنۡظُرُ اَصَدَقۡتَ اَمۡ کُنۡتَ مِنَ الۡکٰذِبِیۡنَ ترجمہ کہا ہم دیکھین گے تو نے سچ کہا یا تو جھوٹا ہے ہُدہُد نے کہا اے نبی اللہ مین آپ سے جھوٹھ نہین کہتا ہون کہتے ہین کہ ہُدہُد کے سر پر جو تاج ہے حضرت سلیمانؑ کی دی ہوئی عنایت ہے اور پھر ہُدہُد نے حضرت سلیمانؑ سے کہا اس سے بہتر مین خلعت چاہتا ہون آپ سے کہ جس مین میری اولاد کی بہتری ہو حضرت نے فرمایا کہ کار قصاص کا تجکو اور تیری اولاد کو مین نے دیا اور بلقیس کے پاس جا میرا خط لے کر قولہ تعالیٰ اِذۡہَبۡ بِّکِتٰبِیۡ ہٰذَا فَاَلۡقِہۡ اِلَیۡہِمۡ الخ ترجمہ کہا سلیمان نے لیجا خط میرا یہ اور ڈالدے اون کی طرف پھر اون پاس سے ہٹ آ پھر دیکھ دے کیا جواب دیتے ہین تب حضرت نے ایک خط لکھکے سر بمہر سلیمانی ہُدہُد کے حوالے کیا وہ خط اپنی چونچ مین لے کر شہر سبا مین بلقیس کے در پر جا پہنچا کہتے ہین کہ سلیمانؑ کے مکان سے بلقیس کے مکان تک دس کوس کا فاصلہ تھا اور ہفت در قصر معلےٰ بلقیس کے مسدود پائے اور کھڑکیان اس کی کھلی تھین اوس کے اندر جا کے خلوت گاہ مین بلقیس کو خفتہ پایا اوس خط کو اوس کی چھاتی پر رکھ کے چپکے وہان سے نکل آیا بلقیس نے نیند سے اوٹھ کے وہ مکتوب مختوم بمہر سلیمانی اپنی چھاتی پر پایا اور اوس کے لانے والے کو معلوم نہ کیا دل مین کچھ خوف لائی اپنے کارپردازون کو بلا کے اون سے پوچھا چنانچہ حق تعالےٰ نے فرمایا قَالَتۡ یٰۤاَیُّہَا الۡمَلَؤُا اِنِّیۡۤ اُلۡقِیَ اِلَیَّ کِتٰبٌ کَرِیۡمٌ ۝ اِنَّہٗ

مِنْ سُلَیْمٰنَ الخ ترجمہ کہنے لگی بلقیس اے دربار والو میرے پاس ڈال دیا گیا ہے ایک خط عزت کا وہ خط ہے سلیمانؑ
کی طرف سے اور وہ ہے شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا کہ زور نہ کرو میرے مقابل اور چلے آؤ
میرے پاس مسلمان ہو کر بلقیس نے سلیمانؑ کا خط پا کے تعظیم و تکریم سے پڑھا خدا کی مہر سے وہ دولت اسلام
سے مشرف ہوئی اور تقدیر الٰہی سے سلیمان کی زوجیت مین داخل ہوئی اور خط کا مضمون دریافت کر کے کہنے
لگی اپنے ملازمون سے چنانچہ قولہ تعالیٰ قَالَتْ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِیْ الخ ترجمہ اے دربار والو جواب دو
مجکو میرے کام مین مقرر مین نہیں کرتی کوئی کام جب تم حاضر نہ ہو اونھون نے جواب دیا قولہ تعالے قَالُوْا
نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّ اُولُوْا بَاْسٍ شَدِیْدٍ الخ ترجمہ کہا اونھون نے ہم صاحب قوت اور صاحب جنگ سخت ہین اور
کام تیرے اختیار ہے سو تو دیکھ لے جو حکم کرے بلقیس نے اُن سے کہا کہ مجکو سلیمان اسلام کی دعوت کرتے
ہین لکھا ہے کہ آفتاب پرستی چھوڑ دو اسلام مین داخل ہو اگر مین حکم اون کا نہ مانون تو ساری ولایت میری برباد
کرین گے چنانچہ قولہ تعالے قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْهَا الخ ترجمہ کہا بلقیس نے تحقیق
پادشاہ جس وقت کہ داخل ہوتے ہین کسی بستی مین خراب کرتے ہین اوس کو اور کر ڈالتے ہین وہان کے سردارون
کو بےعزت اور اسی طرح سے کرین گے یہ ملک خراب اور کہنے لگی بلقیس قولہ تعالیٰ وَاِنِّیْ مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ الخ
ترجمہ تحقیق مین بھیجنے والی ہون طرف اون کے ہدیہ پس دیکھتی ہون ساتھ کس چیز کے پھر آتے ہین بھیجے ہوئے
یعنے اگر سلیمان پیغمبر ہے تو اوس کے ساتھ لڑنا مناسب نہین دیکھون ہدیہ بھیج کے آزمایش کرون اگر پیغمبر ہوگا
ہدیہ نہین لے گا اور بے اسلام کے وہ راضی نہیں ہوگا وزیرون نے کہا اے بلقیس تمھاری جو مرضی مین آوے سو کرو
پس بلقیس نے قسم قسم کے ہدئے اور تحایف حضرت سلیمان کے پاس ایلچی کے ہاتھ بھیجے سلیمان تخت پر بیٹھے
تھے اور ہزار وزیر سونے چاندی کی کرسیون پر اون کی ملازمت مین بیٹھے ہوئے تھے اور دیو پری شیاطین گردا گرد
سلیمان علیہ السّلام کے مؤدب کھڑے تھے اور ہزارون پرند ہوا کے اون کے سر کے اوپر سایہ دیے رہے تھے
ہوا نے جلدی سے حضرت کو خبر پہنچائی کہ بلقیس نے بہت سے ہدیئے اور تحائف اور سات اینٹین سونے
کی اور سات اینٹین چاندی کی اور سات پردے زربفت کے حضور کے پاس نذر بھیجی ہے اوس کی طرف سے
رسول آتے ہین سلیمان نے یہ بات سُن کے اپنے ملازمون کو حکم کیا کہ بادشاہی دروازے کے سامنے سے میدان
کی دیوار سے سونے چاندی کی اینٹون سے جو بنی ہے سات اینٹین سونے کی اور سات اینٹین چاندی کی اور
سات پردے زربفت کے وہان سے اوٹھا لے آؤ تب لائے پس بلقیس کے رسول شاہی دروازے کے
میدان کی دیوار کے پاس جب آئے دیوار سب سونے چاندی کی اور یہ حشمت اور عظمت دیکھ کے ہچک رہ

گئے اور

گئے اور بولے کہ یہ ہم چند خشت سونے کی سلیمان کی نذر کیونکر گذرانینگے ہم دیکھتے ہین کہ سب درودیوار اون کے بارگاہ کی میدانون مین سونے چاندی کی ہین اور ہماری یہ چودہ اینٹین سلیمانؑ کے سامنے کیا حقیقت رکھتی ہین اور جس دیوار سے چودہ اینٹین سونے چاندی اور سات پردے زربفت کے کھلوا کے حضرت سلیمانؑ نے منگوالئے تھے جب بلقیس کے رسول وہان پہنچے وہ دیوار دیکھ کے کہا کہ شاید ہم کو چور پکڑنے کے لیے یہان سے اینٹین نکال کے فریب کیا ہے غرض بلقیس کے رسول نے سلیمان کے پاس آکے نذر گذرانی اور شرطین خدمت کی بجالائے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمَانَ قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ الخ ترجمہ پس جب آیا سلیمان کے پاس رسول بلقیس کا بولے سلیمانؑ کیا تم مدد دیتے ہو میری تئین ساتھ مال کے پس جو کچھ کہ مجھ کو دیا ہے خدا نے بہتر ہے اوس چیز سے کہ دیا ہے تم کو اور جاؤ تم اپنے تحفہ سے خوش رہو پھر جاؤ اون کے پاس اب ہم بھیجتے ہین اون لشکرون کو جنکا سامنا نہ ہوسکے اون سے اور نکال دین گے ہم اون کو بعزت کر کر اوس شہر سے اور ذلیل ہون گے پس رسولون نے سلیمانؑ سے یہ باتین سُن کے بلقیس کو جا کے کہا اور حشمت و عظمت نبوت کی اون کی بیان کی وہ بولے سلیمانؑ نبی ہون گے تو معجزہ دکھاوین کیونکہ دلیل پیغمبری کی معجزہ ہے سو ہم کو دکھاوین تب ایمان لاوین گے اون پر تب بلقیس نے سو لونڈی اور غلام سب کو ایک ہی صورت کے لباس پہنا کر اور ٹکڑا یاقوت ناسفتہ ڈبیا مین رکھ کر اور چند مادیان اسپ ساتھ کرّہ کے ملا کے اور ایک شیشہ خالی واسطے امتحان اور امتیاز کے سلیمان کے پاس رسولون کے ہاتھ بھیجا اور کہا تم جاؤ یہ سب سلیمان کے پاس پہنچاؤ اور اون سے کہو کہ یہ سب غلام اور لونڈیون مین امتیاز کردین اور اوس یاقوت ناسُفتہ کو سُفتہ کردین بغیر آہن اور الماس کے اور اسپ مادیان کرہ سے جُدا کردین اور یہ شیشہ پانی سے بھردین نہ وہ پانی کہ آسمان سے برسا ہو نہ زمین سے نکلا ہو پھر جلد چلے آؤ میرے پاس اس کی خبر لے کر پس رسولون نے وہ سب لے کر سلیمان کے پاس پہونچایا اور وہ شرطین جو بلقیس نے کہی تھین سلیمان سے بیان کین حضرت نے حکم کیا سیلابچی آفتابہ لے کر پہلے لونڈی اور غلامون کے ہاتھ دھلائے لونڈیون نے اپنا کف دست دھویا وہ لونڈیان تھین اور جنھون نے سرانگشت دھویا وہ سب غلام تھے اور عورت و مرد مین یہی عادت ہے اور دوسرا اعجاز یہ کہ یاقوت چھیدنے کو کیڑے کو حکم کیا کیڑے نے چھیدا اور تیسرا اعجاز یہ کہ اسپ مادیان اور کرہ کو پس و پیش بندھوا کے سامنے دانا گھانس دیا اون مین سے بعضون نے دانے پر جلدی سر بڑھایا اور بعضون نے پیچھے پس اسی سے حضرت نے دریافت کیا اور فرمایا کہ جس گھوڑے نے جلدی سے سر بڑھایا دانے پر سو مادیان کند ہین تس پیچھے حکم کیا گھوڑون کو خوب دوڑاؤ اور اون کے پسینے سے شیشہ بھرا غرض سلیمان نے بلقیس کے سوالات ناشائستہ بطریق شائستہ حل کر کے اور اوس کے رسولون

کو خلعت دیکر رخصت کیا پس رسولون نے بلقیس سے جا کر یہ سب معجزے اور کرامت شرح وار بیان کئے بلقیس نے یہ سن کر اپنے ارکان دولت سے کہا کہ بہتر یہ ہے کہ مین سلیمانؑ کے پاس جاؤن اور اطاعت اون کی قبول کرون تب اسباب سفر کا اوس نے تیار کیا سو لونڈی اور لشکر بہت ساتھ لیا تخت اور دولت ہفتم خانہ مین رکھ کر ہفت در بند کر کے کنجیان اپنے ساتھ لین اور بعضے روایت مین آیا ہے کہ ایک معتمد علیہ کے سپرد کین اور اوس سے کہا کہ تخت جڑاو اور دولت یہ مدار سلطنت ہے اچھی طرح حفاظت سے رکھیو یہ کہہ کر سلیمانؑ کی خدمت مین جانے کو عزم کیا ہوا نے جلدی سے جا کے حضرت سلیمانؑ کو خبر دی کہ بلقیس ملکہ شہر سبا سے از خود حضور کی خدمت مین حاضر ہوتی ہے اور ہوائے آگے دیوؤن نے حضرت سلیمانؑ سے قبیح بلقیس کی بیان کی تھی اور اوس کی ساق پا پر بال بہت ہین اور وہ کم عقل ہے کیونکہ مان اوس کی پریزاد سے ہے اور پری کی عقل کم ہوتی ہے پس دیو یہ بات سلیمان سے کہہ کے پیچھے ڈرے کہ اگر ہماری بات جھوٹ ہو تو ہم پر عذاب کرین گے اور سلیمان نے ان باتون کو آزمائش کرنے کے لئے بلقیس کی آمد کی راہ پر اپنے تخت گاہ کے سامنے حوض بنوا کے اوس پر ایک پل شیشے کا تیار کیا اور مچھلی اور مرغابی حکمت سے بنوا کے اوس مین چھوڑے ایسا کہ پانی پل کے اوپر بظاہر معلوم ہو جب بلقیس اوس پر سے آوے گی تو یقین ہے پانی ہی کے دھوکے سے پنڈلیون کے کپڑے اوٹھائے گی پیر کے بال ظاہر ہون گے یہی حکمت راہ مین کی اور کہا قولہ تعالےٰ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَؤُا أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا ترجمہ کہا سلیمانؑ نے اے درباروالو تم مین کوئی ہے کہ لے آوے میرے پاس تخت بلقیس کا پہلے اوس سے کہ آوے وہ میرے پاس مسلمان ہو کر کہا ایک دیو نے جنون مین سے مین لے آون گا تمھارے پاس اوس کا تخت پہلے اوس سے کہ تم اوٹھو اپنی جگہ سے اور تحقیق مین البتہ اوس پر زور آور ہون یا امانت اور یا امانت اسواسطے کہا کہ اوس کے تخت مین جواہر لگے تھے بیش قیمت اور حضرت سلیمان کے وزیر آصف بن برخیا نے کہا کہ اس سے مین جلدی لاؤن گا تخت بلقیس کا ایک پلک مین چنانچہ حق تعالےٰ نے فرمایا قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ ترجمہ کہا اوس شخص نے کہ نزدیک اوس کے علم تھا علم کتاب یعنے اسم اعظم اللہ کا وہ جانتا تھا بولا مین لے آؤن گا تیرے پاس تخت بلقیس کا پہلے اوس سے کہ پھر آوے طرف تیرے نظر تیری یعنے کسی طرف دیکھنے سے پھر اپنی طرف دیکھے اوس کے قبل پھر آصف نے اسم اعظم پڑھتے ہی ایک پل مین تخت بلقیس کا سلیمان کے پاس لا موجود کیا بعد اُس کے سلیمان نے فرمایا قولہ تعالےٰ قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ ترجمہ کہا سلیمان نے روپ بدل دکھاؤ اوس عورت کے آگے اُسکے تخت کا ہم دیکھین سوجھ پاتی ہے اون لوگون مین ہوتی ہے

جنکو سوجھ نہیں روپ بدلنا یعنے بلقیس کا تخت جڑاؤ کا تھا وہ جڑاؤ کاڑھ کر اور قرینے سے جڑا کیونکہ بلقیس کی عقل آزمانی منظور تھی اور اپنا معجزہ دکھانا اور کار پردازون نے ویسا ہی کیا غرض بلقیس جب اوس حوض مذکور کے کنارے آئی وہ پُل شیشے کا جو طلسم کا بنایا تھا اوس پر نظر پڑی اوس کو یقین ہوا شاید یہان پانی ہے تب پنڈلیان اپنی کھولدین اوس سے حضرت سلیمان نے معلوم کیا کہ اوس کی ساق پر کچھ بال نہیں ہین جانا کہ دیوون نے جھوٹ بات کہی تھی کہ اوس کی ساق پر بال ہین اور جب بلقیس سلیمان کے پاس آئی اپنا تخت دیکھا پہچانا جیسا کہ حق تعالےٰ فرماتا ہے فَلَمَّا جَاۗءَتْ قِيْلَ اَھٰكَذَا عَرْشُكِ ۭ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ الخ ترجمہ پس جب بلقیس سلیمانؑ کے پاس آئی کسی نے اوس کو کہا کیا ایسا ہے تخت تیرا تب اوس نے تخت کے پاس جا کے دیکھا بولی گویا یہ وہی ہے تخت اور ہم کو معلوم ہو چکا آگے سے اور ہم ہو چکے مسلمان اور اس مین بھی معلوم ہوا بلقیس عاقلہ ہے اور کسی نے کہا اوس عورت کو اندر چل محل مین پھر جب گئی دیکھا وہان محل مین پانی ہے اور کھولین اپنی پنڈلیان کہا یہ تو ایک محل ہے جڑے ہوئے اوس مین شیشے تب متحیر ہو کے بولی قولہ تعالیٰ قَالَتْ رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ترجمہ کہا بلقیس نے اے پروردگار میرے تحقیق مین نے ظلم کیا جان اپنی کو اور مطیع ہوئی ساتھ سلیمان کے واسطے خدا کے جو پروردگار عالمون کا ہے تفسیر مین لکھا ہے کہ حضرت سلیمانؑ دیوان خانے مین بیٹھے تھے اوس مین پتھرون کی جگہ شیشے کا فرش تھا دور سے پانی دکھائی دیتا بلقیس نے وہان پنڈلیان اپنی کھول دین پانی مین بیٹھنے کو تب حضرت سلیمانؑ نے اوس کو پکارا کہ یہ شیشون کا فرش ہے پانی نہین پس اوس کی عقل کا قصور اور عقل کا کمال سلیمانؑ کو معلوم ہوا اور حضرت سلیمان نے دیون کی زبانی سُنا تھا کہ اوس کی پنڈلی پر بال ہین بکریون کی طرح اب معلوم ہوا کہ سچ ہے تب اوس کی دوا تجویز کی جس کو نورہ کہتے ہین وہ پری کے پیٹ سے پیدا ہوئی تھی یہ اثر اوسی کا تھا آخر سلیمانؑ بلقیس کو اپنے نکاح مین لائے ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ سلیمانؑ کی تین سو بی بی اور سات سو حرم تھین سب پر اوس کو شرف دیا اور ایک مکان عالیشان پُرتکلف بنا کے اوس مین رکھا ایک دن بلقیس نے کہا اے نبی اللہ ہر روز آپ تخت پر بیٹھ کر ہوا پر سیر کرتے ہو گرد عالم کے پھرتے ہو مجکو بھی ایک دن اپنے ساتھ لے چلیئے کہ فلانے جزیرون مین جا کے عجیب و غریب تماشا دیکھون تب سلیمان نے ہوا کو حکم کیا کہ تخت کو اوس جزیرے مین جو سات دریا کے بیچ مین ہے پہونچاؤ تب ہوا نے وہان پہنچایا بلقیس وہان کا سبزہ اور آب روان دیکھ کے بہت خوش ہوئی اور وہان کے دریائی گھوڑون کے بازون مین پر دیکھے وہ سب سلیمانؑ کا تخت

دیکھ کر مثال پرندون کے اوڑ گئے حضرت نے حکم کیا دیؤن کو کہ ان گھوڑون کو پکڑ لاؤ انھون نے عرض کی اے نبی اللہ ہم اُن گھوڑون کو نہین پکڑ سکین گے مگر سمندون ایک دیو ہے وہ آپ سے بغی ہو کر قعر دریا مین چھپ رہا ہے اگر حضور کا حکم ہو تو اوس کو پکڑ لاوین اور جا کے اوس سے کہین کہ سلیمان مر گئے تم آؤ یہ سنتے ہی وہ ہمارے پاس چلا آوے گا تب اوسکو پکڑ کے حضور مین لاوین گے یقین ہے کہ اوس کے ہاتھ سے وہ گھوڑے پکڑے جاوین گے تب حضرت نے حکم کیا وہ دیو سب تمام دریاؤن مین جا کے گرد عالم کے سمندون کو پکارتے رہے اے سمندون سلیمان مر گئے تم نکل آؤ اور وہ اس بات کو سُن کر قعر دریا سے خوش ہو کر نکل آیا پس اونھون نے اوس سے کہا کہ اب سلیمان کے عذاب سے ہم نے نجات پائی چاہیے کہ ہم سب وہان جا کے اس کی سلطنت مین دخل کرین مزے سے رہین اور چین کرین یہ کہہ کر جب دونون مین ملاپ ہوا تب اُنھون نے کمند ڈالکر اُس کے ہاتھ پاؤن باندھ کر سلیمان کے پاس لا حاضر کیا جب سلیمان نے نظر غضب سے اوس کی طرف دیکھا سمندون نے مارے خوف کے کہا یا نبی اللہ مجکو امان دو میری جان بخشی کرو مین آپکا تابعدار ہوا جو آپ فرماوین گے بسر و چشم بجا لاؤن گا تب حضرت نے فرمایا تو اگر جان بخشی چاہتا ہے تو فلانے جزیرے سے دریائی پرند گھوڑے میرے واسطے پکڑ لا اوس نے کہا یا نبی اللہ بغیر کچھ حیلہ و حکمت کے وہ گھوڑے میرے ساتھ نہیں آوین گے حضرت نے کہا تو کیا چاہتا ہے وہ بولا گھوڑے سب فلانے چشمے سے پانی پیتے ہین چند دیو میرے ساتھ کر دیجیے اوس چشمہ سے جا کے پانی نکال ڈالین اور بجائے پانی کے اوس کو شراب سے بھرین تب وہ بمنزلہ پانی کے اوس پیوین گے اور اوس کے پینے سے اون کو نشہ ہوگا اسوقت کمند ڈال کر پکڑ لین گے اور خدمت مین حاضر کرین گے پس حضرت نے دیؤنکو سمندون کے ساتھ کر دیا چالیس گھوڑے وہان سے جا کے پکڑ لائے اوسوقت عصر کا وقت تھا سلیمان گھوڑون کی لطافت اور خوبیان دیکھنے لگے یہان تک کہ نماز عصر جانے پر ہوئی اوس وقت جبرئیل جناب باری سے عتاب لائے اور کہا اے سلیمان تو دنیا کے مال کی محبت مین ایسا مشغول ہوا کہ نماز عصر کی جانے پر ہوئی سلیمان یہ سن کر اوس وقت سجدے مین گئے اور رونے لگے اور استغفار کرتے چنانچہ قولہ تعالے اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ الْجِيَادُ ۔ فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ الخ ترجمہ جس وقت کہ روبرو لائے گئے سلیمان علیہ السلام کے شام کو خاصے گھوڑے پس سلیمان نے کہا تحقیق مین نے دوست رکھا محبت مال کو اپنے رب کی یاد سے یہان تک کہ سورج چھپ گیا پردے مین پھر کہا لاؤ اون گھوڑون کو میرے پاس پس شروع کیا ہاتھ پھیرنا پاؤن اور گردن اون گھوڑون پر مروی ہے کہ حق تعالے نے فرشتے بھیجے آفتاب ٹھہر گیا ڈوبنے نہ دیا یہان تک کہ سلیمان

نے وقت پر نماز عصر کی پڑھلی تب آفتاب غروب ہوا کہتے ہین کہ حضرت سلیمان نے اون گھوڑون کے پرکاٹ ڈالے پھر شانیاً پیدا نہ ہوئے اور اسپ تازی اُن ہی کی نسل سے ہین

جہاد کو جانا سلیمان علیہ السلام کا شہر صیدون مین اور مارا جانا بادشاہ صیدون کا

جب بلقیس کے قصے سے فارغ ہوئے سلیمانؑ نے اوس سمندون دیو سے پوچھا اے سمندون کوئی چیز عجیب و غریب تو نے کسی جزیرے مین دیکھی ہے وہ بولا اے حضرت مین نے دیکھی ہے دریائے مغرب مین ایک جزیرہ ہے اوس مین ایک شہر عظیم ایسا ہے کہ چارون طرف اوس کے دیوار سنگین ہے بلندی اوس کی سو گز اور اس کے اندر بارہ بُرج ہین اور ہر برج کے اوپر ایک طبل اور علم دھرا ہے اور اس حصار کے بیچ مین بڑا ایک میدان ہے اوس مین ایک مکان عالیشان ہے کہ سنگ مرمر سے بنا ہے اوس پر ایک منارہ بلند اور اوس منارے پر دو شیر سنگین اور ایک عقاب بزرگ مثل آدمی کی صورت سونے سے بنایا ہے اور ایسی بہت سی صورتین ہین مین نے اوس کوشک پر جا کے دیکھا چار ہزار حجرون مین لونڈیان صاحب جمال بیٹھی ہین اور اوس کے بیچ مین ایک تخت ہے اور اُس پر ایک پری ماہ لقا ساتھ ایک دختر برج اختر کے بیٹھی ہے بعد ایک ساعت کے دختر تخت پر سے اوٹھ کر کھڑی ہوئی اور وہ چار ہزار لونڈیان اپنے اپنے حجرون مین داخل ہوئین تب مین نے جا کے ایک لونڈی سے پوچھا اس شہر کا کیا نام ہے اور یہ پری اور وہ دختر کون ہے اور وہ تبر اور علم برج کے اوپر اور وہ دو شیر اور عقاب منارے پر کس واسطے بنا رکھے ہین یہ سن کے مجھ سے وہ لونڈی بولی تم کس ملک کے ہو کہان سے آئے ہو مین نے کہا دوسرے عالم سے آیا ہون وہ بولی مین جانتی تھی سوا اس ملک کے اور دوسرا ملک نہین اور بولی کہ اس شہر کا نام صیدون ہے اور وہ پری ہمارے بادشاہ کی بی بی اور وہ دختر بادشاہزادی ہے اور یہ صورتین طلسم کی اس واسطے بنائی ہین کہ جب دشمن اور غنیم کو دیکھین گی آواز کرینگی تب ہمارے بادشاہ کو معلوم ہوگا کہ کوئی غنیم و دشمن آیا ہے ہمارے شہر مین تب اوسی وقت جا کے اون کو مار ڈالین گے اور وہ جو عقاب ہے یہ ہمارا داعی ہے جب وقت عبادت کا ہوتا ہے وہ بانگ دیتا ہے تب ہم سب جا کے بادشاہ کو پوجتے ہین عبادت کرتے ہین عیاذاً باللہ من ذٰلک اور دو شیر وہ حاکم منصف ہین جب آسامی اور فریادی دونون مین خصومت واقع ہو تو ان دونون شیرون کے پاس اون کو ہمارے بادشاہ بھیجتے ہین جو ناحق پر ہے اوس کو وہ دونون شیر پھاڑ ڈالتے ہین اور کوئی شخص بے راہ نہین چلتا ہے

اور جھوٹھ نہین بولتا ہے اوس کا یہ ماجرا ہے پس سمندون دیو سے شہر صیدون کی حقیقت وماجرا سُن کے سلیمان نے لشکرون کو فرمایا شہر صیدون مین جہاد کو جاؤن گا تب دیو پری لوگ بموجب حکم حضرت کے تخت پر آ جمع ہوئے اور ہوا کو حکم کیا ہوا نے جلدی سے حضرت کے تخت کو صیدون شہر کے پاس پہنچایا جب تخت سلیمان کا دور سے نمایان ہوا وہ طبل وعلم سلیمان کا تخت بساط دیکھ کر اوس منارے اوپر جون پہ سے پکار کے آواز دینے لگے تب اہل صیدون کو معلوم ہوا کہ کوئی غنیم آتا ہے تب سب اہل شہر وسپاہ اور لشکر بہ سلاح آراستہ جنگ کے واسطے شہر سے نکلے کیا دیکھتے ہین کہ ایک جماعت فوج کی تخت پر بیٹھی ہوئی ہوا پر چلی آتی ہے یہ دیکھ کر وہ اہل صیدون بولے کہ ہم نے آج تک کسی بادشاہ کو نہین دیکھا اور نہین سنا کہ سوا زمین کے ہوا پر چلے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ بہت بزرگ ہے پس سب جنگ گاہ مین آ کھڑے ہوئے تب سلیمان نے دیونکو فرمایا اوّل تم جاؤ کافرون سے لڑو پس دیو سب اون سے لڑنے لگے مردم جزیرہ دیون پر غالب آئے تب حضرت نے پریون کو حکم کیا یہ بھی اون سے مغلوب ہوئین بعد اوس کے آدمیون کو فرمایا تب دیو پری اور آدمی سب مل کر مردم جزیرہ سے لڑے اونکو زیر کیا تس پیچھے اون کا بادشاہ نکل کے سلیمان کے سامنے لڑنے کو آیا اور اوس پلید کا نام عنکبو تھا حضرت نے ہوا کو حکم کیا ہوا نے ایک مشت خاک اوس پلید کی آنکھون مین ڈال دی وہ پلید اندھا ہو کر گر پڑا شیر نے آ کر اوس ناپاک کا سر کاٹ کر کھالیا اور بعضون نے کہا ہے کہ ٹڈی آ کے اوس پلید کی آنکھین کھا گئی تھی وہ واصل جہنم ہوا اور باقی کافرون کو لشکر سلیمان نے مار کاٹ کے دریا مین بہادیا اور عنکبو کی بیٹی کہ وہ صاحب جمال تھی اوس کو اور اوس کی چار ہزار لونڈیون کو سلیمان اپنے تخت پر اوٹھا لائے اور شہر کو ویران کر کے چلے آئے واللہ اعلم بالصواب

مبتلا ہونا سلیمان علیہ السلام کا رنج وعذاب مین بسبب بعضے تقصیر کے کہ اون سے سہواً ہوئی تھی

جب سلیمان نے ملک صیدون سے مراجعت کی آنے کے وقت راہ مین عنکبو کی بیٹی سے کہنے لگے کہ اے نیک بخت تو ایمان لا مسلمان ہو وہ بولی کہ مین تب مسلمان ہون گی کہ مجکو میرے باپ سے ملاقات کراؤ تب حضرت سلیمان نے فرمایا تمھارے باپ کو مین نے مار ڈالا ہے تم کیون کر دیکھو گی پھر کیف اوس دختر کے کہنے سے سلیمان نے اوس کے باپ کا سر لا کے اوس کو دکھایا وہ بیہوش ہو کر گر پڑی بعد ایک ساعت کے ہوش مین آئی اور

لہ یعنی ایمان لا مسلمان ہو

گریہ وزاری کرنے لگی سلیمانؑ نے اوس کو بہت پیار کیا اور دلداری کی پر اوس کے خاطر جمع نہ ہوئی آخر الامر وہ
دین اسلام سے مشرف ہوئی تب حضرت اوسکو نکاح مین لائے اور بہت چاہتے تھے ایک دن ابلیس لعین نے صورت
آدمی کی بن کر اس دختر سے جا کر کہا اے لڑکی پر یزادکیون اپنے باپ کی صورت بنا کر نہین پوجتی ہے کہ تیرے
باپ کی روح تجھ سے خوش رہے جیسا کہ حیات مین تجھ سے خوش تھا اور خبردار یہ بات سلیمان سے نہ کہیو چھپا رکھیو
تب وہ دختر شیطان کے سکھانے سے اپنے باپ کی صورت بنا کر گھر مین مخفی پوجتی تھی اور دل اپنا شاد رکھتی تھی
اسی طرح چالیس دن گذرے اور دوسری روایت مین یون آیا ہے جب سلیمان نے اوس دختر سے کہا کہ تو ایمان
لاؤ مسلمان ہو مین تجھ سے نکاح کرون گا وہ بولی مین مسلمان ہون گی اور تمھاری زوجیت قبول کرون گی اس شرط پر
کہ آپ حکم دیوین مین اپنے باپ کی صورت بنا کے اپنے سامنے رکھون صورت پرستی سے اپنے باپ کی دل کو خوش
کرون غم مہجوری بھول جاؤن پس چونکہ اوس زمانہ مین صورت بنانا شرع مین ممنوع نہ تھا اور سلیمانؑ اپنی اور
بیبیون سے اوس کو زیادہ پیار کرتے تھے اس کو تصویر بنانے کی اجازت دی تب وہ اپنے باپ کی صورت
بنا کے اوس کو مخفی پوجتی تھی کہتے ہین کہ اسی سبب سے سلیمانؑ چند روز بلا مین مبتلا ہوئے تخت اور حکومت سے
معزول رہے اور بعضون نے یون بھی روایت کی ہے کہ دختر عنکبود نے کہا اے حضرت آج عید قربان ہے
کچھ قربانی کیا چاہیے ایک ٹڈی مجکو لا دیجیے مین قربانی کرون ٹڈی قربانی کرنا ثواب ہے سلیمانؑ نے فرمایا
ٹڈی مین گوشت نہین ہوتا اوسکو ذبح کرنا کیا فائدہ اونٹ قربانی کرو اوس مین ثواب ہے وہ بولی نہین مین ٹڈی
ذبح کرون گی غرض اوس کی یہ تھی کہ جب سلیمانؑ صیدون مین جا کے اوس کے باپ سے لڑے ٹڈی آ کے
اوس کے باپ کی آنکھین کھا گئی تھی وہی بغض اوس کے دل مین تھا کہ اوس سے مکافات لے اور سلیمانؑ
کو یہ بات یاد نہ تھی سہواً فرمایا کہ اچھا ٹڈی منگوا کے ذبح کرو تب اوس نے ایک ٹڈی کو منگوا کے عداوتاً ذبح کیا
پس سلیمانؑ کی عورت نے یہ دو گناہ کئے تھے کہ اپنے باپ کی صورت بنا کے گھر مین پوجتی تھی یہ خبر سلیمانؑ
کو معلوم نہ تھی اور دوسرے یہ کہ ٹڈی کو بے گناہ ذبح کیا تھا اون دونون معصیت کے سبب سلیمانؑ چند روز
بلا مین مبتلا ہوئے پس اے مومنو یہ بات متحقق ہے کہ جس نیک مرد کے گھر مین بدعورت ہو اپنے شوہر سے
چھپا کے گناہ کے کام کرے خواہ علانیہ خواہ مخفی تو لازم اور واجب ہے کہ عورت کے گناہ کے باعث اوس کے
شوہر پر آفت نازل ہوگی اور خان و مان اوس کا ویران ہوگا چنانچہ استاد سعدیؒ نے بھی فرمایا ہے **بیت**

زن بد در سرائے مرد نکو ٭ ہمدرین عالم است دوزخ او ٭ اور اللہ تعالیٰ کلام مجید مین فرماتا ہے وَلَقَدْ فَتَنَّا
سُلَیْمَانَ وَاَلْقَیْنَا عَلٰی کُرْسِیِّہٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ؕ ترجمہ تحقیق آزمایا ہم نے سلیمانؑ کو اور ڈال دیا ہم نے اوپر کرسی کے

ایک دھڑ پھر رجوع کیا سلیمانؑ نے بحث پس معاملہ یون تھا کہ سلیمان جب استنجے کو جاتے خاتم اپنے ہاتھ سے
نکال کے ایک خادمۂ حرم کے حوالے کر جاتے کیونکہ اوس خاتم پر اسم اعظم اللہ کا تھا اس لئے استنجے کو جاتے
وقت ساتھ نہین رکھتے ایک دن مرضی الٰہی سے ایسا اتفاق ہوا کہ دیؤن مین سے ایک دیو نام اوس کا صخرہ
تھا اوس نے صورت و شکل سلیمان کی سی بنا کے اوس خادمہ امینہ سے جا کے انگوٹھی لے کر اپنی اونگلی مین
پہن کر سلیمان کے تخت پر جا بیٹھا اور دیو پری آدمی سب اپنے عہدے پر بدستور سابق جیسا کہ سلیمانؑ کی ملازمت
مین کھڑے رہتے تھے ویسے ہی اوس کے سامنے سلیمان جانکر سب آکے حاضر ہوئے اور پرندون نے آکے
تخت پر سایہ کیا اور صخرہ حکم احکام کرنے لگا تب سلیمانؑ نے بعد فراغت استنجے کے اوس خادمہ امینہ سے
اپنی انگوٹھی طلب کی وہ بولی خاتم سلیمانؑ لے گئے تم کون ہو حضرت بولے مین سلیمانؑ ہون تم نے کس کو
دی ہر چند کہا وہ نہ مانی تب سلیمانؑ اپنے تخت کے پاس جا کے دیکھتے ہین کہ وہ صخرہ دیو تخت پر بیٹھا
ہے اور انگوٹھی ہاتھ مین ہے سب دیو پری آدمی دربار عام مین کھڑے ہین سلیمانؑ نے اونھون سے کہا کہ مین
سلیمانؑ بن داؤدؑ ہون لوگون نے اون کی تکذیب کی اور دیوانہ جان کے چوبدارون نے وہان سے نکال
دیا اور بعضی روایت مین یون آیا ہے کہ حضرت سلیمان پر گردش آنے کا یہ سبب تھا کہ اون کی ہزار بیبیان
تھین ایک دن یون ارادہ کیا کہ آج کی شب سب بیبیون سے جا کے جماع کرونگا کہ ہر ہر بی بی ایک ایک بیٹا جنے
تو ہزار بیٹے ہون گے اور انھون کو لے کے ہم جہاد کرین گے یہ کہا اور انشاء اللہ نہ کہا اپنی بیبیون سے جا کے جماع
کیا خدا کی مرضی ایسی ہوئی کہ کسی کو حمل نہ رہا مگر ایک عورت کے پیٹ سے آدھا دھڑ پیدا ہوا تب انشاء اللہ
نہ کہنے کے سبب نادم ہوئے اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ ایک آنکھ ایک کان ایک ہاتھ ایک پاؤن کا لڑکا پیدا ہوا القصہ سلیمان
کو جب دیو پری آدمیون نے نہ پہچانا تعظیم نہ کی تخت گاہ سے نکال دیا پس وہان سے نکل کے بیت المقدس
مین جا کے تین دن تک سجدے مین پڑے روتے رہے پھر بیطاقتی سے مارے بھوک کے مسجد سے نکل
کر کسی بنی اسرائیل کے گھر پر جا کر کھانے کو مانگا کسی نے اون پر التفات نہ کیا پھر وہان سے مایوس ہو کر
شہر مین آئے بامید روٹی کمانے کے اتفاقاً یہان بھی کسی نے اون کو نوکر نہ رکھا پھر یہان سے بھوکے پیاسے
نکل کر دریا پر گئے مچھلی والون کو مچھلیان شکار کرتے دیکھا اون سے کہا کہ مجکو نوکر رکھو ہم تمھارا کام کرین تب ماہی
گیر دن نے اون کو ہر روز مچھلیان دینی مقرر کین اور نوکر رکھا آخر تمام دن گذار رات کے وقت دو مچھلیان
پکڑی گئین یہی دو مچھلیان مزدوری مین اونکو ملین ان مین سے ایک مچھلی بازار مین بیچ کے روٹی مول لی
اور ایک مچھلی تل کے روٹی کے ساتھ کھالی اور شکر خدا بجالائے اسی طرح چالیس دن تک روزی اپنی

حاصل کرکے کچھ آپ کھاتے اور باقی محتاجون کو دیتے اور تمام رات عبادت مین رہتے اور توبہ استغفار کرتے
اور چالیس دن صخرہ دیو نے حضرت سلیمانؑ کے تخت پر بیٹھ کے بادشاہی کی مگر آدمی اور پری کو اوس کے طور و
طریق سے کچھ معلوم ہوا تھا کہ یہ دیو ہے تخت پر بیٹھ کے سلطنت کر رہا ہے یہ سلیمانؑ نہین مگر یہ راز دلی کسی
سے ظاہر نہین کرتے اور آصف دیو سلیمانؑ کا وزیر اعظم بڑا عقلمند و ہوشیار تھا جس دن سے وہ تخت پر بیٹھ
کے حکم کرنے لگا اوسیدن سے آصف دیو اس بات کا متلاشی اور متردد ہوا کہ آج چالیس دن سے یہ شخص تخت
پر بیٹھ کے جو حکومت کرتا ہے یہ کون ہے یقین ہے کہ یہ سلیمانؑ نہین آخر آصف نے سلیمانؑ کی بیبیون سے
جاکے پوچھا آج سلیمان کہان ہین تمہارے پاس تشریف لاتے ہین یا نہین وہ یمینہ خادمہ کہ جس کے ہاتھ سے
سلیمان اکثر کام لیتے تھے وہ بولی کہ آج چالیس دن ہوے ہین ہم حضرت کو نہین دیکھتے ہین ہمارے پاس
تشریف نہین لاتے ہین اور خاتم بھی مجکو نہین دیتے ہین شاید اور کہین تشریف لے گئے ہون گے یا نوع دیگر
ہوا ہوگا پس آصف نے یمینہ سے یہ سُن کر کہا کہ بہت اچھا مین ابھی معلوم کرلیتا ہون اوس وقت چالیس آدمی
توریت خوان کو بُلا کے تخت گاہ مین لیجاکے توریت سب کے ہاتھ مین پڑھنے کے لئے دی جب توریت پڑھنے
لگے وہ صخرہ دیو جو تخت پر بیٹھا تھا یہ کلام الٰہی سن کے تخت پر ٹھہر نہ سکا آخر وہان سے الگ ہوکر اوس تخت پر
سے ایک کنارے پر جا بیٹھا پھر وہان بھی نہ ٹھہر سکا وہان سے بھی بھاگا اور وہ خاتم سلیمانؑ کی دریا مین ڈال کر
چلا گیا مرضی الٰہی سے ایک دن سلیمان اون مچھلی والون کی نوکری بجا لاکے تھکے ماندے دریا کے کنارے سوئے
تھے ایک سانپ آکے ایک شاخ سبز مین لے کر اُن پر ہوا کر رہا تھا ایک مچھوے کی بیٹی تھی وہ صاحب جمال تھی وہ ہر روز اپنے
باپ کا کھانا دریا کنارے لایا کرتی تھی اس حضرت سلیمانؑ کو دریا کے کنارے سوتا دیکھا اور ایک سانپ اون
پر ہوا کر رہا ہے وہ دختر بالغہ تھی یہ حال دیکھ کے اپنے باپ سے جاکے کہا اے بابا جان مجکو اوس شخص سے بیاہ
دو تو بہتر ہے سوا اس کے مین دوسرے سے بیاہ نہین کرونگی تب اوس کے باپ نے کہا وہ میرا نوکر ہے
نوکری کرکے کھاتا ہے تجھے اوس شخص سے کیونکر بیاہ دون لوگ کیا کہین گے وہ بولی اس سے میرا بیاہ
نہین ہو تو مین کسی سے بیاہ نہین کرونگی تب وہ ماہی گیر اپنی بیٹی کو ساتھ لے کر سلیمانؑ کے پاس گیا
حضرت سوتے تھے اوسکے آنے کی آہٹ سُن کے جاگ اوٹھے اوس نے حضرت سے کہا کہ آپ کو مین اپنی
بیٹی سے بیاہ دونگا حضرت نے فرمایا مین آپ کا نوکر ہون نوکری کرکے کھاتا ہون روز مرہ دو مچھلیان اُجرت
کی حضور سے ملتی ہین اوسے کھاتا ہون خوراکی اور مہر آپ کی بیٹی کا کہان سے دونگا وہ بولا میری بیٹی
آپ سے مہر نہین چاہتی ہے اور کھانے کو مین دونگا میرا ذمہ ہے آخر سلیمانؑ نے قبول کیا اور اوس

کے ساتھ اوس کے مکان پر جاکے اوس کی بیٹی سے بیاہ کیا اور توبہ استغفار کرکے خدا کی عبادت مین مصروف
ہوئے فی الجملہ اوس صخرہ دیو نے جو انگشتری حضرت سلیمان کی دریا مین ڈال کے بھاگا تھا اوس انگشتری کو
ایک مچھلی نگل گئی تھی اور تمام مچھلیان دریا کی اوس خاتم کے سبب سے اوس مچھلی کی مطیع فرمان ہو رہی تھیں
دوسرے دن سب ماہی گیر حضرت سلیمانؑ کو لے کر اوس دریا مین جہان انگشتری صخرہ دیو نے ڈالی تھی
وہان مچھلی کے شکار کو گئے خدا کے حکم سے وہ مچھلی کہ جس نے انگشتری حضرت کی نگلی تھی وہ جال مین پکڑی
گئی پس مچھوؤن نے اوس مچھلی کو اور دو مچھلی لا کے حضرت سلیمانؑ کی اُجرت مین دی پس سلیمانؑ نے اون
تینون مچھلیون سے دو مچھلیون کو بیچ ڈالا اور ایک مچھلی اپنی بی بی کے حوالے کی صاف کرنے کو جب اوس نے
اوس کا پیٹ چیرا تب وہ خاتم حضرت سلیمانؑ کی اوس کے شکم سے نکل پڑی اوس کی روشنی سے سب گھر
اوجالا ہو گیا مچھوے کی بیٹی یہ اعجوبہ دیکھ کے بے اختیار پکار اوٹھی سلیمانؑ نے اوس وقت خاتم اپنی پہچان کر ہاتھ
مین اپنے پہن لی اور مرغان ہوا آکے سر پر سایہ فگن ہوئے اور دیو پری آدمی جمیع خلق اون کی ملازمت مین بدستور
سابق آکر حاضر ہوئے اور باد نے تخت لاکر موجود کیا تب سلیمان نے اپنی بی بی ماہی گیر کی بیٹی سے کہا کہ مین سلیمانؑ
بن داؤد ہون اور تمام احوال اپنا اول سے آخر تک بیان کیا اور اوس وقت ہوا کو حکم کیا تب ہوا نے حضرت کو
تخت سمیت اپنے مکان خاص پر پہنچا دیا اور ملازمان جتنے تھے سب نے آکے حضرت کے سامنے دربار عام مین
حاضر ہوکے نذرین گذرانیں پس سلیمانؑ اپنے محل مین جاکے اوس صیدونیہ عنکبود کی بیٹی کو کہ جس کو ملک صیدون
سے لاکے اپنے نکاح مین لائے تھے وہ اپنے باپ کی صورت بنا کے گھر مین مخفی پوجتی تھی اس واسطے اوس کو اور اوس
کی چار ہزار لونڈیون کو کاٹ کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے جلا دیا اور جادوگری کی کتابین جو روز ہزیمت عنکبود لعین کے
صخرہ دیو اوس شہر صیدون سے لوٹ لایا تھا اور اوس جادو کے سبب سے اوس نے سلیمانؑ کی خاتم اون کی
خادمہ یمینہ سے لے کر چالیس دن تک سلطنت کی تھی اور حضرت کو دُکھ مین ڈالا تھا اوس کتاب کو بھی پارہ پارہ
کر کے ڈال دیا کہتے ہین کہ اون ٹکڑون سے ایک ٹکڑا ہندوستان مین پہنچا تھا اوسی سے لوگ ابتک جادوگری
کرتے ہین بعد اوس کے سلیمانؑ نے صخرہ دیو کو طلب کیا نہ پایا دیؤن کو حکم کیا اُنھون نے عرض کی یا نبی اللہ صخرہ
دیو سمندر کے بیچ مین جاکے آپ کے خوف سے چھپ رہا ہے بغیر کچھ حیلہ کئے اوس کو وہان سے پکڑ نہین لا سکتے
ہین اگر حضور کا حکم ہو تو کچھ بات بنا کے اوس سے کہین تو البتہ وہان سے حضور مین لا سکین گے تب حضرت نے
فرمایا اچھا جاؤ تب دیو جا کے سمندر کے بیچ مین پکارتے تھے اے صخرہ تو کہان ہے نکل آ سلیمانؑ مر گئے
وہ یہ سن کر سمندر کے بیچ مین سے نکل آیا تب اوس کو دیؤن نے گرفتار کر کے سلیمانؑ کے پاس حاضر کیا

چالیس دن تک حضرت نے اوس کو عذاب اور سیاست مین دکھا بعد اوس کے شکنجے مین پتھر کے ڈال رکھا کہتے ہین کہ اب تک وہ شکنجے مین پڑا ہے قیامت تک رہے گا پس سلیمانؑ نے کئی برس سلطنت کی اور بیت المقدس کو جو داؤد علیہ السلام نے بنا کیا تھا اوس کو اور بڑھا کے بنوایا دیؤن کو حکم کیا کہ دیوارین اوس کی سنگ سفید سے بناؤ تب بموجب ارشاد اون کے دیؤن نے ویسا ہی بنایا اور ستون اوس کے چالیس گز لنبے سنگ مرمر سے بنائے اور کواڑ دروازون کے آبنوس کے لگائے ایک دروازے کا نام باب داؤد اور دوسرے کا نام باب طوبیٰ اور تیسرے کا نام باب رحمت اور چوتھے کا نام باب نبی العربی آخر الزمان (صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم) رکھا اور چھت ساج کی لکڑی سے بنوائی تھی اور دیوارین اوس کی سونے سے زر اندودہ کی تھین اور مسجد مین قندیلین چاندی کی لگائی تھین اور ہر قندیل مین تیل کی جگہ لعل شب چراغ تھا اوس کی روشنی سے سب روشن ہوتا تھا اور گندھک سرخ سے قندیلون کو ترکیب دیا تھا ایسا کہ تین کوس تک شعاع اوس کی روشنی کی جاتی تھی کہتے ہین کہ وہی گندھک سرخ کیمیا ہے وہ سلیمان علیہ السلام کو اللہ نے عنایت کی تھی قصہ کوتاہ ایک دن سلیمان علیہ السلام گنبد کے دروازے پر جو شیشے سے بنایا تھا اپنا عصا ٹیکے کھڑے تھے خدا کے حکم سے اوس وقت ملک الموت آحاضر ہوئے سلیمانؑ نے اون سے پوچھا تم میری ملاقات کو آئے ہو یا روح قبض کرنے کو ملک الموت نے کہا مین تمھاری روح قبض کرنے کو آیا ہون حضرت نے فرمایا بہت اچھا مجکو ذرا پانی پینے کی مہلت دے ملک الموت نے کہا کہ مین اب دیر نہین کر سکتا ہون خدا کا حکم نہین پس جیسا کہ حضرت سلیمان عصا پر ٹیک کے کھڑے تھے اوسی ہیئت پر جان اون کی قبض کر لی خبر مین آیا ہے کہ اسی طرح ایک برس تک سلیمانؑ کی لاش بیجان عصا کے ٹیکے سے کھڑی تھی اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ دو مہینے تک اون کی موت کی خبر کسی کو نہ ہوئی دیو سب ایک برس تک بیت المقدس کا کام انجام کرتے رہے یہان تک کہ عصا اون کا گھن کھا گیا اور لاش زمین پر گر پڑی تب لوگون کو معلوم ہوا کہ سلیمان علیہ السلام اتنے روز بے جان کھڑے تھے بعد اوس کے تخت اون کا ہوا پر گیا آدمیون کی نظرون سے غائب ہوا اور جن سب تاسف کرتے ہوئے چلے گئے اس مین حکمت حکیم علی الاطلاق کی یہ تھی کہ جن غیب دانی سے فخر کرتے تھے کہ ہم کو غیب کی معلوم ہے اس لئے اللہ نے اون کو آزمایا کہ اگر وہ غیب کی بات جانتے تو سلیمانؑ کی موت کی خبر اونکو ہوتی اور ذلت مین نہ رہتے پس خدا کی مرضی یہی تھی کہ جنون کو سلیمانؑ کے مرنے کی خبر نہ ہو اور نہین تو وے سب چلے جاتے مسجد بیت المقدس کی تیار نہ ہوتی بے مرمت رہ جاتی حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖ الخ ترجمہ پس جب تقدیر کی ہم نے موت اوس پر نہ خبردار کیا اون کو مرنا اون کا کیڑا

گھن کھاتا رہا اوس کا عصا پس جب گر پڑا تب معلوم کیا جنون نے اگر وے خبر رکھتے غیب کی بات تو نہ رہتے ذلت کی تکلیف مین اور دوسری روایت مین ہے کہ سلیمانؑ جنون کے ہاتھ سے بیت المقدس بنواتے تھے جب معلوم کیا کہ موت آپہونچی تب جنون کو عمارت کا نقشہ بتا کر آپ شیشے کے مکان مین دروازے بند کرکے بندگی مین مشغول ہوئے بعد وفات کے برس دن تک جن مسجد بناتے رہے جب مسجد پوری بن چکی جس عصا پر سلیمانؑ ٹیک کر کھڑے تھے گھن کے کھانے سے گر پڑا تب سب کو وفات سلیمان علیہ السلام کی معلوم ہوئی اور جو جن آدمیون سے علم غیب کا دعویٰ کرتے تھے سب کے سب قائل ہوئے یہان تک تھا قصہ سلیمان علیہ السلام کا واللہ اعلم بالصواب

قصہ حضرت نبی عُزیر علیہ السلام کا

خبر مین آیا ہے کہ بخت نصر ایک بڑا بادشاہ کافر تھا شرق سے غرب تک اوس کی بادشاہت تھی قوم بنی اسرائیل پر غالب ہوا شہر بیت المقدس کو خراب کیا اور توڑ ڈالا اور بنی اسرائیل کو ذلیل اور مقید کیا جب عُزیر نبی علیہ السلام اون پر مبعوث ہوئے بعد مدت کے اوس شہر کے طرف گئے تو شہر کو خراب و ویران دیکھا بہت تعجب اور تاسف کیا اور کہا کہ یا اللہ شہر پھر کیونکر آباد ہوگا دل مین یہ کہہ رہے تھے اتنے مین خدا کے حکم سے وہین جان اون کی قبض ہوئی پھر سو برس کے بعد اللہ نے اون کو زندہ کیا اور اوس شہر کو آباد دیکھا چنانچہ حق تعالےٰ قرآن مجید مین فرماتا ہے اَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ الخ ترجمہ یا مانند اوس شخص کے کہ گذر ایک شہر پر اور وہ شہر گرا پڑا تھا اپنی چھتون پر وہ بولا کیونکر زندہ کرے گا اس کو اللہ مر گئے پیچھے پس مار رکھا اوس شخص کو اللہ نے سو برس پھر جلایا اوسکو اللہ نے کہا تو کتنی دیر رہا وہ بولا مین رہا ایک دن یا دن سے کچھ کم خدا بولا نہین بلکہ تو رہا سو برس اب دیکھ اپنا کھانا اور پینا کہ نہین سڑا اور دیکھ اپنے گدھے کو اور تجکو ہم نمونہ کیا چاہین لوگون کے واسطے اور دیکھ ہڈیان کس طرح جوڑتے ہین ہم اون کو پھر پہناتے ہین اون کو گوشت پھر جب اوس پر ظاہر ہوا بولا مین جانتا ہون کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے یہ قصص الانبیا سے لکھا اور تفسیر مین لکھا ہے کہ بخت نصر ایک بادشاہ تھا کافر بنی اسرائیل پر غالب ہوا شہر بیت المقدس کو خراب کیا تمام لوگ بندی مین پکڑے گئے تب حضرت عُزیرؑ بنی اسرائیل پر مبعوث ہوئے اوس شہر پر گذرے دیکھا تعجب کیا کہ یہ شہر پھر کیونکر آباد ہوگا خدا کے حکم سے اوس جگہ اونکی روح قبض ہوئی پھر سو برس کے بعد وہ زندہ ہوئے اون کا کھانا اور پینا پاس دھرا تھا اوسی طرح اور سواری کا گدھا مر کر ہڈیان اوسی طرح دھری تھین پھر گدھا اون کے روبرو خدا کے حکم

سے زندہ ہوا اور اوسی سو برس مین بنی اسرائیل قید سے خلاص ہوئے اور شہر بیت المقدس پھر آباد ہو گیا اُنھون نے زندہ ہو کر آبادہی دیکھا تب سجدے مین گرے اور استغفار کیا چنانچہ حق تعالےٰ فرماتا ہے فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَہٗ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ ترجمہ پھر جب اوس پر ظاہر ہوا بولا مین جانتا ہون کہ اللہ سب چیز پر قادر ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے

قصہ زکریا پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

خبر مین آیا ہے کہ زکریا علیہ السلام داؤد پیغمبر کی اولاد مین سے تھے اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ ارمیا کی اولاد مین سے تھے اللہ نے اون کو بنی اسرائیل کی پیغمبرون مین برگزیدہ کیا تھا چنانچہ حق تعالےٰ فرماتا ہے ذِکْرُ رَحْمَتِ رَبِّکَ عَبْدَہٗ زَکَرِیَّا ۝ اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ نِدَآءً خَفِیًّا ۝ ترجمہ یہ مذکور ہے تیرے رب کی مہر کا اپنے بندے زکریا پر جب پکارا اوس نے اپنے پروردگار کو پکارنا آہستہ یعنے دل مین دعا کی یا پکارا اکیلے مکان مین چھپے پکارا اسواسطے کہ بوڑھی عمر مین بیٹا مانگتے تھے اگر نہ ملے تو لوگ ہنسین جب بوڑھے ہوئے فرزند کے واسطے سر سجدے مین رکھ کے کہا قولہ تعالےٰ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا ۝ ترجمہ کہا زکریا نے اے پروردگار میرے تحقیق سست ہو گئی ہین ہڈیان میری اور شعلہ مارا سر نے بڑھاپے سے یعنے بال سفید ہو گئے سر کے اور تجھ سے مانگ کر اے رب مین بے نصیب نہ رہا اور تحقیق مین ڈرتا ہون بھائی بندون سے اپنے پیچھے اپنی موت کے کہ برگشتہ نہ ہون اور عورت میری بانجھ ہے پس بخش تو میرے واسطے اپنے نزدیک سے ایک والی کہ وارث ہو میرا اور وارث ہو اولاد یعقوبؑ کا اور کر اوسکو پسندیدہ اے پروردگار میرے پس زکریاؑ کی دعا خدا نے قبول کی خدا تعالےٰ فرماتا ہے قرآن مین یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ ۨ اسْمُہٗ یَحْیٰی ۝ ترجمہ اے زکریا ہم خوشخبری دیتے ہین تیرے تئین ایک لڑکے کی کہ نام اوس کا یحییٰ ہے نہین کیا ہم نے پہلے اس نام کا کوئی زکریا بولے اے رب کہان سے ہوگا مجکو لڑکا اور عورت میری بانجھ ہے اور مین بوڑھا ہو گیا ہون یہان تک کہ اکڑ گیا کہا فرشتون نے یون ہی فرمایا ہے تیرے رب نے کہ وہ مجھ پر آسان ہے اور تجکو بنایا پہلے اس سے اور تو نہ تھا کچھ چیز کہا زکریاؑ نے اے رب میرے ٹھہرا دے مجکو کچھ نشانی کہا رب نے نشانی تیری یہ ہے کہ بات نہ کرے تو لوگون سے تین رات دن تک چنگا بھلا پس زکریا نے تین رات دن تک بات نہ کی اور بعد نو مہینے کے یحییٰ پیغمبر علیہ السلام پیدا ہوئے اور چار برس تک یحییٰؑ باہر نہین نکلے لڑکون کے ساتھ نہین کھیلے اور مان اون کی اون کو کہا کرتین اے بیٹا کیون نہین نکلے لڑکون

کے ساتھ نہین کھیلے اور مان اون کی اون کو کہا کرتین اے بیٹا کیون نہین باہر لڑکون مین جاکے کھیلتے وہ بولے اے میری مان خدا نے مجکو کھیلنے کے لئے نہین پیدا کیا جس لئے پیدا کیا ہے وہی راہ لیا چاہئے یہ کہتے تھے اور رات دن روتے تھے زکریا نے خدا سے عرض کی اے رب مین نے تجھ سے ایک والی چاہا تھا تونے عنایت کیا تا کہ مین خوش ہون اب رات دن کے رونے سے اُس کے مجکو چین نہین پڑتا اور غم مجکو زیادہ ہوا جناب باری نے فرمایا اے زکریا مجھ سے تونے ایک صالح بیٹا چاہا تھا مین نے تجکو ویسا ہی دیا کہ وہ میری اطاعت کرے مین ایسے بندون کو پیار کرتا ہون کہ شب و روز میری محبت سے رو دیا کرے اور میرے عذاب سے ڈرے اور سوا میرے کسی سے امید نہ رکھے یہ سُن کے زکریا شکر خدا بجا لائے اور بنی اسرائیل کو وعظ و نصیحت کرتے رہے ایک دن کہنے لگے کہ میرا بیٹا یحییٰ اگر یہ بات بہشت و دوزخ کی سنے گا تو اور بھی زیادہ روے گا اور وہان سب بنی اسرائیل حضرت کا وعظ سُن رہے تھے اور یحییٰ وہان ایک گوشے مین بیٹھے ہوئے چپکے سنتے تھے اون سب کو معلوم نہ تھا اور زکریا بہشت و دوزخ کا وعظ کہہ رہے تھے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ترجمہ اور دوزخ پر وعدہ ہے اون سب کا اُس دوزخ کے سات دروازے کو اون مین ایک فرقہ بٹ رہا ہے (جیسے بہشت کے آٹھ دروازے ہین نیک اعمال والون پر بانٹے ہوئے ہین ویسے دوزخ کے سات دروازے ہین بدعملون پر بانٹے ہوئے ہین شاید بہشت کا ایک دروازہ زیادہ ہے کہ بعضے لوگ اللہ کے فضل سے جاوین گے بغیر عمل کے باقی عمل مین دروازے برابر ہین) اور جو پرہیزگار ہین باغون مین ہین اور ندیون مین اللہ فرماوے گا جاؤ اس مین سلامتی سے خاطر جمع سے رہو جب یہ وعظ و نصیحت خوف ورجا کا یحییٰ نبی نے گوشے مین بیٹھ کے اپنے باپ سے سنا آہ مار کے اوٹھے اور وہان سے نکل کر پہاڑون کی طرف چلے گئے سات رات دن پہاڑون پر روتے پھرتے رہے اور مان اون کی پہاڑون مین جاکے سات دن تک اون کو ڈھونڈھتی رہین کہین اون کو نہ ملے بعد سات دن کے ایک شبان نے خبر دی کہ تمھارا بیٹا تمام دن پہاڑون مین روتا پھرتا ہے اور شب کو فلانے غار مین جاکے رہتا ہے یہ کیا باعث ہے اون کی مان یہ بات سنتے ہی اُن پہاڑون مین جاکے تمام دن اوس غار کے پاس بیٹھی رہین جب شام ہوئی یحییٰ علیہ السلام نے اوس غار کے پاس اپنی مان کو دیکھا چاہا کہ بھاگین مان اون کی رو رو کے کہنے لگین اے بیٹا ذرا ٹھیر جا مجھ سے بات کر رونا موقوف کر کس واسطے روتا ہے مجھ سے کہہ وہ بولے اے مان میری کیونکر خاموش رہون دوزخ

کی بات مجکو یاد پڑتی ہے مجکو یہ خوف آتا ہے کہ نجانوں اللہ مجکو کہان لے جا کے رکھے مین بہت وحشت مین پڑا ہون آخر کیا ہوگا بہر صورت اون کی مان اون کو سمجھا کے پہاڑ سے اون کو اپنے مکان پر لائین اور عمر اون کی اوس وقت سات برس کی تھی مسجد مین جا کے گوشہ اختیار کیا عبادت مین مصروف ہوئے اور قوم بنی اسرائیل نے ایک فساد برپا کیا بے شرع چلنے لگے ہر چند کہ زکریا اون کو وعظ و نصیحت کرتے تھے چونکہ شقاوت ازلی تھی وہ مردود سب کچھ نہین سنتے تھے اور زکریا کو مارنے کا قصد کیا حضرت نے ان ظالمون کے ہاتھ سے نکل کر ایک درخت کے پاس جا کر پناہ لی وہ درخت بولا اے نبی اللہ آپ میرے پیٹ کے اندر گھس آئیے یہ کہہ کر درخت از خود پھٹ گیا زکریا اوس کے اندر گھس گئے اور وہ مردود سب تعاقب کرتے ہوئے درخت کے پاس گئے بہت ڈھونڈھا نہ پایا حیرت مین آ گئے اور بولے یہان ابھی زکریا کو دیکھا تھا کہان غائب ہوا یہ کہہ رہے تھے اتنے مین شیطان مردود نے آ کے اون کو بتا دیا اور کہا زکریا اس درخت کے اندر گھسا ہے دیکھو شگاف اس کا اب تک مٹا نہین تب ان مردودون نے آرہ لا کر اوس درخت کو سر سے پاؤن تک چیر ڈالا جب حضرت کے سر مبارک پر آرہ جا لگا حضرت اُف کر اوٹھے اور فوراً جبرئیل نازل ہوئے اور حضرت سے کہا اے زکریا خدا فرماتا ہے اگر تو اف کرے گا تو صابر پیغمبرون کے دفتر مین تجکو داخل نہ کرون گا کیونکہ تو نہین جانتا ہے کہ خدا سارے عالم کا پناہ دہندہ ہے کیون تو نے اس درخت سے پناہ مانگی تھی اب درخت سے مدد اور پناہ مانگ وگرنہ تو صبر کر اس بلا سے پس زکریا نے سر پر آرہ لگنے سے اُف نہ کیا اور جان بحق تسلیم کی یہ خبر یحییٰؑ کو پہنچی کہ کافرون نے زکریاؑ کو اوس درخت کے اندر آرے سے چیر ڈالا ہے یحییٰ علیہ السلام نے سن کے کہا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝

قصہ یحییٰ پیغمبر علیہ السلام کا

کہتے ہین کہ یحییٰ پیغمبر علیہ السلام اپنے والد کی وفات کے بعد بھی بہت دن مسجد کے اندر عبادت مین مشغول رہے اور بنی اسرائیل مین ملکہ نام ایک عورت تھی شوہر اول کی طرف سے ایک بیٹی اوس کی تھی وہ چاہتی تھی کہ شوہر ثانی کا اپنی بیٹی سے نکاح کر دے اور سب بنی اسرائیل اوس کی بات پر متفق تھے اور یحییٰ کو سبھون نے بلوایا کہ موافق شرع شریف کے اوس کے شوہر ثانی سے نکاح پڑھا دیوین یحییٰؑ نے کہا کہ تمہاری بیٹی سے تمہارے شوہر کا نکاح درست نہین تب ملکہ غصہ ہو کر اپنے شوہر سے جا کر یہ بات کہی کہ

یحییٰؑ منع کرتے ہین دختر ربیبہ سے نکاح کرنا درست نہین ہے وہ اس شہر کا بادشاہ تھا حکم دیا کہ اس کو باندھ کے میرے پاس لاؤ تب اوس کے موجب حکم کا فردن نے یحییٰ کو اوسی طرح سے حاضر کیا دہن جبرئیل نازل ہوئے فرمایا اے یحییٰؑ اگر تم کہو تو مین اس شہر کو غارت کردون حضرت نے کہا اے جبرئیلؑ میری تقدیر مین یہی لکھا ہے کہ مین اس کے ہاتھ سے مارا جاؤن وہ بولے ہان تب یحییٰؑ نے کہا رَضِیْتُ بِقَضَاءِ اللّٰہِ تَعَالیٰ ترجمہ راضی ہون مین اللہ کی قضا سے آخر اوس بادشاہ مردود نے یحییٰ کو مار ڈالا جب سر مبارک کو تن سے جدا کیا پھر کہا اے بادشاہ اپنی جورو کی بیٹی سے نکاح درست نہین ہے فرشتون نے یہ حال دیکھ کر جناب باری مین عرض کی یاالٰہی یحییٰ نے کیا گناہ کیا تھا جو اس طرح مارے گئے حق جلشانہ نے فرمایا اے فرشتو وہ میرا دوست ہے مین نے اوس کو اپنے پاس بلا لیا اونھون نے عرض کی الٰہی اپنے دوست کو اسطرح مارتے ہین ندا آئی اے فرشتو میری خلق مین مشہور ہے کہ دشمن کو مارنا اور دوست کو بچا رکھنا چاہئے کیونکہ دشمن سے ضرر کسی کو نہ پہنچے اور دوست سے نفع ہو اور مین کہ خدا سارے جہان کا ہون دوست کو مارتا ہون اور دشمن کو پالتا ہون تاکہ میری مخلوق کو معلوم ہو کہ نہ دوست سے مجکو نفع ہے نہ دشمن سے مجکو ضرر جب یحییٰ نے جان بحق تسلیم کی تب اوس ملکہ کافرہ نے اپنی بیٹی کا اپنے شوہر سے نکاح کردیا بعد اس کے اوس پر غضب الٰہی ہوا کسی کام کو چھت پر گئی ہوا نے اوس کو اوڑا کے میدان مین پھینک دیا وہان شیر صحرائی موجود تھا دفعتہ اوس کو پکڑ کر پھاڑ چیر کر پارہ پارہ کرکے کھا گیا واصل جہنم ہوئی بعد اوس کے اوس کا شوہر پلید معہ اپنی قوم کے غضب الٰہی سے جہنم رسید ہوا

قصہ جرجیس پیغمبر علیہ السلام کا

کہتے ہین کہ جرجیس پیغمبر علیہ السّلام ملک شام مین فلسطین ایک جگہ ہے وہان اون کی سکونت تھی اور اوس ملک مین ایک بادشاہ بت پرست تھا نام اوس کا دادیانہ تھا اوس ملعون نے اون کو شہید کیا تفسیر مین لکھا ہے ہزار بار مارا ہزار بار زندہ ہوے سبب اوس کا یہ تھا کہ وہ دادیانہ پلید حضرت عیسےٰ کے کئی برس آگے تھا بت بنا کے زر وجواہر سے سجا کے اور مشک وعنبر سے معطر کر کے اوسکو سجدہ کرتا اور لوگون سے سجدہ کرواتا تھا جو شخص سجدہ نہ کرتے اونکو آگ مین ڈال دیتا خدائے تعالےٰ نے جرجیسؑ پیغمبر کو شہر فلسطین مین بھیجا تھا اوس ملعون کو خدا کی طرف ہدایت کرین اور راہ بتاوین پس جرجیسؑ نے جا کے اوس پلید کو خدا کی طرف دعوت کی کہا اے دادیانہ بت پرستی چھوڑ دے خدائے ارض وسما کی عبادت کر جو دانا وبینا خالق ورازق سارے

جہان کا ہے وہ ملعون بولا اے جرجیسؑ اگر تیرا خدا ہے تو کیون تجکو تیرے خدانے دولت دنیا سے محروم رکھا
ہم کو تو ہمارے خدانے سلطنت دی ہے اور سب کچھ ہم کو حاصل ہے تو کیون غریب رہا پس آپ نے فرمایا
کہ دنیا و دولت و زندگی کو بقا نہین جس کو ہمیشہ بقاؤ مدام ہے وہ دولت اچھی ہے اس کے امیدوار ہم ہین اس
پلید نے کہا کہ وہ کون چیز ہے حضرت نے فرمایا وہ نعمت بہشت ہے جس مین دُکھ محنت نہین ہمیشہ سرداری ہے
اور بیزوال حضرت نے جب ایسی ایسی باتین اُسکو سنائین پلید نے کہا اسکو دار پر چڑھا کے اینٹ پتھر مارو
اور شانہ آہنی سے اُس کا گوشت پوست نکال کے ہڈیان آگ مین جلادو پس کافرون نے ویسا ہی کیا
کہ آگ مین ڈالدیا پھر حضرت نے اُس کے اندر سے پکار کے کہا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پھر اُس وقت اللہ نے اُن
کو آگ سے نجات دی پھر جرجیس نے کہا اے لوگو کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پھر اُس ملعون نے کہا کہ چھ میخین لوہے
کی گرم کر کے ایک سر مین مارو کہ مغز اُس کا نکل پڑے اور ایک سینے پر اور باقی چارون ہاتھ پاؤن مین زمین
پر گرا کے مار کر رکھدو پس کافرون نے ویساہی کیا اور جان ان کی قبض ہوئی پھر خدا کے حکم سے فرشتے آئے
اور میخین اوٹھالین اور جی اوٹھے ایک سر مُو اُن کو صدمہ نہ پہونچا پھر کہا اے کافرو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہو بت پرستی
چھوڑدو اور خدا کو پوجو یہ سن کے پھر ملعون نے کہا گندھک اور گھی ملا کے جرجیس کو دیگ مین رکھ کے چولھے پر چڑھا
دیا جب روغن اور گندھک جوش مین آیا خدا کے فضل سے فوارہ چشمہ کا چولھے کے اندر سے پھوٹ نکلا دیگ
سرد ہوگئی خدا کے فضل سے ایک بال پر حضرت کے صدمہ نہ پہونچا سلامت دیگ سے نکل آئے یہ حال
دیکھ کر پھر پلید نے کہا اے جرجیسؑ تجکو اتنے عذاب مین مین نے ڈالا کچھ تجھ پر اثر نہ ہوا حضرت نے کہا اے ملعون
جس نے آسمان کو بے ستون اور زمین کو پانی پر رکھا اُس سے اتنا نہین ہوسکتا ہے کہ تیرے عذاب سے
مجکو بچاوے فضل و کرم سے اپنے نگاہ رکھے وہ رب العالمین ہے یہ سن کر وہ پلید ڈرا کہ مبادا خلق اُس پر
جمع ہو کر ملک میرا چھین لے پھر میخین اُن کے چارون ہاتھ پاؤن مین مار کر قید مین ڈال رکھا اور ایک پتھر
چالیس جوان نے لا کر حضرت کے پیٹ پر رکھ دیا جب شب ہوئی خدا کے حکم سے فرشتے آئے پتھر اور میخین
اُٹھالین اور کھانا پانی اُن کو کھلا کے خدا کی طرف سے یہ پیغام و سلام کہا کہ خدا فرماتا ہے کہ سات برس
تک تم بلا مین مبتلا رہوگے مصیبت اوٹھاؤگے اُس پر تم کو صبر کرنا ہے اور شاکر رہنا بعد اس کے شہید
ہوگے پس صبح کو اُٹھ کے جرجیس اُس بادشاہ پلید کے پاس گئے اس نے پوچھا تم جرجیس ہو حضرت نے کہا ہان
مین جرجیس ہون اُس پلید نے کہا تجکو کس نے اس بلا سے خلاص کیا حضرت نے فرمایا آسمان اور زمین کے
خالق نے مجھ پر رحم کیا پھر مردود نے اپنے پلیدون سے کہا کہ اسے لیجا کے آرے سے چیر ڈالو تب کافرون نے

حضرت کو آرے سے دو ٹکڑے کر کے شیرون کے سامنے ڈال دیا شیر اُن کو دیکھ کے سر جھکا کے آداب بجالائے اور گردن اون کے نگہبان ہو رہے رات کو پھر اللہ نے اُن کو زندہ کیا اور فرشتون کے ہاتھ کھانا پینا بھیجا اور کہا جرجیس کو میری طرف سے جا کے سلام کہو کہ کافر کل کل عیدگاہ مین جاوین گے تم جا کے وہان سب کو اللہ کی طرف دعوت کرو پس جرجیسؑ نے خدا کے فرمانے سے فجر کو اُن کے پاس جا کے خدا کی طرف دعوت کی کافرون نے حضرت سے کہا کہ تم کو پارہ پارہ ٹکڑے ٹکڑے کر کے کل میدان مین ڈالا تھا تعجب ہے تم وہان سے کس طرح آئے حضرت نے کہا اسی طرح میرا رب عدم سے وجود کرتا ہے اور وجود سے عدم اور مجکو زندہ کیا اور تمھارے پاس بھیجا تم کیون نہین ایمان لاتے ہو تم پر واجب ہے کہ تم مسلمان ہو جاؤ کافرون نے کہا کہ ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ تیرا سارا جادو کا کھیل ہے تو ہماری آنکھین جادو سے بند کر دیتا ہے ہم نہین سمجھتے تب اُس پلید نے سارے جادوگرون کو اکھٹا کر کے اُن سے کہا کہ تم اگر اپنے جادو سے یا کسی حکمت سے جرجیسؑ کو مار سکوگے تو ہم تم کو بہت دولت دین گے خوش کرین گے انھون نے کہا اے جہان پناہ آپ خاطر جمع سے رہیئے ہم ابھی اُس کو دفع کرتے ہین داد یانہ بولا تم کس طرح اُس کو مارو گے مجکو بتاؤ پس اُس مین سے ایک سردار جادوگر نے کہا اے جہان پناہ آپ ہم کو ایک گائے منگا دیجئے ہم آپ کو دکھائے دیتے ہین تب بادشاہ گمراہ نے ایک گائے ان کو منگا دی انھون نے گائے کے کان مین منتر پڑھ کے پھونکا فوراً وہ گائے دو ٹکڑے ہو کر دو بیل بن گئے اور دونون سے زمین پر ہل جوتا اور گیہون ڈالے اور وہ گیہون اوگ کر پختہ ہوئے تب کاٹ لیا اور آٹا پیس کے روٹی پکا کے کھائی پس داد یانہ لعین یہ دیکھ کے بہت خوش ہوا اور کہا کہ تم جرجیس کو مار سکوگے تب ایک پیالہ پانی کا منگوا کر اُس پر جادو سے دم کیا اور جرجیسؑ کو پینے کو دیا آپ بسم اللہ پڑھ کے ایک دم سے پی گئے تب جادوگرون نے حضرت سے پوچھا کہو صاحب کیا معلوم ہوا حضرت نے کہا مین بہت پیاسا تھا تم نے ٹھنڈا پانی دیا مین پیکر ٹھنڈا ہوا جی بھر گیا خدا تمھارا بھلا کرے پس سردار جادوگرون نے کہا کہ جو پانی تم کو پینے کو دیا یہ اور کوئی اگر پیتا تو اب تک اُس کا پتا نہ ملتا اب معلوم ہوا مجکو کہ تم بڑے ساحر ہو سحر سازی مین تم سے ہم پہنچ نہین سکین گے پس اس مین اور شہرت ہو گئی جرجیسؑ کی کہ بنی اسرائیلون مین جرجیس بڑے کامل ہین ایک دن ایک عورت نے اُن کے پاس آ کے کہا کہ اے حضرت مین بڑھیا فقیرنی ہون ایک گائے میری تھی اس کا دودھ بیچ کے مین زندگی کرتی تھی وہ مر گئی اب مجھ پر فاقے گذرتے ہین آپ خدا کے پاس میرے لئے دعا کرین میری گائے جی اُٹھے تو مین اُس سے زندگی کرون تب حضرت نے اُس سے کہا کہ اُس گائے کی ہڈیان ایک جا جمع کر کے یہ میرا عصا لے جا کر اس پر مار کر کہو کہ اے گائے خدا کے حکم سے اُٹھ

کھڑی ہوگی تب بڑھیا نے حضرت کے فرمانے سے ویسا ہی کیا اور خدا کے حکم سے وہ گائے جی اُٹھی ویسی ہی ہوگئی پس یہ معجزہ اور کرامت لوگون مین مشہور ہوئی ایک دن ایک شخص کہ وہ بادشاہ کے مقربون مین سے تھا قوم سے اپنی کہنے لگا اے لوگو جو جو کرامت عجیبہ جرجیسؑ سے تم نے دیکھی ہے اس سے کچھ تم کو معلوم ہوا وہ کیسا ہے اور وہ کون ہے مجکو معلوم ہوتا ہے کہ وہ نبی برحق ہے قوم نے اس سے کہا کہ اے صاحب ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو جرجیس کے جادو نے لے لیا راہ سے بھٹکایا اب تم گئے گذرے اُس نے کہا کہ نہین مجکو اللہ نے راہ بتائی ہے اور مین طرف اُس کے ہوا یہ کہہ کر ایمان لایا اور چار ہزار آدمی اُس کے ساتھ مسلمان ہوئے اور اُس ملعون دادیانہ بادشاہ نے ان سب مسلمانون کو مروا ڈالا اور سب شہید ہوئے اور پھر اُس مردود کے لشکر مین سے ایک مردود نے کہا اے جرجیس تیری نبوّت کی کیا دلیل ہے ہم کو دکھا تب ہم تجھ پر ایمان لاوین گے اور تیرے خدا پر حضرت نے فرمایا تم کیا معجزہ دیکھا چاہتے ہو وہ بولا کہ ہم جس کرسی پر بیٹھے ہین اگر تو سچّا نبی ہے تو اپنے خدا سے کہہ کہ اس کرسی کی چار لکڑیون سے چار درخت مختلف الجنس پیدا ہووین اور ڈالی پتّے اُس مین لگین اور میوے پھلین ہم کھاوین تب جانین گے تو سچّا نبی ہے حضرت نے کہا یہ تو میرے خدا کی قدرتون سے ادنے بات ہے تب جرجیس نے حق تعالےٰ سے دُعا مانگی اور ویسا ہی ہوا پھر اُن کافرون نے انکار کیا نہ مانا اور کہا کہ تو بڑا جادوگر ہے ہم تیری بات نہین سُنن گے بعد اُس کے بادشاہ ملعون نے ایک صورت گائے کی عظیم البطن تانبے سے بناکے اور اس کے اندر روغن نفط اور روغن عرعر اور گندھک بھر کے اور جرجیس کو اُس کے اندر ڈال کے آگ مین ڈال دیا خدا کی مرضی ایسی ہوئی کہ اُس دن جہری طوفان آندھی آئی اور بجلی کڑکنے لگی کئی دن تک اندھیرا رہا لوگون کو تمیز رات دن کی نہ رہی لوگ گھبرا گئے اور میکائیل پر حکم ہوا انھون نے آکے اس گائے کو زمین پر پٹک مارا اور جرجیس اُس کے پیٹ کے اندر سے سلامت نکل آئے پھر کافرون سے جاکے کہا اے کافرو خدا سے ڈرو ایمان لاؤ کلمۂ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جرجیسُ نَبِیُّ اللّٰہِ - کہو کافرون نے کہا اے جرجیس ہماری قوم بہت مری ہے تم اگر اس کو جلا سکو گے تب ہم ایمان لاوین گے جرجیسؑ نے کہا یہ تو ہمارے خدا کی قدرتون سے ادنیٰ بات ہے اُس نے ایک کُن مین سارے عالم کو پیدا کیا اُن مُردون کو زندہ کرنے مین کتنی دیر ہے پس حضرت نے گورستان مین جاکے دعا کی اور ہڈیان مُردون کی مٹّی ہوگئی تھین خدا کے حکم سے اُن کی دعا سے اُس دن بارہ ہزار مُردے زندہ ہو کر قبرون سے اٹھے اور انھون کے بیچ مین ایک شخص نوفل نام اُس کا تھا حضرت نے اُس سے پوچھا اے شخص تم کو مرے ہوئے آج کتنے برس ہوئے اور تمھارا ملّت و دین کونسا تھا وہ بولا مین بیدین بت پرست تھا اور میرے مرنے کو آج چار ہزار

برس ہوئے ہین اے حضرت ہر روز جان کندنی ہوتی ہے بہت عذاب مین گرفتار ہون پھر ایک بڑھیا عورت آئی ایک لڑکا لے کے اور بولی اے حضرت یہ میرا بیٹا ہے اندھا اور لنگڑا اور گونگا اور بہرا آپ اس کے حق مین دعا کرین یہ اچھا ہو جاوے تب حضرت نے آب دہن اپنا اس کی آنکھون مین لگا دیا بینا ہوا اور کان مین دعا پھونکی تب شنوا ہوا اور باقی دو علتین رہین بڑھیا نے کہا اے حضرت اسکو بھی آپ اچھا کر دیجیے حضرت نے فرمایا زبان اور پاؤن دونون باقی رہے خدا چاہے تو تجھے اچھا کرون گا پس وہ بڑھیا کافرہ تھی ایمان لائی مسلمان ہوئی اور بادشاہ دادیانہ کو خبر پہنچی وہ اس خبر کے سنتے ہی جرجیس ؑ کو اس بڑھیا کے گھر مین قید رکھا اور کھانا پینا بند کیا اس وقت وہ بڑھیا گھر سے باہر نکل کر کہین گئی تھی اور اس کے گھر مین ایک ستون لکڑی کا تھا حضرت کی دعا سے وہ ستون تازہ درخت ہوا شاخین نکلین اور ہزار طرح کے میوے دنیا کے اس مین پھلے اور بڑھیا گھر مین آکے دیکھتی ہے کہ وہ ستون خشک لکڑی کا تازہ ہو گیا اور اس مین طرح بطرح کے میوے پھلے ہین یہ دیکھتے ہی بڑھیا متعجب ہوئی اور یقین کامل ہوا کہ جرجیس ؑ نبی برحق ہے دادیانہ مردود نے یہ سن کر اس بڑھیا کے گھر کو کھدوا ڈالا اور اس درخت کے طرف جب نظر کی فوراً وہ درخت میوہ دار ستون خشک جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا اور حضرت جرجیس ؑ کو زمین پر سلا کے میخین آہنین چارون ہاتھ پاؤن مین مارین اور سر مبارک شکنجہ آہنی مین کھینچا وہ جان بحق تسلیم ہوئے اور لاش جلا کر خاک کر کے دریا کے درمیان ڈال دی پیچھے ایک آواز غیب سے آئی چنانچہ ان کافرون نے بھی سنی اے دریا بحکم خدا تعالے جسم مبارک کو تو اپنی حفاظت مین رکھ مسلم سوکھے پر ڈال دے اوسی وقت دریا نے مسلم وجود ان کا سوکھے پر ڈال دیا کافرون نے یہ دیکھ کے تعجب کیا اور کہا کہ دیکھو جرجیس علیہ السلام کے خدا نے جرجیس ؑ کو پھر زندہ کیا پھر جرجیس ؑ اونھون کے ساتھ دریا سے خدا کی مہر سے آئے اور کافرون نے ان سے کہا اے جرجیس تو ہمارے بت کو سجدہ کر اور اس کے نام پر جانور چڑھا حضرت نے کہا مین ہرگز یہ فعل نہ کرون گا اور ان پلید کافرون نے یہ غلط سن کے اور لٹا جانا کہ جرجیس ؑ نے سجدہ بت قبول کیا اور دادیانہ نے بھی وہ دروغ سن کر حضرت جرجیس ؑ کے سر و چشم کو بوسہ دے کے کہا کہ آج ہمارے یہان رہو کچھ کھاؤ پیو اور آرام کرو تم کو مین نے بہت رنج دیا تم نے بہت تکلیف اوٹھائی پس جرجیس ؑ اس دن دادیانہ کے مکان پر جا کے عشا کی نماز پڑھ کے توریت باواز خوش پڑھنے لگے اور اس مردود دادیانہ کی جورو پر اللہ کی مہر ہوئی اور کلام ربانی سن کر رونے لگی اور جرجیس پر ایمان لائی اور مسلمان ہوئی اور یہ بات شہر مین شہرت غلط پڑ گئی کہ جرجیس ؑ نے بطمع دولت بت کو سجدہ کیا نعوذ باللہ من ذلک پس وہ عورت بڑھیا جو اوپر مذکور ہے اپنے بیٹے کو لے کر پھر حضرت کے پاس آئی اور بولی اے حضرت یہ لڑکا میرا گونگا اور

لنگڑا ہے آپ اس کو اچھا کر دیجئے تب حضرت نے اُس لڑکے کو بلایا اور کہا کہ اے لڑکے اُس نے جواب دیا کہ لبیک یا نبی اللہ پس زبان اس کی کھل گئی پھر حضرت نے فرمایا اے لڑکے تم جاؤ بُت خانے میں میری طرف سے بتوں کو جا کے کہو کہ جرجیس نبی تمھیں بلاتا ہے تب وہ لڑکا اُٹھا اور وہیں پاؤں اس کے درست ہوئے اور بُت خانے میں گیا اُس میں ستر بُت تھے اُن میں سے بڑے کا نام ناقلون تھا اُس کو کہا کہ جرجیس نبی تمھیں بلاتے ہیں خدا کے حکم سے اُٹھو میرے ساتھ چلو بت یہ سن کر سرنگوں ہو کر بُت خانے سے باہر نکل آئے اور حضرت کے سامنے سر اطاعت کا زمین پر رکھا تب حضرت نے اُن کے سروں پر ٹھوکریں ماریں سب بتوں کو زمین کے نیچے دھنسا دیا اور یہ سب حقیقت دیکھ کے دادیانہ بلیدہ کی جو بد اپنی قوم سے بولی اے لوگو جرجیسؑ کے خدا سے تم گناہ اپنا بخشواؤ اور پناہ مانگو ایمان لاؤ اگر ایمان نہ لاؤ گے تو بتوں کی طرح خاک میں مل جاؤ گے دادیانہ بلیدہ نے اُن سے کہا اے بی بی آج ستر برس سے وہ جرجیسؑ دلائل اور آیات اور معجزہ ہم کو دکھاتا ہے اُس پر ہم ایمان نہیں لاتے ہیں اور تم ایک دن کے معجزے سے اُس پر ایمان لائی ہو وہ بولی اے صاحب تم اپنی شقاوت ازلی سے اُن پر ایمان نہ لائے شقی رہے اور مجکو سعادت ازلی تھی میں اسلام سے مشرف ہوئی پس یہ سن کے دادیانہ نے اس کو دار پر کھینچا جس دار پر کہ جرجیسؑ کو کھینچا تھا پس وہ نیک بخت بہشتی ہوئی بجان بحق تسلیم ہوئی بعد اس کے جرجیسؑ نے روئے مبارک اپنا بسوئے آسمان کر کے کہا یا رب تو دانا و بینا ہے آج سات برس سے میں تکلیف اٹھاتا ہوں تو نے کہا تھا کہ سات برس تک کافروں سے رنج و محنت اٹھاؤ گے اور صبر کرو گے پس وعدہ پورا ہوا اب میں صبر نہیں کر سکتا ہوں کافروں کے ہاتھ سے بہت عاجز ہوا اب مجھ میں طاقت نہیں مجکو شہادت نصیب کر شہیدوں میں داخل کر اور اُن کافروں پر عذاب نازل کر اور جو تجھ پر ایمان لائے ہیں اُن پر رحمت نازل کر پس جرجیس نے جب دعا سے فراغت حاصل کی ایک آتش غضبناک آسمان سے نازل ہوئی رعد بجلی کڑکی ان کافروں پر گری یہ دیکھ کے حضرت پر اُنہوں نے تلوار ماری کہ ان کی دعا سے یہ عذاب نازل ہوا پس جرجیسؑ نے اپنے حسب دلخواہ درجہ شہادت پایا وہ دن سہ شنبہ کا تھا آسمان سے آتش نازل ہو کر شہر کے سارے کفاروں کو جلا دیا سب جہنم میں جا بسے ان میں سے تیس ہزار آدمی جو ایمان لائے تھے وہ بچ گئے واللہ اعلم بالصواب

قصہ شمعون پیغمبر علیہ السلام کا

مروی ہے کہ شمعون بھی بڑے حق پرست اور شجاع تھے اور کہتے ہیں کہ بال بدن میں بہت تھے مثال

بال سر کے اللہ نے ان کو بہت قوت دی تھی اور عموزیہ نام ایک شہر کا ہے لب دریائے روم اُس شہر کے
بادشاہ کا نام فوطہ تھا بڑا کافر تھا اُس نے ایک مکان عالیشان دریا کے کنارے تیار کیا تھا بڑے
بڑے ستونوں سے اور اُس مین وہ جشن کرتا شمعونؑ برس مین چار مہینے اوس شہر مین جا کے کافرون
سے لڑتے اور اس بادشاہ کا چھ ہزار لشکر تھا آ کے اُن سے لڑتے اور شمعونؑ اکیلے ہزار جوان کو اُس
کے مار آتے باقی سب زخمی و مجروح ہو جاتے بعد اوس کے اپنے گھر مین بیٹھ کے چار مہینے حق سُبحانہ
وتعالیٰ کی عبادت کرتے اور چار مہینے خلق کی ضیافت کرتے اور خدا تعالیٰ ان کافرون پر ہمیشہ ان
کو غالب رکھتا آخر کافر سب ان سے عاجز رہتے اور کہتے ہین شمعونؑ کی بی بی نیک بخت پارسا
تھی کافرون نے صلاح کی کہ شمعونؑ کی عورت کو کچھ فریب دیا چاہئے تب بادشاہ عموزیہ نے فریب
کر کے کسی شخص کو مخفی شمعون کی عورت کے پاس بھیجا اُس نے آ کے کہا اے بی بی ہم دیکھتے ہین کہ
شمعونؑ تمھاری طرف رغبت نہین کرتے ہین غیر کی طرف اُن کا خیال ہے تم اگر ایک کام کرو کہ اُن کو
کسی طرح مار ڈالو تو ہمارا بادشاہ عموزیہ تم سے نکاح کرے گا تم آرام سے رہو گی اور تخت وسلطنت تم
کو ملی گی بادشاہی کرو گی پس عورت ناقص العقل نے دنیا کی طمع سے کہا کہ جو تمھارا بادشاہ حکم کرے گا
بسر وچشم بجا لاؤنگی تب اُس نے ایک رسی اُس کو دی کہ جب شمعونؑ رات کو سووے گا تم اسی رسّی
سے باندھ رکھیو اور ہم کو خبر دیجیو بادشاہ کے پاس لے جا کے مار ڈالین گے پس اُس مردود کے کہنے سے
شمعون کی بی بی نے رسی چھپا کے رکھ دی جب رات ہو گئی شمعون سو گئے بی بی نے اُن کو نیند مین
باندھا جب نیند سے چونک اُٹھے ہاتھ پاؤن اپنے بستہ دیکھ کے رسّی توڑ ڈالی جورو سے پوچھا کس نے مجھ کو
باندھا تھا وہ بولی مین نے شمعونؑ نے کہا تم نے مجکو کیون باندھا تھا بولی مَین تمھارا زور آزماتی تھی کہ تم کو
زور ہے یا نہین کوئی دشمن تم سے لڑ سکتا ہے یا نہین شمعونؑ نے کہا تم خاطر جمع رہو خدا کے فضل سے کوئی
دشمن ہم سے زور مین بڑھ نہین سکے گا ہم کو چھوڑ دو تب چھوڑ دیا پھر چار مہینے کے بعد شمعونؑ اُس شہر مین
جہاد کو گئے وہان سے لڑائی فتح کر کے آئے پھر بادشاہ عموزیہ نے شمعون کی بی بی کے پاس لوگون کو بھیجا
وہ بولی مین نے ان کو باندھا تھا وہ بڑا زوردار ہے رسّی توڑ ڈالی بادشاہ سے جا کے کہو اونھون نے جا کے کہا
پھر بادشاہ نے بہت سا روپیہ اور پیسہ دے کے اور ایک لوہے کی زنجیر بی بی کے پاس بھیجدی کہ اس
سے باندھ رکھیو اور مجکو خبر دیجیو پس دوسرے دن شمعون کو اُن کی بی بی نے اُس لوہے کی زنجیر سے باندھا
جب حضرت نیند سے اُٹھے ہاتھ پاؤن اُٹھاتے ہی زنجیر ٹوٹ گئی پھر اُس کی خبر بادشاہ کو پہنچی بادشاہ

عموزیہ بولا کہ لوہے کی زنجیر سے اور کوئی چیز مضبوط نہین مین کیا بھیجون اب وہ جس طرح ہو سکے اس کو میرے پاس باندھ کے بھیجدیوے پھر اُنھون نے آکے ان کی بی بی سے کہا وہ بولی بہت اچھا مین کچھ تدبیر کرکے کہلا بھیجونگی آپ سب خاطر جمع رہیئے ایک دن شمعونؑ لڑائی سے آکے گھر مین اپنی بی بی سے ہر طرح کی باتین کرنے لگے بی بی نے کہا اے صاحب تم کو اللہ نے بہت زور دیا ایسی کوئی چیز ہے کہ تم کو اوس چیز سے بند کرکے رکھ سکے تم اس کو نہ توڑ سکو حضرت نے فرمایا تم کو اس سے کیا مطلب ہے کیون تم پوچھتی ہو وہ بولی مین پوچھتی ہون کہ تم سے اور کوئی زور آور ہے یا نہین شمعونؑ نے کہا مجکو ایک چیز سے باندھ رکھ سکتی ہے میرے سر کے بالون سے یا بدن کے بالون سے اُس کو مین نہین توڑ سکونگا تب اُن کی عورت یہ سن کے شب کو نیند مین ان کے سر اور بدن سے یا سر کے بال تراش کے رسی بٹ کر دست وپا اُن کے مضبوط باندھے انھون نے نیند سے اٹھ کے بی بی سے پوچھا کیون جی یہ کس نے مجکو باندھا وہ بولی مین نے باندھا ہے تمھاری قوت آزماتی ہون کہ کوئی دشمن تم سے زور مین بڑھ سکتا ہے یا نہین مین دیکھتی ہون حضرت نے فرمایا اللہ کے فضل سے کوئی دشمن مجکو باندھ کے رکھ نہین سکتا ہے مگر خدا کی مرضی مین نہین کہہ سکتا ہون آؤ بند میرا کھولو وہ بولی کئی دفعہ آپ کو مین نے باندھا تھا آپ نے اپنی قوت سے کھولا تھا اس دفعہ کیون بلاتے ہو حضرت نے کہا مین اگر ہون زور کرون تو تمام بدن کی ہڈیان میری درہم برہم ہوجائینگی پس اُن کی عورت نے جب دریافت کیا کہ بال کے بند توڑنے کی اُن کو طاقت نہ رہی تب بادشاہ عموزیہ کو خبر دی یہ سنتے ہی اُس ملعون نے ہزار مرد جنگی سپاہ شتر سوار بھیجے کہ شمعونؑ کے ہاتھ پاؤن ناک کان کاٹ کے اور آنکھین اور زبان نکال کر شتر پر لادکر میرے پاس لے آؤ پس کافرون نے جاکے ان کو اسی طرح لا کے حاضر کیا اور کافر سب بولے اب ہم شمعونؑ کے ہاتھ سے بچے جب اُن کو بے دست وپا اور زبان کٹی ہوئی اور آنکھین نکلی ہوئین صرف ایک دھڑ دیکھا بادشاہ عموزیہ کے سامنے لیجا کے رکھا کوئی شخص کہنے لگا کہ میرے باپ کو اس نے مار ڈالا ہے اور کسی نے کہا کہ میرے بھائی کو مارا ہے اور ہر شخص دعوے کرنے لگا پس جب دیکھا کہ دھڑ مین ہنوز رمق جان باقی ہے کہنے لگے اس کو کسی عذاب سے مار ڈالو تب کافرون نے دریا کے کنارے لیجا کے بالاخانہ پر سے اُن کو دریا مین گرا دیا خدا کے حکم سے جبرئیل نے شمعونؑ کو ہوا پر اُٹھا لیا اور تمام ہاتھ پاؤن آنکھ ناک کان غرض جو جو اعضا ان کے دھڑ سے کافرون نے جدا کئے تھے خدا کی قدرت سے سب اُن کے جابجا مقامون مین لگ گئے جبرئیل نے کہا اے شمعون خدا نے تم کو بہت قوت دی ہے اُٹھ کھڑے ہو جاؤ اور اس ملعون کے مکان کے ستون

پکڑ کے تمام حصار اور مکانون کو کھود کے دریا مین ڈال دو تب شمعون نے اللہ کو یاد کر کے حصار اور مکان اور تمام زمین شہر کی کھود کر معہ کفار اوس کے اٹھا کر دریا مین ڈال دیا ایسا کہ متنفس اور شہر کا نام و نشان باقی نہ رہا اور شکر خدا بجالائے اور اپنے گھر پر جا کر اپنی بی بی کو مار ڈالنے کا قصد کیا خدا کے حکم سے جبرئیل نے آکے کہا کہ تم کو خدا فرماتا ہے کہ اپنی بی بی کو مت مارو اذیت مت دو کیونکہ اوس نے نادانی سے بادشاہ عموذیہ کی صلاح سے تم کو باندھ کے اوس کے حوالے کیا تھا اور عورت ناقص العقل ہوتی ہے اوس کی تقصیر معاف کرو اوسے پیار کرو خدا مالک ہے یہان تک قصص الانبیا مین قصہ شمعون نبی کا ہے اور بعضے کتابون مین جیسے کہ تفسیر مرادیہ اور جامع التواریخ اور سوا اس کے شمعون نبی کر کے نہین لکھا ہے بلکہ لکھا ہے کہ بلاد عرب مین قوم بنی اسرائیل مین شمعون نام ایک زاہد عابد پارسا تھا اور اوسکو اللہ نے بہت زور دیا تھا اور اس کی نیک کاری اور نیک نیتی کے سبب ثانیاً ہزار مہینے کی عمر اوس کو بخشی ہزار مہینے تک دن کو روزہ رکھتے اور شب کو عبادت کرتے اور کافرون سے جہاد کرتے ایسے ایسے کام کرتے ثواب پاتے ایک دن اون کی بی بی نے کافرون کی صلاح سے کافرون کے ہاتھ سے اون کو مروا ڈالا اس کا ذکر تفسیر مرادیہ مین لکھا ہے چنانچہ سب کو معلوم ہے فقیر نے یہان مختصر کیا طول نہ دیا

بیان تولد ہونا بی بی مریمؑ کا

خبر مین آیا ہے کہ زکریا کے وقت مین بنی اسرائیل کی قوم مین سے حنہ نام کی ایک عورت تھی وہ بڑی زاہدہ تھی اور اوس کے شوہر کا نام عمران بن لاثان حضرت سلیمانؑ کی اولاد مین تھے کہتے ہین کہ اس حنہ سے پہلے ایک بیٹی تولد ہوئی تھی نام اوس کا اشیاع تھا وہ حضرت زکریا سے بیاہی تھی اور بعضے کہتے ہین کہ حنہ کی بہن سے زکریا کا بیاہ کیا تھا غرض حنہ جب آخری عمر مین حاملہ ہوئی بیت المقدس مین جا کے خدا کی بندگی مین مشغول ہوئی اور نذر کی یارب میرے پیٹ سے جو لڑکا ہوگا مین نے تیری نذر کیا کہ اس بیت المقدس کی خدمت کرے اور تیری یاد مین رہے اور دنیا کا کام نہ کرے حق تعالے فرماتا ہے اِذْ قَالَتِ امْرَاَةُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا الآیۃ ترجمہ جب کہا عمران کی بی بی نے کہ نام اوس کا حنہ تھا اے پروردگار میرے تحقیق مین نے نذر کی واسطے تیرے جو کچھ میرے پیٹ مین ہے آزاد کیا ہوا خدمت سے سو قبول کر مجھ سے تحقیق تو ہی ہے سننے والا جاننے والا کہتے ہین کہ اوس امت مین یون دستور تھا کہ بعضے لڑکون کو ماں باپ اپنے حق سے آزاد کرتے اور اللہ کی نذر کرتے پھر تمام عمر اون کو

دنیا کے کام مین نہ لگاتے اور وہ ہمیشہ مسجد مین عبادت کرتے پس عمران کی بی بی کو حمل تھا اوس نے نذر کی
کہ حمل مین جو لڑکا جنونگی خدا کی نذر ہے بعد نو مہینے کے ایک لڑکی جنی نام اوس کا مریم ہے حنہ کا دل سست
ہوا اوس کا مطلب تھا کہ بیٹا ہو پس بیٹی ہونے سے ناخوش ہوئی کہ میری نذر پوری نہ ہوئی کیونکہ لڑکی کے
نذر کرنے کا دستور نہ تھا پس منہ طرف آسمان کے کر کے کہا قولہ تعالےٰ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ
ترجمہ پس جب اوس کو جنی بولی اے رب مین نے یہ لڑکی جنی اور اللہ کو بہتر معلوم ہے جو کچھ جنی اور نہین ہے
مرد مانند عورت کے اور تحقیق مین نے نام اوس کا مریم رکھا اور مین تیری پناہ مین دیتی ہون اُس کو اور
اوس کی اولاد کو شیطان مردود سے پس ندا آئی اے حنہ مین نے قبول کیا مریم کو اگرچہ وہ مرد نہین اچھی طرح کا قبول کرنا اور بڑھایا اوسکو
اچھی طرح کا بڑھانا اور سپرد کیا اوسکو زکریا کو جب بی بی مریم سات برس کی ہوئین تب اون کی مان نے اون کا ہاتھ
پکڑ کے اور لوٹا اور جاروب لے کر بیت المقدس مین زکریا کے پاس گئین سلام کیا اور کہا اے نبی اللہ مین
نے نذر کی تھی کہ اگر میرے پیٹ سے لڑکا ہوگا تو مین اس مسجد اقصیٰ کی خدمت مین دونگی جب لڑکی جنی
مین نے مریم نام رکھا اور آپ کے پاس لائی ہون کہ اس مسجد مین رہے اور اوس کی خدمت کرے اور زکریاؑ
نے مسجد کے مصلیون سے پوچھا کہ اس کی پرورش اور خبرداری کون کرے گا تب وہان کا ہر شخص کہنے
لگا کہ مین اس کی خبرداری کرونگا آخر سبھون مین نزاع ہوئی کسی نے کہا کہ میرے حوالے کرو اور کسی نے
کہا مجھے دو تب بات اس پر ٹھیری کہ ہر شخص اپنا اپنا قلم آہنی کہ جس سے توریت لکھی جاتی ہے ایک لگن
پانی بھر کے اوس مین ڈالدو جس کا قلم پانی کے اوپر رہے گا نہ ڈوبے گا وہ شخص کفیل مریمؑ کا ہوگا چنانچہ
حق تعالےٰ نے اپنے کلام مجید مین فرمایا ہے إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ترجمہ جب ڈالنے
لگے قلم اپنے کہ کون پالے مریم کو خلاصہ یہ ہے مسجد کے بزرگون نے حضرت مریم کی مان کا خواب سنا تو سب لگے
چاہنے کہ ہم پالین مریمؑ کو آخر فیصل اس پر ہوا کہ ہر ایک نے ایک طشت مین اپنا قلم پانی مین ڈالا سب کا
قلم ڈوبا حضرت زکریاؑ کا قلم اولٹا اوپر کو بہا تب انھین کی طرف پالنا ٹھیرا چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَكَفَّلَهَا
زَكَرِيَّا ترجمہ یعنے کفیل ہوا مریمؑ کا زکریاؑ اور قلم نے زکریاؑ سے کہا اے نبی اللہ اس لڑکی کو خدا نے آپ
ہی کا ذمہ کیا پالنے کو اون کی مان نے خواب مین دیکھا کہ اگرچہ یہ لڑکی ہے اللہ نے اوس کو نذر مین قبول
کیا اسے مسجد مین لیجا کے رکھو پس مسجد کے بزرگون نے پہلے کہا تھا کہ لڑکی کو مسجد مین رکھنا درست نہین
جب اُن کا خواب سنا تب قبول کیا اور کہتے ہین کہ حضرت زکریاؑ کی عورت بی بی مریمؑ کی خالہ تھی وہی
پالنے لگی اون کے واسطے مسجد مین ایک حجرہ بنا دیا دن کو مریمؑ وہان عبادت کرتین اور رات کو حضرت زکریاؑ

اپنے ساتھ لے جانے ایک دن حضرت مریمؑ کو مسجد مین ایک حجرے کے اندر رکھ کے قفل کرکے گھر کو چلے گئے تین دن تک مریمؑ اوس مین بند رہین چوتھے روز حضرت زکریاؑ کو یاد ہوا کہ مریمؑ کو مسجد کے اندر حجرے مین بند کر آیا ہون آہ مار کے اوٹھے افسوس کرنے لگے کہ مین نے کیا کام کیا کہ لڑکی کو بے گناہ بھوکی پیاسی کوٹھری کے اندر بند کرکے آیا ہون شاید مرگئی ہوگی جلدی سے جا کے مسجد کے حجرے کا دروازہ کھول کے دیکھتے ہین کہ انواع و اقسام طرح بطرح کا کھانا اور میوے ان کے سامنے دھرے ہین اور مریم نماز پڑھتی ہین جب نماز سے فراغت کی زکریاؑ نے پوچھا اے مریم یہ کھانا اور میوے اس مقفل کوٹھری کے اندر کہان سے آئے کون لایا وہ بولین اللہ کے یہان سے آئے فرشتے لاتے ہین قولہ تعالیٰ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ الآیۃ ترجمہ جس وقت آتے زکریاؑ مریمؑ کے حجرے مین پاتے اوس پاس کچھ کھانا بولا اے مریمؑ کہان سے آیا تجکو یہ کھانا بولی اللہ رزق دیتا ہے جسکو چاہے بے حساب مریمؑ نے اس واسطے رزق بے حساب کہا کہ کھانا بہشت سے آیا تھا اور نعمت بہشت کی بیحساب ہے پس حق تعالیٰ نے مریمؑ کو تین رات دن بہشت کے کھانے سے پرورش کیا بعد اس کے فرشتون نے کہا قولہ تعالیٰ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ الآیۃ ترجمہ اور جس وقت کہا فرشتون نے اے مریمؑ تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا تجکو سارے جہان کی عورتون سے اے مریمؑ بندگی کر اپنے رب کی اور سجدہ کیا کر اور رکوع کیا کر ساتھ رکوع کرنے والون کے یہی خطاب خاص مریم پر ہوا یہان تک تھا قصہ مریم کا واللہ اعلم بالصواب۔

بیان تولد حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا

مروی ہے کہ مریم کی عمر جب چودہ برس کی ہوئی اور غسل حیض کے واسطے نکل کر اوس چشمہ مین کہ جس کو عین السلویٰ کہتے ہین گیئن اُن کی بہن اشیاع زکریا کی بی بی تھین اون کے گھر مین غسل حیض کو گیین یہ پہلا حیض تھا جب غسل حیض سے فراغت کی ایک جوان خوب صورت اجنبی پیچھے کھڑا ہوا دیکھا وہ جبرئیل تھے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ ترجمہ پھر بھیجا ہم نے طرف مریمؑ کے روح اپنی کو پس صورت پکڑلی واسطے اوس کے تندرست آدمی کی جوان خوبصورت مریمؑ دیکھ کے ڈرین اور کہا قولہ تعالیٰ قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ترجمہ کہنے لگی مریمؑ تحقیق مین پناہ پکڑتی ہون ساتھ رحمٰن کے تجھ سے اگر ہے تو پرہیزگار اور بعضون نے روایت کی ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص فاسق فاجر تھا معروف مشہور نام اوس کا یوسف تھا وہ سنار کا کام کرتا تھا مریمؑ نے دریافت کیا شاید

یہ وہی ہے اس لئے ڈرین حالانکہ وہ جبرئیل تھے مریم سے کہا قولہ تعالےٰ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۝ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ الخ ترجمہ کہا جبرئیل نے مین تو بھیجا ہوا ہون تیرے رب کا مے جاؤن گا تجکو ایک لڑکا ستھرا مریمؑ بولی کہان سے ہوگا مجکو لڑکا اور چھوا نہین مجکو آدمی نے اور کبھی نہ تھی مین بدکار پھر جبرئیل نے کہا قولہ تعالےٰ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ الخ ترجمہ کہا جبرئیل نے اسی طرح فرمایا تیرے رب نے وہ مجھ پر آسان ہے اور ہم اوسکو کیا چاہین لوگون کے لئے نشانی کہ بن باپ کے لڑکا پیدا ہوگا اللہ کی قدرت سے اور مہر اللہ کی طرف سے اور یہ کام ٹھیر چکا ہے کہتے ہین کہ حضرت آدم کی چھینک جبرئیل نے خدا کے حکم سے مریمؑ کے گریبان مین ڈال دی اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ مریم کے پیٹ مین جبرئیل نے ہوا پھونکی تھی کہتے ہین کہ جب ہوا یا چھینک مریم کے پیٹ مین پھونکی اب وہ رحم مین نہ پہونچی تھی کہ آواز آئی کہ خدا واحد ہے اور مین اوس کا بندہ ہون بعد اوس کے مسجد اقصیٰ مین جا کے عبادت مین مشغول ہوئین اور یہ حقیقت اپنی کسی سے ظاہر نہ کی عبادت کرتین اور رات دن روتی تھین اور کہتی تھین یا آلہٰ جو حادثہ مجھ پر ہوا ہے ایسا کسی پر نہ ہو مین بے گناہ لوگون مین رسوا ہوتی ہون اور میرے مان باپ بھی میرے واسطے خلق مین رسوا ہوئے پس بعد چند روز کے یہ راز بنی اسرائیل مین ظاہر ہوا کہ مریمؑ کنواری باکرہ حمل سے ہین تب یہودی بی بی مریم کو تہمت دینے لگے اور نصیحت و ملامت کرنے لگے کہ اے مریم یہ حمل تو کہان سے لائی تو نے بدکام کیا مریم اس کا کچھ جواب نہ دیتی تھین خاموش رہتی تھین جب حمل نو مہینے کا ہوا یہ قریب جننے کے ہوئین حسب الہام الٰہی بیت المقدس سے چپکے نکل کر ایک میدان کی طرف گئین ایک درخت خشک خرمے کا تھا اوس کے نیچے جا بیٹھین چنانچہ حق تعالےٰ نے فرمایا ہے فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ترجمہ پس لے آیا اُس کو جننے کا درد ایک کھجور کی جڑ مین مریم بولین مین کسی طرح مر چکتی اس سے پہلے اور ہو جاتی بھولی بسرائی خلق کے دل سے تو یہ حال مجھ پر نہ گذرتا کہتے ہین کہ پہلے جو شخص بی بی مریمؑ کے حمل سے واقف ہوا وہ یوسف سنار تھا اور بی بی مریم کا خلیرا بھائی تھا اوس نے مریمؑ سے کہا اے مریمؑ تیری پارسائی اور زہد مین مجکو شبہ ہے یہ حمل تو کہان سے لائی تب حضرت مریمؑ صادقہ نے اوس سے ساری حقیقت اپنے حمل کی بیان کی اور جب وقت ولادت حضرت عیسیٰؑ کا قریب ہوا حسب الہام الٰہی مریمؑ نے یوسف مذکور کو لے کر بیت المقدس سے نکلکر وہان سے چھ کوس بیت اللحم ایک قریہ ہے وہان جاتے ہی درد زہ سے بیقرار ہوئین تب ایک درخت خشک کھجور کی جڑ مین پشت لگا کے بیٹھ گئین وہین عیسیٰؑ پیدا ہوئے اور وہ درخت خرما فوراً خدا کی مہر سے تازہ ہو کر اوس مین کھجورین لگین اور اوس

کے نیچے ایک چشمہ جاری ہوا اتنے مین فرشتے اور حورون نے بہشت سے آکے رفع حاجت اون کی آب حوض کوثر سے لاکے سروتن عیسیٰ کا دھلایا اور پیرہن بہشت کا پہنا کے اون کی گود مین دیا یہ جامع التواریخ سے لکھا ہے اور حق تعالیٰ فرماتا ہے فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِىْ الخ ترجمہ پس آواز دی اوس کو اوس کے نیچے سے فرشتے نے کہ غم نہ کھا اے مریمؑ تحقیق کر دیا ہے تیرے رب نے ایک چشمہ زمین مین جب نگاہ کی مریمؑ نے ایک چشمہ دیکھا اور اُن کے بیٹے عیسیٰؑ آہ مار کر روئے کہا اے مان میری کوئی نہین کہ تم کو مبارکبادی دے اے مان میری چشم مین تمھاری ٹھنڈک ہو جیو میرے آنے سے پس بی بی مریمؑ یہ مبارکبادی اپنے بیٹے سے سن کے بہت خوش ہوئین اور جب کھانے کی اون کو اشتہا ہوئی بھوک لگی تب غیب سے یہ آواز آئی قولہ تعالیٰ وَهُزِّىْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ الخ ترجمہ اور ہلا اے مریم اپنی طرف کھجور کی جڑ کہ اوس سے گرین تجھ پر پکی کھجورین اب کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ مسیحؑ سے پس مریمؑ نے جب درخت خرمے کی طرف نظر کی تازہ خرما دیکھا جناب باری مین عرض کی کہ اے رب جس وقت زکریاؑ نے بھولے سے تین دن تک بیت المقدس مین کوٹھری کے اندر مجکو بند کر کے رکھا تھا اوس وقت تو نے بیرنج و محنت مجکو روزی پہونچائی اور اس وقت حکم ہوا درخت سے کھجور اوتار کے کھانے کو اے رب اُس وقت بھی اپنی عنایت سے بے رنج و محنت روزی دے تب جل وعلا سے یہ خطاب آیا اے مریمؑ اوس وقت تو سوائے میرے اور کسی کو دوست نہین رکھتی تھی اب تیرا دل تیرے فرزند کی طرف مائل ہوا اب تجکو لازم ہے کہ تو اپنی محنت اور کسب سے کھا اور پی اور اپنے فرزند سے آنکھ ٹھنڈی رکھ اور جا طرف بیت المقدس کی اپنی جگہ پر اور کسی سے مت بول جب تجھ سے کوئی آدمی پوچھے تو کہہ قولہ تعالےٰ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُوْلِيْٓ اِنِّىْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا الخ ترجمہ اے مریمؑ سو کبھی تو دیکھے کوئی آدمی تو کہیو مین نے مانا ہے رحمٰن کا روزہ سو بات نہ کرون گی آج کسی آدمی سے پس خدا کے فرمانے سے مریمؑ حضرت عیسےٰؑ کو گود مین لے کر آئین شہر بیت المقدس مین چنانچہ قولہ تعالےٰ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ الخ ترجمہ پس گود مین لے کر آئی مریمؑ اپنے لوگون کے پاس پس یہودیون نے کہا تحقیق تو لائی ہے ایک چیز عجب اے بہن ہارون کی نہ تھا تیرا باپ برا آدمی اور نہ تھی تیری مان بدکار اگرچہ بی بی مریمؑ ہارون کی بہن نہ تھین لیکن اس واسطے کہا کہ مریمؑ ہارون کی اولاد مین سے تھین پس مریم نے لوگون کو حضرت عیسےٰؑ کی طرف اشارہ کیا کہ اس سے پوچھو مین روزہ دار ہون آج کسی سے نہ بولون گی قولہ تعالےٰ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ الخ ترجمہ پس ہاتھ سے بتایا مریمؑ نے اوس لڑکے کو وے بولے ہم کیونکر بات کرین اوس شخص سے کہ وہ گود مین ہے لڑکا

تب یہودیوں نے لڑکے کے جھولے کے پاس جا کے پوچھا اے لڑکے کہہ تیرا باپ کون ہے اوس وقت حق تعالیٰ نے زبان تکلم حضرت عیسیٰؑ کو دی حضرت نے اون سے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ترجمہ عیسیٰؑ بولے میں بندہ ہوں اللہ کا مجھ کو اوس نے کتاب دی ہے اور مجکو نبی کیا اور بنایا مجکو برکت والا جس جگہ میں ہوں اور تاکید کی مجھ کو نماز کی اور زکوٰۃ کی جب تک میں رہوں جیتا اور سلوک والا اپنی ماں سے اور نہیں بنایا مجکو زبردست بدبخت اور خدا کا سلام ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں اور جس روز اُٹھ کھڑا ہوں جی کر قبر سے جب یہودیوں نے یہ کلام معجز التیام حضرت عیسےٰؑ سے سنا تعجب کیا کہ یہ نبی ہوگا اور لوگوں نے جو تہمت دی تھی وہ سراسر کذب اور بہتان ہے پس مریمؑ حضرت عیسیٰؑ کی پرورش اور تعہد میں رہیں جب تک وہ نابالغ تھے اور ہر روز حضرت عیسٰیؑ کے گہوارے کے پاس بنی اسرائیل آکے بیٹھتے اور حضرت عیسےٰؑ اون کو توریت پڑھ کے سناتے جب بالغ ہوئے خدا کی طرف سے اون پر وحی نازل ہوئی کہ اے عیسیٰؑ تو بنی اسرائیل کو اپنے خدا کی طرف دعوت کر پس حضرت نے سب کو بلایا اور راہ ہدایت کی دکھائی اونھوں نے نہ مانا اور کہنے لگے کہ ہم اپنا دین موسیٰ کا چھوڑ کے ہم ایسے بے پدر کی بات کیوں سنیں پس حضرت عیسٰیؑ بیزار ہو کر شہر سے نکل کر گاؤں کی طرف گئے وہاں دھوبیوں کو کپڑے دھوتے ہوئے دیکھا کہ تم کپڑے کیوں دھوتے ہو دل اپنا دھو کر پاک و صاف کرو کفر سے اونھوں نے کہا کہ ہم کس چیز سے دل اپنا پاک کریں عیسیٰؑ نے فرمایا اس کلمہ سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عِیْسٰی رُوْحُ اللّٰہِ۔ پس دھوبیوں نے عیسیٰؑ کا کلمہ پڑھ کے دل کو کفر سے پاک کیا اور جس کا کپڑا دھونے کو لائے تھے۔ اوسی کو پھیر دیا اور عیسیٰ کی امت میں داخل ہوئے اور انصار بنے پھر وہاں سے دریا کے کنارے مچھوؤں کے پاس گئے وے دریا کے کنارے مچھلی پکڑتے تھے اونھوں سے اپنی نبوت ظاہر کی وے کہنے لگے اے عیسٰیؑ جو جو پیغمبر آئے سبھوں نے اپنے معجزے دکھائے اور تمھاری نبوّت کی کیا دلیل ہے ہم کو دکھاؤ تب عیسےٰؑ نے فرمایا قولہ تعالیٰ اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ الخ ترجمہ عیسیٰؑ نے کہا اون سے یہ کہ بنا دیتا ہوں میں تم کو مٹی سے جانور کی صورت پھر اوس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ ہوجاتا ہے اڑتا جانور اللہ کے حکم سے اور چنگا کرتا ہوں جو اندھا پیدا ہوا اور کوڑھی کو اور جلاتا ہوں مردے کو اللہ کے حکم سے اور بتا دیتا ہوں تم کو جو کھا کر آؤ اپنے گھر میں اور جو رکھ آؤ نشانی پوری ہے تم کو اگر یقین رکھتے ہو اور سچ بتاتا ہوں توریت کو جو مجھ سے پہلے کی ہے اور آیا ہوں اس واسطے کہ حلال کروں تم پر بعضی چیز جو حرام تھی تم پر اور آیا ہوں تم پاس نشانی لے کر تمھارے رب کی سو ڈرو اللہ سے اور میرا کہنا مانو بیشک اللہ ہے رب میرا اور رب تمھارا سو اوس کی بندگی کرو یہ سیدھی

راہ ہے پس کہا ماہی گیرون نے قولہ تعالیٰ اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الخ ترجمہ جب کہا حواریون
نے اے عیسےٰؑ مریمؑ کے بیٹے تیرے رب سے ہو سکے کہ اوتارے ہم پر خوان بھرا ہوا آسمان سے کہا عیسےٰ نے
ڈرو اللہ سے اگر تم کو یقین ہے کہا حواریون نے ہم چاہتے ہین کہ کھاوین ہم اوسی خوان سے طعام اور چین پاوین
ہمارے دل اور ہم جانین کہ تو نے ہم کو سچ بتایا اور رہین ہم تیری رسالت پر گواہ تب عیسےٰؑ نے میدان کی
طرف جا کے سر ننگے ہاتھ اوٹھا کے خدا سے دعا مانگی اے رب میرے تو دانا بینا ہے حواریون نے مجھ سے چاہا
اون کی قسمت مین اگر روز ازل سے تو نے مقدر کیا ہے تو اون کے واسطے ایک خوان نعمت اپنے فضل
سے بھیج قولہ تعالیٰ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا الخ ترجمہ
کہا عیسےٰؑ مریمؑ کے بیٹے نے اے اللہ رب ہمارے اوتار ہم پر ایک خوان بھرا ہوا آسمان سے کہ وہ دن
عید ہووے ہمارے پہلون اور پچھلون کو اور نشانی تیری طرف سے اور روزی دے ہم کو اور تو ہی ہے
بہتر روزی دینے والا اوس وقت جبرئیلؑ نے نازل ہو کے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَّكْفُرْ الخ
ترجمہ کہا اللہ نے مین اوتارونگا تم پر وہ خوان پھر جو کوئی تم میں ناشکری کرے اوس سے پیچھے
تو مین اوس کو عذاب کرونگا وہ عذاب کہ نہ کرونگا کسی کو جہانون مین سے بعد اُس کے ایک خوان نعمت
گوناگون کا اون کے پاس اوترا جب سرپوش اوٹھا کے دیکھتے ہین تو اوس مین پانچ روٹیان اور ایک مچھلی
تلی ہوئی جس مین کانٹے نہ تھے نہ استخوان اور تھوڑی سی ترکاری اور ایک نمکدان مین نمک اور پانچ
انار اور تھوڑے خرمے اور زیتون اور بہت چیزین تمام بنی اسرائیل نے دیکھا اوس سے اونھون نے کچھ
نہ کھایا اور کہنے لگے اے عیسےٰؑ ہم دیکھین کہ اس تلی مچھلی کو تم اپنے معجزے سے زندہ کرو تب ہم تم پر ایمان
لاوینگے پس عیسیٰؑ نے اس تلی مچھلی پر کچھ پڑھ کے پھونکا خدا کے حکم سے وہ مچھلی جی اوٹھی سہمناک ہو کر کود
پڑی اون سب کے بیچ مین ستر آدمی اوس کے صدمے سے مرے پھر جب دعا کی ویسی ہی تلی ہو گئی یہ
معجزہ سب بنی اسرائیل نے دیکھا پس حضرت عیسےٰؑ اوس خوان نعمت پر کھانے کو بیٹھے اور بعضے غریب
مریض وہ بھی حضرت کے ساتھ بیٹھ گئے اور جو مغرور تھے اونھون نے نہ کھایا اور جو غریب نے کھایا وہ غنی ہوا
اور جو اندھے نے کھایا وہ بینا ہوا جو کوڑھی نے کھایا آرام پایا رات تک وہ خوان دھرا رہا بھر النعمت سے بعد اسکے آسمان پر چلا گیا۔
لوگون نے دیکھا جن لوگون نے نہ کھایا تھا پیچھے وہ پشیمان ہوئے کہ بہشت کی نعمتون سے ہم محروم رہے
بعدہ خدا کے حکم سے دوسرے دن پھر وہ خوان بہشت سے آیا پس تونگر اور درویش ستر ہزار آدمی
نے وہ ماہی تلی ہوئی اور ترکاری اور وہ پانچ روٹی اور انار غرض سب کچھ کھایا ذرا اُس سے کم نہوا خوان

بھرا رہا جس کو ذوق شیرینی سے تھا اوس کو وہی ملا اور جسے ترشی سے ذوق تھا اوس کو ترشی حاصل ہوئی
اور جس کو نمکین کا اوسے نمکین ملتا اسی طرح تین دن تک خوان نعمت آسمان سے آتا جاتا تھا لوگ
اوس شہر کے جتنے تھے سب آسودہ ہو کے کھاتے اور بعضی روایت مین یون آیا ہے کہ چالیس دن تک
خوان آسمان سے آتا رہا اور سب اہل شہر کھاتے رہے مگر خدا کے فضل سے کچھ کم نہ ہوا بنی اسرائیل یہ
معجزہ دیکھ کے بعضے ایمان لائے اور بعضے نہین اور جو ایمان نہ لایا شکل اوس کی سور اور ریچھ کی ہو گئی تھی
اور جو ایمان لائے تھے اون پر رحمت الٰہی نازل ہوئی خبر مین آیا ہے کہ سات سو آدمی اون مین سے مسخ
ہو گئے سور اور ریچھ کی صورت ہو گئے تھے اور سب مومنون نے نور اسلام سے سعادت دارین حاصل کی
مروی ہے کہ ایک روز عیسیٰ مومنون کو لے کر ایک میدان کی طرف سیر کو گئے ایک لومڑی کو دیکھا حضرت نے
پوچھا تو کہان سے آتی ہے اس نے کہا مین اپنے گھر سے آتی ہون دوسرے مکان پر جاؤن گی یہ سن
کے حضرت عیسیٰ نے کہا لَيْسَ مَكَانَ لِابْنِ مَرْيَمَ۔ ترجمہ نہین مکان مریم کے بیٹے کے واسطے پس مومنون
نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ فرماوین تو آپ کے واسطے ہم ایک مکان تیار کر دین حضرت نے فرمایا میرے
پاس دولت نہین اونھون نے کہا دولت ہم دین گے حضرت نے فرمایا اے یارو گھر بنانے کو مین جہان کہون
وہان بناؤ تب دوسرے دن مومنین عیسیٰ کے لئے بہت سے روپے لے کے آئے اور آپ نے فرمایا
آؤ میرے ساتھ بتلا دون تب دریا کے کنارے لیجا کے موج کی جگہ بتا دی کہ یہان پر میرے واسطے مکان بناؤ
انھون نے کہا اے حضرت یہ جائے خوف ہے یہان موج پر کیونکر مکان بنے گا اور ٹھیرے گا تب حضرت نے
کہا اے یارو جان لو دنیا بھی جائے خوف ہے موج مارتی ہے اس گرداب موج مین گھر بنا کے کوئی رہا نہین
اور نہ رہے گا اس جگہ مترجم نے اس شعر کو مناسب دیکھا مندرج کیا بیت درین ورطہ کشتی فروشد ہزار
کہ پیدا نشد تختہ بر کنار * دنیا مین عمارت بنانا کچھ فائدہ نہین بلکہ آخرت کی عمارت بنانا چاہئے جس کو ہمیشہ
بقا ہے منقول ہے کہ عیسیٰ کے وقت مین ایک عورت نیک بخت تھی ایک روٹی گرم کرنے کے لئے چولھے
مین آگ سلگا کے چاہتی تھی کہ روٹی گرم کرے اتنے مین نماز کا وقت ہوا نماز پڑھنے لگی جب نماز سے فراغت
کی دیکھتی ہے کہ اپنا لڑکا چولھے کے اندر آگ مین کھیل رہا ہے جلدی سے اٹھا لیا اور اپنے شوہر سے یہ
ماجرا کہا اس نے جا کے حضرت عیسیٰ سے بیان کیا حضرت نے کہا تم اپنی عورت کو یہان بلا لاؤ اوس سے
حال پوچھ کے مین تم سے کہون گا تب وہ عورت آئی حضرت نے پوچھا تو نے خدا کا کیا کام کیا کہ یہ مرتبہ تجکو ملا کہ
تیرا لڑکا آگ سے بچا وہ بولی خدا عالم الغیب ہے مین کچھ نہین جانتی ہون مگر چار بات اوّل اوس کی نعمت پر شاکر

ہون دوسری اُس کی بلا مین صابر ہون تیسری اس کی رضا پر راضی ہون چوتھی آخرت کا کام دنیا کے
کام پر مقدم جانتی ہون اگرچہ کار دنیا فوت ہوجاوے یہ سن کے حضرت عیسےٰ نے کہا یہی باعث ہے
محفوظیت کا یہ عورت اگر مرد ہوتی تو اس پر وحی نازل ہوتی مروی ہے کہ ایک دن عیسیٰ نے گورستان کیطرف
جاکے دیکھا ایک شخص کی قبر سے نور چمکتا ہے حضرت نے دعا کی اوسی وقت قبر پھٹ گئی اور ایک شخص
اُس سے نکل آیا نور کی چادر اوڑھ کر عیسےٰ نے اس سے کہا کہ تجکو یہ بزرگی کس عمل سے ملی اُسنے کہا کہ ایک
لڑکا میرا دنیا مین صالح تھا اُس نے میرے حق مین دعا کی حق تعالےٰ نے اس کی دعا قبول کی اور جو گناہ
مین نے دنیا مین کیئے تھے سو خدا نے معاف کیئے اور مجھ پر رحمت فرمائی عیسےٰ علیہ السلام نے کہا کہ سچ ہے
دعا بیٹا بیٹی کی اپنے مان باپ کے حق مین قبول ہوتی ہے، خبر مین ہے کہ مُردے سب اپنے فرزند صالح
کا فخر اور ناز کرتے ہیں کہ ہماری اولاد ہمارے حق مین دعا کرے گی ہم نجات پائین گے واللہ اعلم بالصواب

بیان ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جمجاہ بادشاہ کے سر بوسیدہ سے اور گفتگو کرنا اُس سے

کعب الاحبار نے کہا ہے کہ ایک دن عیسیٰ علیہ السلام بیابان شام سے جاتے تھے راہ مین ایک سر
بوسیدہ کی ہڈی ملی جناب باری مین عرض کی یا الٰہی یہ کس کا سر راہ مین پڑا ہے تو اُس کو زندہ کر کہ مجھ سے بات
کرے یہ شخص کون تھا دنیا مین کیا کام کرتا تھا کس گناہ سے کھوپڑی اس کی راہ مین پڑی ہے جو
بات مین اُس سے پوچھون سو جواب دے ندا آئی اے عیسےٰ تو جو اس سے پوچھے گا تجکو جواب دے گا تب
عیسےٰ نے سر بوسیدہ سے پوچھا اے کھوپڑی خدا کے حکم سے تو ہم سے بات کر تب کھوپڑی نے خدا کے
حکم سے پہلے یہ کلمہ کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ عِیْسٰی رُوْحُ اللّٰهِ ۔ پھر کھوپڑی نے کہا
یا حضرت آپ کیا پوچھتے ہین مجھ سے پوچھئے تب حضرت نے اُس سے پوچھا تو مرد تھا یا عورت سعید تھا
یا شقی مقبول تھا یا مردود تو آنگر تھا یا غریب نیک تھا یا بد دراز قد تھا یا کوتاہ قد سخی تھا یا بخیل اور تیرا نام
کیا تھا تب کھوپڑی نے کہا اے حضرت مین بادشاہ تھا اور نام میرا جمجاہ مین مرد سخی تھا اور سعید اور
مقبول و نیک اور دراز قد تھا اور کئی بادشاہ زیر فرمان میرے تھے دولت اور دنیا سب مجھ کو حاصل تھی
کسی بات کا غم نہ تھا ہمیشہ عیش و نشاط مین رہتا بارہ ہزار غلام میرے عصا بردار جوان خوبصورت سرخ

قباپوش اور پانچ ہزار غلام میرے عصا بردار جوان خوبصورت سفید قباپوش باشمشیر ہندی داہنے بائین کھڑے
رہتے اور پانسو غلام ماہر و بانائے ترانہ ساز اور پانچسو غلام باچنگ و چغانہ میری خدمت مین مدام
حاضر رہتے اور ہزار لونڈیان ترکی خوش آواز گائن تھین اور ہزار لونڈیان ہمجنس ہم قد ہمرنگ رقص
کرتی تھین ایسا کہ مرغان ہوا اور چرندے اور درندے دیکھ کے کھڑے رہتے اور آدمی سکتے کے
عالم مین رہ جاتے اے پیغمبر خدا اگر مین تمام اوصاف حشمت اپنے بیان کرون تو آپ تعجب کرین گے
اور جب مین شکارگاہ مین برائے شکار جاتا تھا ہزار گھوڑے بازین زرین ساتھ میرے رہتے اور چار ہزار
میر شکار سفید قباپوش و تاج مکلل برسر باز و بہری و شاہین لے کے میرے ساتھ چلتے اور چار ہزار
غلام باکمر زرین کلاہ گوشہ سُرخ قباپوش میرے آگے اور چار ہزار میرے پیچھے اور چار ہزار غلام باسلاح
داہنی طرف اور چار ہزار بائین طرف چلتے تھے اور دس ہزار کتے شکاری زرین قلادہ اور ہزار چیتے ساتھ
رہتے۔ اے پیغمبر خدا اگر تم سے صفت شکارگاہ کی مین بیان کرون تو آپ تعجب کرین گے اور مشرق سے
مغرب تک میری بادشاہت تھی لشکر بیشمار تھا اس کے لکھنے سے وزیر و دبیر عاجز رہتے اور ہزار بادشاہ
اور ملک میرے زیر فرمان تھے بزور شمشیر لئے تھے اور اگر صفت اُس زور اور لڑائی کی بیان کرون تو
آپ سُن کے متعجب رہین گے کسی کو طاقت نہ تھی کہ مجھ سے مقابلہ کرے چار سو برس تک مین نے بادشاہی
کی ایک دن بھی مجھکو کوئی رنج و غم نہ ہوا کسی بات کا اور مین جوان مرد عالی ہمت تھا جمال و کمال و خوبی مین
بےنظیر تھا کوئی میرے برابر نہ تھا جو شخص میری طرف نگاہ کرتا متحیّر رہتا اور ہر روز فقیر محتاجون کو مین ہزار
دینار دیتا اور بھوکون کو کھلاتا اور ہزار ننگون کو کپڑے دیتا مگر مین خدائے عز وجل کو نہین جانتا تھا بت
پرستی کرتا تھا پس حضرت عیسیٰؑ نے سر بوسیدہ سے سُن کے پوچھا کہ تیرے مرنے کو آج کتنے دن ہوے اور کس
حال مین تو مرا اور ملک الموت کی شکل و صورت و ہیئت کیسی تو نے دیکھی سو بیان کر تب اُس نے بیان
کیا کہ اے پیغمبر خدا آج سَو برس ہوئے میرے مرنے کو یہ بات ہوئی کہ ایک دن مین گرما مین بیٹھا تھا
گرمی نے سر پر بشدت صعود کیا مین وہان سے اُٹھ کے گھر پر گیا اور تمام اعضا مین میرے اس قدر
سُستی آئی کہ طبیعت میری بدمزہ ہو گئی سو رہا حال میرا متغیر ہوا اور بستر شاہی پر وزیرون کو بلایا
کہ میرا علاج کرو ہزار طبیب میرے نوکر تھے سب کو بُلا کے مین نے کہا کہ میرا علاج کرو تب چار دن
تک طبیبون نے میری دوا و درمن کی علاج نے مجکو فائدہ نہ کیا کوئی دوا مفید نہ پڑی اور پانچوین روز
حال میرا ابتر ہوا زبان بند اور سیاہ ہو گئی اور بدن کانپنے لگا آنکھون مین سیاہی چھا گئی روشنی جاتی

رہی کچھ سوجھتا نہ تھا بیہوشی آگئی اور اُس حالت سکرات میں ایک آواز آئی میں نے سُنی کہ روح جمجاہ کی قبض کرکے دوزخ میں لے جاؤ پھر ایک لحظے کے بعد ملک الموت بہ ہیئت و شکل سہمناک ایسی کہ سر اُن کا آسمان اور پاؤں تحت الثریٰ میں میرے سامنے آکے کھڑے ہوئے اور کئی منہ اُن کے تھے میں نے دیکھا مارے ڈر کے اُن سے میں نے بہت الحاح وزاری کی نہ سُنی عیسےٰؑ نے کہا اے جمجاہ تم نے ملک الموت سے پوچھا تھا کہ اتنے منہ کیوں ہیں اس کا کیا سبب ہے جمجاہ نے کہا اے حضرت میں نے اُن سے پوچھا تھا کہا سامنے کے منہ سے جان مومنوں کی قبض کرتا ہوں اور داہنے طرف کے منہ سے باشندگان عالم سمٰوٰت کی ارواح قبض کرتا ہوں اور جو منہ کہ بائیں طرف اور پیچھے کی طرف ہیں ان سے کافروں اور مشرکوں کی جان قبض کرتا ہوں پھر عیسےٰ نے پوچھا کہ سکرات الموت تجھ پر کیسی گذری تھی اور کس طرح جان تیری نکلی وہ بیان کر اُس نے کہا میں نے عزرائیل کو دیکھا کئی فرشتے اُن کے ساتھ ہیں کسی کے ہاتھ میں آگ کے گرز اور کسی کے ہاتھ میں چھری اور تلوار کسی کے ہاتھ میں شعلۂ آتش لے کر آئے اور میرے بدن پر ڈال دیا مجکو ایسا معلوم ہوا کہ اُس سے زیادہ آتش تیز دوسری نہ ہوگی اگر ایک ذرہ اُس سے زمین پر گرے تو ساری زمین کو جلا کے خاک کرے پس میرے تمام بدن کا رگ و ریشہ پکڑ کے جان تن سے کھینچنے لگے میں نے اُن سے کہا اے فرشتو مجکو چھوڑ دو میری دولت جتنی ہے تم میری جان کے بدلے لے لو بس یہ بات سنتے ہی انھوں نے میرے منہ پر ایک ایسا طمانچہ مارا کہ تمام بدن کے جوڑ الگ ہو گئے اور کہا اے بدبخت بے شرم بے حیا تو جانتا ہے کہ حق تعالےٰ بعوض گناہ کافروں سے مال لیتا ہے پھر میں نے کہا کہ مجکو چھوڑ دو میں اپنی آل و فرزند خدا کی راہ میں قربان کروں گا انھوں نے کہا کہ خدا تعالےٰ رشوت نہیں لیتا ہے اے پیغمبر خدا جان نکلنے میں ایسی تکلیف گذری کہ جیسے ہزار شمشیر مجھ پر ماری اور جان میری قبض کر کے لے گئے بعد اس کے مجکو لوگ کفن پہنا کے قبرستان میں لیجا کے مُردوں کے ساتھ گور میں سُلا کے مٹی سے ڈھانک کے چلے آئے پھر گور میں جان میری آئی اور منکر نکیر اور موکلان فرشتے جو دُنیا میں ساتھ میرے تھے وہ آکے مجھ سے کہنے لگے کہ جو تم نے دنیا میں بھلا بُرا نیکی بدی کی تھی سو اب لکھو حرہ اُس کا مجکو پس ناچار میں نے کفن کا کاغذ بنا کے اعمال اپنے بدست خود لکھے کہ فلانے روز فلانی گھڑی فلانے وقت یہ کام میں نے کیا تھا اور جو جو کردار اپنا بھولا تھا سو اس وقت یاد آیا اور میں واحسرتا واندامتا وامصیبتا واویلا پکارتا رہا منکر نکیر بصورت زشت میرے پاس آئے اُن کو دیکھتے ہی میرے عقل و ہوش جاتے رہے کیونکہ ایسا کبھی کسی کو میں نے نہیں دیکھا تھا اور اُن

کے آنے مین زمین پھٹ جاتی تھی اس ہیئت اور ہیبت سے آکے مجھ بدبخت کو قبر کے اندر بٹھا کے پوچھنے لگے مَنْ رَبُّكَ یعنے تیرا خدا کون ہے مین کہا کہ تم کون ہو یہ سنتے ہی گرز آہنی سے مجکو مارنے لگے اس کی ہیبت اور دھمک سے تحت الثریٰ تک ہل گئی پھر مجکو پوچھا دین سے مَا دِيْنُكَ یعنے کونسا دین ہے تیرا یہ سن کے اور عقل و ہوش میرے باختہ ہوگئے زبان بند ہوگئی پھر مجھ سے کہنے لگے اے دروغگو تیرا خدا کون ہے مین نے کہا تم، پھر انھون نے ایک گرز آتشی مجھ پر مارا مین نے اُف آہ کرکے کہا دریغا واحسرتا اگر مین پیدا نہ ہوتا تو اچھا تھا کہان جاؤن کس سے فریاد کرون کوئی سنتا نہ تھا مگر خدا رحمٰن و رحیم ہے مین کچھ جانتا نہ تھا اور ہزار برس کی بادشاہی اور دنیا کی خوشی عذاب گور اور سوال و جواب سے مجھ پر تلخ تھی بعد اس کے انھون نے یہ کہا کہ غضب اللہ کا اُس پر ہو کہ نعمت خدا کی کھاوے اور غیر خدا کو پوجے پھر بعد ایک لحظہ کے مشرق اور مغرب کی زمین آکے مجکو قبر مین دبانے لگی ایسا کہ تمام بدن کی میری درہم برہم ہوکر ٹوٹنے لگین پھر زمین نے کہا اے دشمن خدا تو اتنے روز میری پشت پر رہا کفر کرتا تھا مقصد میرا حاصل ہوا تو میرے پیٹ کے اندر آیا قسم اللہ کی مین اب تجھ سے حق اللہ کا سمجھ لونگی پھر اُس کے بعد دو فرشتے آئے سیاہ پوش خشمناک ایسا مین نے کسی کو نہین دیکھا تھا مجکو یہان سے پکڑ کے عرش کے نزدیک لے گئے میرے تئین بھروسا ہوا کہ مین خدا کی رحمت کی جگہ آیا اتنے مین کنارے عرش سے ایک آواز آئی اس شقی کو دوزخ مین لے جاؤ اور عرش کے پاس چار کرسی جواہر کی مین نے دیکھین ایک پر ابراہیم خلیل اللہ اور دوسری پر موسیٰ کلیم اللہ اور تیسری پر محمد حبیب اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم بیٹھے ہین اور چوتھی کرسی پر ایک پیر مرد خشمناک بیٹھا ہے اور زبانہ آتش اُس کے پاس ایستادہ اور سلاسل اور اغلال یعنے زنجیر و طوق سعیر آتشی اس پاس موجود ہین نام اُس کا مالک تھا مجکو اُس پاس لے گئے اور اس نے دیکھتے ہی مجکو ایک جھڑکی دی ایسی کہ تمام بدن مین میرے لرزہ آگیا کانپنے لگا وہ بولا اس بدبخت کو لوہے کی زنجیر سے باندھ کے رکھو پس مجکو قید شدید مین رکھا ستر گز غبار کے نیچے بیٹھا پھر میرے بدن سے کھال نکال کر سانپ اور بچھوؤن کی پیچ مین اور ستر گز لمبی لوہے کی زنجیر سے باندھ کے دوزخ کے اندر ڈال رکھا اے حضرت اگر اُس زنجیر کا ایک حلقہ زمین پر پڑجاوے تو تمام خلائق روے زمین کی ہلاک ہوجاوے اور میری زبان پر مُہر کردی اس لئے کچھ بات نہین کرسکتا تھا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے جمجمہ آتش دوزخ کیسی تھی وہ بیان کر اس نے کہا اے پیغمبر خدا دوزخ کے درجات سات ہین ہاویہ سعیر سقر جحیم لظیٰ حطمہ یہ سب کے نیچے ہے اے پیغمبر خدا اگر آپ اہل دوزخ کو دیکھتے تو کہتے کہ ان پر

خدا کا غضب ہے کہ اُن کے نیچے اوپر داہنے بائین آگے پیچھے دہکتی آگ ہے اس کے اندر بھوکے پیاسے
لوگ جل رہے ہین وہان کھانا پینا اور سایہ نہین ہمیشہ سوا غم کے خوشی اور راحت نہین اور منہ اُن کا
سیاہ مانند کوئلے کے اور ہمیشہ گریہ وزاری مین ہین اور توبہ وہان قبول نہین اور ان پر ہر لحظہ آواز آتی ہے
اے اہل دوزخ تمھارا طعام ہمیشہ آتش دوزخ ہے تم لکڑی دوزخ کی ہو ہمیشہ جلتے رہو پھر مجکو وہان
سے ایک درخت آتشی کے پاس اندر دوزخ کے لے گئے اُس درخت کا نام اللہ نے قرآن
شریف مین شجر زقوم فرمایا ہے اور ہندی مین اُسے سیج کہتے ہین پس مین نے وہان کچھ کھانے کو مانگا
وہ درخت سیج لاکے مجکو دیا جب مین نے اس سے کچھ کھایا حلق بند ہو گیا نہ وہ نیچے اُترتا ہے اور نہ
وہ اوپر آتا ہے مارے درد اور سوزش کے چلاّتا رہا کہ مجکو پانی دو تا لقمہ سیج حلق سے اترے تب قدح
بھر کے گرم پانی جہنم سے لا دیا جب مین نے اُس کو پیا گوشت پوست ہڈی تک جل کے خاک ہو گئی تس پیچھے
ایک جھڑکی کی آواز آئی مجھ پر ایسی کہ جملہ گوشت پوست ہڈی رگین جیسی میری تھین ویسی ہو گئین جسم بن گیا اور
پھر پاؤن کے تلوے سے سر تک میرے آگ لگ گئی جلتا رہا اور مین فریاد کرتا رہا اے قوم مجکو کوئی چیز پہننے
کو دو کہ آتش دوزخ سے امان پاؤن تلوے میرے آگ سے جل رہے ہین پھر مجکو نعلین آتشی لا کے
پہنائین اور کہا اے بدبخت جزا عمل کی چکھ اب سوا عذاب کے اور کچھ نہین ملے گا کیونکہ تو نے دنیا مین بد عمل
کئے تھے اور خدا کو نہین مانا اور اس کے عذاب سے نہین ڈرا تھا اپنے خالق سے شرم اور اس کی عبادت
نہین کی تھی اور اُس کی نعمت کا شکر بجا نہین لایا تھا اور اپنے بھائی برادر مؤمن مسلمانون کا مال زبردستی
سے چھین لیتا تھا اور حرام خوری سے نہین ڈرتا اور مسلمانون کو ایذا دیتا بدی سے پرہیز نہین کرتا تھا اے
پیغمبر خدا ایسی ایسی باتین مجھ سے کہین اور نعلین آتشی مجھے پہننے کو دی پس اُس کی تپش سے مغز میرا
سر سے اور کان سے اور ناک سے نکل پڑا مین پژمردہ ہو گیا اے روح اللہ میرے کھانے کو چیز سوا آگ اور سیج
کے اور کچھ نہ تھا پھر وہان سے مجکو ایک پہاڑ مین لے گئے اُس پہاڑ کا نام سکرات ہے لنبائی اس کی تین
ہزار برس کی راہ اور اندر اس کے نشتر چاہ آتشی تھے اور جتنے عذاب مجھ پر گذرے اس مین موجود پائے اور
اس مین مار و کژدم بسیار تھے اور بچھو اور سانپ جب دانت اپنے بجاتے تو اُن کی کٹا کٹ کی آواز سو برس
کی راہ تک جاتی تھی اور جب کسی کو کاٹتے تو وہ خاک ہو جاتا اور اگر ان کا زہر دانت کا ایک قطرہ روے
زمین پر پڑے تو ساری زمین جل کر راکھ ہو جاوے غرض مجھ پر ہر روز اس پہاڑ پر تین سو مرتبہ سکرات موت
ہوتی تھی پس سکرات کوہ اُسی کا نام ہے جس کو اُس کوہ پر لیجاتے ہین وہ تلخی سکرات چکھتا ہے پھر وہان سے

ایک برج

ایک چشمے مین لیجا کے ڈال دیا جہنم مین دوزخیون کے پاس جا پہنچا اور آواز اُس چشمہ کی سو برس کی راہ تک جاتی ہے پھر حضرت عیسیٰؑ نے جمجمہ سے پوچھا اِس چشمہ کا کیا نام ہے کہا اس کو غضبنان کہتے ہین اس واسطے کہ وہ ہمیشہ غضبناک رہتا ہے یا روح اللہ جو شخص خدا سے ڈریگا اور گناہ سے باز رہے گا وہ چشمہ عذاب کا اُس پر آسان ہووے گا جب عیسیٰؑ نے اُس چشمہ کی بات سنی ہوش اُن کے جاتے رہے اور بہت روئیے اور کہا اے جمجمہ اُس چشمہ کا جو تم پر عذاب گذرا سو بیان کرو اُس نے کہا اے نبی اللہ اُس چشمہ کے عذاب کا بیان اگر آپ سنین گے تو تعجب کرین گے جب پاؤن مین نے اس چشمہ مین رکھا ہفتاد بار پوست میرے جسم کا گرم پانی سے جل گیا اور مالک دوزخ نے جب مجکو ایک جھڑکی دی اس کی ہیبت سے اس چشمہ مین گر پڑا اور غرق ہوا یا روح اللہ مین کیا اُس چشمہ کا بیان کرون کہ عذاب اس کا سب عذابون سے عذاب اکبر ہے ایسا کہ ہڈیان میری جل کے خاک ہوگئین اور اول جو عذاب مجھپر گذرتا تھا سو عذاب اصغر تھا اے پیغمبر خدا اگر سو برس اُس کی صفت کرون تو بھی تمام نہ ہوگی پھر مجکو اُس چشمہ سے نکال کر ایک چاہ مین لیجا کے ڈال دیا ایسا کہ لنبائی اُس کی ہزار برس کی راہ اُس کو بیت الاحزان کہتے ہین اور اُس چاہ کے کنارے ایک تابوت آتشی رکھا ہوا تھا اس کا تین سو کوس مجکو اُس تابوت کے اندر رکھا اور جن شیطانون نے مجکو خدا کی راہ سے بہکا کر گمراہ کیا تھا اور غرور مین ڈالا تھا اُن کو مجھ پر موکل کیا آج چار سو برس سے اس تابوت آتشی کے اندر مین ہون اس وقت ایک آواز عرش سے آئی کہ جمجمہ کو آج دنیا مین بر سر راہ عیسےٰؑ کے ڈالدو کیونکہ اس نے کچھ ثواب کیا تھا دنیا مین بہت لونڈی اور غلام آزاد کئے تھے اور بھوکون کو کھلایا اور پیاسون کو پلایا تھا اور ننگے کو کپڑا دیا اور غربا پر مہربانی کی تھی اور مسافرون کی خبر لی تھی روز ازل مین مین نے لکھا ہے کہ جمجمہ کو عذاب آخرت سے ایک بار رہائی کر کے دنیا مین پھر بھیجدون گا یہ آواز مین نے سنی عیسےٰؑ نے پھر جمجمہ سے پوچھا تم کس قوم سے ہو وہ بولا مین قوم سے الیاس نبی کی ہون تب عیسےٰؑ نے فرمایا تم مجھ سے کیا چاہتے ہو خدا سے کیا مانگنے ہو جمجمہ نے کہا یا نبی اللہ الامان الامان آپ کو خدا کی قسم ہے کہ مجھ بیچارہ گنہگار کی حق مین آپ دعا کرین کہ مجکو اس عذاب سے اللہ نجات بخشے اور زندہ کر کے پھر دنیا مین بھیجدے مین اس کی بندگی کرون گا اور اُسی سے مدد چاہون گا تا کہ دنیا و آخرت مین آپ ہی کا حق مجھ پر ثابت ہو تب عیسےٰؑ نے اُس کے حق مین اللہ سے دعا مانگی خدایا تو بے مثل و مانند سب بادشاہون کا بادشاہ ہے اور تو سب کا پیدا کنندہ اور مارنے والا ہے اور سب کی فریاد سننے والا ہے اور میری دعا قبول کر کے اس بیچارے جمجمہ کو زندہ کر دنیا مین تیری عبادت کرے اور حق عبودیت تیرا بجا لاوے تب حق تعالےٰ نے فرمایا اے عیسیٰؑ مین نے روز ازل مین

لکھا ہے کہ تیری دعا سے مین اس کو زندہ کر کے پھر دنیا مین بھیجون گا اس کی توبہ قبول کرون گا اور
عذاب سے خلاصی دون گا کہ دنیا مین وہ سخی اور دستدار فقیر و مسکین کا تھا پس عیسیٰ علیہ السّلام یہ کلام
الٰہی سن کے شکر خدا بجالائے اور خوش ہوکے جمجمہ کی ہڈیون پر کہا کہ اے ہڈیو گوشت پوست بال پراگندہ
ہوئے خدا کے حکم سے ایک جا جمع ہو تب خدا کے حکم سے اُس وقت جتنی ہڈیان اور گوشت پوست بال جمجمہ
کے تھے ہیئت اصلی پر جسم مرکب بن گیا اور زندہ ہو کر یہ کلمہ کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
عِیْسٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ترجمہ مین گواہی دیتا ہون خدا واحد ہے اور عیسیٰؑ رسول اللہ برحق ہے اور بہشت و دوزخ اور
بعث و نشر سچ ہے پھر جمجمہ نے دنیا مین اسّی برس زندگی کی قیام لیل و صیام روز عبادت الٰہی مین
مشغول رہتا کچھ دنیا کا کام نہین کرتا آخر سجادۂ مصلائی پر رہ کے شربت موت کا پیا اور خدائے کریم و
رحیم نے اپنے فضل و کرم سے اوس کے گناہ عفو کرکے اوسکو جنت نصیب کی اِنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

بیان وفات حضرت مریمؑ کا اور آسمان پر جانا حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا

خبر مین آیا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اپنی مان کو لے کر بیت المقدس سے شام کو جاتے تھے راہ مین حضرت
مریمؑ بیمار ہوئین چونکہ وے سوائے بیخ گیاہ کے اور کچھ استعمال نہین کرتی تھین حضرت عیسیٰؑ سے بولین
اے بیٹے مجھکو وہی لا دے وہ اپنی مان کو اوس جگہ چھوڑ کے اس جڑ کے لئے گئے بعد اس کے حضرت مریمؑ نے
اوسی میدان مین وفات پائی اور خدا کے حکم سے اسی وقت بہشت کی حورون نے آکے اون کو غسل
دیا اور بہشت کے کپڑے سے اون کو کفنایا اور اوسی جگہ دفن کرکے چلی گئین بعد اس کے عیسےٰؑ نے آکے
اپنی والدہ کو اوس جگہ نہ پا کے دو دفعہ پکارا کہین سے جواب نہ ملا تیسری پکار مین جواب دیا لبیک اے
فرزند میرے کیون بلاتے ہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا اے امّی[1] تین دفعہ مین نے پکارا اب تک
کہان تھین مریمؑ نے کہا اے بیٹے پہلی پکار مین مَین فردوس اعلیٰ مین تھی اور دوسری پکار مین سدرۃ المنتہیٰ
مین اور تیسری پکار مین آسمان اول پر آکے مین نے جواب دیا عیسےٰ علیہ السلام نے کہا اے مان کیا تھا
اپنا حال بیان کرو مریمؑ بولین اے بیٹا جس کو اللہ تعالےٰ فردوس اعلےٰ نصیب کرے اور وہ اپنی مراد کو
پہنچے اس سے بہتر اور کیا چیز ہے کیا پوچھتے ہو عیسیٰؑ اپنی مان سے یہ باتین سن کے دیدہ گریان و سینہ
بریان بیت المقدس مین پھر آئے اور لوگون کو خدا کی دعوت کرتے رہے ایک دن منبر پر بیٹھ کے
لوگون سے کہنے لگے اے لوگو اللہ تعالےٰ نے توریت مین فرمایا تھا موسیٰ کو ہفتہ کا دن مبارک ہے اُس

[1] یعنی اے میری مان

روز سواے عبادت کے اور کچھ کام دنیا کا کرنا حرام ہے اب حق تعالیٰ نے اوس دن کو منسوخ کیا اور ہماری کتاب انجیل مین فرمایا کہ اتوار کا دن بہت مبارک ہے اوس دن کو مانو نماز پڑھو اور کچھ کام دنیا کا اوس دن نہ کرو مطابق انجیل کے چلو پس بنی اسرائیل حضرت عیسےٰؑ سے اس بات کو سن کے دل مین کینہ لاے اور کہنے لگے کہ کتنے پیغمبر بنی اسرائیل مین بعد موسےٰؑ کے آے کسی نے شریعت موسیٰ کی منسوخ نہ کی اور یہ لڑکا بے پدر مجہول النسب آ کے ہماری کتاب موسیٰؑ کو منسوخ کرتا ہے اس کو مار ڈالا چاہیئے کہ ہمارے موسیٰؑ کا دین جاری رہے پس مومن یہود یہ سن کے کہنے لگے اے قوم تم نے زکریا نبی کو مار کے کیا عذاب اوٹھایا تھا تم پر غضب الٰہی نازل ہوا تھا سو تم بھول گئے اب عیسیٰؑ نبی مرسل کو مارنے کا قصد کرتے ہو تم عذاب خدا سے ڈرو اوس سے پناہ مانگو اور توبہ کرو کیون جہنم کی راہ لینا چاہتے ہو اونپر اور اون کی کتاب پر ایمان لاؤ آخر بہتیرا کہا مگر اون کافرون نے نہ مانا اور حضرت کے مارنے کی فکر مین رہے اور بولے کہ جب اون کو تنہا پاوینگے مار ڈالینگے یہ سن کے مومن ہر دم سب عیسےٰؑ کے ساتھ رہتے تھے اور خبرداری کرتے تھے کہین حضرت کو تنہا نہ جانے دیتے ساتھ رہتے ایک دن ایک عورت نے حضرت کے اصحاب حواریون سے پوچھا کہ تم ہر دم ہر ساعت عیسےٰؑ کے ساتھ جو رہتے ہو تم نے اون سے کیا معجزہ دیکھا حواریون نے اوس سے پوچھا حضرت عیسیٰ مسیح رسول خدا ہین مُردون کو زندہ کرتے ہین اور اندھے کو بینا کرتے ہین اور کوڑھی لنگڑے کو اچھا کرتے ہین تب اوس عورت نے کہا مبارکی اوس شکم کو ہے جس نے اون کو پیٹ مین رکھا اس بات کو سن کے حضرت عیسےٰؑ روح اللہ نے اوس سے کہا مبارکی اس نبی کی امت کو ہے جو قرآن پڑہینگے پس عورت نے عیسےٰؑ سے پوچھا حضرت قرآن کیا چیز ہے ہم نے کبھی نہین سنا حضرت نے فرمایا کہ قرآن وہ چیز ہے کہ نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے اوپر نازل ہوگا چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا ۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ ۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ

ترجمہ اور جب کہا عیسےٰؑ مریمؑ کے بیٹے نے اے بنی اسرائیل مین بھیجا آیا ہون اللہ تمھاری طرف سچا کرتا ہون اوسکو جو مجھ سے آگے تھی توریت اور خوشخبری سناتا ہون ایک رسول کی جو آوے گا مجھ سے پیچھے نام اوس کا احمدؐ ہے خبر مین آیا ہے کہ ہمارے حضرت کا نام رکھا گیا دنیا مین محمدؐ اور فرشتون کے درمیان احمدؐ اور حضرت عیسیٰؑ نے کہا کہ اون کی امت مین حافظ قرآن ہونگے اور دوسرے پیغمبرون کی امت قران حفظ نہیں کرسکیگی اور اپنی کتاب توریت اور انجیل کو بھی اون کے زمانہ مین حفظ نہین کرسکینگے عیسیٰ علیہ السلام نے

جب اونھون سے یہ مژدہ کہا کہ پیغمبر آخر الزمان آوین گے اور اون کی شریعت قیامت تک جاری رہے
گی تب یہودی سب نے مل کر عیسیٰؑ کے مار ڈالنے کی مشورت کی کہ عیسیٰؑ اگر رہے گا تو ہمارا دین موسیٰ
کا باطل و منسوخ کرے گا اور بادشاہ اوس زمانے کا کافر تھا اوس پلید نے اون مردودون کے ساتھ
اتفاق کیا اور اون کو حکم دیا تب چند ملعونون نے جمع ہو کر اون کی ہلاکی کا قصد کیا پس عیسیٰ کو شاگرد
حواریون نے اس بات کو معلوم کر کے حضرت سے کہا حضرت نے فرمایا تم خاطر جمع رہو مت ڈرو دشمن
کیا کر سکتا ہے **مصرع** دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست پس تم اپنے دین اور احمد مصطفیٰ
نبی آخر الزمان (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کے دین پر ایمان لا کے قائم اور ثابت قدم رہیو تب
نجات پاؤ گے حاصل کلام آپ اپنی حواریوں کو لیکر ایک مکان پر گئے جسکا نام عین السلوک ہے یہودیوں نے جا کر اس مکان کا محاصرہ کیا تب رب العلیم
نے جبرئیل کو بھیجا اوس مکان کی چھت شگاف کر کے حضرت عیسیٰؑ کو چوتھے آسمان پر اوٹھا لے گئے اور
فرشتون کی صحبت مین رکھا اور اون یہودیون کے سردار کا نام شیوع تھا وہ ملعون پہلے مارنے کو گھر مین عیسیٰؑ
کے گھسا تھا بہت ڈھونڈھا نہ پایا جب نکلنے مین اوس ملعون کے دیری ہوئی تب یہودی سب اوس
کے پیچھے گھسے پس اوس شیوع کو جو اول گھسا تھا وہ یہودیون کا سردار تھا اللہ تعالےٰ نے بصورت
عیسیٰؑ کے اوس کو کر دیا تھا یہودیون نے جا کے اوس کو عیسیٰ کی صورت دیکھ کے بضرب شمشیر پکڑ لیا
ہر چند کہ اوس نے فریاد کی کہ مین شیوع ہون مجکو چھوڑ دو ہرگز وے نہ مانے اور کہنے لگے اجی تم عیسیٰؑ
ہو تم نے اپنے تئین جادو سے شکل شیوع کی بنا رکھی ہے پھر وے غور کر کے کہنے لگے اچھا ہم نے مانا تو شیوع
ہے تو عیسیٰؑ کدھر گیا اور اگر تو عیسیٰؑ ہے تو شیوع کہان گیا آخر سب کوئی بہ شبہہ مین پڑ کے عیسیٰؑ جان
کے شیوع کو پکڑ لیا اور یہ نہین جانتے تھے کہ عیسیٰؑ کو حق تعالےٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے چوتھے آسمان
پر اوٹھا لیا چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ الآیہ ترجمہ اور اوس کو نہ مارا
ہے نہ سولی چڑھایا ہے ولیکن وہی صورت بنگئی اون کے سامنے اور جو لوگ اسمین کئی باتین نکالتے ہین
وے اس جگہ شبہہ مین پڑے ہین اس کی خبر اون کو کچھ نہین مگر اٹکل پر چلنا اور اوس کو مارا نہین بلکہ بیشک
اوس کو اوٹھا لیا اپنی طرف اور ہے اللہ زبردست حکمت والا قرآن شریف مین لکھا ہے یہود کہتے ہین
کہ ہم نے مارا عیسیٰ کو اور رسول خدا کا اون کو کہتے نہین یہ اللہ نے اون کی خطا ذکر فرمائی اور فرمایا
کہ ہرگز اوس کو نہین مارا اوس کی ایک صورت اون کو بنا دی اوس صورت کو سولی پر چڑھایا نصارا
بھی اول سے یہی کہتے ہین کہ مسیح کو مارا نہین وہ زندہ ہے لیکن تحقیق نہین سمجھتے کئی باتین کہتے

ہین کہ بدن کو مارا اون کی روح اللہ کے پاس گئی اور بعضے کہتے ہین کہ مارا تھا پھر تین روز مین زندہ ہو کر آسمان پر چڑھ گئے لیکن یہ بات ثابت نہین ہوتی ہے کہ اون کو مارا سو یہ خبر اللہ کو ہے اوس نے بتایا کہ اوس کی اصلی صورت کو نہین مارا اور اُن کے پکڑنے وقت نصارا سرک گئے تھے اور یہود بھی نہ پہونچے تھے اوس آن کی خبر نہ اِن کو نہ اون کو مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اوس شیوع کو پچاس برس تک ناز و نعمت سے پالا تھا اسواسطے کہ جب عیسےٰؑ یہود کے ہاتھ مین گرفتار ہون گے شیوعؑ کو اون کے صدقے مین دے کے خلاص کرین گے اور فرعون کو اللہ نے چار سو برس تک ناز و نعمت سے پال کے حضرت موسیٰؑ علیہ السلام کے صدقے مین دریائے نیل مین ڈبادیا اور حضرت موسیٰؑ کو اون کی قوم سمیت اوس سے نجات دی اور چار ہزار برس دُنبہ ہابیل کا فردوس اعلیٰ مین پال کے حق تعالیٰ نے اوس کو فدائی اضحیہ حضرت اسمٰعیلؑ کا کیا اور ذبح سے اون کو نجات دی اور کافرون کو حق تعالیٰ ناز و نعمت سے اسواسطے پالتا ہے کہ بعوض گناہ مومنون کے اون کو دوزخ مین ڈالدے گا اور مومن سب آتش دوزخ سے نجات پاوین گے حدیث مین آیا ہے کہ قریب قیامت کے دجّال ملعون خروج کر کے ساری خلائق کو گمراہ کرے گا اور حضرت امام مہدی آخرالزمانؑ مومنون کے ساتھ بیت المقدس مین رہین گے اور حضرت عیسےٰؑ آسمان سے نازل ہو کر امام مہدیؑ کے سب کافرون کو مشرق سے مغرب تک اور دجّال کو مار ڈالین گے اور لوگون کو دین محمدی مین لاوین گے اور عیسیٰؑ بھی دین محمدیؐ مین رہین گے جو شخص دین محمدیؐ قبول کریگا اوس کو رکھین گے اور امان دین گے اور جو شخص دین محمدیؐ قبول نہ کرے گا اوس کو مار ڈالین گے مشرق سے مغرب تک تمام عالم کو مسلمان کرین گے اور دین محمدی مین سب داخل ہون گے ایک متنفس کافر جہان مین باقی نہ رہے گا اوس دن عدالت پوری ہوگی شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پئینگے اور ظالمون کو دور کرین گے چالیس برس اوس کی بادشاہت رہے گی بعد اوس کے امام مہدیؑ انتقال فرماوین گے اور مومن سب اون کو رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے حجرے کے پاس دفن کرین گے واللہ اعلم بالصواب

بیان نور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کا آمنہ رضی اللہ عنہا کے رحم مین آنیکا

اجماع اہل سنت و ائمہ اسلام سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم اپنی زبان فیض ترجمان و لسان معجز بیان سے خود فرماتے ہین حدیث شریف مین اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِی ترجمہ یعنے سب سے آگے جو چیز اللہ نے پیدا کی نور میرا تھا یہ باتفاق ثابت ہے کہ حق تعالیٰ نے پہلے اپنے نور

سے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا نور پیدا کیا اور اون کے نور سے تمام فرشتے عرش وکرسی لوح وقلم
بہشت ودوزخ جن وانس اور ساری مخلوقات پیدا کی چنانچہ ذکر اوس کا اول کتاب مین ہوچکا اس
واسطے یہان مختصر بیان کیا روضۃ الاحباب وکتاب الاخبار مین لکھا ہے کہ جس وقت حق تعالی نے
آدم صفی اللہ کو پیدا کیا نور محمد مصطفے نے حضرت آدمؑ کی پیشانی پر ظہور کیا ایسا کہ اون کی پیشانی اوس
نور سے عرش تک چمکتی تھی پھر آدمؑ کی پیشانی سے شیثؑ کی اور شیثؑ سے ادریسؑ کی اور ادریسؑ سے
نوحؑ کی اور نوحؑ سے اسی طرح درجہ بدرجہ منتقل ہوکر ابراہیم خلیل اللہ تک پہونچا اور اُن سے حضرت
اسماعیلؑ ذبیح اللہ کو نصیب ہوا بعد اوس کے نسلاً بہ نسلاً عبد المناف تک پہونچا اور عبد مناف کے چار بیٹے
تھے ابو الشمس ابو الہاشم ابو المطلب ابو نوفل اور ہاشم رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے دادا تھے
اس واسطے رسول خدا کو ہاشمی کہتے ہین اور ابو المطلب نام امام شافعی کے دادا کا تھا اور ابو الشمس
ابوجہل کے باپ کا نام اور ابو نوفل لاولد تھے وہی نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا عبد المناف
سے ہاشم کو ملا اور بعد فوت عبد مناف کے ہاشم کو مکے کی ریاست اور کنجی خانہ کعبہ کی ملی اتفاقاً اوسی ایام
مین مکے مین قحط ہوا تھا اکثر آدمیون کو رات دن فاقہ گذرتا تھا چنانچہ ہاشم کو اللہ تعالی نے محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے نور کی برکت سے تونگر کیا تھا اوس نے تمام مکیون کی ضیافت کی اور
جب دسترخوان بچھاتے روٹیان توڑ توڑ کر پارہ پارہ کرکے دسترخوان پر رکھ دیتے کہ کھاتے وقت کوئی کسی
کو معلوم نہ کر سکے کہ کس نے کتنی کھائین باین سبب نام اون کا ہاشم رہا اوّل نام اون کا عمر تھا اور
اون سے عبد المطلب پیدا ہوئے اور عبد المطلب سے کئی بیٹے پیدا ہوئے جب اونھون نے نذر کی
اللہ کی کہ اگر میرے دس لڑکے پیدا ہون گے تو اون مین سے ایک خدا کی راہ پر قربان کرون گا روایت
ہے کہ جب عبد المطلب کو مکہ معظمہ کی ریاست ملی خبر ہوئی کہ چاہ زمزم مین اسمعیل ذبیح اللہ نے گنج رکھا ہے
چاہا کہ اوس کے اندر سے نکالین تب چاہ کھودا گنج نہ پایا اور خدا کی مرضی سے پانی بھی اوس کا سوکھ گیا
تب اونھون نے نذر کی کہ اگر گنج مجکو ملے گا تو اوس چاہ کو سر تو سے آباد کرون گا اور ایک لڑکے کو قربانی کرون گا
تب پھر کھودا خدا کے حکم سے بہت گنج اوس سے پایا مروی ہے کہ اوس گنج سے دروازے خانہ کعبہ کے
لوہے اور فولاد سے بنوائے اور چاہ زمزم کی بھی درستی کر دی اور کاہنو کو بلوا کے حال اپنی نذر کا بیان کیا سبھون
نے باتفاق کہا کہ ایفائے نذر واجب ہے لازم ہے کہ ہر بیٹے کے نام پر قرعہ ڈالو جس کا نام نکلے گا اوسی
کو قربانی کرو پس عبد المطلب کے بارہ بیٹے تھے ہر بیٹے کے نام پر قرعہ ڈالا اس مین نام عبد اللہ پدر رسولِ

خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا نکلا اور عبد اللہ کی پیشانی پر نور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا ظاہر
ہوا اسی سبب سے اون کی صورت اپنے سب بھائیون سے زیادہ حسین تھی مان باپ اور اقربا اون کو بہت
چاہتے تھے اور قربانی کی خبر جب سنی اون کی مان اور اقربا نے عبد المطلب سے کہا کہ ہم عبد اللہ کو قربانی
مین نہ دین گے تم دوسری چیز قربانی کرو تب عبد المطلب نے منجمون کو بلوا کے اون سے استفتا چاہا
اونھون نے فتوے دیا کہ یہ ہو سکتا ہے تب اون کے عوض دس شتر قربانی کیئے اور اوس زمانے مین
خدا کا یہ حکم تھا بہ تقدیر قبولیت کے آتش آسمان سے آکے قربانی کو جلا کے چلی جاتی تھی علامت مقبولیت کی
یہ تھی پس وہ دس شتر قبول نہ ہوے پھر دس اونٹ اور قربانی کیئے یہ بھی منظور نہ ہوے آتش آسمان سے
نہ آئی پھر اسی طرح پانسو تک عبد المطلب نے ذبح کیئے اور بعضی روایت مین ہے کہ ایک سو اونٹ
ذبح کیئے پھر وہ بھی مقبول نہ ہوے تب سب خویش و اقربا نے مل کے خدا کی درگاہ مین تضرع اور مناجات
کی اوسی وقت ایک آتش سفید مثل دود کے آسمان سے نازل ہوئی اور سب قربانیون کو جلا گئی تب
مقبول ہوئی سب خوش ہوے اور شکر بجا لائے اس واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
اَنَا ابْنُ الذَّبِیْحَیْن ترجمہ یعنے مین بیٹا دو ذبح کیئے گیون کا ہون یعنے ایک اسمٰعیلؑ ذبیح اللہ
اور دوسرے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے والد عبد اللہ بن عبد المطلب اور حضرت
کی والدہ کا نام آمنہؓ بنت وہب بن عبد المناف تھا روایت ہے کہ ایک دن عبد اللہؓ کہین کسی کام کو جاتے
تھے راہ مین خواہر رقیہ بنت نوفل سے ملاقات ہوئی اور وہ عورت کتب سماوی سے بہت واقف تھی
اور بہت خوبصورت اور صاحب عصمت نا کتخدا اور مالدار مکے مین مشہور و معروف تھی جب نظر اوس
کی عبد اللہ پر پڑی جو جو حکایات اور علامات نور محمدی کے توریت اور انجیل مین دیکھے تھے وہ عبد اللہ
کے چہرے پر چمکتے دیکھے اور دیکھتے ہی عاشق و بیقرار خواہان وصال جسمانی عبد اللہ کی ہوئی اور بولی
تم کون ہو تمھارا نام کیا ہے وہ بولے میرا نام عبد اللہ بن عبد المطلب ہے بولی تم ہی کو تمھارے باپ نے
نذر قربانی کی تھی کہا ہان وہ بولی مین دختر نوفل و خواہر رقیہ اور تاجرہ ہون اگر مجھ سے نکاح کرو گے تو سو
شتر کے بوجھ اور مال دخترانہ تم کو دون گی اور یہ معلوم نہ تھا کہ عبد اللہ نے بیاہ کیا یا نہین تب عبد اللہ نے
ایک بہانے سے اوس کو جواب دیا اور کہا کہ بہت اچھا اپنے باپ سے پوچھ کر اذن لے آؤن تب
عبد اللہ نے اپنے گھر مین جا کے اپنی بی بی آمنہ سے ہمبستر ہوے تب وہ نور عبد اللہ سے منتقل ہو کر
آمنہؓ کے رحم مین آیا اور آمنہؓ حضرت کی والدہ حاملہ ہوئین بعد اس کے صبح کو اوٹھ کے عبد اللہ اوس

عورت کے پاس گئے کہ جس سے کل وعدہ کر آئے تھے جا کے اوس سے کہا کہ کل جو تم نے مجھ سے نکاح
کی بات کہی تھی اب مین آیا ہون وہ تو عقلمند تھی عبداللہ کے چہرے کی طرف جب نظر کی وہ نور متبرک نہ
دیکھا تب عبداللہ سے پوچھا شاید گھر مین تمھاری بی بی ہے اون سے مباشرت کر آئے ہو کیونکہ جو نشانی
مین نے تمھاری پیشانی پر کل دیکھی تھی سو آج نہین دیکھتی ہون وہ بولے ہان جو تم نے تجویز کی سو سچ ہے
تب وہ بولی کہ اب مجکو نکاح کی حاجت نہین کیونکہ جس لئے مین چاہتی تھی سو بات ہو گئی مروی ہے
کہ جب صدف شکم آمنہؓ کا دریتیم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے باردار ہوا عبداللہ نے
وفات پائی آمنہ بیوہ ہوئین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے پیدا ہونے کے آگے ایک مہینہ
بائیس دن کے ابرہہ نام ایک بادشاہ تھا یمن مین وہ مردود خانہ کعبہ توڑنے کو بڑے بڑے ہاتھی اور بہت سا
لشکر لے کر آیا تھا حق تعالیٰ نے ببرکت قدوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے اسکے ہاتھ سے خانہ کعبہ کو محفوظ
رکھا پس قصہ ابرہہ کا اس کتاب کے مؤلف نے یہان اختصار کیا کیونکہ اصحاب فیل کا قصہ سب صاحبون
کے نزدیک سورہ فیل مین معلوم ہے اس واسطے فقیر نے یہان مختصر کیا واللہ اعلم بالصواب

قصہ بادشاہ ابرہہ کا

خبر مین آیا ہے کہ ابرہہ نام ایک حاکم ولایت یمن کا تھا اوس نے جب دیکھا کہ ہر سال اطراف وجوانب سے
لوگ مکہ معظمہ کی زیارت کو جاتے ہین تب تخم حسد اوس ملعون نے اپنے مزرع دل مین بویا اور ایک
مکان احداث کر کے نام اوس کا قلیس رکھا تھا چاہتا تھا کہ خلق اللہ کو بیت اللہ کے حج کرنے سے
باز رکھے اور اپنے خانہ محدثہ مین لا کے سب سے حج کرا دے ہر چند کہ جہد بیفائدہ اور کوشش بیہودہ کی
کہ خانہ کعبہ کو بیت اللہ قرار دیوے یہ صورت پذیرا نہ ہوئی تب بیت اللہ کو توڑنے کا قصد کیا اوس ایام مین
ایک شخص قریشی جا کے اوس کے محدث خانے کا خادم ہوا اوس نے ایک شب فرصت پا کے اوسی گھر مین
غائط و بول کر کے اور جو کچھ مال و اسباب پایا لے کر چلا آیا صبح کے وقت ابرہہ پلید وہ حرکت قریشی کی دیکھ
کر طیش مین آیا اور بیت اللہ توڑنے کو ساتھ لشکر انبوہ اور فیل دمان کے قصد کیا اور بیت اللہ کی طرف روانہ
ہوا اور جو قوم عرب بیت اللہ کے توڑنے کو مزاحم ہوتی اوس کو قتل کرتا اور جب متصل کعبہ معہ لشکر اور
ہاتھی کے جا پہونچا یہ حشمت دیکھ کے تمام اہل قریش معہ قبائل اپنا اپنا گھر چھوڑ کر پہاڑون مین جا کے چھپ کے
دیکھتے تھے ہر چند کہ فیلبانون نے چاہا کہ ہاتھیون سے کعبے کو مسمار کرین خوف الٰہی سے کوئی ہاتھی آگے نہ

بڑھا اور فیل محمود نام وہ خاص سواری ابرہہ بادشاہ کی تھی اوس نے اوس پلید کو اپنی پیٹھ پر سوار نہ کیا، تب اوس مردود نے دوسرے فیل پر سوار ہوکر کعبے پر تاخت کی اور چاہا کہ کعبے کو منہدم کرے اتنے مین ہزارون ابابیل بحکم رب الجلیل تین تین کنکریان مثل دانہ مسور کے ایک منہہ مین اور ایک ایک پنجون مین لے کر آئین اور سب اصحاب فیل اور فیل پر اور گھوڑے اور شتر پر مثل گولہ بندوق کے مارنے لگین ایک ایک کنکر ہر سوار کے سر سے گھس کے پیچھے سے نکل گیا اور سوار کی پشت سے گھس کے پیٹ سے باہر ہوا ایک پل مین حق تعالیٰ نے اون سب کو جہنم رسید کیا ابرہہ پلید یہ حال دیکھ کے بھاگا اپنے گھر مین جاکے لوگون سے یہ حال بیان کر رہا تھا کہ اتنے مین خدا کی مرضی سے ابابیل اوس مردود کے پاس گئی اوس نے لوگون کو دکھایا کہ اس قسم کے جانور تھے یہ کہتے ہی ابرہہ کے سر پر ایک کنکر مارا اور وہین اوس مردود کو داخل جہنم کیا کہتے ہین کہ ہر پتھر پر نام اوس شخص کا لکھا تھا کہ جس پتھر سے وہ مارا گیا تھا اور حق تعالیٰ نے سورۂ فیل مین اون کا بیان فرمایا اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ۝ الخ ترجمہ نہ دیکھا تو نے کیونکر کیا تیرے رب نے ہاتھی والون سے کیا نہ کر دیا اون کے مکر کو بیچ گمراہی کے اون پر جانور پرندے جماعت جماعت پھینکتے تھے پتھر کنکر سے پس کیا اون کو مانند بھس کھائے ہوئے کے واللہ اعلم بالصواب

جانا عبدالمطلب کا واسطے تہنیت بادشاہ سیف ذی یزن ابن دوران ملک زادہ خمیر کے پاس بعد موت مسروق بیٹے ابرہہ کے

خبر مین آیا ہے کہ جب سیف ذی یزن تخت شاہی پر بیٹھا قبایل عرب کے واسطے تہنیت کے اوس کے پاس جاتے تھے سب پر نوازش کرتا تھا اور قوم قریش مین عبدالمطلب چونکہ محافظ بیت اللہ کے تھے اور حق تعالیٰ نے ان کو عرب کے درمیان معزز کیا تھا وہ سیف ذی یزن کی تہنیت کو گئے بعد حمد و ثنائے خداوند مطلق بے ادائے آداب بادشاہی کے کہا کہ مین آپ کی تہنیت کو آیا ہون اوس نے کہا کہ تم کون ہو کس قوم سے ہو تمھارا نام کیا ہے کہا میرا نام عبدالمطلب بن ہاشم ہے قوم قریش سے ہون تب بادشاہ نے تعظیم و تکریم سے اون کو جائے مکلف مین رکھا اور ایک مہینے تک اون کی ضیافت کی ایک دن بادشاہ نے بلاکے کہا اے عبدالمطلب ہم تم سے ایک بات کہین تم کسی سے مت کہیو وہ یہ ہے کہ مین نے توریت اور انجیل اور صحیفون مین اگلے زمانے کے دیکھا ہے کہ تمھاری قوم قریش مین سے ایک شخص پیدا ہون گے کہ تم

مین قیامت تک بادشاہی رہے گی کہ عبد المطلب نے کہا اے صاحب مجکو آپ نے بہت خوش کیا
وہ کون شخص ہے آپ اُس کی تشریح کر کے فرمایئن اُس نے کہا کہ دیار عرب مین حضرت اسمٰعیل کی نسل
سے ایک شخص پیدا ہون گے اُن کے دونون مونڈھون کے بیچ مین نشان مہر نبوّت کا ہے وہ پیغمبر آخر الزّمان
ہون گے قبل بلوغ اُن کے مان باپ مر جایئن گے اور چچا دادا اُن کے اُن کو پرورش کرین گے اور نام پاک
اُن کا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ہوگا اور بہت دشمن ان کے درپے ہلاکی کے رہین گے مگر خدا کے فضل
سے اُن کا کوئی کچھ نہ کر سکے گا حق تعالیٰ اُن کو اُن کے کید ومکر سے محفوظ رکھے گا اور اُن پر قرآن نازل
کرے گا اور اُن کے اصحاب اور اُمّت سب اولیا اور بزرگ ہون گے اور اُن کے دشمن ذلیل وخوار
ہون گے اور خلق اُن کا دین قبول کرے گی سب خدا پرست ہون گے اور شیطان سب دور ہون گے تمام
بتخانے توڑ ڈالے جایئن گے اور آتشکدہ فارس کا بجھ جائے گا اور گفتار کردار حکمت سب صحیح درست ہوگی لوگ
امر الٰہی بجالائین گے منکر سے باز رہین گے پس عبد المطلب یہ سن کے سجدہ گذار درگاہ کبریا ہوئے اور بادشاہ
نے اُن کو سو شتر اور دس غلام اور دس لونڈی اور دس رطل سونا اور دس رطل چاندی اور مشک وعنبر
بہت چیزین دے کے اُن کو خوش کیا اور جو اُن کے ساتھ آئے تھے اُن کو بھی خلعت فاخرہ دے کے معزز
اور سرفراز کیا اور کہا اے عبد المطلب جس وقت وہ لڑکا پیدا ہو مجکو خبر دیجیو مین جناب باری مین دعا کرون گا مین
اُن پر اعتقاد لایا حالانکہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تولّد ہو چکے تھے دو برس کا سن تھا عبد المطلب کسی
سے یہ ظاہر نہین کرتے تھے اور اس بادشاہ سے بھی نہین کہا اس بات کو چھپا رکھا اور اپنے مکان پر مکّے مین
آئے روایت ہے کہ عبد المطلب کی کئی بیبیان تھین سب سے فرزند تولّد ہوئے تھے آخری عمر مین خواب مین
دیکھا کہ فاطمہ بنت عمر کو نکاح مین لایئے تب ساٹھ اونٹ سرخ بال کے اور چند دینار زر سرخ اُس کے مہر
مین دے کے نکاح مین لائے اور اُس کے بطن سے ابو طالب حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کے والد پیدا ہوئے
سب ملا کر عبد المطلب کے تیرہ بیٹے تھے حارث ابو طالب ابو لہب غیداق امیر حمزہؓ عباسؓ ضرار زبیر
عبد اللہ مقوم قثم عبد الکعبہ حجل اور چھ بیٹیان ام حلیمہ صفیہ برہ عاتکہ اروی امیہ اور حارث کے تین بیٹے
تھے ابو سفیان اور مغیرہ اور نوفل اور ابو سفیان جس سال مین فتح مکہ ہوا اوسی سال مین مسلمان ہوئے اور
ابو لہب کے دو بیٹے تھے عتبہ اور عتیبہ اور اُس کی بی بی حضرت معاویہؓ کی پھوپھی اور غیداق اور امیر حمزہ
اور ضرار اور زبیر یہ چارون لاولد تھے اور ابو طالب کے چار بیٹے تھے عقیل اور طالب اور جعفر طیار اور حضرت
علی مرتضیٰ اور دو بیٹیان اُمّہانی اور جمانہ یہ سب فاطمہ بنت اسد کے بطن سے تھے اور عبد اللہ سب بھائیون

سے صورت اور بزرگی مین زیادہ تھے اُن کے صلب سے سید کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پیدا ہوئے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے چھ بیٹے تھے عبد اللہ اور فضل اور عبید اللہ اور قثم اور سعید اور عبد الرحمن اور بیٹی کا صفیہ نام تھا اور حضرت عباسؓ نے اسّی برس کے سن مین حضرت عثمانؓ کی خلافت کے زمانے مین انتقال فرمایا یہ سب جامع التواریخ سے لکھا ہے وَاللہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

ذکر احوال عبد اللہ والد جناب رسالتمآب کا اور بعضی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اپنی ماں کے شکم مین رہتے وقت جو وقوع مین آئی تھی

راویون نے روایت کی کہ توریت مین مذکور ہے اور اہل توریت کو معلوم تھا کہتے تھے کہ ہمارے پاس جو یحییٰ ابن زکریا کا سفید پشمی جبّہ ہے جب عبد اللہ عبد المطلب کے گھر مین پیدا ہون گے تب اُس سفید جبّے سے خون نکلے گا اور جب ایک مدت کے بعد اس سے خون نکلا تب اُن سب کو معلوم ہوا کہ عبد اللہ عبد المطلب کے گھر مکّے مین پیدا ہوئے اور ان کے پشت سے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نبی آخر الزمان پیدا ہون گے اور وہ ہمارے دین کو منسوخ کرین گے پس یہ معلوم کرکے چند یہودی متفق ہوکر عبد اللہ کے مار ڈالنے کو مکے مین آکر ایک مدت رہے آخر اُن کا کچھ نہ کر سکے اور ہزیمت پاکر یہان سے شام مین جا رہے اور جب عبد اللہ بڑے ہوئے تب کبھی کبھی مکے سے نکلکر میدان کی طرف سیر کو جاتے تھے اس مین یہ دیکھتے تھے کہ اپنی پشت سے ایک نور چمکتا ہوا دو پارہ ہوکر ایک پارہ مشرق کو جاتا رہا اور ایک پارہ مغرب کو پھر ایک لحظے کے بعد پشت مین آرہا تب عبد اللہ نے اپنے باپ سے جا کے یہ حال بیان کیا عبد المطلب نے کہا کہ مدت ہوتی ہے مین نے ایک خواب دیکھا تھا کہ سلسلہ نور میری پشت سے نکل کر چار حصے ہوکر چار طرف گیا ایک حصہ طرف آسمان کے اور ایک حصہ طرف زمین کے اور ایک مشرق کو اور ایک مغرب کو پھر سب آگے ایک درخت سبز بن گیا اور ایک شخص کو دیکھا کہ نہایت پاکیزہ شکل اس درخت کے پاس کھڑے ہوئے ہین مین نے اُن سے پوچھا تم کون ہو وہ بولے مین پیغمبر آخر الزمان ہون یہ سن کے مین خواب سے بیدار ہوا اور صبح کو جا کے کاہنون سے اس کی تعبیر پوچھی انھون نے مجھ سے بیان کیا کہ تمھاری پشت سے ایک نبی آخر الزمان پیدا ہون گے جتنے بنی جان اور بنی آدم ہین سب ان پر ایمان لاوین گے اے بیٹا اس نور نے میری پشت سے تمھاری پشت مین نقل کیا ہوگا تم خوش رہو اللہ تم کو خوش رکھے جب یہ بات

لوگون مین منتشر ہوئی یہودیون کے دل مین حسد پیدا ہوا چند یہودیون نے متفق ہو کر قسم کھائی کہ جب تک
ہم عبد اللہ کو نہ مار ڈالین گے تب تک اور کچھ کام نہین کرین گے یہ کہہ کر مکے مین جا کر مدتون تک رہے ایک
دن عبد اللہ کو میدان کی طرف تنہا جاتے دیکھا تب سب دشمن فرصت پا کے عبد اللہ کے مارنے کو ننگی تلوار
لے کے میدان کی طرف چلے اتفاقاً وہب بن عبد المناف جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کے
نانا تھے وہ اُن کے قریب تھے اُنھون نے دور سے دیکھا کہ عبد اللہ کو سب یہود مارنے آتے ہین تب پشت
و پناہ اُن کے ہوئے اور آسمان کی طرف جب نظر کی دیکھا کہ ایک جماعت فوج کی فوج آسمان سے
بصورت آدمی کے ہاتھ مین تلوارین لے کر ان یہودیون کو مارنے کی قصد سے آتی ہے پس ایک لحظہ وہان
کھڑے ہو کر دیکھا انھون نے آکے ان یہودیون کو مار ڈالا اور وہب ابن عبد المناف نے یہ حال دیکھ کر اپنے گھر مین
بی بی سے جا کے کہا تم عبد المطلب سے جا کے یہ بات کہو کہ میری آمنہؓ سے تم اپنے بیٹے عبد اللہ کا بیاہ کر دو
تب اُسی وقت اُن کی بی بی نے عبد المطلب سے جا کے یہ بات کہی کہ میری بیٹی آمنہؓ کا بیاہ اپنے بیٹے
عبد اللہ سے کر دو تب عبد المطلب نے قبول کیا عبد اللہ کا بیاہ آمنہ سے کر دیا اور اپنے گھر مین رکھا اور قریش کی
عورتین جو عبد اللہ سے نکاح کی تمنا رکھتی تھین وے حضرت عبد اللہ کے نکاح کی خبر سن کر غم مین اُس کے
سب بیمار ہو گئین کہتے ہین کہ اس کے غم سے چالیس عورتین مر گئین اور جو زینب و زینت اور پارسائی و پرہیزگاری
آمنہ رضی اللہ عنہا کو تھی وہ کسی عورت مین قریش کے نہ تھی وہ نور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کا عبد اللہ
کی پیشانی پر چمکتا تھا پھر وہ نور بارھوین تاریخ جمادی الآخر کی شب جمعہ مین عبد اللہ کے صُلب سے آمنہ
رضی اللہ عنہا کے رحم میں آیا اور اوسی شب کو رضوان پر حکم ہوا کہ دروازے بہشت کے کھول دے اور اوسی
شب تمام بُت روئے زمین کے نگونسار ہوئے اور تخت ابلیس کا اُلٹ گیا پامال ہوا اور سب کا سردار شیطان
لعین مشرق سے مغرب کو جا کے دامن کوہ مین چلا چلا کے رونے لگا اوس کی آواز سن کے تمام شیاطین
وہان جمع ہو کے کہنے لگے اے سردار ہمارے تم کس لئے روتے ہو کیا مصیبت تم پر پڑی ہے وہ ملعون
بولا کہ اس سے زیادہ اور کیا مصیبت ہوگی کہ محمد آخر الزمان صلے اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کا زمانہ اِتنے روز نہ تھا
اب ان کا ظہور قریب ہوا جب وہ پیدا ہون گے سارے جہان کی مخلوق اُن کے تابع ہوگی دین اُن کا
قیامت تک جاری رہے گا اور لات و عُزیٰ کو ہمارے باطل کرے گا تمام خلق مشرق سے مغرب تک مسلمان
ہوگی اور اُن کے واسطے خدائے تعالیٰ نے ہم کو بہشت سے نکال دیا مردود کیا اب اگر سر پتھر پر یا پتھر سر پر
مارون گا تو بھی کچھ نہ ہو سکے گا تب دیون نے اُس سے کہا کہ تم خاطر جمع سے رہو جس طرح سے ہو سکے گا بنی آدم

کو گمراہ کرین گے اور لات و عزیٰ کی عبادت اُن سے کروادین گے ہرگز خدا کی راہ چلنے نہ دین گے تب اس سردار شیطان نے کہا کہ تم کس طرح اُن کو خدا کی راہ سے بھٹکاؤ گے ہم کو کہو وہ تو راہ نیک اختیار کرین گے نہی منکر سے باز رہین گے خیرات زکوٰۃ صدقہ راہ للہ دین گے حرام کاری نہین کرین گے تب دیوؤن نے کہا کہ کچھ پروا نہین ہم اُن کے عالمون کو کسی کام مین مغالطہ دے کے فریفتہ کرین گے اور جاہلون کو دولت اور گمراہی مین رکھین گے اور زاہدون کو زہد کی غروری مین ڈالین گے اور صاحب طاعت کو ریاکاری مین خواہش دلاوین گے پھر سردار شیطان نے کہا جب علم و زہد مین مستغرق ہون گے تم کس طرح اُن پر غالب ہوگے راہ راست سے بہکاؤ گے دیوؤن نے کہا ہم اون کو ہوا و حرص کی راہ مین شہوت دلاوین گے اسی طرح ہماری متابعت وہ کرین گے جو ہم کہین گے اسی پر عمل کرین گے تب اس سردار لعین نے کہا اب مجکو خاطر جمع ہوئی خبر ہے کہ اُس زمانے مین مکّے کے ملک مین قحط تھا لوگ مارے بھوک کے عاجز تھے کھانے بغیر مرتے تھے جب آمنہ رضی اللہ عنہا حاملہ ہوئیں تب خدا کی رحمت سے پانی برسا زمین سیراب ہوئی تمام اشجار تازہ ہوئے میوے پھلے لوگ کھانے لگے تب تنگی قحط کی جاتی رہی راحت آئی جتنے وحوش و طیور مور و ملخ اور خانہ کعبہ جو امان دونون جہان کا ہے سب کوئی بشارت آنسرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کی دینے لگے کہ ظہور پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کا قریب ہوا اور کہتے ہین کہ چند روز کے بعد عبداللہ نے انتقال کیا تب زمین و آسمان سے آواز آئی یارب تیرا محبوب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم یتیم ہوا جناب باری سے خطاب آیا کہ اے فرشتو زمین و آسمانون کے اُن کا نگہبان اور معین اور پالنے والا مین ہون اس کے باپ سے کیا ہو سکتا ہے کہتے ہین کہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص آسمان سے نازل ہو کر کہتا ہے اے آمنہ تیرے پیٹ مین جو ہین وہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین جب وہ تولد ہون گے نام اُن کا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم رکھیو اور کہیو نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ کُلِّ حَاسِدٍ ترجمہ پناہ چاہتے ہین ہم اللہ سے شر سے کل حاسدون کے پس یہ خواب آمنہ رضی اللہ عنہا نے اپنے سسرے عبدالمطلب سے جا کے بیان کیا اُنھون نے تعبیر اس خواب کی بیان کی اور کہا کسی سے یہ راز مت کہیو

تولد نامہ جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کا

مروی ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم بارھوین تاریخ ربیع الاول شب دوشنبہ وقت صبح

صادق کے تولد ہوئے اور جو جو عجائبات غریبہ شب تولد مین آمنہ رضی اللہ عنہا نے دیکھے سو بیان کیے جاتے ہین کہتے ہین کہ جننے کے وقت آمنہ رضی اللہ عنہا اکیلی تھین کوئی اُن کے پاس نہ تھا اُس وقت ایک آواز دہشت ناک آسمان سے آئی وہ ڈر گئین اور متحیر ہوئین اور بولین الٰہی یہ کیا ہوا اور ایک مرغ ہوا سے آکے آمنہ رضی اللہ عنہا کا سر ملنے لگا تب دہشت جاتی رہی اور آمنہؓ کہتی تھین کہ کچھ شیرینی لا کے مجکو دی مین کھا گئی اور ایک نور مین نے دیکھا کہ مجھ سے نکل کر آسمان پر گیا بعد اُس کے کئی عورتین دیکھین بہت خوبصورت مین نے دریافت کیا تھا کہ شاید عبد المناف کی بیٹیان ہین بہت خوش ہوئی کہ وہ میرے کام کو آئی ہین پیچھے معلوم ہوا وہ نہین اور کوئی اجنبی ہین میرے پاس آکے مجکو تسلی دینے لگین اس وقت معلوم ہوا کہ بی بی مریمؑ اور آسیہ خاتون رضی اللہ عنہا فرعون کی بی بی مومنہ تھین وے دونون خدا کے حکم سے بہشت سے حورون کو لے کے میری تہنیت کو آئین اور ایک آواز مین نے سنی کہ اس لڑکے کو آدمیون کی چشم سے پوشیدہ رکھیو اور دیکھا کئی آدمیون کو ہاتھون مین اپنے سیلابچی آفتابہ چاندی کا اور عطریات خوشبو مشک و عنبر لے کر آئے ہوا پر معلق کھڑے ہوئے ہیں اور مرغ سب ہوا کے کہان کہان سے میرے گھر پر آئے چونچیں اُن کی زمرد سبز کی اور پر اُن کے یاقوت سرخ کے تھے اُن کو دیکھتے ہی آنکھین میری روشن ہو گئین اور تین علم بادشاہی مین نے دیکھے ایک مغرب کو اور ایک مشرق کو اور ایک کعبے پر کھڑے ہوئے ہین اُس وقت درد جننے کا مجھ پر غالب ہوا اور یہ آواز آئی کہ نور سلطان آخر الزمان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عالم خلوت سے عالم صورت مین نقل فرمایا اور آفتاب سعادت برج اقبال سے طلوع ہوا اور سایہ چتر ہمایون نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اوپر خاکسارون کے پڑا اُسی وقت سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم تولد ہوئے اور پیشانی روشن اپنی اوپر زمین کے رکھ کے سجدہ گذار درگاہ پروردگار ہوئے بعد اس کے دونون ہاتھ اُٹھا کے آسمان کی طرف مناجات کی اور یہ کلمہ پڑھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بعد اس کے ایک ابر سفید آکے میری گود سے اُن کو اُٹھا کے لے گیا اتفاقاً اس شب کو میرے گھر مین چراغ نہ تھا باوجود اُس تاریکی کے گھر ایسا روشن و منور ہوا کہ اُس وقت کوئی چاہتا تو سوئی مین تاگا پرو سکتا اُس کی روشنی سے ملک شام نظر آیا پھر ایک آواز آئی کہ محمدؐ کو مشرق اور مغرب اور تمام جنگلون مین لے جا کے پھراؤ دکھاؤ تا کہ تمام خلائق مین نام اُن کا ظاہر ہو اور ایک ابر سفید نمودار ہوا اس سے آواز آئی کہ پیغمبر نور کو پیغمبرون کی ارواح مقدسہ پر جلوہ دو اور ایک دوسرے سفید ابر سے یہ آواز آئی کہ محمدؐ بادشاہ ہر دو جہان کے محمدؐ بادشاہ کون و مکان کے ہین اُن

کے حلقۂ اطاعت مین تمام خلق رہے گی آمنہ کہتی تھیں کہ یہ آواز سن کے مین متعجب ہوئی پھر تین شخص کو دیکھا چہرہ اُن کا مانند آفتاب کے روشن تھا اُن مین سے ایک کے ہاتھ میں آفتابہ چاندی کا اور دوسرے کے ہاتھ مین طشت سونے کا اور تیسرے کے ہاتھ مین ریشمی کپڑا سفید اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کو لے کے آئے اور اس ریشمی کپڑے سے ایک انگوٹھی نکالی اور اُس آفتابے کے پانی سے سر و تن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دُھلاکے اُن کے دونون مونڈھون کے بیچ مین اُس خاتم سے مُہر نبوت کردی پھر آپ کو اس کپڑے مین لپیٹ کے میری گودی مین دیا اور اُن مین سے ایک نے آپ کے کان مین بہت سا کچھ کہا اس کو مین کچھ دریافت نہ کرسکی کہ کیا کہا اور دوسرے شخص نے دو آنکھین اُن کی چوم کے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اللہ نے تم کو علم لدنی بخشا جمیع پیغمبروں سے علم اور حلم تم کو زیادہ دیا پھر ایک شخص اُن مین سے آکے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ پر منہ رکھ کے جیسے کہ کبوتر دانہ کھلاتا ہے اپنے بچے کو ویسے ہی منہ پر منہ رکھ کے کہا یا رسول اللہ یا حبیب اللہ تم کو بشارت ہے کہ علم اور بردباری اللہ نے سب تم کو عنایت کیا پھر کسی شخص آ کے میری گود مین سے آپ کو اُٹھا لے گئے بین اکیلے گھر مین متفکر رہی یا اللہ یہ کیا ماجرا ہے پھر اُسی گھڑی آپ کو لائے چہرہ اُن کا مانند مہتاب چمکتا تھا پھر ایک آواز آئی اے آمنہؓ اس لڑکے کو حفاظت سے رکھو کچھ اندیشہ مت کر ہم اُن کو آدم کے پاس لے گئے تھے خدا اُن کا حافظ و ناصر ہے پھر مین نے دیکھا کہ ایک شخص نے ان کے منہ مین بوسہ دے کے کہا بشارت ہے تم کو اے محمدؐ جو تم پر ایمان لاوے گا وہ حشر کے دن تمہاری اُمت مین داخل ہوگا اور عذاب دوزخ سے خلاصی پاوے گا یا اللہ ہم عاصی گنہگارون کو اُن کی اُمت مین ہمیشہ رکھ اور اُن کی شفاعت کا امیدوار کر آمین یا رب العالمین +

روایات عبدالمطلب کی کہ رسول خدا کی شب تولد مین جو جو کرامات دیکھی تھین اسکا بیان ہے

روایت ہے کہ عبدالمطلب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شب تولد مین مکے مین تھے کہا عبدالمطلب نے کہ آدھی رات کو مین نے شب تولد مین ایک آواز سنی تعجب آسمان کی طرف نظر کی دیکھا کہ فرشتے سب تکبیر کہہ رہے ہین اور بتون کو دیکھا زمین پر گر کے سب ٹوٹ گئے پھر دوسری ایک آواز آئی بشارت باد اے اہل زمین نبی آخر الزمان پیدا ہوئے اور آب رحمت اُن کے دھلانے کو لایا گیا اور خانہ کعبہ اُس وقت حرکت مین آیا سجدہ کیا مگر اس وقت مجکو شکر خواب تھا نیند سے اُٹھا اور دل مین کہا کہ دیکھا چاہیے

یہ کیا ماجرا ہے تب مین نے بنی شبیبہ کے دروازے سے نکل کر کوہ صفا و مروہ کو دیکھا وہ لرزے
مین ہے اس کے دیکھتے ہی مجکو لرزہ آیا پھر چارون طرف سے یہ آواز آنے لگی اے قریش مت ڈرو
پس مین اس سے ہولناک ہوا اور حیپکا ہو رہا اور یہ اندیشہ مجکو ہوا کہ آمنہؓ کے گھر پر کیونکر جاؤن بہرصورت
اُن کے مکان پر گیا جا کے کیا دیکھتا ہون کہ مرغ سب ہوا کے آمنہؓ کے مکان کے چارون طرف گھوم
رہے ہین اور ایک ٹکڑا ابر کا ان کے مکان کے اوپر سایہ دار ہوا یہ دیکھ کے مین بے اختیار ہو کر گر پڑا
اور جب ہوش مین آیا چاہا کہ آمنہؓ کے حجرہ مین جاؤن کیا ماجرا ہے سو دیکھ آؤن بہت کوشش کر کے
مین اُن کے دروازے پر گیا بوئے مشک وعنبر وعود کی پائی اور اُن کے حجرے کا دروازہ کھول کر
سنبھلا دو چشم کے درمیان پیشانی پر اُن کی نظر میری پڑی چونکہ وہ جائے نور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی تھی وہ نور نہ دیکھا اس وقت مین چاہتا تھا کہ گریبان اپنا پارہ پارہ کردن آمنہؓ سے پوچھا
آمنہ سوتی ہو یا جاگتی ہو بولین جاگتی ہون مین نے کہا وہ نور جو تمھاری دو چشم کے درمیان پیشانی پر تھا
کیا ہوا بولین وہ نور محمدؐ مین جنی ہون پھر کہا اُس لڑکے کو میرے پاس لاؤ مین دیکھون بولین آج دکھا
نہین سکون گی مین نے کہا کیون بولین کہ جس وقت وہ لڑکا پیدا ہوا ایک شخص غیب سے آکے مجکو کہنے لگا
کہ اے آمنہؓ اس لڑکے کو تین دن تک کسی کو مت دکھائیو یہ سنتے ہی مین نے شمشیر میان سے کھینچ
کے کہا کہ کس نے تم کو منع کیا اُس کو لاؤ ورنہ تم کو مار ڈالون گا اور لڑکے کو جلد دکھاؤ تب وہ بولین بہت
اچھا آپ مالک ہین حجرے مین آکے آپ دیکھیے صوف اور پارچۂ حریر مین سلا رکھا ہے تب مین نے
ارادہ کیا کہ لڑکے کو دیکھون وہین حجرے سے ایک مرد مہیب شکل نکل آیا ایسا مین نے کبھی کسی کو نہین
دیکھا تھا وہ مجھ سے کہنے لگا تم کہان جاتے ہو مین نے کہا لڑکے کو دیکھنے کو وہ بولا اس وقت نہ جاؤ دیکھنے
نہین پاؤگے جب تک کہ فرشتے اون کی ملازمت سے فراغت نہ پاوین گے اس وقت بنی آدم کو
فرشتون کی مجلس مین جانا منع ہے یہ بات سُن کے میرا بدن کانپنے لگا اور شمشیر ہاتھ سے گر پڑی وہان
سے پھر اُدیکھنے نہ پایا اور چاہا کہ قریشون کو جا کے اس کی خبر دون زبان میری بند ہو گئی ایسی کہ سات دن
تک کسی سے بات نہ کر سکا مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مین نے ابن عباسؓ سے پوچھا تھا کہ وہ مرغ
سبز اور ابر سفید آمنہؓ کے گھر پر سایہ دار ہوئے تھے وہ کیا تھا اونھون نے کہا کہ اوس مین سرِ الٰہی تھا
عبد المطلب نے کہا کہ مین نے اوس وقت سنا کہ آسمان و زمین سے یہ آواز آئی یا معشر الخلائق محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم حبیب خدا اشرف انبیا ہے مبارک ہو اوس گھر کو کہ جس گھر مین وہ ہے

منقول ہے کہ جس وقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تولد ہوئے اوسوقت تمام بت جہان کے شکستہ ہوگئے اور آتش کدۂ فارس ہزار برس کا بجھ گیا نوشیروان کے بالاخانہ پر بارہ برج تھے سب ٹوٹ پڑے اور لات وعزیٰ گر پڑے مصرع تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد ۔ معارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ نوشیروان کی سلطنت کو رسولؐ خدا کے زمان تولد تک بیالیس برس سے اوپر گذرے تھے اور زمانۂ عیسیٰ کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چھ سو برس سے اوپر گذرا تھا اور زمانۂ اسکندر رومی کو آٹھ سو بہتر برس ہوئے تھے اور داؤدؑ کا زمانہ ایک ہزار آٹھ سو برس اور موسیٰؑ کا زمانہ دو ہزار آٹھ سو برس اور زمانۂ ابراہیم تین ہزار آٹھ سو برس اور بعضی روایات مین تین ہزار ستر برس گذرے تھے اور زمانہ نوحؑ کو چار ہزار ایک سو نو برس اور بعضی روایات مین آیا ہے کہ چار ہزار چار سو نو برس گذرے تھے اور زمانۂ آدم کو چھ ہزار ایک سو تر سٹھ برس گذرے تھے یہ لب السیر مین لکھا ہے اور بعضے روایت مین چھ ہزار سات سو پچاس سال گذرے تھے حضرت آدم علیہ السلام سے ہمارے رسول خدا خاتم النبیین رسول رب العالمین کے پیدا ہونے تک اور کرسی نامہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ہے محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد المناف بن قصی ابن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان یہان تک نزدیک محدثون کے محقق ہے اور عدنان سے حضرت آدم تک روایت مین بہت اختلاف ہے اور بعضے روایات مین آیا ہے کہ عدنان بن ادبن ادد بن ہمیسع بن سلامان بن ثابت بن حمل بن قیدار بن حضرت اسمٰعیلؑ بن حضرت ابراہیم خلیل اللہ بن تارخ مشہور آزر بن ناحور بن شاروغ بن ارغو بن فالغ بن غابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوحؑ بن لامک بن متوشلخ بن اخنوخ بن یارد بن حضرت مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیثؑ بن حضرت آدم علیہ السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ شریفہ کا نام آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ اور مرہ سے آدم علیہ السلام تک حضرت کی والدہ شریفہ کا نسب نامہ بھی پہنچتا ہے جیسا کہ مین اوپر لکھ چکا اسواسطے یہان پھر تکرار نہ کی واللہ اعلم بالصواب

خبر حلیمہ رضی اللہ عنہا کی کہ انھون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو دودھ پلایا تھا

حلیمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس سال مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے اوسی

سال عرب مین قحط تھا بلکہ ہمارے گھر مین سب کے سب بھوکے تھے مارے بھوک کے مین اپنے بھائی کو ساتھ لے کر میدان مین جاکے گھانس لاکر اوسے بیچکر قوت حاصل کرتی اور شکر خدا بجالاتی اور اوس وقت مین حمل سے تھی اور جب جنی لڑکے نام ضمیر رکھا اور اوس وقت مین لڑکے کے دودھ کے واسطے حیران و پریشان رہتی تھی کچھ کھانے کو نہ پاتی یہانتک کہ دن رات سات دن مین بھوکی رہی فاقے گذرے بیتاب ہوگئی کچھ ہوش نہ تھا ایک رات خواب مین دیکھا ایک چشمہ پانی اوس کا نہایت سفید دودھ سے زیادہ اور خوشبو زیادہ مشک وعنبر سے ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ اس چشمہ سے جتنا چاہو پانی پیو تب تمھارا دودھ زیادہ ہوگا اور جب مین نے اوس سے پانی پیا اوس نے کہا مجکو تم پہچانتی ہو مین نے کہا نہین اوس نے کہا مین شکر ہون کہ تم نے حالت قحط مین تکلیف اوٹھائی بغیر کھائے اپنے خدا کا شکر بجا لائین حق تعالے نے مجکو بصورت آدمی تمھارے پاس بھیجا تاکہ تم کو خوش کردون تم مکے مین جاؤ تمھاری کشادگی ہوگی یہ بات کسی سے مت کہیو حلیمہؓ کہتی ہین کہ اوس نے میری چھاتی پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ خدا تمھاری روزی زیادہ کرے گا اور دودہ تمھارا زیادہ ہوگا تم مکے مین جاؤ اوسی وقت مین نیند سے جاگ اوٹھی اور چھاتی میری دودہ سے بھری تھی مثال مشک کے ٹپکتی تھی بنی سعد کی عورتون نے جب یہ حال میرا دیکھا مجھ سے کہنے لگین کہ اس قحط مین ہم سب کی جان لبون پر آئی قریب الہلاک ہوئے اور تم کو اوس کے خلاف دیکھتے ہین تم کیا کھاتی ہو کہو اس کا جواب مین نے کچھ نہ دیا کہ خواب مین مجکو ممانعت تھی کہ بھید کسی سے نہ کہنا پھر دوسرے دن اپنی عادت پر گھانس چھیلنے کے لئے میدان مین گئی اوہین مین ایک آواز غیب سے آئی یہ کہ ایک لڑکا قریش کی قوم مین پیدا ہوا ہے مبارک ہی اور سعادت اوس شخص کی ہے کہ جو اوس کو گود مین لے کے دودھ اپنا پلادے قوم بنی سعد کی عورتین یہ سن کے پہاڑ پر سے اوتر آئین اور اپنے اپنے شوہر سے جاکے یہ احوال کہا تب سب متفق ہو کے مکے کو چلے اور مین بھی اون کے ہمراہ پیچھے گدھے پر سوار ہو کر چلی اور میرا شوہر بھی میرے ساتھ تھا مین چلنے مین سستی کرتی تھی اس واسطے کہ گدھا بہت لاغر تھا ساتھی سنگاتی میرے آگے سب نکل گئے مین آہستہ آہستہ پیچھے پیچھے چلی جاتی تھی جس کوہ اور میدان مین جاتی تھی اے حلیمہؓ تم کو مبارک ہو اور اسی طرح تیسرے مقام مین جاپہنچی وہان ایک شخص کو دیکھا قد وقامت مین بلند اور عصا ہاتھ مین نورانی چہرہ غار سے نکل آیا اوسے دیکھتے ہی آنکھین میری بند ہوگئین وہ میرے پاس آکے میرے پیٹ پر ہاتھ رکھ کے کہنے لگا اے حلیمہؓ سعادت دارین تم کو حاصل ہوئی اللہ تعالے نے رضاعت پسر قریش تم پر مبارک کی یہ سنکے

مین نے اپنے شوہر سے کہا کہ جو مین دیکھتی سنتی ہون غیب سے تم کو کچھ معلوم ہے وہ مجکو کہنے لگے کہ کیا ہوا ہے
تم کو خیر تو ہے کیا دیوانی تو نہین ہوئی اور مین اندیشہ کرتی ہوئی راہ مین چلی جاتی تھی کہ ہمارے ہمراہ کے لوگ ہم کو
ملین یا نہین جب مکے کے قریب جا پہنچی ایسا کہ مجھ سے چھ کوس باقی تھا اور سب عورتین قوم بنی سعد
کی اس عرصہ مین مکے مین جا کے داخل ہوئین اور اپنا مال و اسباب اور سواری کا گدھا وہان چھوڑ کے
صرف اپنے شوہر کو لے گئی شہر مکہ مین اور بنی سعد کی عورتون کو دیکھا وے مکے سے پھری آتی ہین اور مین
متردد اسبات کی ہوئی اور کہا کہ یا الٰہی مجکو وہ دولت نصیب ہوگی یا نہین جو تو نے کہا تھا اس مین عبد المطلب
کو دیکھا کہ چلے آتے ہین دائی دودھ پلانیوالی تلاش کرتے ہوئے پکارے اے عورتین قوم بنی سعد کی
تم مین کوئی دودھ پلانے والی دائی ہے مین نے کہا کہ مین ہون عبد المطلب نے کہا تم کون ہو کس قوم
سے ہو مین نے کہا بنی سعد کی قوم سے ہون بولے تیرا نام کیا ہے مین نے کہا حلیمہؓ تب انھون نے
کہا اے حلیمہؓ یہ بہت نیک اور اچھی بات ہے ایک لڑکا محمدؐ نام یتیم تم اوس کو دودھ پلاؤگی اوس کی
اُجرت مین تم کو دون گا سب بنی سعد کی عورتون سے مین نے کہا کسی نے اُس کو قبول نہ کیا اور کہا کہ یتیم
لڑکے کو دودھ پلانے سے کیا فائدہ پس تم اوس کو دودھ پلاؤ اللہ تعالیٰ تم کو اس کا اجر دے گا شاید اوس کے
باعث تم عزیز و مکرم ہو جاؤ تب مین نے کہا بہت اچھا مین اپنے شوہر سے پوچھون تب دودھ پلاؤن گی
پس عبد المطلب نے مجکو قسم کھلا کے کہا تم ضرور آئیو مین نے کہا بہت اچھا مین آؤن گی۔ تب مین نے
شوہر سے اپنے پوچھا وہ بولا بہت خوب تم جاؤ اس کو دودھ پلاؤ نیک کام سے مت پھرو مین بہت خوش ہوئی
شاید مجکو اوس سے فیض پہنچے اور مین نے دیکھا جب بنی سعد کی قوم اوس سے باز آئی کہ یتیم لڑکے کو دودھ
پلانے سے کیا فائدہ ہوگا بس میرے بھی دل مین آگیا کہ دودھ پلانے جاؤن یا نہ جاؤن ایک بھانجا میرے
ساتھ تھا اوس نے مجکو کہا اے خالہ جان سب عورتین قوم بنی سعد کی بے نصیب گیئن تم مت جائیو اور مجکو
یہ بات پسند آئی کہ سب محروم گیئن مین نہین جاؤن گی اگر یہ لڑکا یتیم ہوا تو کیا ہوا مین گود مین پالون گی جو
مین نے خواب مین دیکھا ہے وہ ہرگز جھوٹھ نہ ہوگا مین یہ سن کر عبد المطلب کے پاس گئی اور وہ لڑکا طلب
کیا وہ خوش ہو کر میرے ہاتھ پکڑ کے آمنہؓ کے گھر مین لے گئے مین نے آمنہؓ کو دیکھا مانند ماہ کے گھر
مین بیٹھی ہین اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سفید حریر کے کپڑے مین لپیٹ کر سُلا رکھا ہے مین چاہتی تھی
کہ اُٹھا کے گود مین لون اون کے سینۂ مبارک پر جب مین نے ہاتھ اپنا رکھا اوسوقت آنحضرت صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم شکر خواب سے جاگ اوٹھے اور آنکھ کھولی لب مبارک خندان ہوئے اور ایک نور مین

نے دیکھا کہ چشم مبارک سے نکل کر طرف آسمان کے گیا مین نے اون کو اوٹھا کے گودی مین لیا اور داہنی
طرف کا دودھ اپنا دودھ کے اون کے دہن مبارک مین دیا تب اونھون نے دودھ پیا اور بائین چھاتی جب
اون کے مونہہ مین رکھی نہ پیا ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
حلیمہ رض کی دوسری چھاتی اسواسطے نہ پی تھی کہ حق تعالےٰ نے اون پر الہام فرمایا تھا کہ حلیمہ کا لڑکا جو دودھ
پیئے گا تم اوس کو مت پیو ایک چھاتی حلیمہ رض کی تم پیو اور ایک اوس کا لڑکا پیئے گا دونون تم مت پیو
تا کہ درجہ مساوی نہو پس یہ عدل کی نظر سے دونون طرف کا دودھ حضرت ؐ نے نہ پیا حلیمہ کہتی تھین کہ
جب تک رسول خدا اوّل دودھ نہ پیتے تب تک میرا بیٹا کبھی نہ پیتا اور دودھ پر مونہہ نہین رکھتا تھا
اوّل وے پیتے پیچھے میرا بیٹا پیتا اور داہنی چھاتی رسول خدا صلعم پیتے اور بائین میرا بیٹا پیتا
ایک وقت کاندھے پر آنحضرت کو لے کر اپنے شوہر کے پاس گئی اوس نے لڑکے کو دیکھ کے جناب
کبریا مین سجدہ کیا اور شکر کیا اور مجکو کہا کہ اے حلیمہ رض خوش باش کوئی آدمی عرب مین نصیب آور ہم
سے زیادہ نہین ہوگا حلیمہ رض کہتی تھین کہ جب رات ہوئی مکّے کے پاس بطحیٰ ایک جگہ ہے وہان مین
چار شب رہی اور پانچوین شب کو خواب مین دیکھا ایک شخص نورانی چہرہ حضرت کے سرہانے آکے بیٹھا اور
حضرت کا مونہ چوما یہ دیکھ کے مین نے اپنے شوہر سے کہا اوس نے کہا خاموش یہ کسی سے مت کہیو یہ علامت
اقبال ہے اور اوس کے بعد دوسرے دن جو جو عورتین قوم بنی سعد کی مکّے مین آئی تھین سب کی سب
نے پھر اپنے گھر کی طرف مراجعت کی اور مین بھی آمنہ سے رخصت ہوکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
لے گدھے پر سوار ہوکر سب کے ساتھ چلی اور میرے گدھے نے تین مرتبہ کعبے کی طرف سجدہ کر کے رُو
بسوئے آسمان کیا اور مثال ہوا کے چلا لوگ مجکو دیکھ کر متحیر ہوئے پوچھنے لگے اے حلیمہ رض یہ وہی گدھا ہے جو
تیرے ساتھ آیا تھا بولین ہان وہی ہے جو میرے ساتھ آیا تھا سب کے پیچھے چلتا تھا اور خدا کے حکم سے
اوس وقت گدھے نے کہا اے لوگو مین وہ گدھا ہون جو لاغر تھا اب مین تازہ ہوا ہون کسی بات سے اس
کی خبر تم کو نہین کہ میری پیٹھ پر سوار کون ہے یہ میری سعادت ہے خاتم الانبیاء کا مین باربردار ہون اس
لئے زور میرا زیادہ ہوا حلیمہ رض سے روایت ہے وہ کہتی تھین کہ گدھا میرا اسب قافلے کے آگے نکل گیا تھا اور جہان
ہم منزل کرتے تھے حضرت کے طفیل سے وہان گھانس پیدا ہوتی تھی سب چوپائے کھاتے جب مین اپنے
گھر مین پہنچی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے بکریان جو میری دُبلی تھین سب موٹی تازی
ہوگیئن اور دوسرے دن کی بکریون سے ہماری بکریان بہت بچے دینے لگین بہت دودھ ہوا پھر ایسا

ہوا کہ لوگ ہماری بکریوں کے ساتھ اپنی بکریاں لا کے باندھ دیتے تب اون کی بکریاں بھی بہت بچے اور بہت
دودہ دیتی تھیں کہتے ہیں کہ یہ سب حلیمہؓ کی برکت سے تھا اس واسطے کہ وہ سرورِ کائنات کی دائی تھیں
اور حق تعالےٰ نے خلائق کے دل میں محبت ڈالی تھی جو شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا پیار و محبت
کرتا اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے ہوئے بات کرنے لگے اور یہ کلمہ کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ لوگ یہ سن کے متعجب ہوئے حلیمہؓ نے کہا اس سے بھی اور عجیب و غریب بات واقع ہوئی
جس وقت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دودہ پیتے روز ایک بار پیشاب کرتے اپنی عادت معین پر اور مجھ کو
پیشاب پاک کرنے کی حاجت نہ ہوتی فوراً پیشاب خشک ہو جاتا اثر نجاست کا معلوم نہیں ہوتا تھا اور جب پیغمبر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے ہوئے میدان کی طرف تشریف لے جاتے اور کسی لڑکے کے ساتھ نہیں کھیلتے الگ
جا کے ایک کنارے بیٹھ کر ذکر الٰہی کرتے جب عمر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار برس کی ہوئی مجھ
سے کہنے لگے میں اپنے خویش و اقربا کو نہیں دیکھتا ہوں کہاں ہیں حلیمہؓ نے کہا کہ وہ بکریاں لے کے میدانوں
میں رہتے ہیں رات کو گھر میں آتے ہیں یہ سن کے رونے لگے اور کہا کہ میں یہاں اکیلا نہیں رہوں گا مجکو
میرے اقربا کے پاس بھیجدو میں نے کہا اے جان مادر کیا تم باہر پھرنا چاہتے ہو تب میں نے ان کے سر کے
بالوں میں تیل دے کے شانہ کر کر اور آنکھوں میں سرمہ لگا کر اور پیرہن پاکزہ پہنا کر اور گلوبند یمانی گلے میں
باندھ دیا تا کہ اُن پر اثر زحمت نہ پہونچے تب ایک لکڑی ہاتھ میں لے کے میرے بیٹوں کے ساتھ باہر گئے
اس طرح ہر روز میدان میں جاتے اور خوش رہتے ایک دن ایک لڑکا میرا میدان میں سے دوڑتا ہوا آنسو بہاتا
میرے پاس آیا اور کہا اے ماں میری جلد چلو محمدؐ کو دیکھو کہ کیا ہوا اب تک مر گئے ہوں گے تب میں
گھبرا کے اٹھی اور بیٹے سے پوچھا کہ کیا ہوا بولا کہ اے ماں میری ہم سب بھائی باہم سنگ فلاخن کھیل
رہے تھے اس میں اچانک ایک شخص نے آکے ہمارے سامنے سے ان کو پہاڑ پر لیجا کے لٹایا اور اُن
کا پیٹ چھاتی سے ناف تک چیر ڈالا میں دیکھ کے آیا ہوں اب تک ہے یا نہیں کہہ نہیں سکتا اور اکثروں نے
یوں روایت کی ہے کہ دو جانور گدھ کی شکل کے تھے آکے کہنے لگے یہ وہی لڑکا ہے دوسرا بولا ہاں تب
دونوں جانور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک گئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو دیکھ کے
ڈرے اور رونے لگے تب ان جانوروں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں مونڈھے مبارک
پکڑ کے زمین پر لٹایا اور منقاروں سے اپنی شکم مبارک حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چاک کر کے دل بے
کینہ کے اندر سے جو خون مردہ سیاہ تھا نکال ڈالا اور کہا کہ یہ خون سیاہ بہرہ شیطان ہے کہ ہر شخص کے دل

کے اندر یہ خون سیاہ رہتا ہے اب وسوسہ شیطان مردود کا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دل مبارک
مین اثر نہین کرے گا تس پیچھے آب برف سے دل مبارک کو دھو کے شکم کے اندر رکھ کے سی دیا اور سکینہ
ایک قسم کا مرہم ہے اوپر رکھدیا آرام و آسایش زیادہ ہوئی اور مُہر نبوت سے مہر کر کے جیسا تھا ویسا کر دیا اور
اس عرصہ مین حلیمہؓ کے بیٹے سب گھر مین کھانے کے واسطے گئے تھے آکے دیکھتے ہین یہ ماجرا ہے تب سراسیمہ
ہو کے دوڑتے ہوئے اپنی مان سے جا کے کہا پس حلیمہؓ کہتی تھین کہ مین اس بات کے سنتے ہی اوسی وقت
دوڑی جا کے دیکھتی ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پہاڑ کے اوپر بیٹھے ہوئے آسمان کی طرف منہ کر کے
ہنس رہے ہین مین نے جا کے اون کے سر و چشم کو چوم کے کہا اے جان میری مین تمھارے تصدق
جاؤن کہو تو تم پر کیا گذری بولے خبر ہے سب بھائی گھر مین کھانے کے واسطے گئے تھے مین اکیلا تھا
اچانک دو جانور آکے مجکو وہان سے یہان پر لائے اور مجکو معلوم ہوا کہ وہ دو فرشتے تھے ایک کے ہاتھ
مین آفتابہ پانی کا اور ایک کے ہاتھ مین طشت زمرد کا تھا مجکو لٹا کے میرا پیٹ سینے سے زیر ناف تک چیر ڈالا
اور اوس سے مجکو کچھ درد و الم نہوا جو کچھ کہ میرے پیٹ کے اندر تھا نکال کر طشت مین رکھ کے دھو کے پھر
میرے پیٹ کے اندر رکھ دیا تس پیچھے دوسرے شخص نے آکے میرے پیٹ کے اندر ہاتھ ڈال کے
دل میرا نکال کے اوس کے اندر جو خون سیاہ تھا نکال ڈالا پھر دل میرا اندر شکم کے رکھ کے درست کر دیا
اور یہان سے غائب ہوئے روایت ہے حلیمہؓ کہتی تھین کہ جب مین نے یہ ماجرا سنا محمد صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم سے تب اوسیوقت ساجد بدرگاہ باری ہوئی بعد اس کے یہ بات شہرت پائی تب خلائق
مجھ سے آکے کہنے لگی کہ محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کچھ آسیب ہوا یا کچھ مرض ہوا اون کو کاہنون کے پاس
لیجایا چاہیے کہ کچھ پڑھ کے پھونکین یا اوس کی دوا کرین تب لوگون کے کہنے سے مین اونکو کاہنون کے
پاس لے گئی اور اول سے آخر تک اس قصہ کو محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بیان کیا یہ سن کے کاہن
سب حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو گودی مین لے کے باہم کہنے لگے اے لوگو اس لڑکے کو زندہ مت
چھوڑو اگر یہ بڑا ہوگا تو ہمارے تمام بتون کو توڑ ڈالے گا ذلیل و خوار کرے گا سوا حق کے اور کسی کو نہ
مانے گا دین تمھارا باطل کرے گا اور خدا کی طرف سب کو بلائے گا اور تم اپنے دین کو بھول جاؤ گے پس
اے صاحبو اپنا دین جس طرح سے قائم رہے وہی فکر کرو حلیمہؓ کہتی ہین کہ جب مین نے کاہن مردودون
سے یہ بات سنی جلدی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اون سے چھین کے مین نے گود مین لیا اور
مین نے کاہنون سے کہا کہ تم دیوانے ہو جو یہ بات کہتے ہو مین ایسا جانتی تو تمھارے پاس لڑکے کو کبھی

نہ لاتی پس مین خاتم الانبیاؑء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہان سے اپنے گھر مین لائی اور اون کے نور سے
تمام گھر میرا معطر خوشبودار اور منور ہوا لوگون نے مجھے کہا کہ اس لڑکے کو عبدالمطلب کے حوالے کر و امانت سے
خلاص ہو تب مین اون کو لے کے گدھے پر سوار ہو کر مکے مین آتی تھی راہ مین غیب سے ایک آواز آئی کسی
نے مجکو کہا اے حلیمہؓ تم کو مبارک ہو پس یہان تک کہ مین آہستہ آہستہ مکے کے پاس بطحی مین جب پہنچی
وہان ایک گروہ جماعت کی مین نے دیکھی اور وہان محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بٹھا کے مین اپنی حاجت
کو گئی وہین ایک آواز مین نے سنی اور پیچھے کی طرف مین نے نظر کی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ
دیکھا تب اوس جماعت سے مین نے پوچھا اے صاحبو یہان جو ایک لڑکا بیٹھا تھا کہان گیا اونھون نے کہا
ہم نے نہین دیکھا وہ لڑکا کون تھا کیا نام اوس کا مین نے کہا اون کا نام محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہے پس
مین چارون طرف دوڑی اور دیکھا آخر اون کو نہ پایا اور رو رو کے مین یہ کہہ رہی تھی کہ الٰہی اون کی
برکت سے تو نے مجکو فائز المرام کیا اور ہم کو فراغت ہوئی اپنا دودھ پلا کے اون کو بڑا کیا اور اب وہ جس کا
لڑکا ہے مین اوس کو دینے جاتی ہون کہ اپنے عہد سے خلاص ہو جاؤن اب اُس لڑکے کو یہان سے
کون اوٹھا لے گیا قسم لات وعزیٰ کی اگر وہ مجکو نہ ملے گا تو مین اوس پہاڑ پر جا کر پتھرون سے سر پھوڑونگی
یہ سن کے وہ سب مجھ سے کہنے لگے کہ تم ہمسے ہنسی کرتی ہو جو ایسی بات کہتی ہو تمہارے ساتھ تو کوئی لڑکا ہمنے دیکھا نہیں کیون جھوٹ
بولتی ہو حلیمہ کہتی ہیں کہ یہ بات سن کے مین ناامید ہوئی اور سر پر ہاتھ رکھ کے واویلا کرنے لگی اے محمد
تم کہان ہو یہ کہتی تھی اور روتی تھی میرا رونا سن کے اور لوگ بھی رو دیے تب ایک پیر مرد کو دیکھا
عصا ہاتھ مین وہ آکے مجھ سے کہنے لگا اے دختر سعد تم کیون روتی پھرتی ہو مین نے کہا کہ لڑکا میرا یہان
سے کھو گیا ہے تب اوس نے کہا کہ جس بُت نے تمہارا لڑکا لیا ہے مین اوس کو بتائے دیتا ہون تم فلانے
کے پاس جاؤ مت رو لڑکا اوس کے پاس ملے گا خاطر جمع سے رہو اوس سے جا کے لڑکا اپنا مانگو وہ
البتہ لادے گا تب مین نے وہان جا کے ایک آواز دی اور کہا اے شیطان تجھ کو شرم نہین آتی ہے کہ
جس دن وہ لڑکا پیدا ہوا تھا وہ تجھ کو معلوم نہین کہ لات وعزیٰ پر کیا صدمہ گذرا تھا تب اوس شیطان
نے کہا کہ مین ہبل کے پاس جاتا ہون تمہارا لڑکا وہی دے گا تب اوس شیطان نے ہُبل سے
جا کر کہا کہ اے سردار ہمارے آپ کی قوم قریش پر بہت ہے دختر سعد حلیمہؓ یہ کہتی ہے کہ ایک لڑکا
نام اوس کا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہ کھو گیا ہے اگر اوس کو لادو گے تو تمہاری بہت مہربانی قوم قریش
پر ہو گی حلیمہؓ کہتی ہین کہ مین نے دیکھا ہبل نے دوسرے بتون کو پکارا وہان سے یہ آواز آئی یا ہبل ہم

سب یہاں سے نکلے جاتے ہین کیونکہ ہم اوس لڑکے کے ہاتھ سے مارے جاوین گے پھر ایک شخص نورانی
چہرہ کو دیکھا وہ مجھ سے آکے کہنے لگا اے حلیمہؓ وہ لڑکا خدا کا دوست ہے وہ اچھی طرح سے ہے تم کچھ اندیشہ
مت کرو اور مجکو اس بات کا ڈر ہوا اگر عبد المطلب کو یہ خبر پہنچی کہ محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گم ہوئے ہین
تو جینا محال ہوگا مین یہ سمجھ کے اون کے پاس چلی تھی جب مین کینی دور گیی راہ مین عبد المطلب سے
ملاقات ہوگئی اونھون نے میرا حال دیکھ کے پوچھا اے حلیمہؓ کیون تم مضطرب ہو مین نے کہا کہ محمدؐ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو مین تمھارے پاس لاتی تھی مقام بطحیٰ مین مجھ سے وہ کھو گئے یہ سن کے عبد المطلب نے دریافت
کیا شاید کسی نے اون کو مار ڈالا ہوگا تب تلوار ہاتھ مین لے کے آئے اور جب وہ غصے مین آتے تھے کوئی
شخص مارے ڈر کے اون کے سامنے نہ آتا تھا اوسی طرح ننگی تلوار ہاتھ مین لے کے ایک آواز دی اور
پکارے اے اہل قریش سب حاضر ہو اوسی وقت سب حاضر ہوئے اور کہنے لگے کیا بات ہے کہا عبد
المطلب نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پوتا میرا حلیمہؓ کے پاس سے میدان بطحیٰ مین کھو گیا ہے تب سبھون نے
قسم کھا کر کہا کہ جب تک محمدؐ نہ ملین گے تب تک سب کھانا پینا ہم پر حرام ہے تب سب اہل مکہ عبد
المطلب کے ہمراہ نکل آئے اور سو آدمی اہل قریش نے کہا کہ چلو ہم سب خانۂ کعبہ مین جا کے خدا کے پاس التجا
کرین تب عبد المطلب نے اون سب کو چھوڑ کے کعبے کے آستانے پر جا کے سر زمین پر رکھ کے کہا
یَا رَبِّ رُدَّ عَلَیَّ وَلَدِیْ مُحَمَّدًا جب بہت فریاد کی غیب سے آواز آئی اے عبد المطلب کچھ اندیشہ
مت کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ نے آرام سے رکھا ہے کچھ ڈر نہین تب عبد المطلب نے کہا کہ محمدؐ
کہان ہین آواز آئی کہ وادی تہامہ مین ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہین تب عبد المطلب کعبے سے
نکل آئے اور با شمشیر برہنہ وادی تہامہ کی طرف گئے اور آگے ورقہ اور نوفل اور مسعود اور نعش جاتے تھے جب
وہ مقام بطحیٰ مین جا پہنچے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہان دیکھا ایک درخت سایہ دار کے نیچے بیٹھے ہین مسعود
نے پوچھا اے لڑکے تم کون ہو فرمایا مین اخ مسعود ہون یہ سن کے مسعود متعجب ہوا اور پھر پوچھا کہ تم کون ہو
تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین سید یتیم غریب ہون نام میرا محمدؐ بن عبد اللہ بن عبد المطلب
بن ہاشم بن عبد المناف ہے یہ سُن کے مسعود نے جا کے عبد المطلب کو خوشخبری دی عبد المطلب جب سرور
کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے پوچھا اے لڑکے تم کون ہو فرمایا کہ میرا نام محمدؐ ہے مین آپ کی
نسل سے ہون کہا تم اپنا نسب نامہ بتاؤ کس کے فرزند ہو تب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین محمدؐ
بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد المناف ہون یہ سنتے ہی عبد المطلب سید کونین صلے اللہ علیہ وآلہ

وسلم کو گودی میں لے کے وہان سے چلے آئے اور کعبے مین آ کے طواف کیا اور یہ کہا نَعُوذُ بِوَاحِدٍ مِّنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ اور مکے شہر مین جتنے قریش تھے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کے آنے سے سب خوش ہوئے اور عبد المطلب نے بہت روپئے پیسے دیکے حلیمہؓ کو خوش کر کے اون کے وطن کو رخصت کیا

جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اپنے مامون کے گھر مین اپنی والدہ آمنہؓ کیساتھ اور فوت ہونا آمنہؓ کا راہ مین اور عبد المطلب کا فوت کرنا اور جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ابو طالب کے ساتھ سفر مین تجارت کو اور ملاقات ہونا ایک راہب سے راہ مین

کہتے ہین کہ جب حلیمہؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو عبد المطلب کے حوالے کیا اور آمنہؓ آنحضرت کو لے کر اپنے بھائی کے گھر جا کر دو برس رہین پھر مکے مین آتے وقت اثنائے راہ مین قضائے الٰہی سے فوت ہوئین اور اس وقت آنحضرت کی عمر شریف سات برس کی تھی اور بعد اس کے حضرت نے اپنے دادا عبد المطلب کے پاس پرورش پائی اور سن شریف آنحضرت کا جب آٹھ برس دو مہینے کا ہوا عبد المطلب بیمار ہوئے امید زندگانی منقطع ہوئی تب اپنے بیٹے ابو طالب کو بلا کے یہ وصیت کی کہ پرورش محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تمھارے ذمہ ہے مین اس بات کی تم کو وصیت کرتا ہون اس کو یاد رکھنا ابو طالب نے کہا اے بابا جان وہ میرا بھتیجا ہے مین اوس کو اپنے فرزند کی برابر جانتا ہون بعد اس کے عبد المطلب نے انتقال کیا اور آنحضرت کی ابو طالب نے پرورش کی اوس ایام مین سب نوکر خدیجۃ الکبریٰؓ کے تھے اور قریش سب شام کی طرف تجارت کو جایا کرتے تھے اور اس وقت ابو طالب نے بھی اون کے ساتھ شام کا عزم کیا اور آنحضرت مہار شتر کی کھینچتے تھے چونکہ سن آپ کا صغیر تھا ابو طالب چاہتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو گھر بھیجین حضرت نے کہا اے چچا جان مجکو آپ اکیلا گھر مین نہ بھیجئے مین کس کے پاس رہون گا آپ اپنے ساتھ رکھئے یہ سن کے ابو طالب کے دل مین رحم آیا اور آنسو بہا کے کہا اے جان عم کچھ ڈر مت اندیشہ نہ کرو سلامت رہو مین تم کو مکان پر نہین بھیجون گا تب حضرت کا ہاتھ

پکڑ کر شتر پر بٹھایا اور دونون چچا بھتیجے کاروان کے ساتھ چلے جب سب کاروان وادی شام مین پہنچے وہان
ایک راہب کی عبادت گاہ تھی اور اوس بستی مین ایک درخت سایہ دار تھا جو قافلہ سوداگرون کا اوس راہ
مین جاتا اوس کے نیچے اوترتا اور اُس راہب سرخویش نے توریت مین دیکھا تھا کہ فلانے روز فلانے وقت
ایک پیغمبر مکے سے سوداگرون کے ساتھ یہان آکے اوترین گے اون کی پشت پر مہر نبوت ہے اون سے
فیض لیا چاہیے اس امید پر وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے آنے کا منتظر رہا جو قافلہ مکے سے
آتا سب کی خاطر کرتا اور سب کو دیکھتا پس ابوطالب اسی راہ سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو
لے کر سوداگرون کے ساتھ اُس وادی مین پہنچے اور وہ سرخویش راہب اوس دن بالائے بام جا کے دیکھ
رہا تھا کہ ایک قافلہ سوداگرون کا مکے سے آتا ہے اور ایک ٹکڑا ابر کا اُن کے سر پر سایہ کئے چلا آتا ہے پھر سب
اوس درخت کے نیچے آکر اوترے درخت نے تعظیماً اُس قافلے کے بیچ مین سید کونین صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو سجدہ کیا اور اوس سرخویش راہب نے یہ حال دیکھ کر اون سوداگرون کے پاس یہ کہلا بھیجا کہ کیون
سے حُب ہم بہت رکھتے ہین جو سوداگر مکے سے یہان آکے اوترتے ہین ہم اون کی خاطر کرتے ہین آج ہم
نے تم سب کی دعوت کی ہے ہمارے مکان پر آؤ ابوطالب نے دعوت اوس کی قبول کی تب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ایک نوکر کے ساتھ اسباب کے پاس چھوڑ کے اُس درخت کے نیچے بٹھا کے
سب کے سب راہب کے گھر مین چلے گئے اور راہب نے اپنی عبادت گاہ سے نکل کر سب کو دیکھا اور
بٹھایا پھر معبد خانے کے اوپر جا کے دیکھنے لگا کہ اور کوئی تو باقی نہین رہا اور دیکھا کہ وہ ٹکڑا ابر کا جہان تھا
وہین موجود ہے تب سب سے کہا کہ تمھارے دو آدمی باقی ہین درخت کے نیچے چھوڑ کے آئے ہووے
بولے ہان ایک نوکر اور ایک لڑکے کو مال کے پاس بٹھا کے آئے ہین تب راہب بولا کہ اُن دونون
کو بھی جا کے لے آؤ پھر راہب بام پر جا کے دیکھتا تھا اتنے مین کوئی جا کے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم کو لے آیا اور وہ ابر بھی حضرت کے سر مبارک پر سایہ ڈالے ہوئے ساتھ آیا راہب نے یہ حال دیکھ کے
کہا واللہ یہ ابر کا سایہ سوا پیغمبر دن کے اور کسی پر نہین ہوتا ہے یہ کہہ کر رسول خدا کو اپنی جگہ پر بیٹھا کے بہت
سی تعظیم و تکریم کی اور طعام و تحائف سبکے لئے حاضر کئے جب سب نے کھانے سے فراغت کی تب راہب
نے سب سے کہا کہ یہ لڑکا کس کا ہے سبھون نے ابوطالب کی طرف اشارت کی راہب بولا کہ مجکو معلوم
ہوتا ہے کہ یہ لڑکا یتیم ہے مان باپ اس کے مر گئے ہین تب ابوطالب نے کہا سچ ہے یہ میرا بھتیجا ہے
میری گودی میں پرورش ہوا راہب بولا اے شخص یہ لڑکا پیغمبر آخر الزمان ہوگا درمیان دونون مونڈھے

کے ان کے مہر نبوت ہوگی خبردار تم ان کی حفاظت مین رہیو اور روم و شام کی طرف ان کو مت لے جائیو وہان ان کے دشمن بہت ہین یہودی اگر یہ ان کے مار ڈالنے کو مستعد ہین نام و نشان لے کے ڈھونڈھتے ہین ان کو جہان پا دین گے مار ڈالین گے یہ کہا راہب نے اور دست مبارک حضرت کا پکڑ کے کہا کہ یہ سید کونین ہے اور بہتر تمام خلائق زمین و آسمان سے ہے یہ سن کے سوداگرون نے کہا کہ آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ یہ پیغمبر ہون گے اس نے کہا کہ صفت ان کی مین نے توریت مین دیکھی ہے جو علامت نبوت کی ہے سو آپ مین پائی جاتی ہے انھون نے کہا وہ کیا علامت ہے کہا کہ تم ان کو چھوڑ کے میرے یہان آئے مین نے دیکھا تمام اشجار اور جمادات نے ان کو سجدہ کیا اور جتنے نباتات اور حیوانات اور حجر اور درخت ہین سجدہ کسی کو نہین کرتے مگر پیغمبرون کو اور تم یقین جانو کہ یہ پیغمبر برحق ہے سب اس گفتگو مین تھے کہ اس مین سات آدمی اجنبی یکایک راہب کے معبد خانے کے دروازے آ کھڑے ہوئے اون سے پوچھا تم سب کون ہو کہان سے آئے ہو کہان جاؤ گے بولے ہم سب روم سے آتے ہین بادشاہ روم نے ہم کو بھیجا ہے کہتے ہین پیغمبر آخر الزمان کا مکے مین خروج ہوا ہے ہم اون کو پکڑ کے بادشاہ کے پاس لے جائین گے اور مار ڈالین گے اون کے دریافت کو ہم آئے ہین راہب نے کہا کہ بیہودہ رنج اٹھاتے ہو تم اون کو نہین مار سکو گے خدا اون کا حافظ و ناصر ہے پس راہب نے یہ بات کہہ کے اون کو مکے کی طرف بھیجا اور کہا کہ تم چلے جاؤ کیون ناحق آئے ہو اور ابوطالب کو کہا کہ تم اس لڑکے کو روم و شام کی طرف مت لے جاؤ تم اپنے گھر چلے جاؤ کیونکہ یہودی سب تم کو وہان زحمت دین گے یہ بات سن کے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو پھر کے مین لے گئے

خبر دوسری دفعہ چاک کرنا سینۂ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور نکاح کرنا خدیجۃ الکبریٰ سے اور اقوال اور افعال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے قبل نکاح کے جو وقوع مین آئے تھے

روایت ہے کہ جب سن شریف آنحضرت کا دس برس کا ہوا ایک دن بطور گلگشت جبدان کی طرف تشریف لے گئے اس وقت دو فرشتے بصورت آدمی کے حضرت کے سامنے آئے آنحضرت فرماتے

ہین کہ چہرہ اون کا نورانی تھا ایسی شکل ہین نے کبھی نہین دیکھی تھی اور جو خوشبو ان کے بدن سے آتی تھی
ایسی مشک وعنبر اور عطریات مین بھی نہ تھی اور اون کے کپڑے مین جو صفائی تھی جہان کی کسی چیز مین نہ تھی
اور وہی دو فرشتے جبرئیل اور میکائیل تھے ان دونون نے دونون مونڈھے میرے پکڑ کے مجھے زمین پر لٹایا
اور میرا پیٹ چیر ڈالا کچھ خون میرے بدن سے نہین نکلا اون مین سے ایک فرشتہ طشت مین پانی بھر کے لایا
اور دوسرے نے میرے پیٹ کے اندر ہاتھ ڈال کے سب دھو ڈالا اور کہا کہ سینہ ان کا چاک کر کے دل کے
اندر سے جو خون سیاہ اور حسد اور بغض بشریت کا ہے نکال کے بجائے اوس کے رحم اور شفقت رکھدو واسطے
رحمت عالمیان کے پس ویسا ہی کیا اور پھاڑنے چیرنے سے مجکو کچھ درد والم نہ ہوا اور ایک چیز مثال چاندی
کے میرے دل کے اندر رکھدی اور دوائے خشک مثال سفوف کے اوس پر رکھی اور انگلیان ہاتھ کی
میری پکڑ کے کہا اب جاؤ سلامت رہو اور آنحضرت نے فرمایا کہ اوسی دن سے میرے دل مین مہر اور
شفقت خلق اللہ پر زیادہ ہوئی کہتے ہین کہ اس مرتبہ قریب بلوغ کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ
وسلم کا سینہ مبارک چیرا کیونکہ وقت شباب کے خواہش بشریت اور غصہ دل میں زیادہ ہوتا ہے
اسلئے دوسری دفعہ دل حضرت کا چاک کر کے پاک وصاف کیا اور اوس سے محفوظ رکھا
بعد اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے مکان مین جاکے اپنے چچا ابوطالب سے یہ حقیقت بیان
کی اور ابوطالب نے اس بات کو مخفی رکھا کسی سے نہ کہا اور قدم حضرتؐ کا متبرک جانکر خدمت گزاری اور
پرورش مین ان کی رہے ایک دن ابوطالب حضرت سے کہنے لگے اے جان عم مین کچھ کہا چاہتا ہون مگر
مجکو شرم آتی ہے حضرت فرمایا اے چچا جان جو آپ کے دل مین آوے سو فرماوین مین آپ کا برخوردار ہون
ابوطالب نے کہا تمہارے ماں باپ مر گئے کوئی چیز بھی چھوڑ نہین گئے اور میرے پاس بھی دولت نہین کہ تم
کو بیاہ دون صلاح یہ ہے مین چاہتا ہون کہ خدیجہؓ بنت خویلد وہ بہت مال دار ہے اور نوکر چاکر بہت رکھتی ہے
مناسب سمجھ کے اجرت دیتی ہے اگر اوس پاس تم نوکری کروگے تو اوس کے روپے سے اللہ چاہے تو تم
کو بیاہ دون گا اور چشم اپنی روشن کرون گا اس امر مین تم کیا کہتے ہو آنحضرت نے فرمایا مین آپ کا برخوردار
ہون آپ کی بات بسر وچشم ہے کیون نہ مانون گا جو آپ میرے حق مین کرین گے سو بہتر ہے تب ابوطالب
حضرت کو لے کر خدیجہؓ کے در پر گئے اندر سے ایک غلام نے آکر پوچھا تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو ابوطالب
نے کہا کہ خدیجہؓ سے جاکے کہو کہ ابوطالب تمہارے در پر کھڑا ہے آپ سے کچھ عرض کیا چاہتا ہے تب غلام
نے جاکے خدیجہؓ کو خبر دی وہ بولین اون کو یہان لے آؤ تب ابوطالب حضرت کو لے گئے خدیجہؓ اوس وقت

تخت پر بیٹھی تھین اور ستر کنیزک کمر بستہ اون کی خدمت مین کھڑی تھین خدیجہؓ نے ابوطالب سے کہا کہ آپ
نے کیون یہان آنے کی تکلیف کی آپ کا کیا مقصد ہے اونھون نے کہا کہ یہ میرا برادرزادہ ہے نام ان کا
محمد بن عبداللہ ہے اگر آپ ان کو اپنی سرکار مین نوکر رکھئے تو فیض عام سے آپ کے یہ بھی بہرہ مند
ہون اور دعا کرین تب خدیجہؓ نے کہا کہ اس سے اور کیا بہتر ہے بہت اچھا مین نے آج سے ان کو
نوکر رکھا روایت ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ خدیجہؓ رسولؐ خدا کے خویشون
مین سے تھین شوہر مر گیا تھا وہ بیوہ تھین بڑی دولت مند اور تاجرہ ہرسال لوگون کو مال و اسباب دے
کے شام اور بصرہ کی طرف تجارت کو بھیجتی تھین اور ایک غلام اون کا میسرہ نامی تھا اوس کو آزاد کیا
تجارت کے لئے اوس کو بھیجتی تھین اور جتنے نوکر خدمت گار غلام تھے سب اوس کے تابع حکم کے تھے
ایک دن خدیجہؓ نے بالاخانے سے دیکھا کہ حضرت کے سر پر ایک ابر سایہ دار ہوا اور حضرت چلے جاتے
تھے تب حضرت کو نزدیک اپنے بلا کے بکریون کی پاسبانی مین مقرر کیا تھوڑے دن مین حضرت کے قدم
کی برکت سے خدیجہؓ کی بکریان آگے سے زیادہ ہونے لگین اور بہت دودھ دینے لگین پس خدیجہؓ کی نگاہ
ہمیشہ رسول خدا پر تھی ہر روز دیکھتی تھین کہ ایک ابر آکے آنحضرت کے سر مبارک پر سایہ دار ہوتا ہے اور
جب آنحضرت چلتے ہر درخت اور جمادات سلام علیک یا رسول اللہؐ کہتے تھے سوا اس کے اور بھی کرامات
اور علامات توریت مین دیکھ کے کہتی تھین کہ یہ جوان قریش مین بزرگ ہوگا اور چونکہ دیانت داری و راست
گفتاری مین مشہور و معروف تھے اس لئے اُن کو محمدؐ امین کہتے تھے اور جب سن شریف آپ کا تئیس برس
کا ہوا خدیجہؓ نے حضرت سے پوچھا کہ تم اس برس میرے غلام میسرہ کے ساتھ شام کی تجارت مین جا سکو گے
حضرت نے کہا بہت اچھا مین جاؤن گا کہتے ہین کہ حضرتؐ کی کچھ اجرت مقرر کر کے تجارت کو بھیجا اور
بعضے نے کہا مالک اپنا میسرہ کو کیا اور اکثر کا قول یہ ہے کہ خدیجہؓ نے حضرت کو اپنا مالک و مختار کر کے اور اپنے
شوہر کی پوشاک پہنا کر شام کی طرف بھیجا اور غلام میسرہ کو کہا کہ جو احوال راہ مین گذرے سو یاد رکھیو اور
بلا فرق سرمو کے مجھ سے آکے بیان کیجیو اور جو کام محمدؐ امین کرنا چاہین اس مین تم مانع اور مزاحم مت ہوجیو
غرض جو جو سوداگر نوکر چاکر خدیجہ رضی اللہ عنہا کے تھے رسول خدا کے ساتھ سب گئے اور جب مکے سے باہر نکلے
ابوسفیان کے قافلے کے ساتھ مل گئے ابوسفیان حضرتؐ کو دیکھ کر ہنس کے کہنے لگے کہ خدیجہؓ بہت نادان ہے
کیونکہ جس شخص نے کبھی اپنی عمر مین تجارت نہین کی اور راہ و رسم خرید و فروخت کی نہ جانے اُس کو مختار
کر کے تجارت مین بھیجا یہ محض نادانی ہے حاصل کلام رسول خدا کا قافلہ سب سے آگے نکل گیا اور

راہ مین کرامات ظاہر ہوتی رہین جب آفتاب گرم ہوتا تھا حضرت کے سر مبارک پر ابر آ کے سایہ کرتا تھا میسرہ دیکھتا تھا کہ حیوانات اور اشجار اور جمادات حضرت کو سجدہ کرنے تھے تعظیماً اُسی طرح چلے جاتے تھے جب شام کے متصل نزدیک معبد خانہ راہب کے پہونچے اوس کا نام بحیرا راہب تھا اوس نے حضرتؐ کو دیکھا درخت کے سایہ کے نیچے سویا ہوا جب آفتاب طلوع ہوا دھوپ نکلی اُس وقت درخت نے جھک کر حضرت پر سایہ کیا بحیرا راہب نے جب یہ دیکھا اپنے عبادت خانہ سے نکل کر سوداگرون سے جا کے پوچھا کہ یہ جوان جو درخت کے نیچے سوتا ہے کون ہے میسرہ نے کہا کہ مختار انبار میرا ہے راہب نے اس سے کہا کہ خبردار تم ان کو بطور سوداگرون کے اور مختار انبار کے نہ جانو یہ پیغمبر خدا آخر الزمانؐ اور بہتر تمام موجودات کا ہے تب راہب اور میسرہ دونون رسول خدا کے پاس گئے راہب نے حضرت کا قدم چوم کے کہا کہ مجکو نشان پیغمبری کا معلوم ہے اور بندہ امید جناب مین رکھتا ہے کہ حضور کا کتف مبارک دیکھے کہ آپ کی علامت نبوت مین نے توریت اور انجیل مین دیکھی ہے کہ آپ کے دونون مونڈھے مبارک کے درمیان مہر نبوت ہے تب رسول خدا نے اُس کو اپنے دونون مونڈھے دکھائے جب چشم راہب کی اس سے روشن ہوئی اس وقت کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور کہا کہ آپ وہ شخص ہین کہ عیسیٰ مسیح نے آپ کے آنے کی بشارت دی ہے اور میسرہ سے کہا کہ اے میسرہ محمد آخر الزمان کو جہودیون سے بچائیو اور ابوسفیان کو تاکید کی ابوسفیان نے کہا وہ میرا بھائی ہے اون کی نگہبانی اور خبرداری مجھ پر واجب ہے القصہ بحیرا راہب نے اقسام طرح کی نعمتین اور تحفہ جات حضرت کے پاس لا کر حاضر کئے اور سب کو دعوت کر کے کھلایا بعد اس کے سوداگرون نے وہان سے کوچ کیا دو راہ کے بیچ مین جا پڑے ایک راہ خوف کی تھی اور دوسری راہ بیخوف رسولؐ خدا نے قریب کی راہ جس مین خوف تھا اختیار کی اور ابوسفیان نے دوسری راہ اختیار کی جس مین خطرہ نہ تھا اور ابوسفیان رسول خدا پر ہنسنے لگے اور کہا کہ تم خدیجہ کا مال تمام برباد کرو گے اور اپنے کو بھی ہلاک کرو گے اس راہ مین مت جاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا خدا حافظ و ناصر ہے یہ کہہ کر تشریف فرما ہوئے جب حضرت نے ایک منزل کی راہ طے کی جس مقام مین پانی نہ تھا وہان منزل کی میسرہ نے حضرت سے عرض کی اے حضرت قافلہ ہمارا بغیر پانی کے ہلاک ہے حضرت یہ سن کر خیمہ سے نکل کر متحیر ہوئے اور ایک درخت سبز کے نیچے کھڑے ہو کے مناجات کی یا اللہ مجھ بندۂ یتیم پر رحم کر فریاد

میسرہ نے آب شیریں ہم کو عنایت کر تب اوس درخت نے خدا کے حکم سے کہا کہ اے حضرت
محمد علیہ السلام کئی قدم آگے بڑھو اخیر قدم پر ایک چاہ کھودو وہان پانی ملے گا تب حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے وہان ایک چاہ کھودا خدا کے فضل سے پانی شیرین وہان نکلا سب قافلے
نے آسودہ ہوکے پیا دوسرے دن پھر وہان سے راہی ہوئے ایک مقام پر جا کر دیکھتے ہین کہ کئی بیمار
مجروح اونٹ بدان مین کیڑے پڑے ہوئے ہین انھون نے حضرت کو دیکھ کے فریاد کی یا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم حق تعالے نے آپ کو ہماری عیادت کے لئے بھیجا ہے ہم پر آپ
مہربانی کیجیے تب حضرت اُن کی فریاد سن کر اور اپنی یتیمی کو یاد کرکے بہت سا رو دیے اور اپنے شتر
پر سے اتر کر اُن شترون کی جراحت پر دست مبارک پھیرا خدا کے فضل سے سب اونٹ اچھے
ہو گئے بیماری جاتی رہی پھر وہان سے کوچ کیا بعرصہ قلیل شام مین جا پہنچے وہان جا کے مال سب
بیچڈالا منافع بہت پایا پھر وہان سے مال خرید کرکے مکے کی طرف مراجعت کی اوس کے بیس دن
کے بعد ابوسفیان شام مین آ پہنچے اور حضرت کے حال پر متعجب ہوئے اور حضرت کے پاس کہلا بھیجا کہ
چند روز یہان اور ٹھہر جایئے تو مین بھی آپ کے ساتھ چلون گا حضرت نے دیر نہ کی مکے کو تشریف فرما
ہوئے جب مکے کے قریب جا پہنچے میسرہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے کہا اے
محمد امین آج کئی برس ہوئے ہم خدیجہؓ کے مال سے تجارت کرتے ہین اب کی دفعہ جیسا منافع ہوا
ایسا کسی برس نہیں ہوا تم جاؤ سلامتی اور نفع کی خبر خدیجہ کو دو تاکہ ہم سب کو سرکار سے خلعت
ملے حضرت نے قبول کیا تب میسرہ نے حضرت کو اچھی طرح سے زیبایش کرکے شتر پہ سوار کرکے
مکے مین خدیجہ کے پاس بھیجا خدیجہ منتظر تھین راہ کی طرف دیکھ رہی تھین اس مین ایک شتر
سوار دیکھا دور سے آتا ہے اور ایک ٹکڑا ابر کا اور مرغ سب ہوا کے اون پر سایہ ڈالے ہوئے ہین
ہیبت اور شکوہ اُن کے چہرے پر ہویدا ہے خدیجہؓ نے کہا اَللّٰهُمَّ اٰتِهٖ اِلٰی دَارِیْ اور جب شتربان
خدیجہؓ کے دروازے پر آیا خبر ہوئی اون کو کہ محمدؐ امین سفر سے آئے ہین خدیجہ نے کہا لوگون سے جاکے
دیکھو وہی سوار ہے جو ہم نے دور سے دیکھا ہے بولے ہان وہی شخص ہے پس رسولؐ خدا نے خدیجہؓ
کے پاس جاکے منافع تجارت اور سلامتی راہ اور قافلے کی خوشخبری دی خدیجہؓ نے حضرت سے کہا
جاؤ میسرہ کو لے آؤ اُس کو خوب معلوم ہے حقیقت اس کی جب مکے کے سوداگرون کے ساتھ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم تشریف لے گئے سفر مین خدیجہ اوس وقت دیکھ رہی تھین اور جب میسرہ

اور سوداگرون کے ساتھ تشریف سفر سے لائے تب بھی دیکھا رسول اللہ کی وہی صورت و سیرت پائی اور سب دوسرے لوگ اس حال سے غافل تھے اور جب سفر سے سب آئے تب خدیجہؓ نے میسرہ سے سب احوال راہ کا اور منافع خرید و فروخت کا پوچھا اُس نے کہا اے سیدہ ہم نے کبھی ایسی آسایش و راحت سفر مین دیکھی نہین جو حضرت محمد امین کے ساتھ پائی ہے مین اون کی کیا صفت بیان کرون وہ ایک صاحب مرد کامل ہے مین نے دیکھا تمام اشجار و جمادات نے اون کو بہ تعظیم سجدہ کیا غرض دریافت کرنا راہب کا اور سایہ دینا ابر کا حضرت کے سر پر اور پانی نکالنا چاہ کھود کر اور اچھا کرنا شتران مجروح کا اور نفع تجارت کا ایک ایک میسرہ نے خدیجہؓ سے سب بیان کیا یہ سن کے ایک دل سے ہزار دل ہو کر رسول خدا سے پیش آئین اور قدر و منزلت کی اور جس قدر کہ مشاہرہ سرکار سے مقرر تھا اس سے دو گنا زیادہ کیا اور اپنے نوکر چاکر نا بعدار ون کو کہہ دیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کی خدمت مین مدام حاضر رہین خدمت اون کی دل و جان سے کرین کسی وجہ سے اون کی خدمت کرنے مین سستی نہ کرین پس اسیطرح جب چند روز گذرے ایک دن خدیجہ نے حضرت سے پوچھا اے حضرت آپ نے بیاہ کیا یا نہین حضرت نے فرمایا نہین تب بولین اگر مجھ عاجزہ سے نکاح کرین اور اپنی خدمت مین لا دین تو باقی عمر آپ کی خدمت مین صرف کرون سعادت دارین حاصل کرون حضرت نے فرمایا یہ کام بدون اجازت چچا ابوطالب کے ہم نہین کر سکین گے اگر تم چاہو تو اس بات کا پیغام چچا ابوطالب کے پاس کرو مجکو کچھ اختیار نہین تب خدیجہؓ نے بہت ہدایا اور تحائف ابوطالب کے پاس بھیجے اور خواستگاری اپنے کام کی کی اور کئی دفعہ جداگانہ اچھی اچھی پوشاکین نفیسہ اور اجناس لطیفہ ابوطالب کی بی بی کے پاس واسطے اس کام کے بھیجین اور ابوطالب نے خدیجہ کو یہ جواب دیا کہ سن شریف حضرت کا تمھارے سن سے بہت کم ہے یہ کیونکر ہوگا خدیجہؓ نے جب یہ بات سنی پھر ابوطالب کے پاس بہت مال و اسباب بطور ہدیہ کے بھیجا آخر ابوطالب نے حضرت رسول کریمؐ کو بلا کے خدیجہؓ کے ساتھ نکاح کا اذن دیا تب حضرت نے خدیجہؓ سے کہا کہ میری کئی شرطین ہین اگر تم اون کو قبول کرو گی تو ہم تم سے نکاح کرین گے خدیجہ نے کہا وہ کیا شرطین ہین بیان کرو تب حضرت نے فرمایا اوّل یہ ہے کہ جتنی مال و دولت تمھاری ہے خدا کے راہ پر مسکین محتاجون کو دیدینا اور دوسری شرط یہ ہے کہ جتنے غلام لونڈی باندی ہین سب کو آزاد کر دینا اور تیسری شرط یہ ہے کہ کھانا پینا بطریق فقیری اختیار کرنا پس خدیجہؓ نے یہ شرطین قبول کین جتنا مال

واسباب ودولت تھی خدا کی راہ پر سب لٹا دیا اور تھوڑا مال اسی سے ابوطالب کو دیا اور غلام باندی سب کو آزاد کیا اور درویشی اختیار کی اور بعضی روایت مین یون آیا ہے کہ خدیجہ نے دو آدمی قریش معتبر کو بلوا کے گواہ کیا اور ان کے سامنے مال واسباب نقود وظروف باقی جتنا تھا سب رسول کریم کو دیا اور مالک ومختار اپنا کیا اور کہا کہ ان چیزدن پر مجکو کچھ دعوٰے نہیں تم اس بات کے گواہ رہیو چاہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اس کو قبول کرین یا کسی راہ للہ دے ڈالین اس کا کچھ دعوٰے مجکو نہین ہے کہتے ہین کہ ابوطالب خدیجہ کے کہنے سے ورقہ بن نوفل جو چچیرا بھائی خدیجہ کا تھا حضرت کو لے کر اُس پاس گئے اور وہ چند آدمی کے ساتھ اس وقت عیش ونشاط مین تھا سلام علیک کیا سبھون نے جواب دیا اور ابوطالب کو تعظیم کر کے بٹھایا ورقہ بن نوفل رسول خدا کو دیکھ کے اس وقت بولا اے محمدؐ مین تم سے بہت خوش ہون تم کو دوست رکھتا ہون کوئی حاجت مجھ سے مانگو تب ابوطالب نے کہا کہ مین تمھارے پاس اپنے کچھ مطلب کے واسطے آیا ہون اُس نے کہا کیا مطلب ہے کہو تب ابوطالب نے کہا مین اس واسطے تمھارے پاس آیا ہون کہ تم اپنی بہن خدیجہ کے ساتھ میرے بھتیجے محمدؐ کو بیاہ دو پس اُس وہ نشے مین تھا حاضران مجلس کو کہا کہ اے قریشیو تم سب گواہ اس بات کے رہیو مین نے خدیجہؓ کو محمد مصطفٰے کے ساتھ بیاہ دیا اور حضرت نے فرمایا مین نے قبول کیا خبر مین آیا ہے کہ آنحضرت چار مثقال سونے کے مُہر کے عوض مین دے کے خدیجہ کو نکاح مین لائے اس وقت عمر شریف آنحضرتؐ کی پچیس برس کی تھی اور خدیجہؓ کی عمر چھیالیس برس کی پھر دوسرے دن ورقہ بن نوفل فجر کے وقت خواب مستی سے اوٹھ کے خدیجہ کو گالیان دینے پر مستعد ہوا خدیجہؓ نے کہا اے بھائی تم نے محمد علیہ السّلام مین کیا عیب دیکھا اُن کے برابر عرب مین حسب ونسب مین اور شرافت مین کوئی نہین اگر ان پاس دولت نہین الحمدللہ کہ ان کے برابر این اور نیک نیت اور صلاح وتقوٰی مین کوئی نہین اور ہم کو اللہ نے دولت دی ہے اور کسی بات کی آرزو نہین تب ورقہ نے کہا کہ محمدؐ سے تم راضی ہو بولین ہان راضی ہون تب ورقہ نے کہا اچھا مین بھی راضی ہون پس خدیجہ رسول کریم کی خدمت مین مصروف رہین جب پیغمبر خداؐ نے نیک کاری مین کمر باندھی افضال باری سے اس سال پانی بہت برسا ایسا کہ دیوار کعبہ پر نقصان آگئی تب قریشیون نے ارادہ کیا کہ کعبے کی چار دیواری توڑ کے ازسر نو پھر بنا دین مگر عذاب خدا سے ڈرتے تھے اور اس مین متردد رہتے ایک دن ایک عورت نے چاہا کہ کعبے کے اندر عود جلا دے خدا کی مرضی سے

اس مین آگ غیب سے آگری بعض جگہ جو کعبہ کے اندر کی تھی وہ سب جل گئی اہل قریش نے پھر
اتفاق کیا کہ کعبے کی دیوار توڑ کے سر نو سے تعمیر کرین لیکن عذاب الٰہی سے ڈرتے تھے اور ولید
بن مغیرہ سردار قوم تھا بولا نیت ہماری خدا کو معلوم ہے ہم کعبے کو توڑ کے بنا دین گے بلکہ یہ موجب
آبادی ہے نہ خرابی اس مین قبائل عرب چار فرقے ہوئے اس بات پر کہ ہر فرقہ ایک ایک کن
کعبہ کا توڑ کے تعمیر کرے پس چارون نے متواتر رستے تھر سے ہو کر دیوار کعبے کو دیکھا کہ کس طرح سے
توڑین اور تعمیر کرین اس مین کسی کی جرأت نہ ہوئی کہ اوس پر دست انداز ہو اور توڑے پانچوین
دن ولید بن مغیرہ تبر ہاتھ مین لے کر دیوار کعبے کے پاس گیا اور اوس کے ساتھ بنی مخزوم بھی تھے
ولید بن مغیرہ نے اون سے کہا کہ خداے تعالیٰ ہماری نیت کو خوب جانتا ہے یہ کہہ کر کعبے کی دیوار پر
تبر مار کر گرا دیا جب اورون نے دیکھا کہ ولید ابن مغیرہ نے دیوار توڑی تب سب قبیلے متفق ہو کر
کہنے لگے کہ ہم سب آج دیوار پر تبر نہین لگا دین گے دیکھین آج کی شب ولید ابن مغیرہ پر آفت نازل
ہوتی ہے یا نہین تب ہم سب مل کے کل تینون دیوارون کو توڑ ڈالین گے جب اونھون نے
ولید ابن مغیرہ کو سلامت دیکھا تب ہر قبیلے نے اپنے اپنے حصے کی دیوار جو مقرر تھی توڑ ڈالی اور
بامداز قد آدم زمین کھود کر نیچے سے پتھر لگا کے دیوارین کعبے کی اٹھائین تا کہ صدمہ سیل سے محفوظ رہے
اور حجر الاسود کو دیوار پر اٹھاتے وقت سب قبیلون مین تنازع ہوا بنی ہاشم اور بنی امیہ اور بنی زہرہ
اور بنی مخزوم ہر کوئی کہتا تھا کہ حجر الاسود کو دیوار پر ہم اٹھاوینگے کیونکہ ہم کو فضیلت زیادہ ہے
اون سے اور کوئی کہتا تھا ان مین سے کہ ہم کو فضیلت زیادہ ہے اُن سے یہان تک سخن درازی
ہوئی کہ ایک مدت تک یہ گفتگو رہی آخر یہ نوبت پہنچی کہ ایک دوسرے پر تیغ پھینک کر مارنے لگے
آخر سخن اس پر مقرر ہوا کہ ایک روز وعدہ لڑائی کا کیا کہ فلانے روز جنگ و جدل ہوگی دانشمندون
نے منع کیا کہ اس سے باز آؤ آپس مین لڑنا اچھا نہین ہم ایک تدبیر تمھین بتائے دیتے ہین کہ جس
مین جھگڑا مٹ جاوے اوس پر عمل کرو وہ یہ ہے کہ اوّل جو شخص کعبے کے حرم کے دروازے پر
آئے تم اُس کو منصف کرو وہ جو کہے سو سنو اس کو عمل مین لاؤ تب سب نے راضی ہو کے کہا کہ
بہت اچھا وہ جو کہے گا سو ہم مانینگے یہ کہا اور اُسی وقت محمد علیہ السّلام سب کے آگے حرم مین تشریف
لائے سب کوئی کہنے لگے کہ محمد امین آئے وہ جو حکم کرین گے ہم اس پر عمل کرین گے تب خواجہ عالم نے
یہ حکمت کی کہ چادر زمین پر بچھا کے حجر الاسود چادر پر رکھ کے چار آدمیون کو اون چارون قبیلون

مین سے کہا کہ تم چار آدمی چار کونے پکڑ کے کعبے کی دیوار کے پاس لے جاؤ تب تم چارون قبیلے اوس
پتھر کے اوٹھانے سے مساوی ہو گئے تب سب نے اسی طرح چادر پکڑ کے حجر الاسود کو اوٹھا کر اوس
رکن کے پاس کہ جہان اب ہے لے گئے اور کہنے لگے کہ اب ایک آدمی متبرک بزرگ چاہیے کہ وہ
تنہا حجر الاسود کو اوٹھا کے دیوار کعبے پر رکھ دیوے اور چونکہ سید عالم سے سب کے سب راضی تھے کہنے
لگے کہ اگر کوئی حجر الاسود کو تنہا اُٹھا کے دیوار کعبے پر رکھے تو یہ سب سے بہتر ہے تب رسول خدا سے
سبھون نے کہا رسول خدا نے تنہا حجر الاسود کو اُٹھا کے دیوار کعبے پر رکھ دیا جب دیوار کعبے کی تعمیر سے
فراغت ہوئی چھت اور دروازے باقی رہے اسواسطے کہ مکے مین لکڑی میسر نہ تھی اور نجار بھی نہ تھا اس
ایام مین نجاشی بادشاہ حبش نے ارادہ کیا کہ ایک معبد خانہ بنا کے عبادت کرے تب لکڑی اور ہتھیار
اور نجار استاد اور کاریگر کشتی کر کے ملک شام مین بھیجے خدا کی مرضی ایسی ہوئی کہ دریا مین کشتی آتے وقت
راہ مین ڈوب گئی آدمی جتنے کشتی پر تھے سب کوئی لکڑیوں پر بیٹھے ہوئے بہتے بہتے موج دریا نے ان سب
کو لکڑی سمیت کنارے پر لگایا قوم نے سنکر ابوطالب کو لکڑی خریدنے کو بھیجا جب ابوطالب گئے لکڑی والون
نے اُن سے کہا کہ جب تک ہم اپنے بادشاہ کو اِس بات کی اطلاع نہ کرین تب تک ہم کو اختیار نہین کہ ہم
لکڑی بیچین تب اُنھون نے ایک نامہ بادشاہ کے پاس بھیجا اور اوس کا جواب بادشاہ نے یہ لکھا کہ مال خزانہ
جتنا تمھارے پاس ہے سب لیجا کے کعبے مین خرچ کرو تب وہ سب بادشاہ کے حکم پانے سے سب لکڑیاں لا کے
کعبے کی چھت اور دروازون مین لگائین تب کعبہ درست ہوا واللہ اعلم بالصواب۔

بیان اسماو اشکال اور ذکر بعضے خصائل حمیدہ آنحضرت کا

حدیث مین آیا ہے کہ قد مبارک آنحضرت کا میانہ اور گندم رنگ تھا اور کشادہ پیشانی اور دونون بھوین
حضرت کی پتلی باریک تھین آمیختہ نہ تھین بیچ مین تھوڑا سا فاصلہ تھا اور درمیان دونون بھوؤن کے
ایک رگ تھی جب آنحضرت کبھی غصے مین آتے تو وہ پھول جاتی اور ناک مبارک آپ کی دراز اور اونچی
تھی اوپر اس کے ایک نور چمکتا تھا اور چہرہ مبارک آپ کا برابر اور ملائم تھا اور دہن کشادہ تھا اور دانت آپ
کے صاف اور روشن تھے اور اوپر کے دونون دانت کے بیچ مین تھوڑا سا شگاف تھا ریش اور مبارک
مین بیس بال سفید تھے اور بال آپ کے پیچیدہ تھے سیدھے نہ تھے اور شکن بالون کی میانہ تھی اور چہرہ
مبارک آپ کا مانند ماہ چہاردہم کے چمکتا تھا اور درمیان دونون مونڈھون کے پارۂ گوشت مانند بیضۂ کبوتر

کے تھا اور اُس مین نقش رنگ برنگ کے تھے کہتے ہین کہ وہی مہر نبوت تھی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اوس پر لکھا ہوا تھا اور بعد وفات آنحضرت کے وہ مہر نبوّت اللہ نے اُٹھالی اور سینہ بے کینہ آنحضرتؐ کا کشادہ تھا اور چھاتی سے ناف تک ایک خط باریک بال سا تھا اور بازو اور مونڈھے اور چھاتی پر بال تھے اور ہڈی مونڈھے کی اور گھٹنے کی اور زانو کی موٹی تھی اور ہر دو بند دست دراز اور ہر دو کف دست و پا پُر گوشت اور نرم تھے اور جسم مبارک نورانی پاکیزہ اور لطیف اور معتدل تھا اور جب خاموش بیٹھے رہتے ایک ہیبت اور شکوہ بشرے پر ظاہر ہوتا اور جس وقت بات کرتے نزاکت اور لطافت معلوم ہوتی اور جو شخص دور سے حضرت کو دیکھتا وہ جمال اور تازگی پاتا اور جو نزدیک آکے مشاہدہ کرتا ملاحت اور شیرینی حاصل ہوتی اور آنحضرت کبھی بھوک پیاس مین شکوہ پرداز نہ ہوئے بلکہ جب کبھی بھوکے پیاسے بہت ہوتے آب زمزم کے پانی سے قناعت کرتے اور جو چیز آپ کے پیچھے پردے مین ہوتی وہ چیز مثل سامنے کے نظر آتی اور شب تاریک مین مانند روز روشن کے دیکھتے اور آنحضرت کے لعاب دہن سے آب شور شیرین ہوجاتا اگر کوئی طفل اُس لعاب کو چاٹ جاتا تو تمام دن اوس کو دودھ پینے کی حاجت نہ ہوتی اور بغل مبارک مین آپ کے بال نہ تھے اور سایہ جسم مبارک کا زمین پر نہ پڑتا اور آواز آنحضرت کی دوسرون کی آواز سے دور جاتی تھی اور دور سے بات سنتے تھے اور جب سوتے آنکھ ظاہر مین آپ کی غنودہ اور چشم باطن کشودہ انتظار وحی کی رہتی اور جسم مبارک سے بوئے مشک اور عنبر کی ظاہر ہوتی یہان تک کہ اگر کوچہ و بازار مین تشریف لے جاتے تو لوگ معلوم کرتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہان تشریف لائے تھے اور جب حاضر ہوجاتے نشان غایط و بول کا کوئی نہین دیکھتا کیونکہ زمین اوس کو فرو کرلیتی اور بوئے عطر و عود اُس سے نکلتی اور آنحضرتؐ جب تولد ہوئے نجاست سے بدن آپ کا پاک تھا اور مختون[1] پیدا ہوئے تھے اور گہوارے مین بات کرتے تھے اگر چاند کی طرف اشارہ کرتے تو چاند بھی متوجہ ہوکے حضرت سے بات کرتا اور ابر ہمیشہ سر مبارک پر مانند چھتری کے سایہ دار ہوتا اور اگر کسی درخت کے نزدیک ہوجاتے تو درخت خود کج ہوکے سر مبارک پر سایہ ڈالتا اور آنحضرتؐ کے کپڑون مین جوئین نہین پڑتین اور مکھی نہین بیٹھتی اور جب گدھے پر یا گھوڑے پر یا شتر پر سوار ہوتے تو وہ غایط و بول نہین کرتا اور حق تعالے نے عالم ارواح مین قبل مخلوق کے حضرتؐ کو پیدا کرکے فرمایا اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ ترجمہ آیا نہین ہون مین پروردگار تمھارا اے محمدؐ حضرت نے کہا بَلٰی یعنے تو پروردگار میرا ہے اور شب معراج مین براق پر سوار ہوکر آسمان پر جانا قاب قوسین کے نزدیک اور دیدار الٰہی سے مشرف ہونا یہ مخصوص ہمارے

[1] یعنی ختنہ کئے ہوئے

رسول خدا کو تھا کسی نبی کو یہ قرب و منزلت نہ تھی غصہ اور خوشنودی آنحضرتؐ کی مطابق احکام قرآن مجید
کے تھی اور چہرہ مبارک آپ کا ہمیشہ بشاش و خرم رہتا اور جس امر مین رضائے الٰہی نہ ہوتی اس مین
غفلت کرتے اور شجاعت اور سخاوت مین سب سے بہتر تھے ایسا کہ کوئی سائل آپ کے دروازے
سے محروم نہ جاتا اور اگر کچھ موجود نہ ہوتا تو عذر خواہی کرکے اس کا دل خوش کرتے اور بات جلدی نہ فرماتے
بلکہ تامل سے بیان فرماتے اور کوئی غریب یا جاہل مسائل دینی پوچھنے مین سخن درشت یا سخت بات سے
پوچھتا یا الحاح و زاری کرتا تو سن کے دل مین صبر فرماتے اوس کو ناخوش نہ کرتے حضرت کو خلق عظیم
تھا جو کوئی صحبت گرامی مین بیٹھتا تو ہرگز وہان سے برخاستہ خاطر نہ ہوتا اور راست گوئی اور ایفائے
وعدہ اور بردباری آپ مین تھی اور شفقت خلایق پر کرتے تھے سوا جہاد کے کبھی کسی کو اپنے دست مبارک
سے آپ نے آزار نہین دیا اور دعوت غنی خواہ آزاد خواہ غلام سب کی قبول کرتے اور ہدیہ لوگون کا قبول
فرماتے اور بعوض اوس چیز کے مثل اُس چیز کے یا اُس سے بہتر اُسے بھیجدیتے اور اپنے اصحاب سے بہت
دوستی رکھتے دلداری فرماتے اور ہمیشہ خیر و عافیت پوچھتے اور اگر کوئی سفر کو جاتا یا بیمار ہوتا تو اُس کی عیادت
کرتے اور دعائے خیر فرماتے اور کوئی مسلمان مرجاتا تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھتے اور نماز جنازہ پڑھ
کے دعائے خیر اوس کے حق مین کرتے اور لوگون کی تعزیت و تہنیت فرماتے اور ہر حال مین خبر گیر ہمسایہ
کے ہوتے اور جب مسلمان مومن سے ملاقات ہوتی تو پہلے آپ سلام علیک کرتے اور عذر لوگون کا
سنتے اور مہمان کو دوست رکھتے اور کھلاتے اور جس وقت سوار ہوتے تو پیادہ کو ہمراہ نہ لے جاتے اور اگر سواری
ہوتی تو لیجاتے اور اگر نہ ہوتی تو اپنی طرف سے دیتے بر تقدیر اگر سواری نہ ملتی تو لوگون کو آگے سے روانہ
کر دیتے اور جو شخص حضرتؐ کی خدمت کرتا حضرت بھی اُس کی خدمت کرتے عیب نہ جانتے خواہ لونڈی
ہو خواہ غلام اور آنحضرتؐ جو کھاتے پیتے لوگون کو بھی کھلاتے اور پلاتے اور اصحاب کبار کے ساتھ اکثر
کامون مین شریک ہوتے اور جس مجلس اور جماعت مین تشریف لیجاتے جائے خالی مین بیٹھتے تمنا صدر
اور مسند کی نہین کرتے اور اُٹھتے بیٹھتے ذکر خدا کرتے اور جو لوگ بدی کرتے اُن کے ساتھ نیکی کرتے اور
غریب مسکینون پر مہربانی فرماتے اُن کو بچشم حقارت نہین دیکھتے اور دست مبارک سے اپنے کفش اور
پارچہ سیتے اور اکثر اوقات کعبے کی طرف منہ کر کے بیٹھتے اور نماز بسیار اور خطبہ اندک پڑھتے اور سینہ
مبارک سے حالت نماز مین آواز مثل جوش دیگ کے آتی اور قیام نماز مین بہت دیر کرتے ایسا
کہ پاؤن مبارک پھول جاتے اور نماز عشا کی اوّل شب کو پڑھ کے سوتے اور نصف شب کو یا زیادہ اُٹھ

کے نماز تہجد چھ سلام سے یا کم زیادہ سے ادا کرتے اور صبح کے وقت دو رکعت نماز قراءت قصر سے ادا کر کے باقی نماز فرض ساتھ جماعت کے ادا کرتے اور ہر مہینے میں روزہ دوشنبے اور پنجشنبے اور جمعے کو اور عاشورے میں اور شعبان میں روزہ رکھتے تھے اور حیا اور شرم زیادہ دوشیزگان سے تھی اور کبھی خوش طبعی بھی فرماتے تھے مگر سوائے سخن راست کے نہیں فرماتے تھے چنانچہ ایک دن ایک شخص نے آنحضرتؐ سے آ کے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کو کسی جانور پر سوار کروائیے حضرت نے فرمایا تجکو بچہ ناقہ پر سوار کرواؤں گا اُس نے کہا یا حضرت بچہ ناقہ کیونکر ہم کو سواری دے گا آپ نے فرمایا کہ شتر کو بھی بچہ ناقہ کہتے ہیں اور ایک دن ایک عورت نے آ کے رسول خدا صلعم سے کہا یا حضرتؐ شوہر میرا بیمار ہے آپ کو دیکھنا چاہتا ہے آپ نے فرمایا شوہر تیرا وہ ہے کہ اُس کی آنکھ میں سفیدی ہے اور سفیدی سے حضرت کو کنارۂ چشم مراد تھی اس عورت نے جانا کہ جو سفیدی روشنی چشم کو دور کرتی ہے وہی ہوگی تب گھر میں اپنے شوہر سے جا کے یہ بات حضرتؐ کی بیان کی اس نے یہ سن کے کہا کہ سفیدی سارے جہان کی آنکھ میں ہے اور ایک دن ایک بڑھیا نے جناب رسالتمآبؐ سے آ کے عرض کی اے حضرت میرے حق میں دعائے خیر فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجکو بہشت نصیب کرے آپ نے فرمایا کہ بڑھیا عورتیں بہشت میں نہیں جائیں گی پس بڑھیا حضرت کی یہ بات سن کے آب دیدہ ہو کے حضرتؐ کے سامنے سے چلی آئی تب آنحضرتؐ نے حاضران مجلس کو کہا کہ اس بڑھیا سے کہو کہ کوئی شخص حالت پیری میں بہشت میں نہیں جائے گا بلکہ نوجوان ہو کے بہشت میں داخل ہوں گے اور آنحضرتؐ اکثر اوقات پیراہن سبز پہنتے اور جمعے کے دن چادر سرخ اور نمازمیں ہر روز دستار سات ہاتھ کی باندھتے اور عیدین میں چودہ ہاتھ کی دستار سر مبارک پر رکھتے اور آنحضرت نے فرمایا کہ ایک رکعت نماز با دستار اور اگر نا فضیلت رکھتی ہے ستر رکعت نماز پر جو بے دستار پڑھی جاتی ہے اور آنحضرت کرتے اور چادر سے نماز پڑھتے تھے اور کبھی ایک کپڑے سے بھی نماز ادا کی ہے اور ہر شب سرمہ داہنے آنکھ میں تین بار اور بائیں آنکھ میں دو بار دیتے تھے اور کبھی حالت روزے میں بھی سرمہ آنکھ میں دیتے تھے اور تیل بھی سر میں اور داڑھی میں کبھی مالش کرتے تھے عطریات سے بہت خوش ہوتے اور بدبو سے ناخوش ہوتے اور اکثر اوقات نعلین و موزے پہنتے اور پہلے جو کام کرتے داہنی طرف سے شروع کرتے حتیٰ کہ وضو اور مسواک اور دخول مسجد اور نعلین پہننا بسم اللہ پڑھ کے داہنی طرف سے شروع کرتے اور انگوٹھی چاندی کی کبھی داہنے ہاتھ کبھی بائیں ہاتھ کی چھوٹی اُنگلی میں پہنتے نگینے پر اللہ اور محمدؐ اور رسولؐ یہ تین لفظ لکھے ہوئے تھے اور جہاد میں اکثر اوقات زرہ پہنتے اور شمشیر حمائل کرتے اور بچھونا آپ کا کھجور کے پتے کا اور چمڑے کا تھا اور

کھانے میں کچھ تکلیف اور تکلف نہ فرماتے اور شدت گرسنگی میں پتھر شکم پر باندھتے اور کلید خزائن زمین حق تعالیٰ نے آپ کو دی تھی آپ نے قبول نہ فرمائی آخرت کو اختیار کیا اور اگر اتفاقاً دینار یا درہم بسبب نہ آنے کسی سائل کے گھر میں رہتا تو اس شب کو گھر میں تشریف فرما نہ ہوتے اور روٹی مرغ کے گوشت کے ساتھ یا سرکے کے ساتھ اکثر تناول فرماتے اور دوست رکھتے اور بکری کا گوشت خربزے کے ساتھ اور مسکہ کھجور کے ساتھ کھاتے اور صرف خرما بھی تناول فرماتے اور شہد اور شیرینی سے آپ کو بہت ذوق تھا ۔

اسامی ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم

روایت ہے کہ پہلے خدیجۃ الکبریٰؓ سے حضرت نے نکاح کیا تھا وہ ہجرت کے پانچ برس آگے فوت ہوئیں اور جنت المعلیٰ میں مدفون ہوئیں بعد اس کے حضرت نے سودہ بنت زمعہ سے نکاح کیا اور جب وہ ضعیفہ ہوئیں حضرت نے چاہا کہ انکو طلاق دیویں اُنھوں نے اس بات کو سن کے نوبت اپنی عائشہؓ کو بخشی اور حضرت سے بولیں یا رسول اللہ میرے دل میں کسی چیز کی آرزو نہ رہی مگر ایک بات کی کہ حشر کے دن آپ کی ازواج مطہرات کے شامل ہوں اونھوں نے چون ۵۴ ہجری میں وفات پائی اور تیسری عائشہؓ صدیقہ بنت ابوبکر صدیقؓ سے چھ برس کے سن میں قبل ہجرت کے تین برس شہر شوال میں نکاح کیا تھا اور نو برس کی عمر میں اُن سے ہمبستر ہوئے اور جب رسولؐ خدا نے وفات کی اوس وقت عائشہ صدیقہؓ کی عمر اٹھارہ برس کی تھی اور رمضان شریف کی سترھویں تاریخ سن اٹھاون ۵۸ ہجری مدینہ منورہ میں انھوں نے انتقال کیا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں اور چوتھی حفصہؓ بنت عمر فاروق سے آنحضرت نے نکاح کیا اور آنحضرت نے اونکو ایک دفعہ طلاق رجعی دی تھی لیکن بحکم الٰہی یا حضرت عمرؓ کی شفقت سے یا بہت روزہ رکھتی تھیں اور نماز پڑھتی تھیں اس لئے اُن سے حضرتؐ نے پھر رجوع کیا ماہ شعبان سن پینتالیس ۴۵ ہجری میں وفات کیں اور پانچویں زینبؓ بنت خزیمہ سے نکاح کیا وہ بھی دو مہینے یا تین مہینے کے بعد حضرتؐ کے سامنے سن چار ہجری میں وفات پا گئیں چھٹی ام سلمہؓ بنت سہیل سے آنحضرت نے نکاح کیا تھا وہ حضرت کی پھوپی کی بیٹی تھیں بنت عاتکہ بنت عبد المطلب اور وفات پائی اُنھوں نے سن اُنسٹھ ہجری میں اور ساتویں زینبؓ بنت جحش سے حضرت نے نکاح کیا تھا وہ بھی پھوپیری بہن رسول خدا کی تھیں وہ امیمہ کی بیٹی اور امیمہ عبد المطلب کی بیٹی پہلے اُن سے زید بن حارث نے نکاح کیا تھا بعد طلاق اُس کے حضرت کے نکاح میں آئیں اور سن بیس ہجری

مین وہ فوت ہوئین آٹھوین ام حبیبہؓ بنت ابوسفیان سے آنحضرت نے نکاح کیا تھا چارسو دینار کے عوض مہر مین اور نجاشی بادشاہ حبش نے اپنی طرف سے مہر مرقومہ کو بطور ہدیے کے ادا کیا اور وہ فوت ہوئین سن چوالیس ہجری مین اور نوین جویریہؓ بنت حارث سے حضرتؐ نے نکاح کیا تھا وہ چھپن ہجری مین فوت ہوئین دسوین حضرت صفیہؓ بنت حی بن اخطب یہ ہارون کی اولاد مین سے تھین جنگ خیبر مین گرفتار ہو کر آئی تھین حضرت صلعم اون کو بعوض آزاد کے مہر مثل مقرر کر کے اپنے نکاح میں لائے تھے اور وہ سن باون ہجری مین فوت ہوئین اور گیارہوین حضرت میمونہ بنت حارث عامریہ سے حضرتؐ نے قریہ سرف مین نکاح کیا تھا اور قریہ سرف ایک گاؤن کا نام ہے نواحی مکہ مین اور اُن کی اکاون ہجری مین وفات ہوئی اور آنحضرت کی پانچ جاریہ تھین پہلی ماریہ قبطیہؓ بنت شمعون جو حاکم اسکندریہ کا تھا اُس نے حضرت کی خدمت مین بھیجا تھا ان کے بطن سے ابراہیم بن رسول اللہ پیدا ہوئے تھے اور ماریہ قبطیہ سن سولہ ہجری مین فوت ہوئین اور ریحانہ بنت زید کہ داخل جاریہ بنی نضیر یا قریضہ کی تھین وہ دسوین سال ہجری مین فوت ہوئین اور تیسری ام ایمن اور چوتھی سلمیٰ اور پانچوین برصوی یہ جامع التواریخ سے لکھا اور سب ازواج مطہرات آنحضرت کی مہر بی بی کا پانسو درم تھا مگر ام حبیبہؓ اور صفیہؓ کا مہر چارسو درم تھا اور سب ازواج مطہرات آنحضرت کی ثیبہ تھین مگر حضرت عائشہ صدیقہ دوشیزہ باکرہ تھیں اور سب ازواج آنحضرت کی بقید حیات تھین مگر خدیجۃ الکبریٰؓ اور حضرت زینبؓ یہ دونون حضرت کے روبرو فوت ہوئین اور آنحضرتؐ نے اکثرون کو نکاح مین لا کے قبل دخول کے طلاق دیئے تھے اور کسی کو بعد دخول کے اور کسی کو صرف نامہ و پیغام کے بعد قبول نہین فرمایا اور چونکہ اس کتاب کے مترجم نے نام اُن کا کتب تواریخ مین نہ پایا اس لئے مندرج نہ کیا

بیان اولاد امجاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

بروایت جمہور مورخین رسول اللہ کے دو بیٹے تھے قاسم اور عبداللہ اور لقب اُن کے طیب اور طاہر ہین اور چار بیٹیاں تھین زینبؓ اور رقیہؓ اور اُم کلثوم اور فاطمۃ الزہراؓ یہ چھ اولاد ام المومنینؓ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بطن سے ہین اور روضۃ الاحباب مین لکھا ہے کہ رسول خدا کے اور بھی بیٹے تھے کہ نام اُن کا ابراہیم تھا ماریہ قبطیہ کے بطن سے مدینہ منورہ مین پیدا ہوئے تھے بعد تولد سولہ مہینہ کے

فوت ہوئے اور بعضے کہتے ہین کہ دو مہینے کے بعد فوت ہوئے اور قاسم اور عبد اللہ قبل زمانہ اسلام کے فوت ہوئے غرض جمیع اولاد امجاد آنحضرتؐ کے روبرو وفات پائی مگر فاطمۃ الزہرا حضرتؐ کے انتقال کے چھ مہینے کے بعد فوت ہوئین کہتے ہین کہ حضرت زینب کا بیاہ ابو العاص بن ربیع سے ہوا تھا وہ خدیجۃ الکبریٰ کا بھانجا تھا اور رقیہؓ کا عتبہ بن ابی لہب سے نکاح کیا تھا اُس نے غصّے کے وقت کم فہمی کے باعث رقیہؓ کو طلاق دیدیا اور بعد اوس کے حضرت عثمان غنیؓ نے ان سے نکاح کیا اور حضرت اُمّ کلثوم کا بیاہ بھی عتیبہ بن ابی لہب سے ہوا تھا بعد فوت اُسکے حضرت عثمان غنیؓ نے حضرت اُمّ کلثوم سے بعد وفات حضرت رقیہ کے نکاح کیا اسواسطے حضرت عثمان کا لقب ذی النّورین ہے یہ دونون صاحبزادیان عثمان کے روبرو فوت ہوئین اور کہتے ہین کہ پندرہ برس پانچ مہینے یا ساڑھے چھ مہینے کی عمر مین حضرت فاطمۃ الزہرا کا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ کہ وہ اکیس برس پانچ مہینے کے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم الٰہی نکاح کر دیا واللہ اعلم بالصواب

چیرنا سینہ مبارک کا تیسری مرتبہ اور وحی لانا جبرئیل کا حضرت کے پاس

مروی ہے کہ جب وقت نبوت کا اور وحی نازل ہونے کا قریب پہونچا تنقیہ اور تقویت کے واسطے سینہ مبارک آنحضرتؐ کا تیسری مرتبہ چاک کیا گیا شرح اوس کی یہ ہے کہ ایک بار آنحضرتؐ نے ایک مہینے کے اعتکاف کی نیت کی تھی اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ بھی اس اعتکاف مین ساتھ تھین اور وہ مہینا رمضان شریف کا تھا تب آنحضرت اور خدیجۃ الکبریٰؓ غار حرا مین اعتکاف کر کے بیٹھے تھے رمضان المبارک کی کسی رات کو آنحضرت غار سے باہر نکل کر ستارون کے دیکھنے کو کھڑے ہوئے تھے کہ کس قدر رات باقی ہے اس مین آواز آئی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ آنحضرتؐ فرماتے ہین کہ مین نے گمان کیا کہ جنون کا گذر اس مقام پر ہوا ہے اُس وقت ڈرتے ہوئے غار کے اندر پہونچے اور خدیجہؓ نے کہا یہ خوشخبری ہے کیونکہ السلام علیکم نشانی امن و امان کی اور دوستی کی ہے آپ خوف نہ کیجیئے پھر ایک مرتبہ اُس غار سے باہر نکل کر دیکھا کہ جبرئیل تخت پر مانند آفتاب کے بیٹھے ہین ایک پر اون کا مشرق مین اور دوسرا پر مغرب مین پہونچا ہوا ہے پس یہ حال دیکھ کر ڈرتا ہوا غار کی طرف متوجہ ہوا جبرئیل علیہ السلام نے مجکو فرصت نہ دی اور جلدی سے آکے درمیان میرے اور درمیان اوس غار کے حائل ہوئے یہان تک کہ اون کو دیکھنے اور اُن کے کلام سننے سے مجکو محبت اور دوستی پیدا ہوئی اور جبرئیل میرے ساتھ وعدہ مغدر کرکے

گئے کہ فلانے وقت میں تم کو چاہیے کہ تنہا حاضر ہو تب میں اُس وقت تنہا حاضر ہو کے کھڑا رہا جب دیر ہوئی تب میں نے چاہا کہ گھر اپنے کو پھر جاؤں اس عرصے میں دیکھتا ہوں کہ جبرئیل اور میکائیل دونوں فرشتے آسمان کے درمیاں سے زمین پر تمام عظمت اور بزرگی کے ساتھ آئے اور میرے تئیں زمین پر لٹا دیا اور سینہ میرا چاک اور دل میرا آب زمزم سے طشت زریں میں دھو کر کوئی چیز اُس سے نکالی مجکو مطلق کچھ معلوم نہ ہوا پھر دل کو مکان پر اپنے رکھ کر سینے کو درست کیا اور میرے ہاتھ پاؤں پکڑ کر الٹا دیا جس طرح برتن سے کوئی چیز گرانے کو الٹتے ہیں بعد اس کے ایک مُہر میری پشت پر ماری یہاں تک کہ اثر ضرب اُس کا مجھ پر پہونچا اور جب عمر شریف آنحضرت کی چالیس برس پر ایک دن کی ہوئی تب اون کو نبوت ملی اور وحی نازل ہوئی غار حرا میں اور معمول آنحضرت کا یوں تھا کہ ہر سال ایک مرتبہ غار حرا میں تشریف لے جاتے اور عبادت الٰہی میں مشغول رہتے بعد ایک مہینے کے مکہ معظمہ میں تشریف لاکے پہلے سات مرتبہ طواف بیت اللہ کا کر کے مکان میں تشریف لاتے اور آنحضرت فرماتے ہیں کہ ایک دن میں غار میں عبادت الٰہی میں مشغول تھا ایک شخص نورانی چہرہ خوبصورت مجھ پر ظاہر ہوا اور کہا خوشخبری ہے تجکو اے محمدؐ میں جبرئیل ہوں اللہ تعالےٰ نے مجکو تیرے پاس بھیجا ہے کہ تجکو اللہ تعالےٰ نبی آخر الزماں اس امت کا کیا ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جب میں میدان میں جاتا تھا ایک آواز سنتا تھا کہ اے محمد اور ایک شخص نورانی کو دیکھتا تھا کہ سونے کے تخت پر آسمان وزمین کے درمیان معلق کھڑا ہے میں اُس آواز اور صورت سے ڈر کر بھاگتا تھا جب کئی دفعہ ایسا معاملہ ہوا تب ورقہ بن نوفل جو چچیرا بھائی خدیجۃ الکبریٰؓ کا تھا وہ انجیل اور توریت کے علم سے خوب واقف تھا اُس سے میں نے یہ بات کہی اُس نے کہا کہ جب وہ آواز سنو تو مت بھاگو اور کان دھر کر سنو کہ کیا کہتا ہے اور ویسا ہی میں نے کیا پھر جب آواز آئی یا محمدؐ تب میں نے کہا لبیک اُس نے کہا کہ میں جبرئیل ہوں اور تم اس اُمت کے نبی ہو اور یہ کلمہ کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پھر پڑھی الحمد للہ تا آخر سورہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا اَوَّلُ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ پہلے جو مجھپر نازل ہوا قرآن میں سے سورۂ فاتحہ ہے یہ مناجات کی تعلیم کیواسطے اور ہر نماز کے پہلے پڑھنے کے واسطے ہے اور اسی طرح جو حاجت جس وقت ہوتی آنحضرت کو اُس وقت وحی نازل ہوتی تھی اور اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ محض تعلیم اور طاقت قرات کے واسطے نازل ہوئی ہے اور کیفیت نزول اُسکی یہ

یہ ہے کہ آنحضرت کو پہلے وہ چیز کہ علامت وحی کی نازل ہوئی سوچے خواب دیکھنے لگے اور جو کچھ کہ خواب رات کو دیکھتے تھے اوسی طرح دن کو مثل صبح صادق کے ظاہر ہو جاتا بعد اوس کے آنحضرت غار حرا میں کہ متصل مکہ معظمہ کے ہے تشریف فرما کے ہوتے تھے اور چند روز کے کھانے پینے کا اسباب ہمراہ لے کر تنہا اُس مکان میں تسبیح اور تہلیل حق تعالیٰ کرتے تھے اور جب کہ اسباب کھانے پینے کا تمام ہو جاتا تب پھر دولتخانے میں تشریف لاتے اور دو ایک روز دولتخانے میں تشریف رکھتے پھر اُس غار میں تشریف لے جاتے اسی طرح دس پندرہ بیس دن تشریف رکھتے غرض ایک مہینے سے کم رہتے اور کبھی ایک مہینا بھی رہتے ایک دن خلوت کے ایام میں اس غار سے باہر تشریف لائے طہارت کے واسطے پانی کے کنارے کھڑے تھے یکایک جبرئیلؑ نے ندا کی یا محمدؐ آنحضرت نے اوپر کی طرف نگاہ کی کسی کو نہ دیکھا پھر اسی طرح سے آواز دو تین بار آئی تب آنحضرت متحیر ہو کر داہنے بائیں طرف نگاہ کرنے لگے دیکھتے کیا ہیں کہ ایک شخص نورانی چہرہ مانند آفتاب کے روشن تاج نور کا سر پر رکھا ہوا اور لباس سبز پہنے ہوئے شکل آدمی کی سی نزدیک آنحضرتؐ کے پہونچا اور کہا پڑھ اور بعضی روایت میں لکھا ہے کہ اس شخص کے ہاتھ میں ایک ٹکڑا حریر سبز کا تھا کہ اُس میں کچھ لکھا ہوا تھا آنحضرت کو دکھلایا اور کہا پڑھ آنحضرتؐ نے فرمایا میں حرف کی صورت نہیں پہچانتا ہوں اور پڑھنے والا نہیں ہوں پھر جبرئیل نے کہا پڑھ اور آنحضرت کو پکڑا اور زور سے دبایا یہاں تک کہ دبانے سے آنحضرت کو سخت تکلیف ہوئی اور پسینہ بدن مبارک میں آگیا اور اسی طرح تین مرتبہ کیا اور کہا اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ ۝ پانچ آیت تک اور اُن آیتوں کو یاد کر لیا اور بعضی روایت میں ہے کہ بعد تعلیم ان آیتوں کے جبرئیل نے پاؤں اپنا زمین پر مارا اُس سے ایک چشمہ پانی کا جاری ہوا اور آنحضرت کو طریق طہارت اور وضو استنجا کا سکھلایا اور رکعت نماز کی تعلیم کی اور سورہ فاتحہ سکھلائی کہ ہر نماز کے پہلے اُس کو پڑھا کرو اور بعد اس واقعہ کے آنحضرت ترسان و لرزان اپنے گھر پر آئے اور حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کو فرمایا کہ جلدی میرے بدن کے اوپر لحاف ڈال دو تاکہ لرزہ میرے بدن سے دفع ہو بعد موقوف ہونے لرزے کے حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ نے کیفیت پوچھی حضرت نے تمام ماجرا اُن کے آگے بیان کیا خدیجہؓ نے فرمایا کہ آپ ہرگز خوف نہ کیجئے اس واسطے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے صفات رحمت کی آپ پر ظاہر کی ہیں کیونکہ آپ مسافروں کے ساتھ سلوک اور مہمانوں کی ضیافت اور محتاجوں کے کام میں یاری اور ضعیفوں پر رحم اور اپنے اقرباؤں پر احسان کرتے ہیں اور راست گفتار اور امانتدار ہیں اور جب کوئی اس مرتبے میں خلق اللہ پر رحم کرے وہ مستحق رحمت الٰہی کا ہوتا ہے نہ لائق غضب کے

اور جو چیز خواب و بیداری مین آپ دیکھین مجھ سے بیان کیجئے اور ایک دن خدیجۃ الکبریٰؓ کے گھر مین رسول
خدا بیٹھے ہوئے تھے اس مین جبرئیل آئے تب حضرت نے خدیجہ سے کہا کہ دیکھو جو شخص ہمارے پاس آئے
تھے وہ یہ ہین تب خدیجہؓ خود آنحضرت کی بغل مین آ بیٹھین اور کہا کہ آپ کو صورت اُن کی معلوم ہوتی ہے
حضرتؐ نے فرمایا ہان ابتک موجود ہین اور مین دیکھتا ہون تب خدیجہؓ نے سر اپنا برہنہ کیا اور حضرتؐ سے
کہا کہ اب آپ دیکھتے ہین آنحضرتؐ نے فرمایا نہین تب خدیجہؓ نے فرمایا کہ وہ فرشتہ ہے آپ کو خوشخبری دینے
آیا ہے اگر دیو ہوتا تو سر برہنہ سے شرم نہ کرتا غائب نہ ہوتا پس خدیجہؓ نے اپنے چچیرے بھائی ورقہ بن نوفل
سے جو کہ دین حضرت عیسیٰؑ کا رکھتا تھا توریت اور انجیل سے خوب واقف تھا اور عبرانی زبان سے اُن کتابون
کا ترجمہ عربی زبان مین کرتا تھا پوچھا اے بھائی تم نے کسی کتاب مین نام جبرئیل کا پایا ہے اُس نے کہا
کہ تم کو اُس سے کیا کام ہے تب خدیجہؓ تمام احوال رسول خدا کا اُس سے بیان کیا اس نے کہا جبرئیل نام
ایک فرشتہ بڑا ہے وہ اللہ کی طرف سے پیغمبرون کے پاس وحی لاتے ہین ایسا کہ موسےٰ کے پاس بھی آتے
تھے اگر تم یہ سچ کہتی ہو تو وہ محمدؐ عربی نبی ہے اُن کی صفت مین نے دیکھی ہے کتابون مین وہ عرب نکلین گے
بھلا کہو تو جبرئیلؑ نے اون کو دعوت اسلام کے لئے فرمایا ہے یا نہین خدیجہ نے کہا کہ اُس نے حضرت کو
اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ سکھلایا ہے ورقہ بن نوفل نے کہا کہ اُن پر حکم دعوت اسلام کا ہوتا تو مین اوّل اسلام مین
داخل ہوتا پس ورقہ بن نوفل نے حضرت سے کہا کہ تم مت ڈرو دل مین اندیشہ مت کرو لیکن تمھاری قوم کے
لوگ مرتبہ اس نعمت کا نہین پہچانین گے اور تم کو ایذا پہونچائین گے یہان تک کہ تم کو اس شہر سے نکالینگے
خوب ہوتا کہ مین بھی اُس وقت زندہ رہتا تو تمھاری مدد دل وجان سے کرتا اور سعادت دارین حاصل کرتا پس
اُس کے چند روز بعد ورقہ بن نوفل نے رحلت کی اور آنحضرت نے اسکو خواب مین دیکھا کہ وہ جامۂ سفید
پہنے ہوئے ہے اور آنحضرت تعبیر اُس خواب کی لوگون سے بیان کی کہ یہ علامت بہشتی کی ہے اور بعد
اوس کے یہ سورہ نازل ہوا کہ یَآ اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ ترجمہ یعنی اے لحاف اوڑھنے والے کھڑے
ہو واسطے ادا کرنے مراسم نبوّت کے اور ڈرا خلق اللہ کو عذاب الٰہی سے پس خواجۂ عالم نے لحاف اپنے بدن
سے نکال ڈالا اور اپنے بستر سے اُٹھے خدیجہ نے کہا اے حضرتؐ کیون آپ سوتے نہین حضرت نے
فرمایا اے خدیجۃ الکبریٰؓ سونا میرا اب نہین ہوگا کیونکہ جبرئیل دوسری بار میرے پاس آئے اور وحی لائے
اور مجکو کہا کہ خلق اللہ کو خدا کی طرف بلاتا بت پرستی چھوڑین اور خدا کی عبادت کرین اب مین کس کو
کہون کون میرا کہنا مانے گا اور باور کرے گا خدیجہؓ نے کہا کہ پہلے مجکو ایمان کی راہ بتلاؤ مین ایمان لاؤن

تب حضرت نے خدیجہؓ کو تلقین کیا وہ اوّل ایمان لائین اور مسلمان ہوئین اور اُس وقت حضرت علی
ابن ابی طالبؓ کی عمر سات برس کی تھی تمام دن رسول خدا کے پاس رہتے تھے جب دیکھا رسول
خدا اور خدیجہؓ کو نماز پڑھتے کہنے لگے کہ آپ سب یہ کام کیا کرتے ہین کس کو پوجتے ہین پیغمبر خدا نے کہا
کہ خدائے عزوجل کو ہم پوجتے ہین حضرت علیؓ نے کہا کونسا خدا ہے تمھارا حضرت نے فرمایا خدا میرا
وہ ہے کہ جس کے دست قدرت مین تمام زمین و آسمان اور سارا جہان ہے اور اُس نے مجکو جملہ
خلائق پر پیغمبر کیا تا کہ لوگون کو ایمان کی راہ بتلاؤن اور ہدایت کرون تم بھی اُس راہ پر آؤ باپ دادا کی
راہ چھوڑ دو اُنھون نے کہا مین بے اجازت اپنے باپ کے کوئی کام آپ سے نہین کرتا ہون مین اپنے
باپ سے پوچھون تب حضرت نے اُن کو کہا کہ خبردار یہ بات سوا چچا ابوطالب کے اور کوئی سننے نہ پائے
تب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ خدیجہؓ کے گھر سے نکل آئے اور اپنے دل مین سوچا کہ جسکو حق تعالیٰ ایمان
بخشے اور راہ نجات کی دیوے وہ کیون راہ دین اسلام سے پھرے اور اپنے باپ سے صلاح پوچھے
پس یہ سمجھ کر وہین سے پھرے اور رسول خدا کے پاس آ کے ایمان لائے اور نماز پڑھی پس جب خدیجہؓ
اور حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ دین اسلام سے مشرف ہوئے تو رسولؐ خدا تمام رات آرام نہین فرماتے
کہ یہ راز اور کسی پر ظاہر نہ ہوا ایک دن خاطر مبارک مین یون گذرا کہ ابوبکرؓ مرد معتمد اور بزرگ اور عقلمند
ہین اور مجھ سے دوستی رکھتے ہین اُن سے جا کے یہ راز کہون اور صلاح کرون دیکھون وہ کیا بولتے
ہین تب فجر کو ان کے پاس جانے کا قصد کیا ابوبکر صدیق بھی مرضی الٰہی سے اُسی شب کمال مین
متردد ہو رہے تھے کہ بُت پرستی جو ہم اور ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہین اس مین کچھ فائدہ مقصود
نہین دیکھتے ہین کیونکہ بتون سے نہ کچھ خیر ہے نہ کچھ شر کاش کے اگر کوئی ہوتا اور راہ ہدایت کی بتاتا تو
اچھا ہوتا کہ مین اس آفت سے بچتا اور دل مین یون گذرا کہ محمدؐ امین برادر زادہ ابوطالب وہ مرد
عاقل و دانا ہین ہم سے اُن سے جانی محبت ہے وہ بت پرستی نہین کرتے ہین صبح کو اُن کے پاس
جایا چاہیے کہ ہم کو راہ خدا بتاوین اور ہدایت کرین تب صبح کو نیند سے اُٹھ کے عزم کیا کہ پیغمبر خدا
کے پاس جاوین اور رسول خدا نے بھی عزم کیا کہ ابوبکر صدیقؓ کے پاس جاوین اور اپنا راز بیان کرین
اتفاقاً راہ مین دونون حضرات کی بایکدیگر ملاقات ہوئی اور خواجہ عالمؐ نے ابوبکر صدیق سے فرمایا مین آپ
کے پاس آتا تھا کہ کچھ مشورت آپ سے کرون اور ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا حضرت سے کہ مین بھی آپ
کے پاس آتا تھا کہ آپ کی خدمت سے مشرف ہون کچھ راہ دین کی آپ سے پوچھون تب رسولؐ خدا نے

فرمایا کہ کہو کیا بات ہے حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ آپ فرماوین اوّل کیا بات ہے تب پیغمبر خدا نے کیفیت نزول جبرئیل کی اور وحی لانا اُن کا خدا کے پاس سے اور حقیقت خواب کی سب ابوبکر صدیقؓ سے بیان کی ابوبکر صدیقؓ نے حضرت سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر رحم کیا کہ آپ کو پیغمبر کر کے ہمارے بیچ مین بھیجا ہے اے پیغمبر خدا مجکو ایمان کی راہ بتایئے تب پیغمبر خدا نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو راہ بتائی ایمان سے وہ مشرف ہوئے وضو کیا اور نماز پڑھی حدیث مین آیا ہے رسول خدا نے فرمایا کہ جس کو مین ایمان کی بات کہتا تھا وہ انکار کرتا تھا اِلّا ابوبکر صدیقؓ اور مروی ہے کہ پہلے عورتون مین سے خدیجۃ الکبریٰؓ ایمان لائی تھین اور لڑکون مین سے حضرت علیؓ بن ابی طالب ایمان لائے تھے اور غلامون مین سے پہلے حضرت بلال حبشیؓ ایمان لائے تھے اور آزاد کئے ہوئے غلامون سے زیدؓ بن حارث ایمان لائے تھے اور یہ بہت بڑا مرتبہ سعادتمندی کا ہے کیونکہ یہ مرتبہ اور کسی اصحابون کو میسر نہ ہوا اور بعد اوس کے حضرت عثمانؓ غنی اور حضرات طلحہؓ اور زبیرؓ اور عبدالرحمنؓ بن عوف اور سعدؓ ابن ابی وقاص اور ابی عبیدہؓ بن الجراح اور عبد اللہ بن مسعود اور سعید بن زید رضی اللہ عنہم اجمعین ایمان لائے ایسا کہ انتالیسؓ آدمی ایمان لائے تھے لیکن دین اپنا پوشیدہ رکھتے اور نماز مسجد مین پڑھتے تھے اور ایک دن کوہ حرا مین حضرت نے ابوطالب کی دعوت کی اُنھون نے کہا کہ مین اپنے باپ دادا کا دین نہ چھوڑون گا لیکن تم کو جو خدا نے فرمایا ہے اس مین تم قائم رہو مین تمھارا پشت پناہ ہون کوئی تم کو ایذا نہ دے سکیگا اور ابوجہل کو جب خبر اسلام کی پہونچی وہ مردود کہنے لگا کہ مین اگر ایسا جانتا کہ لوگ محمد پر ایمان لاوین گے تو مین اُس کا سر پتھر سے کچلتا اور اگر محمدؐ مسجد مین سوا ہبل کے اور کسی کو سجدہ کرے گا تو سر اوس کا پتھر سے مین ایسا کچلون گا کہ مغز اوس کا نکل پڑے گا خبر مین آیا ہے کہ کعبے کے بیچ مین کافرون نے تین سو ساٹھ بُت رکھے تھے سب سے بڑا بت ہُبل تھا اور لات و منات دوسری جگہ مین تھے اور اہل مکہ نے جب اسلام کی بات سُنی بہت ظلم اور بے ادبی آنحضرت سے کی اور اصحابون کو بہت ستایا اور حضرت رسالتمآب کو بہت ایذا دی یہانتک کہ آنحضرت کو مع اہلبیت درمیان شعب کے محاصرہ کیا اور محاصرے مین تین برس رہے پھر محاصرہ کفار سے باہر تشریف لائے اور ایک دن آنحضرت مسجد مین مشغول تھے کہ عقبہ بن ابی معیط نے حضرت کے گلوے مبارک پر کپڑا باندھا اور کھینچنے لگا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آکر چھڑایا اور ایک دن پیغمبر خدا بیٹھے تھے کہ ابوجہل لعین نے

آکے مٹی کی ٹوکری سر مبارک پر ڈال دی اور حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ مین نے ایک روز
رسول خدا سے پوچھا یا رسول اللہ کوئی دن جنگ احد سے تکلیف زیادہ ہوئی ہے کہ آپ کے دشمنون
نے دندان مبارک آپ کا شہید کیا تھا آنحضرت نے فرمایا کہ ایک دن مین جماعت کافرون کو
ہدایت کرتا تھا میری تصدیق نہ کرکے مجکو کسی انواع کی ایذادی اور ظلم کیا یہان تک کہ پانون کے
تلوے تک میرے خون سے تر ہوئے اس حالت مین مین نے درگاہ باری مین عرض کی جناب
باری سے ایک فرشتہ جو پہاڑون پر موکل ہے اوس نے مجکو آکر سلام کیا کہ آزردگی تمھاری موجب
ملال سب ملائکہ کا ہے آپ اگر مجکو حکم دیوین تو مین دونون پہاڑون کو جو گرد مکے کے ہین ملادون اور
تمام زمین مکے کی اُٹھالے جاؤن کہ نام و نشان اس کا نہ رہے سوا اس کے اور جو حکم ہو بجالاؤن تب
مین نے کہا کہ اللہ تعالے نے مجھے رحمت واسطے عالمیان کے بھیجا ہے نہ واسطے ہلاک کرنے قوم
کے چنانچہ حقتعالی نے فرمایا ہے وَمَآ اَرسَلنٰكَ اِلَّا رَحمَةً لِّلعٰلَمِينَ ؕ ترجمہ نہین بھیجا ہم نے تم
کو اے محمدؐ مگر رحمت واسطے عالمیان کے مروی ہے کہ جب ترقی اسلام کی مکے کے کافرون نے
دیکھی عتبہ بن ربیعہ کو رسول خدا کے پاس بھیجا عتبہ نے حضرتؐ سے آکے عرض کی اے میرے
بھتیجے محمدؐ تو حسب و نسب مین سب سے عالی درجہ رکھتا ہے باوجود اس کے تو نے ایسا کام اختیار
کیا ہے کہ اس سے اپنے مان باپ کا کفر لازم آتا ہے اور آباؤ اجداد پر طعنہ ہوتا ہے اور لوگ
کہتے ہین کہ ایک کاہن قریش مین ظاہر ہوتا ہے اور ہم کو لوگ طعن کرتے ہین اگر بسبب شہوت کے
آپ یہ باتین کہتے ہین تو جس عورت کی آپ کو قریش مین سے خواہش ہو اس کے ساتھ نکاح کردون
اور اگر آپ کو مال لینا غرض ہے تو اتنا مال دون آپ کو کہ آپ تونگر ہوجائین اور آپ کو حاجت مال
کی نہ ہو اور اگر حاکمی چاہتے ہو تو ملک دون اور اگر خلل دماغ ہو تو طبیب حاذق مقرر کردون تب
آنحضرت نے فرمایا بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ ؕ حٰمٓ تَنزِيلٌ مِّنَ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ ؕ كِتٰبٌ فُصِّلَت
اٰيٰتُهٗ قُراٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَومٍ يَّعلَمُونَ ؕ ترجمہ اتاری ہوئی بخشنے والے مہربان کی طرف سے کتاب
کہ جدا جدا کی گئین آیتین اس کی قرآن عربی ہے واسطے اوس قوم کے کہ جانتے ہین پھر حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی قولہ تعالے فَاِن اَعرَضُوا فَقُل اَنذَرتُكُم صٰعِقَةً مِّثلَ
صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُودَ ؕ ترجمہ پس اگر وے منہ پھیرین پس کہہ تو مین نے خبر سنادی تم کو عذاب آسمان
سے مانند عذاب عاد کے اور ثمود کے تب عتبہ نے کہا کہ آپ کو سوا اس کے اور کچھ یاد نہین آتا ہے ناچار

ہوکر عتبہ نے اپنی قوم سے کہا کہ مین نے ایک ایسا بڑا کلام محمد سے سُنا ہے کہ کبھی کسی سے نہین سنا اب صلاح یہ ہے کہ تم ان کو ایذا دینے مین کوشش نہ کرو اُن کو اپنے حال پر چھوڑ دو اگر اُن سے لڑنا چاہتے ہو تو بیفائدہ ہے کیونکہ اگر تم اُن پر غالب ہوگئے تو کوئی چیز تمھارے ہاتھ نہ آوے گی اور اگر وہ تم پر غالب ہوا تو جو ملک تمھارا ہے سوا اُس کا ہوگا پس عتبہ سے یہ سن کر مشرکون نے کہا شاید تجکو اُس نے جادو کیا ہے کہ تو اوس کی طرفداری کرتا ہے عتبہ نے کہا کہ جو میری عقل مین آیا سو مین نے تم کو سنا دیا آگے تم مختار ہو عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ قریش کے حق مین کبھی رسول خدا نے بددعا نہین کی مگر ایک دن قریب مکہ معظمہ کے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے ابوجہل لعین نے نجاست کی ٹوکری عتبہ بن ابی معیط کے ہاتھ سے حضرت رسول خدا کے مونڈھے مبارک پر بحالت سجدے مین ڈلوادی بعد فراغت نماز کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان ملعون کے حق مین دعائے بد فرمائی ابن مسعود قسم کھاکے کہتے ہین کہ مین نے اُن کفارون کو دیکھا بدر کی لڑائی مین بدحالت مین موئے لوگ اُن کو زمین سے کھینچ کر کوئین مین ڈالتے تھے روایت مین آیا ہے کہ جس وقت اُنیس صحابہ مشرف بہ اسلام ہوئے تب حضرت ابوبکر صدیق رض نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے التماس کیا کہ یا رسول اللہ کیون ہم اب اسلام کو چھپاوین بہتر ہے کہ باعلان عبادت اور دعوت اسلام کی کرین تب رسالتمآب حضرت ابوبکر صدیق رض کے کہنے سے مسجد الحرام مین جا بیٹھے اور ابوبکر صدیق رض نے کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا تب عتبہ وغیرہ مشرکون نے حضرت ابوبکر کے بازوے مبارک پر سخت ضرب پہونچائی کہ اُس سے بیہوش ہوگئے اور بنی تیم آکر وہان سے اُٹھا کر گھر مین لائے اور ساری رات وہ بیقرار رہے جب تھوڑا سا ہوش ہوا تب رسول خدا کے پاس تشریف لائے رسول خدا نے پوچھا اے ابوبکر رض تم نے بہت رنج و محنت اُٹھائی انھون نے عرض کی یا رسول اللہ جو برضائے خدا اور رسول مقبول مجھپر گذرے مین اُس سے ناراض نہین ہون بلکہ راضی و صابر ہون اور راحت عقبیٰ جانتا ہون مگر عتبہ سے مجکو درد و رنج بہت پہونچا تمام اعضا مین میرے درد آگیا سب دشمن دین کے ہنستے ہین تب آنحضرت نے دست مبارک اپنا حضرت ابوبکر رض کے تمام اعضا پر پھیرا اُسی وقت درد اور صدمے سے صحت پائی جناب رسالتمآب کی نبوت کے پانچوین برس عمر فاروق رض بن خطاب ایمان لائے اور اُن کے سبب اسلام مین تقویت اور عزت زیادہ ہوئی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رض قوت اور شجاعت مین اور جوانمردی اور حشمت مین عرب کے درمیان مشہور و معروف تھے اور تمام عرب اون سے ڈرتے تھے جب حضرت امیر حمزہ رض ایمان لائے تب ابوجہل نے ولید بن مغیرہ اور ابوسفیان اور ابولہب

اور حضرت عمرؓ کے باپ وغیرہ سرداران قریش کو بلا کر کہا کہ اے قریش کے سردارو امیر حمزہؓ محمدؐ پر ایمان لاکے کیا کیا بیہودہ باتین مزخرفات کرتا ہے ایسی کبھی کسی نے نہین کین اور نہ کسی نے سنی تب ابولہب نے کہا اے ابوالحکم میری بات سنو اوّل محمدؐ کا سر کاٹ لو بعدہٗ اُن کے یارون کا تدارک ہوگا ابوجہل نے یہ بات سن کے کہا کہ قسم ہے مجکو لات اور عزّیٰ کی جو کوئی محمدؐ کا سر کاٹ لادے گا مین اوس کو ایک شتر کا بوجھ سونے اور چاندی کا اور دس غلام اور لونڈی اوس کو دون گا عمر بن خطاب نے کہا کہ یہ کام میرا ہے ولید بن مغیرہ نے کہا محمدؐ کی تائید مین سب بنی ہاشم ہین کیونکر یہ کام ہوگا تب عمر بن خطاب نے لات و عزّیٰ کی قسم کھا کر کہا اگر بنی ہاشم اُن کی تائید مین آدین تو اُنکو جیتا نہ چھوڑون گا یہ کہکر تیغ حمائل کر کے چلے اتفاقًا اثنائے راہ مین ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی اس نے پوچھا اے عمرؓ کہان جاتے ہو کہا محمدؐ کا سر کاٹ لانے کو جاتا ہون اعرابی نے کہا اے عمرؓ حمزہؓ کے ہاتھ سے تو کیونکر خلاصی پاویگا وہ محمدؐ کے ساتھ ہے عمرؓ بولے اگر وہ محمدؐ کی تائید مین ہے تو اس کا بھی سر کاٹون گا پھر اعرابی بولا اے عمرؓ کل کی خبر تو رکھتا ہے بولا نہین کہا کہ تیری بہن فاطمہ اپنے خاوند زید کے ساتھ محمدؐ پر ایمان لائی ہے اور تیرا داماد سعید وہ بھی ایمان لایا ہے حضرت عمرؓ نے کہا اسلامیت ان کی کیونکر معلوم ہوگی کہا اگر کھانے کے وقت اپنے ساتھ بلاؤ گے تو نہ آوین گے اسمین معلوم ہو جاوے گا کہ ایمان لائے ہین پس حضرت عمرؓ یہ بات سن کے اپنی بہن کی طرف چلے راہ مین پھر ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی اس نے کہا اے عمر تو کہان جاتا ہے بولے محمدؐ کا سر لانے کو اعرابی بولا بھلا ایک بات تو سن کہ یہ جو تیرے سامنے بکری ہے تو اس کو پکڑ تب معلوم ہوگی تیری شجاعت پس حضرت عمرؓ بکری کے پیچھے اس قدر دوڑے کہ تمام بدن مین پسینہ آگیا عاجز ہو گئے بکری نہ پکڑ سکے بہت شرمندہ ہوئے تب اعرابی نے کہا اے عمرؓ بکری کو تو نہ پکڑ سکا اور وہ محمدؐ شیر خدا ہے اُنکو تو پکڑے گا پس عمر وہان سے خجالت پاکے غصہ ہوکر اپنی بہن کی طرف چلے اور وہان جاکر یہ کہا کہ اے بہن مجکو بہت بھوک لگی ہے کچھ کھانے کو لاؤ تب اون کی بہن نے جلدی سے کھانا تیار کر کے اُن کو لا دیا اور عمرؓ نے کھانے کے وقت اپنی بہن کو دسترخوان پر بلایا اُس نے اُن کے ساتھ کھانے مین انکار کیا تب عمرؓ نے جانا کہ یہ مسلمان ہوئی پس اُس وقت غصے مین آکر بال اپنے بہن کے پکڑ کر چاہا کہ سر تن سے جدا کرین تب زیدؓ نے جو اُن کے شوہر تھے عمرؓ کے ہاتھ سے چھڑایا اور کچھ حیلہ کر کے غصہ اُن کا فرو کیا اور کھانا کھلا دیا یہان تک کہ جب رات ہوئی حضرت عمرؓ سو گئے اور اُن کی بہن سورہ طٰہٰ پڑھنے لگین جب اس آیت پر پہونچین قولہٗ تعالےٰ

لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی ؁ ترجمہ اللہ کے واسطے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں اور زمین کے ہے اور جو دونوں کے بیچ مین اور جو تحت الثریٰ مین ہے جب اس آیت کا مطلب عمرؓ کے کان مین پہونچا دل عمرؓ کا اسلام کی طرف مائل ہوا تب بچھونے سے اُٹھکر اپنی بہن فاطمہ کے پاس گئے اور کہا کہ کیا پڑھتی ہے بولی کلام اللہ جو محمدؐ پر نازل ہوا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ عمرؓ کے ڈر کے مارے اُس کاغذ کو جس پر کلام اللہ لکھا تھا تنور کے اندر ڈالدیا مگر خدا کے فضل سے نہ جلا عمرؓ نے کہا لاؤ اُس کاغذ کو مین بھی پڑھون تب فاطمہؓ نے کہا قولہ تعالےٰ اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ ترجمہ جو کوئی مشرک ہے وہ نجس ہے اور ناپاک اگر کلام اللہ تو پڑھا چاہتا ہے تو پاک صاف ہو کر باطہارت پڑھ کیونکہ اسکو چھونا بغیر پاکی کے درست نہین تب عمرؓ اُس وقت پاک صاف ہوکر باطہارت ہاتھ مین اس سورہ کو لے کر پڑھنے لگے اور اوس کے معانی دریافت کرکے رونے لگے اور اسلام کی طرف خواہش ہوئی پھر سورہے جب فجر ہوئی ابوجہل وغیرہ مشرکون کی بات یاد پڑی تب تلوار حمائل کرکے بارادہ کار موعود کے روانہ ہوئے پھر اثنائے راہ مین ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی اعرابی بولا اے عمرؓ تو کہان جاتا ہے کہا محمدؐ کا سر لانے کو بولا محمدؐ کہان ہے تو جانتا ہے وہ امیر حمزہ کے پاس ہے پھر وہان سے امیر حمزہ کی گھر کی طرف متوجہ ہوئے اُس وقت اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو رسولؐ خدا کے پاس بھیجا اور فرمایا اے جبرئیل رسول مقبول کو جاکے کہو عمرؓ تمھاری طرف آتا ہے تم اُس سے مت ڈرو اُس کو اسلام کی دعوت کرو جب وہ تمھارے پاس آوے نبوت کی قوت سے اُس کا پنجہ سخت پکڑو جب تک کہ ایمان نہ لاوے اور رسولؐ خدا کے پاس اُس وقت اُنتالیس آدمی تھے عمرؓ امیر حمزہؓ کے دروازے پر آئے اور دستک دی رسول خدا نے پوچھا تم کون ہو کہا مین عمر بیٹا خطاب کا ہون بمجرد استماع رسول خدا نے آکے دروازہ کھولدیا جب عمر نے سر اپنا دروازے کے بھیتر رکھا حسب تعلیم جبرئیل کے رسولؐ خدا نے نبوت قوت سے اُس وقت حضرت عمرؓ کا پنجہ پکڑ کے ہلایا تکبیر پڑھ کے دعوت اسلام کی کی عمر رضی اللہ عنہ اُس وقت ایمان لائے اور کہا یا رسول اللہ لعنت خدا کی اُس پر ہے جو درپے ایذا آپ کے رہے پس رسولؐ خدا نے کلمۂ شہادت عمرؓ کو تلقین کیا عمرؓ دین اسلام سے مشرف ہوئے اُس وقت رب جلیل کی جناب سے جبرئیل یہ آیت لائے یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ؁ ترجمہ کہا حق تعالیٰ نے اے محمدؐ کفایت ہے تجھ کو اللہ اور اُن کو جتنے تجھ پر ایمان لائے کہتے ہین کہ

جب عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے اوس وقت عالم سفلی سے عالم ملکوت تک خوشی حاصل ہوئی اور
نبی کریمؐ نے فرمایا اے عمرؓ تو جس جگہ کی خواہش کرے گا غالب ہوگا عمرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ
دعوت اسلام کی سب پر کیا چاہیے اور اصحابون کو فرمایئے کہ کوچہ و بازار مین جا کے دعوت اسلام
کی کرین اگر اس مین کوئی بات ناشایستہ کہے اُس کو پکڑ لاوین اور مین سب قریشون کو دعوت اسلام
کی کرتا ہون یہ سب کو کہہ کر خود نے ابوجہل کو کہا اے معشر قریش مین اسلام مین داخل ہوا حلقۂ
محمدی مین پہونچا اب اگر کوئی ایذا دینے مین محمد کے کھڑا ہوگا تو اوس کو مین زندہ نہ چھوڑون گا اے ابو
جہل دین محمدی حق ہے اور دین تم سب کا باطل بت پرستی جھوٹھ ہے تب خطاب نے کہا اے
بیٹا تو دیوانہ ہوا ہے کہ محمدؐ کے جادو نے تجھ پر اثر کیا کہ ہمارے معبودون کی تکذیب کرتا ہے اب تجکو
مارڈالون گا عمرؓ نے کہا اے باپ کفر کا کلام چھوڑو خدا اور رسول پر ایمان لاؤ مسلمان ہو خطاب نے
ان باتون سے طیش مین آ کر کہا کہ اے عمرؓ تو بیہودہ باتین جو کرتا ہے آج تیری ہی شامت آئی ہے
موت قریب ہے کہ ایسی باتین کرتا ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شمشیر میان سے نکالی
یہ دیکھ کر ابوجہل بھاگا اور خطاب چاہتا تھا کہ بھاگے حضرت عمرؓ نے وہین کام اُس کا ایک وار
مین تمام کیا اپنے باپ کا سر کاٹ لیا جب یہ خبر لوگون مین پہونچی تب حضرت عمرؓ کے رعب سے
مکے کے گرد و نواح مین اور ملکون مین اور جا بجا کفارون مین زلزلہ پڑ گیا اور مسلمان سب مانند بہشتیون
کے خوش حال رہے جس دن یہ واقعہ ہوا اُس روز طائف اور مکے مین کوئی باقی نہ رہا کہ دعوت
اس تک نہ پہونچی ہو نماز اور اذان جا بجا آشکارا ہوئی جماعت ہونے لگی اور حضرت عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ بھی ایمان لائے مسلمان ہوئے روایت مین آیا ہے بعد نبوت آنحضرت نے دس برس
دعوت اسلام کی اپنی قوم مین کی جب دیکھا وہ اسلام قبول نہین کرتے تب آنحضرت ناامید ہو کر واسطے
ہدایت قوم غیر کے مشغول ہوئے اور طائف کی طرف تشریف لے گئے وہان جا کے راہ خدا کی
ہدایت کرنے لگے وہان کے سردار تین آدمی تھے کوئی ایمان نہ لائے اور حضرت رسالت پناہ کے
ساتھ بدسلوکی کی اپنے شہر سے نکال دیا پس آنحضرتؐ بازار عکاظہ مین تشریف لائے اور اثنائے
راہ مین مقام نخلہ مین منزل کی جب رات ہوئی اپنے یارون کو لے کے نماز مین مشغول ہوئے قرأت
جہر سے پڑھنے لگے اس عرصے مین نو شخص قوم جن نے شہر نصیبین سے کہ وہ فرقہ نہو شیصان سے کہ
عمدہ ترین قبائل جنون مین سے ہین رسول خدا کے پاس اُس جگہ مین گذر کیا اور سیر کرتا اُن جنون

کا اس واسطے تھا کہ جب رسالتمآب دنیا مین آئے تب جنون کا آسمان پر جانا موقوف ہوا جب اوپر
جانے کا قصد کرتے آسمان سے شعلۂ آتش اُن پر گرنا شروع ہوتا اس واسطے سب جنون نے اکھٹے
ہوکر یہ صلاح کی کہ دیکھو تلاش کرو مشرق سے مغرب تک دنیا مین کون شخص پیدا ہوا ہے کہ اس کے
سبب سے ہم سب کا آسمان پر جانا موقوف ہوا تاکہ اُس کا تدارک ہم بخوبی کرین اس واسطے جنات
سب تہامہ کی طرف چلے اتنے مین مقام نخلہ مین پہونچ کے قرآن شریف کا حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کی زبان مبارک سے پڑھنا سُن کے یقین کامل ہوا کہ کلام الٰہی یہی ہے اور یہی
سبب ہے ہم سب کے آسمان پر نہ جانے کا تاکہ کوئی اس کلام کو چرا کر نہ لیجاوے اور بے محل نہ
پہونچاوے بعد اس کے قراءت تمام قرآن کی سُن کے جنات حضرت پر اور قرآن مجید پر ایمان لائے
تب حضرت نے حکم کیا تم سب اپنی قوم کو جا کے اس کی خبر کرو تب اُنھون نے اپنی قوم جنات کو
جا کے اُس کی خبر کی تب جنون مین سے وہ جن کہ نام اُن کا زوبعہ اور عمودہ جو اُن کے سردار تھے
اور ساتھ اُن کے نو نے جنات شہر نصیبین سے اور شہر نینوان سے گروہ گروہ روانہ ہوئے رسول
خدا کے دیکھنے کو اور قرآن شریف سننے کے لئے اس مین رسول خدا سے سابق جنون نے آکے عرض
کیا کہ جناب آپ کو دیکھنے کے لئے کلام الٰہی سننے کے لئے سب منتظر فرمان واجب الاذعان ہین
جس وقت اور جس مکان مین حکم ہو تو وے سب حاضر ہون تب جناب رسالتمآب نے فرمایا کہ شہر
کے باہر شب کے وقت شعب الجون کی نواحی مین کہ متصل مکۂ معظمہ کے ہے جمع ہون تا کہ اہل شہر
کو ڈر اور ہیبت نہ ہو تب رسول خدا بعد نماز عشا کے عبداللہ بن مسعودؓ کو ہمراہ لے کر وہان جا کر دیکھتے
ہین کہ تمام جنات نے مارے شوق کے حضرت کے دیکھنے کو ہجوم کیا ہے پس عبداللہ بن مسعود کو
باہر شعب الجون کے کھڑے ہونے کو فرمایا اور ایک دائرہ ہر طرف عبداللہ بن مسعود کے کھینچ کے آنحضرت
نے فرمایا خبردار اس دائرے سے باہر مت جائیو شاید جنات تم کو تکلیف دیوین پس عبداللہ بن مسعود
اس دائرے کے اندر رہے اور دیکھتے تھے کہ تمام جنات کی شکل مثل وحوش کے مختلف ہے ان مین کسی
کی شکل مثل گدھے کے اور کسی کی شکل مثل گروہ جٹ کے جو متصل بصرہ کے ہین اور کسی کا سر اور
پاؤن ننگا ستر عورت ایک کپڑے سفید سے چھپا اور بدن کا رنگ سیاہ اور بعضے اون کے اور دوسری
شکل پر ہین وے سب رسول خدا پر ہجوم لا کر صبح تک حاضر رہے اور نبیؐ صاحب تمام رات اُن کی
تعلیم وتلقین روزہ نماز طہارت وغیرہ احکام مین مشغول رہے اور جنون نے حضرت سے عرض کی کہ

یا حضرت ہم سب کو بطور تبرک کے کچھ توشہ عنایت ہو حضرت نے فرمایا کہ توشہ تم سبھون کو ہم نے ایسا دیا کہ نسل بعد نسل کے ہمیشہ کام آوے گا اونھون نے کہا اے حضرت وہ کیا چیز ہے فرمایا کہ جس جگہ ہڈی یا مینگنی اونٹ یا بکری کی یا گوبر گائے بھینس کا گرا ہوا پاؤ گے وہی تمھارا توشہ ہے اور اب جو چیز تم سب کھانے ہو اُس سے بہتر شیرینی اور لذت اس مین ملے گی اور یہ لذت میری دعا سے ہے اور بعضی روایت مین کوئلہ بھی آیا ہے پھر جنات نے عرض کی یا رسول اللہ تمام آدمی اون چیزون پر نجاست گراتے ہین اور اوس کو خراب کرتے ہین حضرت نے فرمایا مین لوگون کو منع کرونگا کہ ان چیزون پر نجاست نہ ڈالین اور خراب نہ کرین اور بھی سنئے استنجا کرنا ہڈی اور خشک گوبر سے اور مینگنی سے اور کوئلے سے حضرتؐ نے منع فرمایا اور اُسی ایام مین جنون نے آپس مین ایک دوسرے کا خون کر ڈالا آنحضرت نے مطابق حکم الٰہی کے انصاف کیا اور اُس مین سب راضی ہو کر اپنے وطن کو چلے گئے پھر اسی طرح جنات دوسری مرتبہ کوہ حرا مین جمع ہوئے سب جزائر مین سے آئے تھے اور اوس وقت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تنہا تشریف فرما ہوئے اور تمام رات وہان رہے صبح کے وقت صحابہ رض نے آگ کی نشانی اور دوسرے اسباب جو جن چھوڑ گئے تھے پائے اور یہ سب صحیح مسلم سے فقیر نے لکھا ہے

بیانِ معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کا

روایت مین آیا ہے کہ رسول خدا کی عمر جب پچاس برس اور تین مہینے کو پہونچی تب آن حضرتؐ کو معراج ہوئی اور شب معراج مین چوتھی مرتبہ آنحضرت کا سینہ مبارک چاک کیا تا کہ دل مبارک مین قوت آجاوے واسطے سیر کرنے عالم ملکوت اور دیکھنے تجلیات الٰہی کے اور ستائیسوین تاریخ رجب مین درگاہ الٰہی سے جبرئیل کو حکم ہوا کہ رضوان کو کہو کہ بہشت کی آرایش و حورون اور غلمانون کو کہو کہ وے اپنے تئین زیب و زینت سے آراستہ کرین اور ملائکہ کو کہو قبرون مین عذاب کرنے والے ہین آج کی شب عذاب قبر سے ہاتھ اُٹھا دین اور مالک کو کہو کہ دوزخ کی آگ بجھا دے پس جبرئیل نے حکم پروردگار کا رضوان کو اور غلمانون اور حورون کو اور ملائکہ عذاب کو اور مالک کو پہونچایا اور رسولؐ خدا نے فرمایا کہ مین درمیان حطیم کے سو رہا تھا کہ جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام نے آ کے مجکو اُٹھایا اور سینے سے ناف تک چیر کر دل میرا نکالا اور ایک سونے کے طشت مین آب زمزم سے اُس کو دھو کے

ایمان اور حکمت سے بھرا پھر اسکو اسی مقام پر رکھ دیا اور روایت ہے کہ جبرئیل کو جناب باری سے حکم ہوا
کہ اے جبرئیل مرغزار بہشت سے براق اور ستر ہزار فرشتے لے کر مکہ مین جاؤ اور میرے حبیب قریشی کو میری
درگاہ معالی مین پہونچاؤ جبرئیل بموجب ارشاد جناب باری کے براق اور ستر ہزار فرشتے لے کر حضرت
اُمّ ہانی رضؓ کے گھر مین خواہر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تھین پہونچے رسول خدا فرماتے ہین کہ اس شب کو
اُمّ ہانیؓ کے گھر مین بعد نماز عشا کے سو رہا تھا کہ جبرئیل نے آکے مجکو نیند سے اٹھایا مین نے دیکھا کہ
جبرئیل اور میکائیل دونون میرے سرہانے بیٹھے ہین اور مجکو کہا کہ اے حبیب مقبولؐ اُٹھو آج کی
شب آپ کی معراج ہے تب مین اُٹھا تو آب زمزم کے کوئین کے پاس لے جاکے مجکو آب زمزم سے
وضو کروایا اور دو رکعت نماز پڑھوا کر مسجد کے دروازے پر لائے تو وہان ایک براق کھڑا ہوا مین نے دیکھا
ایسا کہ گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا اور منہ اُس کا مانند آدمی کے تھا اور چوتڑ اس کے مانند گھوڑے کے اور
پانوٴن اُس کے مانند شتر کے اور سینہ اُس کا مانند شیر کے اور دونون پر اُس کے مانند پرندون کے اور
زین اور لگام اس کی یاقوت اور مروارید سے مرصع جڑاؤ تھی پس سوار ہونے مین مین نے ذرا تامل کیا اُسی
وقت حکم الٰہی پہونچا اے جبرئیل میرے حبیب سے پوچھو کہ توقف کرنے کا کیا سبب ہے تب رسول خدا نے
فرمایا اے جبرئیل آج مجکو حق تعالیٰ نے سرفراز کیا اور میری سواری کو براق بھیجا لیکن مین اس اندیشے
مین ہون کہ قیامت کے دن میری امت کے لوگ ننگے بھوکے پیاسے گناہون کے بوجھ گردن پر رکھے
ہوئے قبرون سے باہر نکلین گے اور پچاس ہزار برس کی راہ قیامت کی آگے رکھی ہے اور تیس ہزار
برس کی راہ پل صراط کی دوزخ پر کھینچی ہے کیونکر طے کر کے منزل مقصود مین پہونچین گے جناب باری
سے حکم آیا حبیبؐ میرے کچھ غم نہ کیجیے جس طرح مین نے آج تمھارے لئے براق بھیجا ہے اسی طرح تمھاری
امت کے واسطے بھیجون گا سب کو براق پر سوار کر کے پل صراط سے پار اتارون گا اور تیس ہزار برس
کی راہ ایک پل مین طے کروا کے پہونچاؤن گا جب یہ حکم ہوا تب رسولؐ خدا براق پر سوار ہونے لگے اور
براق کودنے پھاندنے لگا جبرئیل نے براق کو کہا کہ اے براق تو نہین جانتا ہے کہ یہ پیغمبرؐ آخر الزمان
ہین براق نے کہا سچ ہے مین جانتا ہون لیکن میری ایک التماس ہے بشرطیکہ قبول ہو فرمایا بیان
کر تب براق نے عرض کی حق تعالیٰ نے بہت سے براق میرے سوا اور بھی پیدا کئے ہین اور وے
سب داغ محمدیؐ رکھتے ہین غرض میری یہ ہے کہ قیامت کے دن بھی آن حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم میری پشت پر سوار ہو وین تاکہ سب براقون پر مجکو فخر ہوئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سنے وعدہ فرمایا تب براق نے فخر سے اپنی پیٹھ رسُول خدا کے سامنے حاضر کی تب آنحضرت براق پر سوار ہوئے اور داہنے بائیں جبرئیل اور میکائیل مع ستر ہزار فرشتے رکاب مین حاضر تھے مکہ معظمہ اور آب زمزم اور مقام ابراہیم کے پاس جا کے ایک لحظے مین بیت المقدس مین پہونچے کہتے ہین کہ اثنائے راہ مین ایک آواز داہنے اور بائین طرف سے سُنی کہ اے محمدؐ کھڑے ہو تم سے کچھ سوال کرون گا مین نے اُس آواز کا کچھ خیال نہ کیا وہان سے آگے بڑھا پھر دیکھا ایک بڑھیا کو کہ اپنے تئین زیورات اور لباس سے آراستہ کر کر خوب صورت بن کے سامنے میرے آ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی اے محمد میری طرف دیکھو سو مین نے نہین دیکھا اور آگے بڑھا اور جبرئیلؑ سے مین نے پوچھا وہ آواز داہنی اور بائین طرف سے کیسی آئی تھی اور بڑھیا سنگار کئے کون کھڑی تھی جبرئیل نے کہا کہ آواز داہنی طرف یہود یون کی تھی اگر آپ جواب دیتے تو اُمت آپ کی یہود ہو جاتی اور بائین طرف کی آواز نصرانیون کی تھی اگر آپ جواب دیتے تو سب اُمت آپ کی نصرانی ہوتی اور وہ بڑھیا سنگار والی دنیا تھی اگر آپ اُس کی طرف دیکھتے تو تمام اُمت آپ کی غلبۂ دنیا مین ہلاک ہو جاتی بعد اُس کے تین پیالے ایک شہد اور دوسرا شراب اور تیسرا دودھ سے بھرا ہوا تھا میرے سامنے لائے مین دودھ سب پی گیا جبرئیل نے فرمایا خوب کیا جو آپ نے دودھ پیا کیونکہ اُس دودھ سے مراد دین اسلام ہے اور وہان سے جب دوسرے مقام مین گئے جبرئیلؑ نے کہا اس جگہ آپ دو رکعت نماز پڑھئے کیونکہ یہ جگہ طور سینا ہے کہ حق تعالےٰ نے اس جگہ تین موسیٰ کے ساتھ باتین کی تھین تب مین نے وہان اتر کے دوگانہ نماز پڑھ لی پھر وہان سے براق پر سوار ہو کر آگے چلا تو ایک جگہ اور نظر آئی پھر جبرئیلؑ نے کہا کہ یہان بھی دو رکعت نماز پڑھئے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس جگہ مین پیدا ہوئے ہین پھر وہان سے مین بیت المقدس مین گیا اور تمامی ملائکہ نے آسمان سے نیچے اوتر کر کہا السلام علیکم یا نبی الاوّل والآخر اور کہا قولہ تعالےٰ سُبْحَانَ الَّذِيٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بَارَكْنَا حَوْلَهٗ ترجمہ بہت پاک ہے وہ جو لے گیا اپنے بندے کو ایک رات مسجد الحرام سے طرف مسجد اقصےٰ کے وہ جو برکت دی ہم نے گرد اس کے اور بعد اس کے جب مسجد اقصےٰ کے اندر گئے تمام انبیا آ کر وہان جمع ہوئے اور کہا السّلام علیکم یا نبی الاوّل والآخر پھر تمام نبیون کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی اور ان کی امامت کی اور سب انبیا مقتدی ہوئے کہتے ہین کہ مکہ معظمہ سے بیت المقدس تین مہینے کی راہ ہے رسولؐ خدا دو قدم مین پہونچے اور جب آنحضرتؐ

مسجد سے نکلے ایک پتھر سامنے بیت المقدس کے تھا اُسپر حضرت کا قدم مبارک پڑا اُس پتھر نے عرض کیا یارسول اللہ مجھکو
اس جگہ میں ستّر ہزار برس ہوئے کسی کا قدم مجھ پر نہیں پڑا لیکن اسوقت آپ کا قدم مبارک پڑا میں چاہتا ہوں کہ
بار دیگر کسی کا قدم مجھ پر نہ پڑے آپ میرے حق میں دعا کیجئے کہ میں ہوا پر معلّق رہوں قیامت تک تب آنحضرت نے
جناب باری مین دعا کی وہ دعا مستجاب ہوئی اب تک وہ پتھر ہوا پر معلّق ہے اس جگہ پر پھر وہاں سے عجائب و غرائب
دیکھتے ہوئے براق پر سوار ہو کر اول آسمان کے در پر جا پہنچے جبرئیل نے دروازے پر دستک دی فرشتوں نے
پوچھا تم کون ہو بولے مین جبرئیلؑ ہوں اور یہ محمدؐ پیغمبر آخر الزمان ہین تب فرشتون نے کہا مرحبا یارسول اللہ
اور دروازہ کھولا اور درمیان آسمان کے داخل ہوئے اور اسمٰعیلؑ وہان کے فرشتون کا سردار تھا سب
ملائکہ کو لے کے ہم سے آ کے معانقہ کیا پھر جب وہان سے آگے بڑھے آدمؑ باغ رضوان سے میرے
استقبال کو آئے اور کہا کہ مرحبا یا بنی ابن الصّالح پھر وہان سے آگے بڑھے دیکھا کہ ایک مرغ سفید
عظیم الشان ہے جسم اس کا سواحق تعالیٰ کے کوئی نہین جانتا ہے اور ایک پاؤن اس کا عرش تک
اور دوسرا پانون تحت الثّریٰ تک ہے اور ایک بازو اس کا مشرق مین اور دوسرا مغرب مین ہے
اور سر اس کا یاقوت سے بنا اور پر اُس کے نور سے اور غذا اُس کی خدا کی حمد و ثنا ہے جبرئیل سے
مین نے پوچھا یہ کون مُرغ ہے کہا یہ مرغ نہین ایک فرشتہ بصورت مُرغ کے ہے جب رات آخر ہوتی ہے
تب اُس وقت یہ اپنے پرون کو جھاڑتا ہے اور تسبیح اُس کی یہ ہے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ
الْكَبِيرِ الْمُتَعَالِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ اور اُس کی تسبیح کی آواز سے دنیا کے مُرغ بیدار ہوتے
ہین اپنے اپنے پرون کو جھاڑتے ہین آواز دیتے ہین پھر وہان سے آگے بڑھے دیکھا ایک فرشتہ آدھا جسم
اُس کا آگ سے اور آدھا برف کا ہے نہ آگ برف کو جلاوے نہ برف آگ کو بجھا دے اور وہ تسبیح پڑھتا
ہے اور داہنے بائین اُس کے بہت فرشتے کھڑے ہین مین نے پوچھا جبرئیل سے کہ یہ کون فرشتہ ہے
وہ بولے مہتر رعد ہے یہ دنیا مین پانی اور برف برساتا ہے یہی اس کا کام ہے پھر وہان سے گذر کر لب
دریا گیا اور وہان سے پھر آگے بڑھ کے دیکھا لوگ کچھ زراعت کرتے ہین اُسی وقت بوتے ہین اور اُسی
وقت زراعت تیار ہوتی ہے اور اُسی وقت کاٹتے ہین اور ایک دانے کے بدلے سات سو دانے
اُٹھاتے ہین پھر جبرئیل سے مین نے پوچھا کہا یہ وہ لوگ ہین کہ جنہون نے کوشش اور محنت خدا
کی راہ مین کی ہے اور لوگون کی خدمت محض خدا کے واسطے کرتے تھے حاجت محتاجون کی بر لاتے
تھے دل اور زبان سے ہاتھ اور مال سے اس واسطے اللہ تعالےٰ نے اُن کی روزی مین برکت دی

ہے بعد اس کے دیکھا کہ چند فرشتے آدمیون کا سر پتھرون سے کوٹتے ہین پھر وہ درست ہوجاتا ہے پھر کوٹتے ہین دم بدم اسی طرح ہوتا ہے مین نے پوچھا جبرئیل یہ کون لوگ ہین کہا کہ یہ وہ لوگ ہین کہ وے تارک جماعت اور پنجگانہ نماز پڑھنے مین سستی کرتے تھے اور نماز وقت پر ادا نہین کرتے تھے بعد اس کے ایک گروہ دیکھا کہ فرشتے سب مانند چارپایون کے اُن کو ہانکتے ہوے دوزخ کے اندر لے جاتے ہین نہایت گرسنگی اور تشنگی مین کانٹے ضریع کے اور سیخ ان کو کھلاتے ہین مین نے پوچھا یہ کون ہین کہا جبرئیل نے کہ یہ وہ لوگ ہین کہ ان سبھون نے زکوٰۃ مال اور صدقہ فطر اور قربانی ادا نہین کی تھی اور حقدار فقیر محتاجون کو نہین دیا اور اُن پر رحم نہین کیا پھر آگے بڑھ کے دیکھا کہ مرد اور عورتین ہین کہ اُن کے آگے نعمتین طرح طرح کی رکھی ہوئی ہین اور دوسری طرف گوشت مُردار اور نجس ہے اور دے سب نعمتین چھوڑکر گوشت مُردار اور نجس کھاتے ہین اور نعمت پاکیزہ کی طرف نہین دیکھتے ہین اُنھین دیکھ کے متحیر ہوا جبرئیل سے پوچھا کہا کہ یہ سب جورو اور خصم ہین مرد اپنی جورو کو چھوڑکر اور عورتین اپنے شوہر کو چھوڑکر حرامکاری اور بیحیائی کا کام کرتے تھے اور کسب حلال سے نہین کھاتے تھے چوری اور دغابازی اور فریب سے کھاتے تھے اور ایک گروہ کو دیکھا اُن کو آگ کی سولی پر چڑھایا ہے وہ سب چلّا رہے ہین جبرئیل سے پوچھا بولے یہ حال ان سبھون کا ہے کہ برسر بازار راہ مین بیٹھکر لوگون پر ہنستے تھے اور لباس اور شکل پر طعن اور تشنیع کرتے تھے اور لوگون کے ہنسانے کے واسطے نام خراب نے کر پکارتے تھے اور ایک گروہ کو دیکھا اُن کی گردن پر اس قدر بوجھ رکھا ہے کہ گردن پھر نہین سکتی اور اس پر بوجھ زیادہ کیا جاتا ہے جبرئیل نے کہا کہ ان لوگون نے امانت مین خیانت کی تھی اور حق لوگون کا ان کی گردن پر ہے اور ایک گروہ کو دیکھا کہ اُن کو انھین کے بدن کا گوشت کاٹ کاٹ کے کھلاتے ہین جبرئیل نے کہا یہ حال مسلمان بھائی کی غیبت اور شکوہ اور عیب کرنے والون کا ہے اور ایک گروہ کو دیکھا کہ آگ کی مقراض سے ہونٹ اور زبان اُن کی کاٹتے ہین کہا جبرئیل نے یہ سب بسبب طمع دنیا کے بادشاہون اور امیرون اور دولتمندون کی خوشامد کے واسطے جھوٹی بات کہا کرتے تھے اور یہ سب واعظ تھے دوسرون کو حق بات کی نصیحت کرتے تھے اور آپ عمل نہیں کرتے تھے بدعمل کرنے کے مرتکب ہوتے تھے پھر چند آدمیون کو دیکھا کہ منہ اُن کے سیاہ اور چشم ان کی نیلی اور نیچے کا ہونٹ پاؤن پر اور اوپر کا ہونٹ سر پر اور لہو اور پیپ اور نجاست اُن کے منہ سے بہتی ہے اور گدھون کی طرح چلّاتے ہین جبرئیلؑ نے کہا یہ حال نشہ پینے والون کا ہے اور ایک گروہ کو دیکھا کہ زبان اُن کی نیچے کی طرف کھینچ

گرفتار ہین جبرئیل نے کہا یہ حال جھوٹی گواہی دینے والون کا ہے اور ایک گروہ کو دیکھا کہ پیٹ ان کا پھولا ہوا مانند گنبد کے اور رنگ ان کا زرد اور ہاتھ پاؤن مین آتشی زنجیرین اور گردنون مین طوق آتشی ہے اور سانپ بچھو پیٹ کے اندر سے نظر آتے ہین جب اُٹھنے کا ارادہ کرتے ہین پیٹ کے بوجھ سے گر پڑتے ہین اور آتش کے اندر جلتے ہین جبرئیل نے کہا کہ یہ حال سُود اور رشوت خوردن کا ہے اور ایک گروہ عورتون کا دیکھا اُن کے رُو سیاہ اور آنکھین نیلی اور آتشی کپڑے پہنے ہوئے ہین فرشتے اُن کو آگ کے گرزون سے مارتے ہین اور وہ مانند کتیون کے چلاتی ہین جبرئیلؑ نے کہا کہ وہ عورتین ہین کہ جو اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی تھین اور اپنے خاوند کو ناخوش رکھتی تھین اور بے حکم اپنے شوہر کے اِدھر اُدھر پھرتی تھین اور اللہ تعالےٰ اور رسول کے حکم مطابق کام نہین کرتی تھین اور ایک گروہ کو دیکھا کہ اُلٹے ہوا مین لٹکے ہوئے ہین اور فرشتے بدشکل آگ کے گرزون سے اُن کو مارتے ہین جبرئیل نے کہا یہ حال منافقون کا ہے اور ایک فرقے کو دیکھا کہ آگ کے جنگل مین قید ہے اور آگ ان کو سخت جلاتی ہے تمام بدن مین ان کے زخم مانند جذام کے ہین جبرئیل نے کہا کہ ان سبھون نے اپنے ماں باپ کی نافرمانی کی ہے اور کھانے پینے اور رہنے کے مکان کے واسطے ان کو تکلیف دی اور ماں باپ سے بے ادبی کرتے تھے ناشایستہ گفتگو کرتے تھے اور پھر وہان سے آگے بڑھ کے ایک میدان بہت بڑا دیکھا کہ اس سے مشک و عنبر کی خوشبو اور ساتھ اُس کے ایک آواز آتی تھی اس مضمون کی یا الٰہی جو وعدہ تو نے مجھ سے کیا ہے پورا کر جبرئیل سے مین نے پوچھا کہ یہ بوئے خوش اور آواز کہان سے آتی ہے فرمایا یہ خوشبو اور آواز بہشت کی ہے نعمتیں اور میوے رنگ برنگ کے اور مکان سونے چاندی اور یاقوت اور مروارید وغیرہ سے اللہ تیار کر رکھے ہین اور اس کی آواز کے جواب مین حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو شخص خدا اور رسول پر ایمان لاوے گا اور قرآن و حدیث کے موافق چلے گا اور شرک و بدعت سے دور رہے اس شخص کو تجھ مین داخل کرون گا اور بہشت کہتی ہے یا الٰہی مین راضی ہون بعد اس کے ایک میدان مین گھسے اس مین سے بدبو اور آواز گریہ کی آئی جبرئیل سے پوچھا انھون نے کہا یہ بدبو دوزخ کی ہے اور وہ آواز زنجیر اور طوق اور سانپ اور بچھو وغیرہ کی ہے اور دوزخ فریاد کرتی ہے یا الٰہی وعدہ میرا پورا کر جناب باری سے حکم ہوتا ہے کہ جو شخص شرک اور کفر اور بدعت کرے گا اور میری پرستش نہ کرے گا اور میرے رسولؐ کی تکذیب کرے گا اس کو تیرے حوالے کرون گا اور دوزخ کہتی ہے یا الٰہی مین راضی ہون پھر وہان سے

دوسرے آسمان کے دروازے پر گئے اور دروازے پر دستک دی ملائکہ نے پوچھا تم کون ہو کہا کہ میں جبرئیل ہوں اور یہ محمد حبیب اللہ ہیں اس وقت فرشتوں نے دروازہ کھولا اور تعظیم و تکریم سے مجھ کو لے گئے اور فرشتوں کا سردار مہتر قابیل ہے اس نے سلام علیکم کہا اور مجھ سے آکے معانقہ کیا اور سب فرشتوں نے سلام علیکم کہا معانقہ کیا اور کہا کہ مرحبا یا رسول اللہ آپ سے آسمان روشن ہوا پھر وہاں سے آگے بڑھے تو یحییٰ پیغمبر اور عیسیٰ ؑ روح اللہ آکر بہ تعظیم تمام کہنے لگے مرحبا یا اخ الصالح ونبی الصالح پھر وہاں سے آگے بڑھ کے دیکھا تو ایک فرشتہ مہیب شکل کا ہے اور اس کے ستر ہزار سر ہیں اور ہر سر میں ستر ہزار منہ اور ہر منہ میں ستر ہزار زبان یہ دیکھ کے میں نے جبرئیل ؑ سے پوچھا یہ کون ہے کہا کہ یہ مہتر قاسم ہے کہ اس کے ہاتھ میں تمام مخلوقات کی روزی حق تعالیٰ نے سپرد کی ہے ہر روز ہر وقت جسقدر اللہ تعالےٰ نے اندازہ کیا ہے اسی قدر لوگوں کو پہونچاتا ہے پھر وہاں سے تیسرے آسمان کے دروازے پر پہونچے وہاں مہتر مایئل سب فرشتوں کے سردار ہیں انھوں آکر السلام علیکم مرحبا یا رسول اللہ کہہ کر معانقہ کیا پھر وہاں سے آگے بڑھے یوسف ؑ نے آکے مجھ سے ملاقات کی اور کہا مرحبا یا نبی الصالح پھر وہاں سے چوتھے آسمان پر پہنچے سردار فرشتوں کے اس دروازے میں مہتر معطائیل ہیں انھوں نے آکے مجھ سے معانقہ کیا پھر وہاں سے آگے بڑھے ادریس سے ملاقات ہوئی اور انھوں نے کہا مرحبا یا نبی الصالح پھر جب وہاں سے آگے بڑھے دیکھا کہ ایک فرشتہ ہیبت ناک ہے اور ہر طرف اس کے فرشتے سب کھڑے ہیں اور چار منہ ان کے تھے اور داہنا ہاتھ ان کا مغرب میں اور بایاں ہاتھ ان کا مشرق میں ہے اور آسمان و زمین ان کے دونوں پاؤں کے ٹخنوں پر ہیں اور سامنے ان کے لئے ایک تخت عظیم ہے جبرئیل علیہ السلام سے میں نے پوچھا یہ شخص کون ہے کہا یا رسول اللہ یہ مہتر عزرائیل ہیں تب میں ان کے سامنے گیا اور کہا السلام علیکم یا ملک الموت جواب سلام کا میرے نہ دیا اسوقت حکم ہوا اے عزرائیل جواب سلام کا میرے حبیب کو دے اور جو کچھ تجھ سے پوچھے جواب اس کا بخوبی دے اسوقت عزرائیل نے سر اٹھا کے کہا وعلیک السلام یا حبیب اللہ اور معانقہ کیا اور تعظیم و تکریم سے نزدیک اپنے بٹھایا اور کہا یا رسول اللہ جب سے مجھے اللہ نے پیدا کیا ہے تب سے بہت کام خلق اللہ کے مجھے سپرد کئے ہیں ایک لحظے کی فرصت مجکو نہیں کسی سے بات کروں آج مجھ پر حکم اللہ کا ہوا اس واسطے آپ سے بات کرتا ہوں میں نے کہا اے عزرائیل روحوں کو کس طرح قبض کرتے ہو انھوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے یہ جو درخت ہے

اُس کے پتّون کے شمار کے موافق خلائق ہین اور ہر ایک خلق اللہ کا نام اُس پتّے پر لکھا ہوا ہے جب
موت قریب ہوتی ہے چالیس روز آگے رنگ اُس پتّے کا زرد ہوجاتا ہے اور موت کے روز پتا گرتا
ہے اور اُسی پتّے پر نگاہ رکھتا ہون اگر وہ بندہ اہل رحمت مین سے ہے تو داہنی طرف کے
ملائکۂ رحمت کو بھیجتا ہوں اور اگر وہ بندہ لعنتی مین سے ہے تو بائین طرف کے ملائکۂ عذاب کو بھیجتا
ہون پھر مین نے پوچھا اے عزرائیل حقیقت روح کی بیان کرو وہ کیا چیز ہے اُنھون نے کہا یا
رسول اللہ مین نہین جانتا ہون کہ روح کیا چیز ہے لیکن وقت قبض کے ایک بوجھ سا میری
ہتھیلی پر معلوم ہوتا ہے پھر پوچھا مین نے کہ تمھارے چار منہ ہونے کی کیا وجہ ہے کہا یا رسول اللہ
سامنے کا منہ جو نور سے ہے اس سے مومنون کی ارواح قبض کرتا ہون اور داہنی طرف کا منہ جو غصّے
سے ہے اس سے جان گنہگارون کی قبض کرتا ہون اور بائین طرف کا منہ جو قہر سے ہے اُس
سے منافقوں کی روح قبض کرتا ہون اور پیچھے کا منہ جو دوزخ کی آگ سے ہے اس سے جان
مشرکون کی اور کافرون کی لیتا ہون پھر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو خوشخبری
دیتا ہون کہ جس دن سے اللہ نے مجکو پیدا کیا ہے اُس دن سے فرمان حق کا مجھ پر یون ہوا ہے
کہ جان امّت محمّد مصطفی صلیّ اللہ علیہ وسلم کی اس آسانی سے نکالو جیسے لڑکا سوتا ہوا دودھ
مان کی پستان سے کھینچکر پیتا ہے اور مان کو کچھ ضرر نہین پہونچتا ہے یہ بات سُن کر مین سجدہ شکر
کا بجالایا پھر پوچھا اے عزرائیل کبھی تم کو اس کرسی سے اٹھنے کی نوبت پہونچی ہے یا نہین کہا یا
رسول اللہ صلیّ اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ اُٹھنے کی نوبت پہنچی ہے پہلی مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام
کے جسم بنانے کے لئے مٹی لانے کو اور دوسری مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام کی روح قبض کرنے کو اور تیسری
مرتبہ موسیٰ کی روح قبض کرنے کو پھر پوچھا مین نے عزرائیل سے کہ روح قبض کرتے وقت کبھی کسی پر
رحم کیا تھا یا نہین کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو شخص کے واسطے مین نے بہت غم کیا تھا
پہلے ایک عورت کے واسطے کہ وہ دریا مین کشتی پر بچہ جنی تھی بعد اُس کے اُس کی جان قبض کرنیکا
حکم ہوا اور دوسری مرتبہ شدّاد ملعون کی جان قبض کرنے پر کہ جب اُس نے چار سو برس کی مدت مین
باغ ارم بنایا اور اُس کے دیکھنے کیواسطے ایک پاؤن اُس کا چوکھٹ کے باہر اور دوسرا پاؤن چوکھٹ
کے اندر تھا اُس وقت جان اوس کی قبض ہوئی پس وہ شدّاد بادشاہ بیس لاکھ فوج کے ساتھ وہین ہلاک
ہوا اور اپنی بنائی ہوئی بہشت دیکھنے نہ پایا پھر وہان سے آنحضرت صلےّ اللہ علیہ وسلم پانچوین آسمان کے دروازے

پر گئے اوس دروازے پر مہتر آمابیئل سب ملائکہ کے سردار ہین اونھون نے آکے مرحبا کہہ کے مجھ سے معانقہ
کیا پھر وہان سے مین آگے بڑھا ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انھون نے کہا مرحبا یا اخ الصالح پھر
وہان سے چھٹے آسمان کے دروازے پر تشریف لے گئے وہان مہتر بابیئل سب فرشتون کے سردار تھے
اُنھون نے بھی آکے مرحبا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہا اور معانقہ کیا پھر وہان سے آگے بڑھے موسیٰؑ علیہ
السلام سے ملاقات ہوئی اور کہا مرحبا یا نبی الصالح پھر حضرت موسیٰؑ نے کہا یا رسول اللہ جو حق تعالیٰ کی طرف سے
آپکی امتوں پر فرض کیا جاوے آپ سمجھ کے قبول کیجئے گا کس واسطے کہ آپکی امتیوں کی عمر تھوڑی ہے اور بہت ضعیف
اور ناتوان ہین ۔ پھر آنحضرتؐ وہان سے آگے بڑھے ۔ ایک فرشتہ ہیبت ناک دیکھا کہ جس کے
بجرد دیکھنے کے عقل اور ہوش گم ہوجاوے اور ایسا کہ اوس کے داہنے مونڈھے سے بائین مونڈھے
تک برس دن کی راہ ہے اور بہت فرشتے بدصورت گرداگرد اُس کے حاضر ہین آنحضرتؐ نے
پوچھا یا اخی جبرئیل یہ کون فرشتہ ہے کہا یا رسول اللہؐ اس کا نام مالک ہے یہ اُنیس فرشتون کا سردار ہے
اور دوزخ کا داروغہ ہے جس طرح حکم الٰہی ہوتا ہے اسی طرح بجالاتا ہے تب آنحضرتؐ اُس کے
پاس گئے اور سلام علیکم کہا جواب سلام کا اُس نے ندیا حکم الٰہی ہوا اے مالک یہ حضرت محمد مصطفیٰ خاتم
الانبیا میرے حبیب ہین اُن کو جواب سلام کا ندیا اور تعظیم کیون نہ کی تب مالک آنحضرتؐ کا نام سن
کے اٹھا اور تعظیم و تکریم سے بٹھلایا اور کہا مرحبا یا رسول اللہ حق تعالیٰ نے تمام انبیاؤن پر آپ کو
افضل کیا ہے اور تمام پیغمبرون کی امت تمھاری امت کی پیروی کرے گی پھر آنحضرتؐ نے پوچھا
اے مالک ماہیت دوزخ کی بیان کر کہ خبردار ہون کہا یا رسول اللہ آپ کو دیکھنے اور سننے کی طاقت
نہ ہوگی اتنے مین درگاہِ الٰہی سے حکم آیا اے مالک جو کچھ میرا حبیبؐ تجھ سے پوچھے اُس کو تو اچھی طرح بیان
کر تب مالک نے کہا یا رسول اللہ دوزخ سات اللہ تعالےٰ نے اپنے غضب سے پیدا کی ہین اور طول و
عرض ہر ایک کا مانند زمین و آسمان کے ہے اور اُس مین آتش گوناگون اللہ تعالےٰ نے پیدا کی ہے
اور درمیان ایک دوزخ کے ستر ہزار میدان آگ کے ہین ہر میدان کے بیچ مین ستر ہزار پہاڑ آگ
کے ہین اور ہر پہاڑ کے ستر ہزار دروازے آگ کے ہین اور ہر دروازے مین ستر ہزار شہر آگ کے ہین
اور ہر شہر مین ستر ہزار محل آگ کے ہین اور ہر محل مین ستر ہزار مکان آگ کے ہین اور ہر مکان مین
ستر ہزار کوٹھریان آگ کی ہین اور ہر کوٹھری مین ستر ہزار صندوق آگ کے ہین اور ہر صندوق مین ستر ہزار
سانپ اور بچھو آگ کے ہین اور وہ آگ ہے کہ اگر ایک ذرہ اُس سے روئے زمین پر پہونچے تو تمام آدمی

اور پہاڑ اور درخت وغیرہ کو بھسم کر ڈالے معاذ اللہ منہا پھر کہا یا رسول اللہ جیسے مکانات اور میدان اور پہاڑ وغیرہ مین نے ذکر کئے ویسے ہی ہر ایک دوزخ کے اندر ہین اور ایک دوزخ برف سے پیدا کی ہے یا رسول اللہ ہر سال دو مرتبہ دوزخ اپنی سانس چھوڑتی ہے اس واسطے چھ مہینے سردی اور چھ مہینے گرمی دنیا مین ہوتی ہے اور اسی طرح گوناگون عذاب ذلّت کا بیان کیا پس رسول خدا یہ سُن کے بہت غمگین ہو کے ساتوین آسمان کے دروازے پر گئے دیکھا وہان بہت فرشتے عبادت مین مشغول ہین یہ مشاہدہ کر کے بہت خوش ہوئے اور وہان سے آگے بڑھے کہ حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات ہوئی انھون نے کہا مرحبا یا نبی الصّالح اور پھر وہان سے جب آگے بڑھے دیکھا ایک فرشتہ نیک صورت خوش خلق عظیم الشان کرسی پر بیٹھا ہے اور ہر چار طرف اُس کے نور چمکتا ہے اور چپ و راست اُس کے بہت فرشتے نیک صورت جمع ہین جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ صلیّ اللہ علیہ وآلہ وسلّم اس فرشتے کا نام رضوان اور یہ داروغہ بہشت کا ہے تب حضرت سامنے اُس کے تشریف لے گئے اور کہا السلام علیکم یا رضوان الجنّۃ اُس نے جلد جواب سلام کہہ کر معانقہ کیا اور کہا مرحبا یا حبیب اللہ اتنے مین امر الٰہی ہوا اے رضوان میرے حبیب کو مالک نے دوزخ کی باتین سُنا کے غمگین کیا ہے تو اُن کو بہشت کی باتین سنا کر خوش کر تب رضوان نے کہا یا رسول اللہ ثنا اور صفت آپ کی حق تعالیٰ نے قرآن مجید مین فرمائی ہے اور اُمّت آپ کی اور پیغمبرون کی امّت کے پہلے بہشت مین داخل ہوگی یہ کہہ کر حضرت کا دست مبارک پکڑ کر جنت الفردوس مین واسطے سیر کرنے باغون کے لے گئے تب حضرت اقسام اقسام طرح طرح کی نعمتون سے آگاہ ہوئے تب ایک آواز غیب سے آئی اے حبیب میرے تیری امت کے واسطے یہی سب نعمتیں بہشت کی ہم نے تیار رکھی ہین اُمّت تیری ابدالآباد تک بہشت مین خوش و محفوظ و معزز و مکرم رہے گی تب آں سرور کائنات شکر قاضی الحاجات کا بجا لا کر آگے بڑھے اور بیت الاقصیٰ مین پہونچے اللہ تعالےٰ نے بیت الاقصیٰ کو یاقوت اور موتی اور زمرد سبز سے بنایا ہے اس مین تیرہ ستون یاقوت سُرخ کے ہین اور صحن اسکا موتی کا ہے اور اس جگہ دو رکعت نماز حضرت نے فرشتون کے ساتھ پڑھی اپنے مین تین[ع] پیالے بھرے ہوئے شراب اور شیر اور شہد سے حق تعالیٰ کے حضور سے پہونچے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ چوتھا پیالہ پانی کا بھی تھا تب جبرئیل نے عرض کیا یا رسول اللہ صلیّ اللہ علیہ وسلم ان مین سے جو آپ کی خواہش ہے قبول کیجیے تب آنحضرتؐ نے پیالہ دودھ کا پیا تب سب فرشتون نے آفرین کی اور کہنے لگے یا حبیب اللہ اگر آپ پیالہ پانی کا اختیار کرتے تو سب امّت آپکی پانی مین غرق ہوتی اور اگر شراب کا پیالہ اختیار فرماتے تو سب اُمّت

[ع] یہ روایت مجمع صفحہ ۳۴۹ چوتھی سطر میں مترجم صاحب بیان کرچکے ہیں ۱۲

آپ کی نشئے مین مشغول ہوتی اور اگر پیالہ شہد کا اختیار کرتے تو سب امت آپ کی دنیا کی لذت مین مستغرق
ہوتی لیکن آپ نے پیالہ دودھ کا قبول فرمایا آپ کی امت آفت و بلا سے دنیا کی نجات پاوے گی لیکن تھوڑا
سا دودھ جو آپ نے پیالے مین چھوڑا ہے اس سبب سے تھوڑا گناہ آپ کی اُمت مین باقی رہا تب آنحضرتؐ نے چاہا
کہ جو دودھ باقی رہا اوس کو بھی پی جاوین جبریل نے عرض کیا اگر آپ سونت پیوین گے تو کچھ مفید نہوگا اب جو
کچھ ہوا سو ہوا حکم الہی رد نہین ہوسکتا ہے پس آنحضرت غمگین ہوکر وہان سے سدرۃ المنتہی کو جو جبریل کے
رہنے کی جگہ ہے پہونچے پیغمبر خدا براق سے اُترے اور جبریل وہان سے رخصت ہوے اور کہا کہ میرا مقام
یہان تک تھا آپ آگے تشریف لیجایئے اور مجکو ایک سرمو آگے جانیکا حکم نہین بیت: اگر یک سر موی برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم پھ حضرتؐ نے فرمایا اے اخی جبریلؑ مجکو یہان تنہا چھوڑ کے جاؤگے کہا یا حبیب اللہ اور دوسرے
فرشتے آگے آپ کو یہان سے لے جاوین گے آپ رنجیدہ خاطر نہو جیے اور میری ایک التماس ہے آپ جناب باری
مین عرض کیجیے اور میرے حسب خواہش جواب لیجیے حضرتؐ نے فرمایا کہو کیا ہے تب جبریلؑ نے کہا یا رسولؐ
اللہ مجکو آرزو ہے کہ قیامت کے دن اپنے پرون کو پلصراط پر بچھاؤن اور آپ کی اُمت کو سلامت پار
اُتارون اتنے مین اسرافیلؑ تخت نورانی لے کر حکم الہی سے آئے جسکو رفرف کہتے ہین اُس کو نور سے اللہ
نے پیدا کیا اور ستر ہزار پردے جواہرات کے تھے مسافت ایک ایک پردے کی پانسو برس کی راہ تھی آخر وہ
راہ طے کرکے مقام رفرف مین جو اسرافیل کی جگہ ہے پہونچے اور عرش نے جلدی وہان سے اُٹھالیا بیت
چو رفرف شد مشرف از وجودش پھ گرفت از دست رفرف عرش زودش پھ خطاب آیا جناب باری
سے اے حبیب آگے آؤ حضرت نے چاہا کہ نعلین پاؤن سے اُتارین تب عرش مجید جنبش مین آیا حکم
ہوا اے حبیب نعلین مت اُتارو مع نعلین عرش پر آؤ تو عرش قرار پکڑے آنحضرتؐ نے عرض کی کہ یا الہی
موسیٰ کو حکم ہوا تھا کہ چالیسؐ روز روزہ رکھو اور نعلین پاؤن سے اُتارو اور طور سینین پر آؤ اور یہ مقام ہزار
درجہ بہتر ہے کیونکر مین نعلین سمیت آؤن حکم ہوا اے میرے حبیب موسیٰ کو اس واسطے نعلین اُتارنے
کا حکم ہوا تھا کہ خاک طور سینین کی اُن کے پیر مین لگے جس مین اون کو بزرگی حاصل ہو اور تیری خاک
نعلین سے عرش کو بزرگی دون گا آن حضرتؐ نعلین سمیت عرش مجید پر تشریف لے گئے دیکھا کہ داہنی
طرف عرش کے تین سو بارہ منبر ہین اور بائین طرف ایک منبر عظیم الشان جڑاؤ قسم بہ قسم جواہرون سے
نظر آیا آنحضرتؐ نے احوال منبرون کا پوچھا خطاب آیا کہ داہنی طرف کے سب منبر اور پیغمبرون کیواسطے
بنائے ہیں اور بائین طرف کا منبر تمہارے واسطے ہے کیونکہ عرش کے داہنی طرف بہشت بائین طرف

دوزخ ہے جس وقت کہ تو بائیں طرف کے منبر پر بیٹھے گا تو ضرور ہے کہ دوزخیوں کا گذر اسی طرف سے ہوگا اُس وقت اگر کوئی تیری امت میں سے دوزخیوں کے شامل ہو جایگا اور تو اُس کی شفاعت کریگا تو میں اُسکو بخشوں گا غرض کوئی گنہگار تیری اُمت میں سے ہمیشہ عذاب دوزخ میں گرفتار نہ رہے گا پھر رفرف نے آ کے مجکو اُٹھالیا اور حجاب کبریائی تک پہونچا کر غائب ہوا اور میں اس جگہ تنہا رہا جب مجکو خوف کبریائی ہوا تب ناگاہ [illegible] مانند آواز ابوبکرؓ کے یہ آواز میں نے سنی اے محمد توقف کر بیشک پروردگار تیرا صلوٰۃ میں مشغول ہے اُسدم میں نے اس آواز سے متعجب ہو کر اپنے جی میں کہا یا الٰہی اس جگہ آواز ابوبکرؓ کی کہاں سے آئی لیکن اس آواز سے میری وحشت جاتی رہی اور میں نے عرض کی جناب باری میں یا الٰہی تو نماز پڑھنے سے پاک ہے اور آواز ابوبکرؓ کی کہاں سے آئی حکم ہوا اے حبیبؐ میری صلوٰۃ میری رحمت ہے تجھ پر اور تیری امت پر اور آواز ابوبکرؓ کی اسواسطے تھی کہ وہ تیرا یار غار اور انیس وفادار ہے پس ایسے یار مونس کی آواز سننے سے وحشت تیری اس مقام میں دفع ہوگی اس واسطے میں نے ایک فرشتہ بصورت ابوبکرؓ کے پیدا کیا اور آواز اس کی مثل آواز ابوبکرؓ کے ہے اسی نے آواز دی تب تیری وحشت جاتی رہی اور بعضوں نے یوں روایت کی ہے کہ جب حضرتؐ کو خوف ہوا اس وقت ایک قطرہ پانی کا کہ شیریں زیادہ شہد سے اور ٹھنڈا زیادہ برف سے تھا حضرتؐ کو نظر آیا اور علم اس سے اوّل اور آخر کا معلوم ہوا تب دہشت دل سے جاتی رہی پھر ستر ہزار پردۂ نور سے گذر کر قاب قوسین میں پہنچے اور وہاں نور احدیت کا ظہور ہوا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نور احدیت کا دیکھا تب سر مبارک سجدہ میں رکھا پھر ایک آواز آئی کہ اے میرے دوست میرے لئے کیا تحفہ لایا حضرتؐ نے فرمایا اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ یعنی بندگی جو منہ سے نکلتی ہے اللہ کیواسطے ہے اور بندگی بدن کی اور بندگی مال کی بھی اُسی کے لئے ہے حق تعالےٰ نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یعنے سلام ہے تجھ پر اے نبیؐ اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اوسکی پھر آنحضرتؐ نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ یعنے سلام ہے ہم پر اور سارے نیک بندوں پر پھر اس مقام میں فرشتوں نے کہا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ بندے اس کے اور رسولؐ اُس کے ہیں اور وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ اس مقام پر اسواسطے نہ کہا کہ وہاں کوئی مشرک نہ تھا اور حق تعالےٰ نے فرمایا اے میرے حبیبؐ جو کچھ میں نے اور تو نے اور فرشتوں نے اس وقت کہا ہے اسکو ہر نماز کے قعدے میں پڑھیو پھر فرمایا اے حبیبؐ میرے عرش و کرسی لوح و قلم زمین و آسمان نباتات و جمادات بلکہ جز و کل مخلوقات چھ ہزار عالم خشکی کے اور بارہ ہزار عالم تری اور آفتاب

اور مہتاب اور ستارے اور برج اور بہشت اور دوزخ تیری محبت کے سبب مین نے بنائے ہین اور اسوقت تیرے واسطے اجازت ہے جو چاہے سو مانگ مین دونگا تب آنحضرتؐ نے سر مبارک سجدے مین رکھکے فرمایا خداوندا اُمت گنہگار رکھتا ہون اور تیرے عذاب سے ڈرتا ہون تو میری اُمت کے گناہ بخش اور دوزخ کی آگ سے پناہ دے تب حق تعالےٰ نے فرمایا کہ تہائی گناہ تیری اُمت کے بخشے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کر کے عرض کی یاالٰہی تمام گناہ میری اُمت کے اپنے کرم سے بخشدے حکم ہوا آدھے بخشے پھر بھی عرض کی حکم ہوا کہ جو صدق دل سے کلمۂ طیب ایکبار پڑھے گا اور اوس کے مضمون پر اعتقاد کامل کریگا اُس کو بخشونگا اگرچہ گنہگار ہوگا اور اگر شرک اور کفر تک پہونچا ہوگا تو اوس کو ہرگز نہ بخشونگا جہنم کے عذاب سے نجات نہ دونگا پھر حکم باری ہوا کہ اے دوست تو نے دنیا کے درمیان فقیری اور غریبی اختیار کی اگرچہ دنیا فانی ہے مگر تو دنیا چاہے تو تمام جمادات اور نباتات وغیرہ کو سونا چاندی بنادون اور دنیا کو دارالقرار کردون اور یاقوت اور زمرد اور لولو اور مرجان جابجا پیدا کردون تاکہ اپنی اُمتون کو لیکر ابدالآباد بے موت کے گذران کرو اور سب نعمتین بہشت کی وہین موجود کردون تب آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے سر مبارک سجدے مین رکھ کر مناجات کی خداوندا دنیا مردار نجس ہے اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَطَالِبُھَا کِلَابٌ یعنے دنیا مردار ہے اور طالب اوس کے کتے ہین مجھ کو دنیا سے آخرت بہتر ہے اور حق تعالےٰ نے یاد دلایا اے حبیب سوال جبرئیلؑ کا تو بھول گیا تب رسالتمآبؐ نے عرض کی یاالٰہی تو دانا بینا ہے اور سوال اُس کا تو خوب جانتا ہے حکم ہوا اے دوست سوال جبرئیلؑ کا تیرے دوستون اور اصحابون کے واسطے مین نے منظور کیا وہ سوال یہ ہے کہ حضرت جبرئیلؑ نے کہا تھا کہ یارسول اللہؐ مجھے تمنا ہے کہ قیامت کے دن اپنے بازؤن کو پلصراط پر بچھاؤن اور آپ کی اُمت کو سلامت پار اُتاردون بعد اوس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنی امت کی مغفرت کیواسطے درگاہ غفور رحیم مین دعا کی جناب کبریا نے اُسے قبول فرمایا اور بہشت کی سیر کے واسطے حکم کیا تب آنحضرتؐ نے تمام نعمتیں بہشت کی دیکھین اور جو جو مکانات اہلبیت اور اصحاب کبار کے واسطے تیار ہوئے ہین جُدا جُدا دیکھ کے حمد و ثنا خالق کون و مکان کی بجالائے اور جناب باری سے حکم آیا اے دوست تو مقام اپنی امت کا دیکھ کے مجھ سے خوش اور راضی ہو تب حضرت نے عرض کی خداوندا بندے کو کیا طاقت ہے کہ اپنے خدا کی نعمت سے ناراض ہو تب حکم ہوا کہ یہ سب نعمتین بہشت کی مین نے تیرے دشمنون پر حرام کی ہین بعد اوس کے آنحضرتؐ طبقات دوزخ کے دیکھنے کے لئے متوجہ ہوئے اور طبقات دوزخ ملاحظہ کرتے رہے پہلے طبقے مین کہ بہ نسبت

طبقات دوسرے کے رنج وعذاب کم تھا دیکھا کہ اس کے اندر ستر ہزار دریائے آتشی ناپیداکنار ایسے جوش وخروش سے بہتے تھے کہ اگر تھوڑا سا بھی شور اس کا دنیا مین پہنچے تو کوئی خلق زمین کی زندہ نہ رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مالک سے جو دوزخ کا داروغہ ہے پوچھا کہ یہ طبقہ کس خلقت کے واسطے اللہ نے بنایا ہے اُس نے یہ سن کے سر جُھکا لیا کچھ جواب اس کا نہ دیا جبرئیل نے فرمایا کہ یہ شرم سے عرض نہین کرسکتا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا بیان کر شاید آج کچھ اوس کا تدارک ہوسکے تب مالک نے رو کے کہا یہ طبقہ آپ کی اُمت کے گنہگارون کے واسطے تیار ہوا ہے آپ اپنی امّت کو نصیحت فرمایئے اور سمجھایئے کہ گناہ سے باز رہے دارالقیامت کے دن مجھے مجال تخفیف عذاب ورنج کی مطلق نہوگی تب آنحضرتؐ یہ بات سن کر عمامہ سر مبارک سے اُتار کر آبدیدہ مناجات کرنے لگے کہ خداوندا مجھے اُس کے دیکھنے سے ایسا خوف آیا کہ تاب وطاقت دیکھنے کی نہ رہی اور اُمّت میری بہت ضعیف وناتوان ہے کیونکر اس عذاب کی برداشت کرے گی خداوندا تو غفور ورحیم ہے اور مجکو تو نے اُمّت کا پیشوا کیا ہے اور عزت اور آبرو میری تیری قدرت کے قبضے مین ہے پس حکم حق تعالیٰ کا ہوا اے حبیبؐ میرے کچھ غم نہ کر وقیامت کے دن تمھاری شفاعت سے اتنے لوگ بخشونگا کہ تم راضی ہوگے تب آنحضرتؐ نے قسم کھا کر فرمایا کہ قسم ہے تیری پاک ذات کی مین ہرگز راضی نہون گا جب تک کہ ایک شخص کو میری اُمت مین سے بہشت مین تو نہ لیجائے گا اسی طرح آنحضرتؐ کے ساتھ خدا سے نوّے ہزار کلمات رازونیاز اور امرونہی کے ارشاد ہوئے اور یہ جناب باری سے حکم آیا کہ ہر روز پچاس۵۰ وقت کی نماز اور چھ مہینے کے روزے ہر برس مین تم پر اور تمھاری اُمّت پر مین نے فرض کئے پھر آنحضرتؐ نے سر مبارک سجدے مین رکھکر الحاح وزاری کی اور کہا یا الٰہی امّت میری ضعیف وناتوان ہے اور عمر تھوڑی اسقدر بار گران نہ اُٹھا سکے گی حکم ہوا کہ ہر روز پچیس۲۵ وقت کی نماز اور تین مہینے کے روزے فرض کئے پھر آنحضرتؐ نے سر مبارک سجدے مین رکھا اور اپنے دل مین ارادہ کیا کہ اگر رات دن مین پانچ وقت کی نماز اور برس مین ایک مہینے کے روزے فرض ہووین تو بخوبی ادا ہوسکے تب حکم ارحم الرّاحمین کا ہوا کہ اے حبیبؐ میرے جو دل مین تو نے ارادہ کیا ہے سو مین نے قبول کیا اور پچاس وقت کی نماز اور چھ مہینے کے روزے کا ثواب ملے گا مین نے تجکو یہ بخشا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے درگاہ الٰہی مین عرض کی کہ الٰہی اُمت میری مجھ سے پوچھے گی حق تعالےٰ کے حضور سے کیا ہدیہ وتحفہ ہمارے واسطے لائے ہو مین اون کو کیا خوشخبری دونگا حکم ہوا کہ اول نماز پانچ وقت کی اور روزے ایک مہینے رمضان کے اور تیس ہزار کلمات دینی ودنیوی ان کو دیجیو اور تیس ہزار

کلمات جو بھید کے ہین یہ کسی سے نہ کہنا اور باقی تیس ہزار کلمات جو ہین ادس کو چاہو کہو چاہو نہ کہو تب آنحضرتؐ نے قبول کیا اور سجدے مین سر رکھ کر عرض کی کہ یا الٰہی جو کچھ مین نے دیکھا اور سنا ہے یہ مین کس کو کہون کون میری اس بات کا اعتبار کرے گا حکم ہوا کہ پہلے ابوبکرؓ تمھاری بات کو سچ جانے گا پیچھے اُس کے ہر ایک مانے گا آنحضرتؐ سجدہ شکر کا بجالا کر بارگاہ باری سے رخصت ہوئے اور رفرف پر سوار ہو کر سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچے اور وہان جبرئیل منتظر تھے براق لیکر آگے آئے پھر آنحضرتؐ براق پر سوار ہو کر بیت الاقصیٰ مین پہنچے اور نبی و مرسل وہان انتظار کر رہے تھے اُن سبھون نے آنحضرت کو دیکھ کر مبارک باد دی اور معانقہ اور مصافحہ کیا پھر جبرئیل نے اذان دی اور حضرتؐ نے امامت کی اور جملہ انبیاؤن اور ارواحون نے مقتدی ہو کر نماز پڑھی بعد اس کے وہان سے رخصت ہوئے اور آسمانون سے پار ہو کر بی بی ام ہانیؓ کے گھر مین تشریف لائے اور جبرئیل آنحضرت کو مکان پر پہونچا کے براق لیکر گئے جب آنحضرتؐ اپنے بستر پر تشریف لائے بستر گرم پایا اور جس جگہ پر وضو کیا تھا وہان سے پانی بہتے اور حجرہ کی زنجیر کو ہلتے دیکھا

بَیَان کرنا آنحضرت صَلّیَ اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کا حقیقت مِعرَاج کی اور مسلمان ہونا یہودی وغیرہ کا

مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بعد نماز فجر کے حکایات معراج شریف کی ابوبکر صدیقؓ اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے بیان فرماتے تھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ بات صداقت آیات سنتے ہی کہا صَدَّقْتَ یَا رَسُوْلَ اللہِ اس سبب سے ان کا لقب صدیقؓ ہوا اور ابوجہل وغیرہ نے یہ سن کے کہا کذبت اسواسطے ان کافرون کو خطاب کذاب و زندیق و ملعون کا دیا گیا اور جو کوئی حضرت ابوبکرؓ کے موافق رسول اللہ کی معراج پر تصدیق کریگا وہ بیشک ابوبکرؓ صدیق کے صدیقون کے مرتبے مین ہے اور جو کوئی منکر معراج ہوگا یقیناً مطابق ابوجہل کے لعین ہے اور اس محفل مین ایک یہودی گنوار نے احوال معراج شریف کا سن کر آن حضرت کو جھوٹا کہا اور حضرت کے پاس سے اُٹھ کے بازار مین آکے ایک بڑی مچھلی جیتی مول لیکر اپنی بی بی کو جا کر دی اور کہا جلدی اس مچھلی کے کباب بنا مین بھوک سے بیتاب و بیقرار ہون اتنا دن آیا ابتک نہار مُنہ رہا اب مین دریا سے نہا کے آؤن گا تو کھانا کھاؤن گا وہ یہودی یہ کہہ کر لب دریا گیا اور کپڑے کنارے پر رکھ کے پانی مین غسل کرنے کو اوترا اور غوطہ لگایا جب سر اٹھایا اپنے تئین ایک عورت جوان کی

صورت پایا اور جو کپڑے کنارے پر رکھے تھے وہ بھی نہ ملے یہ ماجرا عجیب وغریب دیکھ کر بہت گھبرایا اور گرداب تحیر مین غوطہ کھایا کنارے کے پاس آکے پاس آبرو کے سبب آنکھون سے اپنی آبرو پر رو رو کے آنسو بہایا بار بار ہاتھ پر ہاتھ مارنا اور منہ سے ہیہات ہیہات پکارتا ننگا بدن دیکھ کر ننگ وشرم آئی تو درخت کے پتون سے شرمگاہ چھپائی اتنے مین ایک گنوار کہ گھوڑے پر سوار تھا اس طرف سے گذرا دیکھا کہ ایک عورت حسین خوبصورت ننگی بیٹھی ہے وہ والہ وشیدا ہو کے ہاتھ اوس کا پکڑا اور گھوڑے پر چڑھا گھر مین لے گیا اور اپنے نکاح مین لایا غرض کہ سات برس اوس کو اُس جوان کی خانہ داری مین گذرے اور تین فرزند اُس سے تولد ہوئے ایک دن وہ عورت ہمسایہ کی عورتو نکے ساتھ دریا مین نہانے کو گئی اور جس جائے پہلے بار کپڑے رکھے تھے اُسی جائے ابکے بھی اُتار کے رکھے اور وہ واردات بھول کر نہانے مین مشغول ہوئی جب غوطہ مار کے سر اُٹھایا تو اپنے تئین صورت اصلی پر دیکھا اور کنارے پر جو مردانے کپڑے پہلے رکھے تھے وہان وہی پائے جب کپڑے پہنکر گھر مین آیا تو دیکھا کہ وہ مچھلی جو بازار سے لاکے اپنی جورو کو دی تھی سو اب تک جیتی تڑپ رہی ہے اور اوسکی عورت کے ہاتھ مین جو کام تھا وہی کام وہ کرتی ہے اور بعضی روایت مین یون ہے کہ اوس کی جورو سوت کات رہی تھی ہنوز وہ پونی اُس کے ہاتھ سے تمام نہ ہوئی تھی تب اوس نے جا کے اپنی عورت سے کہا کہ اب تک مچھلی نہ پکائی اتنی دیر تو نے کیوں کی اسکی عورت بولی میان کیا خیر تو ہے کچھ پی کے آئے ہو ابھی مچھلی لائے ہو ایک لحظے مین کہین مچھلی پکتی ہے پھر اُس نے سب واردات بیتی ہوئی بیان کی وہ بولی اجی ابھی بہت دور ہو نشے مین چور ہو اُس نے یہ بات سن کے اپنے دلمین جانا کہ مین نے حال معراج کا سچ نہ جانا تھا اور رسول خدا کو جھوٹا بنایا اسی سبب سے یہ حال مجھ پر گذرا اس مین کچھ شک نہین پس مین نے یقین کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہین اور دین اسلام برحق ہے حاصل کلام اُس یہودی کو اسلام کی خواہش ہوئی اُسی وقت جناب رسالتمآب کے پاس آیا دیکھا کہ آپ معراج شریف کا احوال بیان فرماتے ہین تب اُس نے عرض کی یارسول اللہ معراج کو مین جھوٹھ جانتا تھا سو اوس کی تعزیر پائی صحابہؓ نے پوچھا تو نے کیا تعزیر پائی تب اوس یہودی نے حقیقت سب مچھلی کی اور غسل اور صورت بدلنے اور نکاح اور اولاد اور سات برس گذرنے اور پھر اصلی صورت پر آنے کی کیفیت بیان کی یہ بات سُن کے تمام صحابہؓ سجدۂ شکر جناب رب العالمین کا بجا لائے اور کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ معجزہ خاص آپ کے واسطے ہے کسیکو ایسا عنایت نہیں ہوا آخر وہ یہودی ایمان لایا اور ابوجہل کو کچھ اثر نہ ہوا اور کہا کہ یہ سب فریب بازی اور افترا سازی ہے تب آنحضرت نے فرمایا قولہ تعالیٰ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ

فَلَا هَادِيَ لَهُ ترجمہ یعنے جسکو اللہ راہ دے پھر نہین کوئی بہکانیوالا اُس کا اور جس کو اللہ بہکا دے پھر کوئی نہیں
اُسے راہ دینے والا اور جب خبر معراج شریف کی مکہ معظمہ مین مشہور ہوئی تب اکثر اہل مکہ متفق ہوکر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اگر آپ تمام احوال بیت المقدس کا ہم سے بیان کرین تو ہم
آپ کے معراج کے حال پر ایمان لاوین اور بصدق دل سے مسلمان ہووین کیونکہ ہم سب علامات بیت
المقدس کی خوب جانتے ہین اگر آپ آسمان پر گئے ہون گے تو وہان کا حال بھی آپ کو معلوم ہوگا اگر تم سچے ہو
تو نشان بیت المقدس کا بیان کرو تب آنحضرت کو بیت المقدس کے نشان بتانے مین تھوڑا سا تامل ہوا
اسواسطے کہ احوال مسجد بیت المقدس کا بیان کرنا اُسوقت کچھ ضرور نہ تھا اتنے مین جبرئیل علیہ السلام خدا
کے حکم سے بیت المقدس کو اپنے پرون اٹھا لائے اور آنحضرت کے سامنے لا رکھا اُسوقت جو کچھ لوگ
پوچھتے تھے پیغمبر خدا اوس کو بیان کرتے تھے جو آدمی نیک بخت اصلی اور سعید ازلی تھے ایمان لائے اور
صَدَقْتَ یا رسول اللہ کہا اور جو لوگ بدبخت ذاتی تھے اونھون نے جسم خاک کا آسمان پر جانا خلاف قیاس جانا
اور حق تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے غافل ہو کے اُس کا انکار کیا پس اے نیک طالع مہربانو ہیئت
اس دقیقے کی بدرجہ احسن جانو کہ عالمان ہیئت و نجوم نے رصد اور ہندسہ کی دلیل سے ثابت کیا ہے کہ
ماہتاب اگرچہ ستارون مین چھوٹا ہے مگر جرم اُس کا زمین سے بہت بڑا ہے اور بہ سبب گردش فلک کے
ہزارون برس کی راہ ایک لحظے مین طے کرتا ہے اور اپنی حرکت سے مغرب سے طرف مشرق کے سیکڑون
برس کی راہ ایک گھڑی مین جاتا ہے جب یہ سیر بسرعت ماہتاب کی عند العقل محال نہیں تو آفتاب
نبوت کا کہ جس کے نور سے سب کچھ پیدا ہوا ہے اگر تھوڑی سی رات مین عرش کے اوپر جاوے اور آوے
کیا عجب ہے اور شیطان کہ بدترین خلق اللہ سے ہے وہ ایک لحظہ مین مشرق سے مغرب تک اور
جنوب سے شمال تک جاتا ہے اور جو شخص کہ بہترین مخلوقات ہو اگر تھوڑی رات مین آسمانون پر جاوے
اور آوے کیا محال ہے اے نیک بختو ذرا غور کرو کہ فرشتے جبرئیل وغیرہ ہزارون بار آسمان سے زمین
پر آتے ہین اور جاتے ہین اگر ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سب فرشتون سے بہتر اور افضل
ہین زمین سے آسمان پر تشریف فرما ہوئے تو کیا بعید ہے اے ہوشیار و دیندارو سمجھو کہ نور البصر انسان
کا بمجرد آنکھ کھولنے کے نوین آسمان کے ستارون تک پہونچتا ہے اور جس کا جسم شریف کہ کروڑون درجہ
نور بصر سے پاکیزہ ہووے اگر ایک رات مین قدرت الٰہی سے آسمانون پر پہونچے تو کیا عجب ہے اسی
طرح ہزارون دلیلین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثبوت معراج کی موجود ہین پر اس جگہ

طوالت کلام گونہ دیا اہل ایمان کے نزدیک اسقدر بس ہے

بیان معجزات اور بزرگی اور خصائل حمیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

معجزہ

ابوبکرؓ صدیق بن قحافہ سے روایت ہے کہ ایک دن آن سرور عالم صلی علیہ وسلم ظلم اور ستم سے قریشیون کے گھر چھوڑ کر ایک میدان مین جاکے درخت کے نیچے سو رہے اور تلوار اپنی اوسکی شاخ پر لٹکادی اس مین ایک یہودی اعرابی نے وہ تلوار لیکر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مارنے کے واسطے اُٹھائی فوراً درخت نے اپنی شاخ سے اس یہودی کو ایسا مارا کہ مغز اُسکا منہ سے نکل آیا اور عذاب ابدی مین گرفتار ہوا اور عبداللہؓ

معجزہ

بن عباسؓ فرماتے ہین کہ ایک اعرابی رکانہ بن شمس نام اسفندیار دار مثل تہمتن بکریان چراتا تھا ایکدن آن حضرت کو دیکھ کے بولا اے محمدؐ تو ہمارے معبودون کو باطل کہتا ہے حضرت نے فرمایا ہان تب اُس نے کہا کہ ہم تم دونون امتحان کرین تو اپنے خدا کو پکار اور مین اپنے معبودون کو پکارون اگر تو مجھ سے جیتا تو مین تجھ پر اور تیرے خدا پر ایمان لاؤن گا اور جو مین جیتا تو سب میرے معبود بزرگ ہین یہ بات کہہ کر رسول خدا کو پکڑ کر ایسا زور کیا کہ اگر پہاڑ ہوتا تو جگہ سے اُکھاڑ کر پھینک دیتا مگر آن حضرتؐ کے ایک موئے مبارک کو بھی جنبش نہ دے سکا پھر آنحضرتؐ نے زور نبوت سے اُس کو اُٹھاکے ایسا پٹکا جیسے کہ دھوبی کپڑا پاٹ پر مارتا ہے تب اُس نے جانا کہ محمدؐ صادق ہین اور اُن پر جو نازل ہوا ہے سو سچ ہے اور ہمارے معبود جھوٹے

معجزہ

ہین آخر ایمان لایا اور مسلمان ہوا اور جابرؓ فرماتے ہین کہ ایک مٹکا گھی کا حضرتؐ نے مالک بن انس کی مان کو عنایت کیا تھا کہتے ہین کہ پینتالیسؓ برس گھی مٹکے کا خرچ کیا کبھی خالی نہ ہوا مگر ایک مرتبہ دھکا پہونچنے سے

معجزہ

ٹوٹا اور حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجکو چند خرمے بخشے تھے اور مین نے اُن کو ایک ہانڈی مین قریب بیس برس کے رکھا تھا مین بھی اس مین سے کھاتا اور لوگون کو بھی خدا کی راہ مین

معجزہ

دیتا وہ کم نہ ہوتے مگر حضرت عثمان ذی النورین کی شہادت کے دن وہ برکت جاتی رہی اور وہ جس دن مکہ معظمہ فتح ہوا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام مین داخل ہوئے آپ کے دست مبارک مین ایک چابک تھا اوس چابک سے بتون کی طرف جو کعبے کے اندر تھے اشارہ کیا اور یہ آیت پڑھی وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ترجمہ یعنے حق آیا اور جھوٹھ نکل بھاگا اُسی وقت بت سرنگون ہو کے زمین پر

معجزہ

گر پڑے اور ایک شخص بائین ہاتھ سے کھانا کھاتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داہنے ہاتھ سے کھانا کھایا کرو اوس نے مکر و بہانے سے عذر بیان کیا کہ اے حضرت مین داہنے ہاتھ سے کھانا نہین کھا سکتا

ہون تب آنحضرتؐ نے فرمایا تو نہ کھا سکیگا پھر ہرگز وہ شخص داہنے ہاتھ سے نہ کھا سکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے وقت بعض پتھر بھی کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ اور جب کسی سنگریزے کو ہاتھ مین اُٹھا لیتے تو وہ تسبیح پڑھتا اور روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ستون پر ٹیک لگا کے خطبہ پڑھتے تھے بعد چند روز کے جب منبر تیار ہوا اوس پر کھڑے ہو کے خطبہ پڑھا اوس ستون سے آواز فریاد وزاری کی نکلی اس واسطے کہ حضرتؐ کی پشت مبارک کی برکت سے وہ محروم ہوا یہان تک کہ جب آنحضرتؐ نے اُس سے معانقہ کیا تب اوسکو قرار آیا اور ایک دن ایک ہزار چار سو آدمی کا لشکر آن حضرتؐ کیساتھ تھا لیکن پانی نہ تھا تمام کار ضروریات کے واسطے سب کے سب عاجز تھے آن حضرتؐ نے اُنگلی شہادت کی زمین پر ٹیک دی اوسی سے پانی جاری ہوا تمام لشکر وضو اور غسل اور کار ضروریات سے آسودہ ہوا اور ایک دفعہ خندق کی لڑائی کے دن چار سیر جَو کی روٹی سے ہزار آدمی کو آنحضرتؐ نے شکم سیر کیا اور وہ روٹی پھر اسیقدر موجود رہی اور ایک دن جنگ تبوک مین تیس ہزار آدمیوں کے لشکر مین فقط ایک آدمی کے لائق پانی تھا آنحضرتؐ نے ایک تیر اُس پانی مین کھڑا کیا فوراً اوس جوش وخروش سے پانی نکلا کہ سارا لشکر آسودہ ہوا اور ایکمرتبہ کسی شخص انصار مین سے آ کے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اونٹ شوخی کرتے ہین اور بوجھ پیٹھ پر سے ڈال دیتے ہین آنحضرتؐ اُن اونٹون کے پاس تشریف لے گئے اُسی وقت اونٹون نے اُٹھ کر آپ کو سجدہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون اونٹون کی پیشانی کے بال پکڑ کچھ فرمایا اُسی تاریخ سے اونٹون نے پھر کبھی سرکشی نہ کی اور صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ حیوان سب آپ کو سجدہ کرتے ہین ہم بھی آپ کو سجدہ کرین آنحضرتؐ نے فرمایا نہین اگر سجدہ کرنا آدمیون کا روا ہوتا تو مین حکم کرتا کہ عورتین اپنے شوہرون کو سجدہ کرین اور ایک اونٹ نے حضرت کے پاس آ کے اپنے مالک کا شکوہ کیا کہ مجھ سے بہت محنت لیتا ہے اور پیٹ بھر کے کھانے کو نہین دیتا ہے آپ رحمۃ للعالمین ہین مجکو آپ اُس سے خرید کر لیجیے یا میری سفارش کیجیے آنحضرتؐ نے اونٹ کے مالک سے کہا کہ تو اس اونٹ کو بقیمت واجبی بیچ نہین تو اوس کے کھانے کی خبر لے اور ایک دن ایک اونٹ نے حضرتؐ کے حضور مین آ کے عرض کی کہ مین جن لوگون مین ہون وے لوگ نماز عشا کی نہیں پڑھتے ہین قبل نماز عشا کے سو جاتے ہین تب حضرت نے اُن لوگون کو طلب فرمایا اور نماز کی تقلید کی اور ایک دن ایک اعرابی کو آنحضرتؐ نے اسلام کی دعوت کی اُس نے کہا کہ آپ کی پیغمبری کی کیا دلیل ہے حضرت نے فرمایا یہ درخت جو میرے سامنے ہے یہ گواہ ہے تب آنحضرتؐ

نے اس درخت کو بلایا وہ درخت خدا کے حکم سے حضرت کے سامنے آکھڑا ہوا اور تین مرتبہ کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تب وہ اعرابی یہ حال دیکھ کر ایمان لایا اور ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عباس اور اُن کے لڑکون کے حق مین دعا فرماتے تھے تب اس مکان کے در و دیوار اور پتھرون نے زبان فصیح سے کہا آمین آمین آمین اور ایک لڑکا کہ اسی دن تولد ہوا تھا اُس کو حضرت کے سامنے لائے حضرت نے اس سے پوچھا اے لڑکے مین کون ہون اُس نے کہا آپ محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہین آنحضرت نے فرمایا تو سچا ہے اور برکت دے تجھ کو اللہ تعالےٰ اور ایک شخص گونگا مادر زاد تھا حضرت نے اس سے پوچھا مین کون ہوں اُسنے بے تامل کہا آپ رسول خدا ہین اور ایک عورت اپنے لڑکے کو حضرت کے پاس لائی اور کہا یا رسول اللہ اس لڑکے کو جنون ہے حضرت نے اپنا دست مبارک اس کے سینے پر پھیرا فی الفور جنون اس کا جاتا رہا اور ایک شخص اپنے لڑکے کو حضرت کے پاس لایا اور کہا اے حضرت یہ لڑکا مثل گونگے کے چپ رہتا ہے بات نہین کرتا آنحضرت نے تھوڑا سا پانی اپنی کلّی کا بلایا فی الحال باتین کرنے لگا اور ایسا بڑا عالم اور عقلمند ہوا کہ اکثر لوگ اُس سے تعلیم پاتے تھے اور ایک شخص کو استسقا کی بیماری تھی بلکہ وہ قریب الہلاک تھا حضرت سے آکے دعائے شفا چاہی آنحضرت نے آب دہن اپنا تھوڑا سا خاک مین ملا کر اُسکو دیا اُس نے وہ خاک زبان پر رکھی فی الفور وہ چنگا ہوگیا اور غزوہ خیبر مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی آنکھون مین شدت سے درد تھا آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور تھوڑا سا آب دہن مبارک کا آنکھون مین لگا دیا فوراً عین راحت پائی اور ایک شخص کی آنکھین سفید ہوگئی تھین اُس کو کچھ نظر نہ آتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آنکھون مین کچھ پڑھ کے پھونکا بعینہ اصلی حال پر آئین اور دیکھنے لگا اور ایک شخص کا پاؤن ٹوٹ گیا تھا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ مبارک اپنا اُس کے ٹوٹے پاؤن پر پھیرا فوراً جوڑ مل گیا اور شفا پائی اور ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بیٹے کو اگر آپ زندہ کر دین تو مین آپ پر ایمان لاؤن گا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی قبر پر تشریف لے گئے اور آواز دی اے لڑکے خدا کے حکم سے اُٹھ لڑکے نے جواب دیا لبیک یا رسول اللہ آنحضرت نے پوچھا اے لڑکے تیری خواہش ہے دنیا مین آنے کی کہا نہین اور کہا یا رسول اللہ دنیا سے آخرت کو بہتر پایا آنحضرت نے فرمایا تیرے ماں باپ ایمان لاتے ہین اگر تیری دنیا مین آنے کی خواہش ہو تو اپنے ماں باپ کیسا تھ آکر رہ اس نے کہا کہ ماں باپ سے مین نے خدا کو زیادہ مہربان پایا اور ایک دن حضرت جابر نے جناب رسول خدا کی دعوت کی اور ایک بکری ذبح کی تب حضرت جابر کے بیٹے نے کھیل سمجھ کر اپنے ایک چھوٹے بھائی کو ذبح کر ڈالا اس کی ماں یہ حال دیکھ کر دوڑی اور لڑکا مارے

ذر کے بھاگ کر چھت پر چڑھ گیا اور جب وہ لڑکا ماں کو اپنی طرف آتے دیکھ کر ڈر انب چھت سے گر کر مر گیا اس عرصے
مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جابر کے گھر تشریف لے گئے اور پوچھا تمھارے لڑکے کہان ہین حضرت جابرؓ
نے یہ خیال کیا اگر مرنا دونون لڑکون کا مین بیان کرون گا تو حضرت کھانا نہ کھائین گے اور بہت ناخوش
ہون گے یہ سوچ کر عرض کی یارسول اللہ لڑکے میرے باہر کی طرف کھیل مین مشغول ہون گے آنحضرت
نے فرمایا کہ اُن کو تلاش کر کے لاؤ دے اور ہم ملکر کھانا کھادین گے تب ناچار ہو کے لڑکون کی مان
نے احوال مرنے کا اُن کے بیان کیا یہ بات سن کے رسول خدا بیقرار ہو کر دونون لڑکون کی لاش پر
جا کھڑے ہوئے اور دعا کی فی الفور دونون لڑکون نے زندہ ہو کر حضرت کے ساتھ کھانا کھایا اور فرمایا آن
حضرت نے کہ گوشت اُس بکری کا کھاؤ لیکن ہڈی اسکی نہ توڑو بعد اُس کے ہڈیون کو جمع کیا اور ہاتھ
معجزہ ۲۷ مبارک اپنا اُس پر رکھ کر کچھ کلام الٰہی اُس پر دم کیا فوراً وہ بکری زندہ ہوئی روایت[۲۷] ہے کہ آنحضرت
معجزہ ۲۸ صلے اللہ علیہ وسلم جس کے حق مین جو دعا فرماتے تھے اُس کے تین پشت تک اثر دعا کا اُسی طرح سے
باقی رہتا تھا اور[۲۸] ایک دن حضرت انس بن مالک نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے
واسطے کچھ دعا دنیا کی کیجیے تب آنحضرت نے دعا کی یاالٰہی مال اور اولاد مین انسؓ کی برکت دے انسؓ
کہتے ہین کہ آنحضرت کی دعا سے اسقدر مین دولتمند ہوا کہ دولت میری کبھی کم نہ ہوئی اور جو عیش اور خوشی
معجزہ ۲۹ مین نے کی ہے سو کسی نے نہین کی اور اولاد میری سو آدمی سے زیادہ ہوئی اور[۲۹] ایک بار آنحضرتؐ نے
عبد الرحمٰن بن عوف کے واسطے دعا برکت کی کی سو اُن کے واسطے دروازہ روزی کا ایسا کشادہ ہوا کہ
اگر وہ پتھر اُٹھاتے تو نیچے اُس کے سونا اور چاندی پاتے پہلے وہ فقیر تھے آنحضرتؐ کی دعا سے ایسے امیر
ہوئے کہ بعد اُن کی موت کے پچاس ہزار دینار سونے کے بموجب وصیت کے محتاجون کو دیئے گئے
اور چار لاکھ دینار چارون بیبیون کے حصے مین پہونچے حالانکہ زندگی مین اپنی بہت خیرات کر چکے تھے اس
معجزہ ۳۰ سبب سے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکو بہشت کی بشارت دی تھی اور[۳۰] ایک دن
معجزہ ۳۱ آنحضرتؐ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سر مبارک پر ہاتھ اپنا رکھ کے دعا کی حضرت عمرؓ کی عمر اسی برس کی تھی تب
معجزہ ۳۲ بھی جوان تھے اور[۳۱] ایک دن ایک شخص کے چہرے پر دست مبارک پھیرا ایسی صفائی اور[۳۲] لطافت
اس کے چہرے پر نمود ہوئی کہ دوسرے کا منہ اُس کے منہ مین مثال آئینے کی نظر آتا تھا اور ایک
دن تھوڑا سا پانی حضرت زینبؓ کے مُنہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈالدیا تب وہ بی بی ایسی
معجزہ ۳۳ حسینہ و خوبصورت ہوئین کہ حسن و جمال مین مثل اُن کے کسی کو نہ پایا اور[۳۳] ایک مرتبہ آنحضرت نے عتبہ

کے بدن پر واسطے دفع مرض کے ہاتھ مبارک پھیرا اُس کے بدن سے ایسی خوشبو آتی تھی کہ بوئے مشک و عنبر پر وہ غالب تھی ہر چند کہ عورتین اُسکی اقسام طرح کی خوشبو ملتی تھین لیکن وہ خوشبو سب پر غالب تھی اور حضرت اَنس بن مالک رضہ سے روایت ہے کہ ایک دن آنحضرت حضرت فاطمہ رضہ کے گھر مین تشریف لے گئے حضرت فاطمہ رضہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَین نے تین دن سے کچھ کھانا نہین کھایا ہے تب آنحضرتؐ نے اُنکو تسلی کے واسطے اپنے شکم مبارک کو کھول کر دکھلایا کہ چار پتھر باندھے ہوئے ہین یعنی چار دن سے تناول طعام نہین کیا تھا بعد اُس کے صاحبزادی کی بھوک سے غمگین ہو کے صحرا کی طرف تشریف لے گئے وہان ایک اعرابی اونٹون کو پانی پلواتا تھا حضرت نے کہا اے اعرابی کوئی مزدوری بتا اُس نے کہا کہ کنوئین سے پانی نکالو ڈول پیچھے تین خرمے مزدوری کے دونگا آنحضرت نے قبول کیا تب پہلے ڈول کی اُجرت جو تین خرمے ملے خود تناول فرما کے پانی کھینچنے مین مشغول ہوئے جب آٹھ ڈول حضرتؐ نے اور کھینچے قضائے الٰہی سے رسّی ٹوٹ کے ڈول کنوئین مین گر پڑا اعرابی نے غصہ ہو کر ایک طمانچہ رسول خدا کے چہرۂ مبارک پر مارا غرض حضرت نے ڈول اُسکا کنوئین سے نکالدیا اور چوبیس خرمے اپنی اجرت کے لیکر حضرت فاطمہ رضہ کے گھر مین تشریف لائے اعرابی نے جب حضرتؐ کا صبر و تحمّل دیکھا اپنی حرکت نامعقول سے نادم و پشمان ہو کے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا اور نہایت درد سے اُس کے بیہوش ہو گیا جب تھوڑا سا ہوش آیا تب حضرت فاطمہ رضہ کے گھر کے دروازے پر آ کے شور و غوغا کرنے لگا آنحضرتؐ اعرابی کی خبر سن کر باہر تشریف لائے اعرابی نے بہت سا عذر کیا آنحضرتؐ نے اُس سے پوچھا ہاتھ اپنا تو نے کیا کیا اُس نے عرض کی یا رسول اللہ تقصیر میری معاف کیجیے مَین نے نادانستہ گستاخی کی اُس کے خوف سے مین نے ہاتھ اپنا کاٹ ڈالا اب عفو تقصیر کا خواہان ہون آپ رحمۃ للعالمین ہین میرے حال پر رحم کیجیے اور میرے کٹے ہاتھ کو درست کیجیے تب آنحضرتؐ نے اس کے کٹے ہاتھ کو ملا کے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کے پھونکدیا ہاتھ اُس کا بدستور سابق درست ہو گیا اور وہ اعرابی اس معجزے کو دیکھکر فی الفور ایمان لایا اور روایت ہے کہ ایک دن رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و صحابہ وسلم نے جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ لکڑیان واسطے تعمیر مسجد مدینۂ منورہ کے درکار ہین کہان ملیں گی حضرت ابو بکر صدیق رضہ نے فرمایا یا رسول اللہ کہ مین میرا مکان ہے اُس مکان مین لکڑیان بہت عمدہ ہین اگر وہ کسی طرح سے آسکین تو مسجد تعمیر ہو جاوے آنحضرتؐ نے جناب مسبب الاسباب مین عرض کی وہ لکڑیان اڑکر مدینۂ منورہ مین آئین اور مسجد نبوی مین خرچ ہوئین اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت

معجزہ

معجزہ

معجزہ

ہے کہ وقت شہرت پانے نبوّت آنحضرتؐ کے اور ظلم و ستم قریشیون کے ایک یہودی بڑا عقلمند مدینہ منورہ مین رہتا تھا ہمیشہ توریت کی تلاوت کرتا تھا ایک دن توریت مین صفت اور نام مبارک آنحضرتؐ کا لکھا دیکھا مارے غصّے کے اپنی جورو سے قینچی منگواکے صفت اور نام مبارک حضرت کا کاٹ دیا پھر دوسرے دن اپنے معمول پر توریت کو پڑھنا شروع کیا دیکھا تو پھر اُس مقام مین نام مبارک موجود ہے پھر کاٹ ڈالا تیسرے روز حسب معمول آپ کا نام نامی پھر اُسی جگہ موجود پایا اور نہایت غصّے سے کاٹنے پر مستعد ہوا کہ آواز غیب سے آئی اے ملعون اگر ہزار بار صفت اور نام مبارک آنحضرتؐ کا مٹا دیگا پھر وہین پاوے گا ہرگز اور ہر آئینہ تو نہ مٹا سکے گا تب یہودی ڈرا اور جانا کہ محمد سچے رسول خدا ہین اُسوقت مدینہ منوّرہ سے مکّے مین جاکر رسول خدا کے پاس ایمان لایا

معجزہ

اور حضرت ابوبکر صدّیقؓ روایت کرتے ہین کہ ایک دن آنحضرتؐ اپنے یارون کے ساتھ بیٹھے تھے ایک یہودی بکری کے کباب بناکے گوشت مین زہر ملا ہلاہل کے جناب رسالتمآب کے حضور مین لایا اور کہا اے محمدؐ یہ کباب آپ کے واسطے لایا ہون آپ تناول کیجیے جب رسول خدا نے ارادہ کھانے کا کیا تب وہ گوشت بولا یا رسول اللہ آپ نہ کھاوین کیونکہ زہر قاتل ملا ہے تب آنحضرتؐ نے کہا اے یہودی اس گوشت مین زہر ملا ہے یہودی نے کہا سچ ہے لیکن آپ کو کس نے خبر دی فرمایا اسی گوشت نے تب یہودی نے کہا اگر آپ نبی برحق ہین تو اس گوشت کو کھایئے اور زہر آپ کو اثر نہ کرے تو ہم جانین آپ نبی سچّے ہین حضرت نے بسم اللہ پڑھکر ایک ٹکڑا اُس مین سے کھایا اور باقی یارون کو تقسیم کر دیا سب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہکر کھا گئے کسی کو زہر نے اثر نہ کیا پس

معجزہ

اکثر یہودیون نے اس معجزے سے دین اسلام قبول کیا اور ایک روایت ہے کہ ایک مرتبہ بارہ ہزار آدمی اہل یمن کے واسطے حج کرنے کے مکّہ معظمہ مین آئے تھے اور اُن کے ساتھ ایک بت کہ نام اُس کا ہبُل تھا جڑاؤ جواہر سے بنا تھا اور پارچہ حریری مین پیچیدہ وہ لوگ اُس کی پوجا کرتے تھے اور رسول خدا نے اُنکو اسلام کی دعوت کی تب ان لوگون نے کہا تمھاری پیغمبری کی کیا دلیل ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ ہبُل میری پیغمبری کی گواہی دیوے تو تم سب مجھ پر ایمان لاؤگے کہا اگر ایسا ہووے تو ضرور ہم سب ایمان لاوین گے تب آنحضرت نے اُس ہبل کو بلایا اُس نے لبیک یا رسول اللہ کہا اور چلا آیا اور رسول خدا کے سامنے ادب سے کھڑا ہوا پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی اُسکو ماری اور فرمایا کہ تو کہہ مین کون ہون بولا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ترجمہ یعنی آپ رسُول خدا کے ہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی معبود لایق بندگی کے مگر اللہ اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمدؐ بندے اللہ کے اور بھیجے ہوئے اللہ کے ہین پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تو کون ہے کہا مین پتھر ہون ان لوگون نے

مجھے معبودی مین پکڑا ہے اور یہ محض غلط ہے جب اُن لوگون نے یہ حال دیکھا تو ایکبارگی بارہ ہزار آدمی سجدے مین آئے اور توبہ استغفار کرکے مسلمان ہوئے اور روایت ہے کہ آنحضرتؐ جب مدینہ منورہ مین داخل ہوکے گھر مین ابوایوبؓ انصاری کے اترے اور اونکی ایک ٹکڑا زمین تھی اس مین غلہ وغیرہ پیدا نہین ہوتا تھا تب آن حضرتؐ نے ایک مٹھی گیہون اُس مین چھپٹ دیئے اُسی وقت اُگے اور پک کے تیار ہوئے اور کھیت کو کاٹا اور پکا کے کھایا اور کاٹنے کے بعد اُسکی جڑ سے بیگن کا درخت پیدا ہوا مروی ہے کہ حضرت فاطمہؓ کے نکاح کے روز حضرت عایشہ صدیقہ کھانا پکاتی تھیں آنحضرتؐ نے ہاتھ مبارک اپنا اس چولھے مین کہ تیز آگ جلتی تھی داخل کیا اور دیر تک اس کے اندر رکھے رہے لیکن کچھ ضرر دست مبارک کو نہ ہوا اور روایت ہے کہ ایک دن ایک شخص انصار مین سے آنحضرتؐ کے پاس آیا اور کہا کہ یارسول اللہ جورو دین میری چار ہین فرزند ایک سے بھی نہ ہوا یہان تک کہ سب بڑھیا ہوگئین حضرتؐ نے اُس کی جورؤون کے حق مین دعا کی اس کی جورؤون کو حمل رہا اور روایت ہے کہ آن حضرت تبوک کی راہ مین یارون کے ساتھ ایک مقام مین اترے وہان یارون نے شکایت کی یارسول اللہ کھانا پکانے کیواسطے لکڑیان نہین ہین آنحضرتؐ نے بجائے لکڑیون کے پتھر رکھ دیئے وہ پتھر مانند لکڑیون کے جلتے رہے اور روایت ہے کہ جب آنحضرت حضرت ابوبکر صدیق کو لیکر غار ثور مین تشریف فرما ہوئے آپ کے پاس اُس وقت درندے اور چرندے چلے آتے تھے اور باتین کرتے تھے اور مروی ہے کہ ایک بار اہل طائف نے رسول خدا سے یہ معجزہ طلب کیا اگر اس پتھر سے ایک درخت میوہ دار پیدا ہووے تو ہم سب آپ پر ایمان لادین آنحضرتؐ نے قدم مبارک اُس پتھر پر رکھدیا قدرت الٰہی سے ایک درخت میوہ دار اس پتھر سے پیدا ہوا تب اکثر اہل طائف اس معجزے سے ایمان لائے اور خبر ہے کہ حدیبیہ کی لڑائی کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو پکارا اور آنحضرتؐ کئی دن کی راہ مین تھے اُنھون نے جواب دیا لبیک یارسول اللہ اور اس آواز کو سن کر حضرت فاطمہؓ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ اے باباجان مین بہت بھوکی ہون اور روایت ہے کہ خندق کی لڑائی کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی مبارک سے مانند آفتاب کے روشنی ظاہر ہوئی اور اُس روشنی کی شعاع سے بہت لوگ غش مین آگئے اور روایت ہے کہ ایک نصاری قوم خزرج مین مقتول ہوا تھا اور اونکو قاتل کا دریافت کرنا مشکل تھا تب آنحضرتؐ کی جناب مین عرض کی حضرتؐ نے اس مقتول پر کسی درخت کی شاخ رکھی تب اُس مقتول نے حکم الٰہی سے زندہ ہوکر نام قاتل کا تبلادیا اور روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام تبوک مین آئے ایک قوم کو دیکھا کہ اُن کے ساتھ

[illegible] بعد وفات آپ کے وہ خوشبو موقوف ہوئی لعد بسبب اس معجزے کے اکثر قریش ہجرت کرکے مشرف باسلام ہوئے ۱۲

ایک بُت سونے کا ہے آنحضرتؐ نے پوچھا کہ کیا یہ بُت لکڑی کا ہے اور اپنا دست مبارک اُس بُت پر رکھدیا
وہ بُت کاٹھ کا ہوگیا اور اس معجزے سے اکثر بُت پرست ایمان لائے اور بُت پرستی چھوڑ دی مروی ہے
کہ جب سعد بن معاذ کے حکم سے بنی قریظہ قتل ہوئے خون سے اُن کے زمین بھر گئی اور اسکی بد بو سے لوگ
حیران رہے آنحضرتؐ نے دعا کی تب مینھ برسا زمین پاک صاف ہوگئی اور وہ بد بو جاتی رہی اور روایت
ہے کہ ایک دن شہر جدے سے رسول خدا طائف کی طرف تشریف فرما ہوئے وہ کئی دن کی راہ تھی تب حقتعالےٰ
نے مابین طائف اور جدے کے زمین تہ بتہ قدم مبارک مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسا دی مانند تھان
کپڑے کے تب آنحضرتؐ ایک ساعت مین وہان پہونچ گئے اور رسول خدا نے ابن یزید النخعی کو اسلام
کی طرف دعوت کی وہ بولا کہ ہمارے پتھر کے معبودون کو اگر سونا بنا دو تو ہم مسلمان ہونگے اور ایمان لادین گے
تب آنحضرتؐ نے جناب باری مین دعا کی وہ سب سونا ہو گئے اور وے سب ایمان لائے اور مروی ہے
کہ ایک دن حضرت فاطمہؓ نے شکایت کی یا رسول اللہ حسنینؓ بھوکے ہین اور کچھ کھانے کی قسم سے موجود نہین
تب آنحضرتؐ نے دعا کی حق تعالیٰ نے ایک خوان کہ مچھلی تلی ہوئی اور طرح طرح کی نعمتیں اُس مین تھین
حضرت فاطمہؓ کے گھر مین بھیجا سبھون نے آسودہ ہوکے کھایا اور پھر کھانا اسی قدر موجود رہا اور ایک بار لوگون نے
حضرتؐ سے یہ معجزہ طلب کیا کہ اگر روٹی اور سالن معلق ہوا پر پکا دو تو ہم تم پر ایمان لاوین گے تب رسولخدا نے
خدا کے حکم سے ویسا ہی کیا اور لوگون نے کھایا اور مروی ہے آنحضرتؐ کی دعائے خیر سے نو انصاری کو کہ
بیماری برص اور جذام کی تھی آرام ملا اور روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم عیسوی
کو دعوت اسلام کی کی اُن لوگون نے کہا کہ ہمارے پیغمبر عیسٰیؑ مٹی کی چڑیا بنا کر پھونک مارتے تو خدا کے حکم
سے زندہ ہو کر اڑ جاتی تھی اگر آپ ایسا معجزہ ہم کو دکھا سکین تو ہم آپ پر ایمان لائین تب آنحضرتؐ نے
تھوڑی سی خاک اٹھا کے چڑیا کی صورت بنا کر بسم اللہ پڑھ کر پھونک دی خدا کے حکم سے وہ زندہ ہو کر اُڑ
گئی اور روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یارون کے ساتھ بیٹھے تھے ایک مرد قریش
نے آکے کہا یا رسول اللہ ابو جہل پر دس ہزار دینار میرے پاتے ہین سو وہ دیتا نہین ہر روز لیت ولعل
مین رکھتا ہے مجھے حیران کرتا ہے کیونکہ وہ زبردست ہے اور مین کمزور اگر آپ اُس کے پاس جا کر
دلا دین تو مجھ پر بہت احسان ہو یہ سُنکر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو ہمراہ لے کر ابو جہل کے
پاس تشریف فرما ہوئے اور وہ اسوقت چند قریشیون کے ساتھ بیٹھا تھا بہت تعظیم و تکریم آنحضرتؐ کی
بجا لایا اور پوچھا کہ کس ارادے سے آپ تشریف لائے ہین فرمایا اے ابو جہل دس ہزار دینار اس غریب

کے کیون نہین دیتا فوراً ابوجہل نے دس ہزار دینار نکال کر اُسکو دیئے تب وہ مرد قریش خوش ہو کر ایمان لایا
اور آنحضرتؐ جب وہان سے تشریف لائے تب ابوجہل کی جورو ابوجہل سے لڑنے لگی کہ کیون تو نے دشمن
کی خاطر کی اور مال ہاتھ سے کھویا کہا کہ جب محمدؐ آئے تو اُن کے دونون بازوُن پر دو اژدہے تھے مین نے
دیکھے کہ منہ پھیلا کر مجھے نگل جانے کا قصد کرتے ہین اس ڈر سے جلد مین نے مال اوس کا دے کر رخصت کیا اور
روایت ہے کہ ابوجہل بارہا قریشیون کی مجلس مین کہا کرتا تھا کہ بمجرد دیکھتے ہی محمدؐ کے ڈر اور لرزہ میرے وجود
پر ہوتا تھا سو اوس کا سبب یہ ہے کہ بہت نیزے بردار اور شیر اور سانپ گرداگرد اُن کے مجھے نظر آتے
اور یہ کہتے تھے کہ اگر محمدؐ کے ساتھ کوئی شخص بے ادبی اور نامعقول گفتگو کرے گا تو اسکو ہم سب مار ڈالین
گے اسی طرح کا جادو محمدؐ کے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے سچ ہے خدا جسکو گمراہ کرے اسکو کون راہ پر لاوے وہ
لعین یہ سب صریح معجزے دیکھ کر جادو شمار کرتا تھا اور روایت ہے کہ جب نبوّت کی خبر پیغمبرؐ کی اطراف
عرب مین مشہور ہوئی اکثر لوگ ہر چہار طرف کے آنے لگے ایک مرتبہ بہت لوگ اعرابی بقصد ایمان کے
مکّے کی راہ سے آتے تھے قریش اور ابوجہل نے پوچھا کہ تم محمدؐ علیہ الصلوٰۃ و السلام کے پاس جاتے ہو مگر بے
معجزے کے اون پر ایمان نہ لائیو اُن سب نے کہا کیا معجزہ ان سے طلب کرین تو اُن سب نے کہا
کہ چلو ہم سب بھی تمھارے ساتھ ملکر معجزہ طلب کرین تب وے سب مل کر آئے اور کہا اے محمدؐ اہل قریش
اور اعرابی سب جمع ہوئے ہین اگر ایک معجزہ دکھلاؤ تو ہم سب تم پر ایمان لاوین آن
حضرتؐ نے فرمایا کیا معجزہ چاہتے ہو کہا کہ ایک پتھر سفید اس میدان مین
پڑا ہوا ہے اس پتھر کا رنگ مثل گل سرخ کے ہو جاوے اور اوس سے ایک سونے کا درخت چھ شاخ کا پیدا
ہووے اور ہر شاخ مین سو سو پتے اور وہ شاخین پھولون سے بھری ہون اور ہر پتے مین لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا ہے اور اوس کی ہر شاخ مین چھ قسم کے میوے اور ہر میوے مین چھ قسم
کا مزہ مانند کھجور اور انگور اور امرود اور سیب اور انار اور تبر کے ہو اور ہر شاخ مین ایک چڑیا سفید پیدا
ہووے کہ منقار اوسکی سونے کی اور پاؤن اُسکے مانند لعل کے ہون اور وہ زبان فصیح سے تمھاری پیغمبری پر
گواہی دیوے تو ہم سب آپ پر ایمان لاوین گے یہ سب باتین رسول خدا نے ان سبھون سے سن کر فرمایا
اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ هٰذِهِ الْمُعْجِزَةَ ترجمہ یعنی خدایا مجکو یہ معجزہ بخشدے اتنے مین جبرئیل امین ربّ العالمین
کی حضور سے آئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو آپ نے درخواست کی جناب باری مین وہ مقبول
ہوئی جو آپکو طلب ہے اوس پتھر سے طلب کیجے خدا کے فضل سے وہ سب ظہور مین آوے گا تب آنحضرتؐ نے اس پتھر کے پاس

معجزہ

جا کے شہادت کی انگلی سے اُس پتھر کی طرف اشارہ کیا مجرد اشارہ کرنے کے درخت وچڑیا وغیرہ جیسا کہ
اُنھون نے کہا تھا ویسا ہی موجود ہوا یہ معبود کی قدرت کا تماشا دیکھ کے سب اعرابی ایمان لائے اور اہل
قریش ایمان نہ لائے اور کہا یہ سب جادو ہے تب حضرتؐ نے فرمایا اے لوگو یہ جادو نہین یہ قدرت
الٰہی ہے اورؔ روایت ہے کہ ابو جہل لعین نے ایک دن کہا کہ میرے گھر مین ایک پتھر

معجزہ

ہے اوس پتھر مین سے ایک طاؤس عجیب نکالو تو مین ایمان لاؤن گا تب حضرت نے دعا کی پتھر پھٹ کر
اس مین سے ایک طاؤس نکلا سینہ اوس کا سونے کا اور سر اوس کا زمرد کا اور بازو اس کے موتی کے اس
لعین نے یہ امر عجیب دیکھا تو بھی اپنے عہد سے منہ موڑا اورؔ ایک دن ابو جہل ایک یہودی کو ہمراہ لے کر

معجزہ

وقت شب رسول خدا کے پاس آیا اور کہا اے محمدؐ اس وقت کوئی معجزہ ہم کو دکھاؤ نہین تو تیغ بیدریغ سے
سر تمھارا جدا کرون گا آپ نے فرمایا تو کیا معجزہ دیکھنا چاہتا ہے وہ یہودی ابو جہل سے بولا کہ محمدؐ سخت
جادوگر ہے اور جادو آسمان پر نہین چلتا اُسکو کہو کہ چاند کو آسمان پر دو ٹکڑے کرے تب معلوم ہوگا کہ جادو ہے
یا معجزہ پس ابو جہل کے کہنے سے حضرت نے شہادت کی اُنگلی اُٹھا کے چاند کی طرف اشارہ کیا کہ شق
ہوا ے چاند خدا کے حکم سے اُسی دم دو ٹکڑے ہو کر آدھا اپنی جگہ پر رہا اور آدھا دوسری جگہ پر گیا یہ دیکھ
کے ابو جہل نے کہا کہ کہو پھر دونون ٹکڑے مل جاوین آنحضرتؐ نے اشارہ فرمایا پھر وہ دونون ٹکڑے آپس مین
مل گئے وہ یہودی ایمان لایا اور ابو جہل نے کہا کہ محمدؐ نے ہماری آنکھین جادو سے باندھ کے چاند کے دو ٹکڑے
دکھائے اب مسافرون سے پوچھنا چاہیئے کہ فلان تاریخ چاند کو دو ٹکڑے ہوتے کسی نے دیکھا یا نہین غرض
مسافرون سے پوچھا اُنھون نے کہا کہ ہان فلانی رات کو چاند کو دو ٹکڑے ہوتے ہم نے دیکھا تھا پس لوگون
نے یہ گواہی دی تب بھی ابو جہل ایمان نہ لایا اورؔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نوین

معجزہ

سال ہجری مین ایک دن رسول خدا نے مدینے کی مسجد مین فرمایا کہ اے یارو نجاشی بادشاہ حبش نے وفات
کی اور اسکی نماز جنازہ اسوقت ہوتی ہے نماز پڑھا چاہیے تب سب صحابہ کھڑے ہوگئے اور نماز ادا کی بعد
نماز کے صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ میّت غائب پر نماز درست ہے فرمایا نہین مگر مجھکو جبرئیل نے اسکی
وفات کی خبر دی اور اس کی لاش مین نے دیکھی اسواسطے نماز جنازہ ادا کی اور تمھاری بھی نماز میری اقتدا
سے درست ہوئی الغرض جیسے معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظاہر ہوئے ہین ایسے
اور کسی نبی مرسل یا غیر مرسل سے نہین ہوئے اور جو جو کرامتین اُس امت کے اولیاؤن سے ظاہر ہوئی ہین در
حقیقت وہ بھی معجزات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہین یہ قیامت تک ظاہر ہووین گی۔

بیان ہجرت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا

روایت کی گئی ہے کہ جب خبر معراج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ملک عرب مین ہر طرف مشہور ہوئی تب اکثر اہل عرب وغیرہ ایمان لائے اور بعضے مشرک ایذا اور تکلیف دینے پر رسول خدا کے مستعد ہوئے اس لئے جناب باری سے جبرئیل علیہ السلام آئے اور فرمایا اے رسول مقبول بعد سلام اور درود کے حق تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ تم اپنے یارون کو مدینۂ منورہ مین بھیجو سوا ابوبکرؓ کے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یارون کو بلایا مصعبؓ اور ابن ام مکتومؓ اور ابن مسعودؓ اور عمارؓ اور بلالؓ اور سعدؓ وغیرہ چھتیس صحابہ کو حضرت امیر حمزہؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مدینۂ منورہ مین روانہ کیا اور آپ منتظر وحی کے رہے اور ابوجہل لعین حضرت کے مار ڈالنے کی کافرون سے مشورت کر رہا تھا اس مین ابلیس خبیث علیہ اللعنۃ ایک پیرمرد کی صورت بن کے اون کافرون کے پاس آیا اور کہا کہ اے صاحبو مین بڈھا رہنے والا نجد کا تمھاری مدد کو آیا ہون مال اور آدمی بہت رکھتا ہون تب ان سبھون نے ابلیس کو جگہ دی اور اپنی مشورت مین شریک کیا ابوجہل نے کہا اے بڈھے کہو کہ محمدؐ کے حق مین کیا تدبیر کریں اس لعین نے کہا اے ابوالحکم محمدؐ نے اپنے باپ دادا کے دین کو جھوٹا کیا اور اپنے جھوٹے دین کو جاودے جاری کیا چاہتے ہیں تم حاکم مکہ ہو قوم تمھاری بیشمار ہے اور لشکر بسیار اور محمدؐ اس وقت تنہا ہین کیونکہ اُن کے یار سب مدینے کی طرف گئے ہین جس وقت کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر سوتے ہوں ایک شخص جا کے سر اون کا کاٹ لادے تا کہ کسی کو خبر نہ ہو اور فساد برپا نہ ہووے سبھون نے یہ صلاح پسند کی آپس مین جب یہ بات مقرر ہوئی تب ابوجہل لعین نے کہا اے یارو آجکی رات سر کاٹنا محمد کا ضرور ہے غرض اس کام کے واسطے بیس آدمی جری کار آزمودہ کو قوم قریش مین سے مقرر کیا اور جبرئیلؑ نے آکے حضرت کو خبر دی کہ آج قریش کی محفل مین یہ بات مقرر ہوئی ہے کہ آجکی رات سر تمھارا تن سے جدا کرین اور حکم جناب باری کا یون ہوا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے بستر پر سُلا کے ابوبکر صدیقؓ کو ہمراہ لے کر مکے سے ہجرت کر کے مدینہ کیطرف جاؤ کہ تمام کام اسلام کا دہین سے انجام پاوے گا تب آنحضرتؐ نے حقیقت وحی کی حضرت ابوبکر صدیقؓ سے بیان کی جب رات ہوئی مرتضی علی کو اپنے بستر پر سُلا کے ابوبکر صدیقؓ کو ہمراہ لے کر مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ مین غرّہ ماہ ربیع الاول شب شب دوشنبہ کو نبوت کے تیرھوین سال اور شب معراج کے آٹھ مہینے کے بعد کہ اُسوقت عمر شریف آپ کی ترپن ۵۳ برس کی تھی ہجرت کی اور اُسی شب اُن بیس آدمیون نے جو ابوجہل لعین نے

متعین کئے تھے رسولؐ خدا کے گھر پر جا کر محاصرہ کیا مگر اللہ نے وہین اُن پر ایک خواب ایسا مسلّط کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس محاصرہ سے نکل گئے اُنکو اصلا معلوم نہ ہوا پیچھے ایک ساعت کے ابلیس نے نیند سے اُٹھا کے کہا اے یارو محمدؐ بھاگا ہے تب وہ بیس آدمی تلوار لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر آئے دیکھا کہ علی کرم اللہ وجہہ رسولؐ خدا کے بستر پر سو رہے ہین پوچھا محمد کہان ہین مرتضے علیؑ نے فرمایا مجھے معلوم نہین پھر سبھون نے بہت سی تلاش کی نہ پایا آخر ابوجہل کو خبر کی تب شیطان نے کہا کہ اے ابوجہل مین جانتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ کو ہمراہ لے کر مدینے کی طرف بھاگے ہین جلدی پیچھا کرو تو ملین گے وہ غار الطحل جبل ثور مین چھپ رہین گے وہان اونکو پاؤگے پس تمام قریش نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خانہ تلاشی کی نہ پایا تب مدینۂ منورہ کی طرف روانہ ہوئے اور وہاں جبرئیل علیہ السلام نے رسول مقبول کو خبر دی کہ تمام قریش آپ کے پیچھے آتے ہین آپ کے ایذا دینے کو آپ اس غار طحل مین چھپ رہیے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ کے ساتھ اُس غار مین چھپ گئے اور خدا کے حکم سے ایک مکڑی نے اس غار کے دروازے پر جالا بنایا اور دو کبوترون نے اسمیں بیضے دیئے اور جبرئیل نے آکے خاک کوڑا اوس پر جھاڑ دیا تھا کہ پرانا معلوم ہو اور کفار نہ پہچان سکیں جب وے کوہ طحل پر پہنچ کے ہر طرف تلاش کرنیلگے ابلیس کو معلوم تھا اس نے چاہا کہ آدمی کی صورت بن کر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دکھلادے اسوقت جبرئیل علیہ السلام نے اپنا پر شیطان کو مار کر دریائے محیط مین ڈالدیا اور وے بدخواہ اس غار کے دروازے مین آکر تلاش کرنے لگے کوئی کہتا تھا اس غار کے اندر گھسے ہین کسی نے کہا نہیں اس کے اندر کیونکر جائین گے منہ اس کا بہت چھوٹا ہے اور کسی نے کہا کہ پھر یہان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہاں گئے اسی طرح کفار آپس مین کہہ رہے تھے کہ دو کبوتر اس غار کے منہ سے اُڑ گئے جب کبوتر کے انڈے اور مکڑی کا جالا اور خاک اور کوڑا اس پر پڑا ہوا قریش نے دیکھا تب وہاں سے پھر آئے اور آنحضرتؐ تین ۳ دن اُس غار کے اندر جا کے سجدے مین رہے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جو دیکھا کہ اُس غار کے اندر چارون طرف بچھو اور سانپ کے سوراخ بہت ہین تو اپنے بدن کے کپڑے اور دستار پھاڑ پھاڑ کر سوراخون کو بند کیا صرف زیر جامہ ثابت رہا اور کپڑا نہ ہونے کے سبب ایک سوراخ باقی رہا وہ بند نہ ہوسکا حکم الٰہی سے ایک مار زہردار نے چاہا کہ اُس سوراخ سے نکل کر رسول اللہ کا قدمبوس ہو اُسمین حضرت ابوبکر صدیقؓ کی نظر اس پر پڑی اسوقت اپنے پاؤن کو اُس سوراخ کے منہ پر رکھ دیا اور اوس کے آنے کی راہ بند کی تب اس غار کے اندر سے سانپ نے ابوبکر صدیقؓ کے پاؤن مین کاٹا اور زہر نے غلبہ کیا تمام بدن مین لرزا پڑا مگر

پاؤن اپنا غار کے منہ سے نہ ہٹایا مثل ستون کے قائم رکھا آنحضرتؐ جب نماز سے فارغ ہوئے
تو یہ حال دیکھ کے فرمایا اے ابوبکرؓ کیا حال ہے تمہارا انھون نے عرض کی یا رسول اللہ مین نے
دیکھا کہ ایک بڑا سانپ اس غار سے نکلتا تھا اسواسطے مین نے اپنے پانون سے بند کیا اور اُس
سانپ نے میرے پانون مین کاٹا اور زہر نے اُس کے مجھ پر غلبہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ پانون اپنا کھینچ لو تب ابوبکر صدیقؓ نے پاؤن اپنا کھینچ لیا یکایک سانپ سوراخ سے نکل آیا اور عرض
کی یا رسول اللہ جب مین نے دیکھا کہ ابوبکر صدیقؓ آپ کے قدم چومنے سے مجکو محروم کرتے ہین اسی
واسطے مین نے اُن کو کاٹا یہ کہہ کر ایمان لایا اور قدمبوس ہوکر اپنے گڑھے کے اندر گھس گیا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زخم کو تین بار چوس کر تھوکا حق تعالیٰ نے شفائے کامل بخشی اور چوتھے روز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیقؓ اُس غار سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے اور اس بین
ابوجہل نے سراقہ بن جعشم کو یہ خط لکھا کہ محمدؐ بن عبداللہ یہان سے بھاگ کر مدینے مین جاتا ہے
مناسب ہے تم کو کہ اسکو جہان ملے پکڑ کے میرے پاس بھیجدو تب سراقہ بن جعشم نے آنحضرتؐ
کو راہ مین آ گھیرا اور نیزہ اُسنے ہاتھ مین پھیرا اور گھوڑا کُداکر ارادہ کیا کہ رسول خدا کے سامنے آ دے
اور پکڑے خدا کے حکم سے اوسوقت زمین اوس کے گھوڑے کو پیٹ تک نگل گئی سراقہ نے اُسدم
جانا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صادق ہین اور عذرخواہی کرنے لگا اور اقرار کیا کہ مجکو چھڑوا دیجیے کہ مین چلا
جاؤن اور جو بدخواہ آپ کے پیچھے آتے ہونگے اونکو پھیر دوں گا اور کہون گا کہ مین نے اس طرف بہت
تلاش کی محمدؐ کو نہ پایا تب آنحضرتؐ نے زمین کو فرمایا یا اَرضُ خلیہ ترجمہ اے زمین چھوڑ دے اس
کو تب زمین نے گھوڑے کے پاؤن کو چھوڑا اور سراقہ خلاص ہوکر پھر گیا اور جو بدخواہون سے
ملاقات ہوئی سراقہ نے وہی باتین کہین جو حضرت سے وعدہ کیا تھا اور جب آنحضرتؐ وہان سے کراع
الغنم مین پہونچے وہاں کا سردار قوم بریدہ اسلمی نام رسول خدا کی خبر سُنکر سات سو آدمی ہمراہ لے کر پیغمبر خدا کے
استقبال کو آیا اور سب کے سب مسلمان ہوئے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہان سے روانہ
ہوئے ربیع الاوّل کی سولھوین تاریخ دوشنبہ کے روز قبا مین پہونچے اور قبا ایک گانون کا نام مدینے کے
پاس اوس وہان کے لوگون کو اسلام کی دعوت کی بہت لوگ ایمان لائے اور وہان چار روز پیغمبر خدا رہے جب
اہل مدینہ نے آنحضرتؐ کی خبر پائی تمام سردار وہان کے مع صحابہ حضرت عمرؓ اور حمزہؓ وغیرہما رضی اللہ
عنہم حضرتؐ کے استقبال کو آئے غرض ربیع الاول کی بیسوین تاریخ جمعہ کے دن مدینہ منوّرہ مین داخل

ہوئے اور ابو ایوب کے گھر مین اترے ہجرت کا بیان تمام ہوا

بیان لڑائی بدر الکبرے کا

روایت مین آیا ہے کہ بعد ہجرت کے ایک برس تک جہاد کا اتفاق نہ ہوا دوسرے سال جنگ بدر الکبرے کی واقع ہوئی اور پانچوین سال مین بدر الصغریٰ کی اور اسی طرح دس برس کے اندر کہ پیغمبر خدا مدینہ منورہ مین رہے پچیس[۲۵] لڑائیان کفارون سے کین اور بعضی روایت مین کہ ستائیس[۲۷] بعد نزول اس آیت کے قولہ تعالیٰ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ترجمہ یعنی قتل کرو تم مشرکون کو جہان پاؤ اون مین سے سات لڑائی مین یعنی جنگ بدر اور جنگ احد اور غزوہ خندق اور بنی قریظہ اور اور بنی مصطلق اور خیبر اور طائف مین آپ تشریف لیگئے تھے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ وادی القریٰ اور غابہ اور بنی نضیر مین بھی گئے تھے ایسے ہی اور پچاس لڑائیان ہوئین اوس مین صرف لشکر کو بھیجا خود تشریف فرما نہ ہوئے اور اس مدت کے اندر آنحضرتؐ کو سوائے دعوت اسلام اور تعلیم احکام دین اور کافرون سے جہاد کرنے اور بنائے مسجد کے اور کچھ کام نہ تھا یہانتک کہ دین کو کمالیت کو پہونچایا اور لڑائی بدر الکبریٰ کے ہونے کا یہ سبب تھا کہ ایک دن آنحضرتؐ اپنے یارون کے ساتھ بیٹھے تھے کہ جبرئیل نازل ہوئے اور کہا یا رسول اللہ مکے کے مشرک سوداگر ابو سفیان اور عمرو ابن العاص کی طرف سے آتے ہین اپنے یارون کو بھیجو تا اُن سب کو مارین اور غنیمت لین اور اون سے خوف نہ کرین خدا کے فضل سے تم کو فتح و نصرت ہوگی حضرت نے اپنے یارون کو فرمایا اور سو مرد مسلمان جمع ہوئے اس مین تیرہ آدمی گھوڑے کے سوار اور اسّی آدمی شتر سوار اور باقی پاپیادہ تھے اور کسی کے پاس ہتھیار لڑائی کا نہ تھا مگر ہر ایک کے ہاتھ مین لاٹھی تھی کافرون سے لڑنے کے لئے جب چاہ بدر کے نزدیک پہونچے تو اون سوداگرون کو یہ احوال کسی طرح معلوم ہوگیا آخر مکے مین یہ خبر پہونچائی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے جماعت کثیر کے ساتھ راہ ہماری بندکی ہے اور ارادہ تاخت و تاراج کا رکھتے ہین پس ابو جہل نے یہ بات سن کے منادی کی تمام اہل مکہ ایک ہزار ایک سو سوار ہمراہ رکھتے تھے پس ابو جہل اُن سوارون کو لے کر مع خود لڑنے کو آیا اور جبرئیل یہ خبر رسول خدا کے پاس لائے کہ ابو جہل اتنا لشکر لیکر لڑنے کو آتا ہے اور اللہ کے فضل سے تمھاری نصرت اُن پر ہوگی مومن یہ بات سن کے بہت خوش ہوئے اور دوسرے دن لشکر دونون طرف آکے جمع ہوئے اور ابو جہل لعین کی آنکھ مین لشکر نصرت اثر تھوڑا معلوم ہوا اور اپنا

لشکر بہت اسواسطے خوش ہو کے کہنے لگا کہ میرے ساتھ اتنا لشکر ہے محمدؐ کے خدا سے البتہ لڑ سکیں گے بلکہ اس کے واسطے ہمارا تھوڑا سا کافی ہے جب یہ بات رسولؐ خدا کے گوش مبارک میں پہونچی سجدے میں آکر کہا خداوندا تونے مجھ سے وعدہ کیا ہے سو پورا کران پر ہم کو فتح دے پس اوّل لشکر سے ابوجہل کے عتبہ اور شیبا اور ولید بن مغیرہ جنگ گاہ مین آکر کھڑے ہوئے اور لشکر نصرت اثر محمد صلے اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم سے عبداللہ بن رواحہؓ اور عوفؓ بن حارث اور مسعودؓ بن حارث لڑائی مین آئے تب لشکر ابوجہل کے لوگ حقارت سے کہنے لگے کہ اول نام اپنا بتا دیجیے ہم سے لڑو۔ اِن تینون مومنون نے اپنا نام بتلایا پھر مشرکین نے کہا کہ تم ہماری لڑائی کے قابل نہین تم جاؤ بعد اوس کے ایک نعرہ مارا کہ اے محمد ہمارے مقابل میں ہمسر ہمارا بھیج پس خواجۂ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ہمزہؓ اور حضرت علی مرتضیؓ اور عبیدہ بن حارث کو بھیجا تب دونون طرف کے لشکرون مین لڑائی ہوئی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کے لشکر سے شبیر کا سر کاٹا اور علی مرتضیٰ نے ولید بن مغیرہ کو مارا اور عتبہ نے حضرت عبیدہؓ کا پانوٴن توڑا تھا تو بھی حضرت عبیدہؓ نے عتبہ مردود کو قتل کیا بعد اس کے رسول خدا کے حضور مین آئے اور آپ نے اُنکو بہشت کی بشارت دی اور پیچھے سے مشرکون نے تیر مار کر چار پانچ مومنون کو شہید کیا تب پیغمبر علیہ السلام نے سجدے مین آکے دعائے نصرت کی تب خدائے عزّ وجل نے ہزار فرشتے بھیجے اُنھون نے اکثر مشرکون کو جہنم مین داخل کیا اور عبداللہ ابن مسعودؓ نے ابوجہل کا جنگ گاہ مین سر کاٹا سجدہ شکر کا بجا لائے اور اُس دن بہت کافر مارے گئے اور بعضے اسیر ہو کے آئے اور کتنے ہزیمت پا کے بھاگ گئے اور صحابہؓ سے روایت ہے کہ جس دن کافرون نے حضرت کے لشکر کو مارنے کا قصد کیا خدا کے حکم سے اُس دن خود بخود ان کافرون کے سر کٹ کے زمین پر گر پڑے اُن کافرون کی لاشون کو خندق مین ڈالدیا پیغمبر علیہ السلام نے اُس کے کنارے کھڑے ہو کے کہا اے بدبختو اقارب ہمارے یقین تھے صحابہؓ نے متعجب ہو کر پوچھا یا رسول اللہ آپ مقتول سے گفتگو کرتے ہین فرمایا کہ مُردے بات سنتے ہین لیکن بول نہین سکتے ہین پھر پیغمبر خداؐ اپنے یاران فتح شعار کو لے کر مدینہ منورہ مین تشریف لائے لیکن تیرہؓ آدمی مسلمان شہید ہوئے تھے اور حضرت نے اسیرون کو اپنے پاس بلایا عتبہ کو دیکھ کے بہت خوش ہوئے اور اوس کی تکلیفین دی ہوئی یاد آئین پھر حضرت علی مرتضیٰؓ کو فرمایا کہ عتبہ کو قتل کرو اوسوقت علیؓ مرتضیٰ نے گردن عتبہ کی ماری اور وہ داخل جہنم ہوا اور پیغمبر خدا کی ایک زوجہ نے کہ نام اُن کا سودہؓ تھا قیدیون کو قتل کے وقت کہا کہ اگر تم لڑائی مین مارے گئے ہوتے تو اوسوقت اس خرابی سے کیون مارے جاتے یہ بات سن کے پیغمبر خدا سودہؓ پر غصہ ہوئے اور اون کو

طلاق دیا سودہؓ نے غمگین ہو کر حضرت عائشہ صدیقہ کو بہت منتون سے سفارش اور عفو تقصیر پر راضی کیا چنانچہ سید عالم نے ان کی سفارش منظور کی اور سودہؓ کو پھر نکاح مین لائے اور بعد اس کے بعد پیغمبر خدا نے حضرت عباس سے جو کہ اسیر ہو کر آئے تھے کہا کہ تم مسلمان ہو تو تم کو آزاد کرونگا اسوقت عباس مسلمان ہوئے اور دولت ایمان ہاتھ لگی اور بہشت نصیب ہوئی یہان تک تھا قصہ بدر الکبریٰ کا واللہ اعلم۔

احوال جنگ اُحد کا

خبر مین آیا ہے کہ مشرکون نے بعد ہزیمت جنگ بدر کے سامان لڑائی کا پھر تیار کیا اسوقت سردار قریش کا ابو سفیان تھا وہ کافر مع جم غفیر و لشکر کثیر طرف مدینے کے بارادہ تاخت آئے اور جبرئیل امین نے یہ خبر رسول خدا کو پہونچائی حضرت نے اپنے یارون سے مشورت کی جب فوج کفار کی مدینے کے متصل آپہونچی تب لشکر اسلام مسلح ہو کر ہم رکاب رسالت مآب کے جبل اُحد پر کہ مدینے سے دو کوس ہے آیا آنحضرت نے عبد اللہ بن زبیر کو ساتھ ستر تن تیر اندازون کے اوسی کوہ پر لشکر وغیرہ کی حفاظت کے واسطے متعین کیا اتنے مین لشکر دونوں طرف سے صف کشیدہ ہوئے اوّل تیرون کا مینھ برسا پھر شمشیر و خنجر بجلی کی طرح چمکے اور دریا خون کا بہا القصہ فوج اسلام نے پروردگار کے فضل سے لشکر کفار پر فتح و نصرت پائی اور مشرکون نے ہزیمت و شکست کھائی وہ ستر نگہبان کوہ اُحد کے باوجود ممانعت عبد اللہ بن زبیر کے یہ ہزیمت دیکھ کر غنیمت لوٹنے کو دوڑے فوج کفار کی فرصت پا کر اُس پہاڑ پر پہونچی اور لشکر اسلام مغلوب ہوا ستر آدمی مسلمانون سے بعضے زخمی بعضے شہید ہوئے اور آنحضرتؐ کے دندان شریف نے اسی جائے ایک پتھر کی ضرب سے شہادت پائی دہن مبارک سے جو درج دُر ہے بہا تھا خون بہا اور ڈبہ مرجان و لعل کا بنا ایک اصحابی اپنی پگڑی سے لہو لب مبارک سے پونچھتے تھے ابلیس لعین نے یہ حال دیکھ کے پہاڑ پر چڑھ کے پکارا کہ اے لوگو محمدؐ مقتول ہوئے یہ آواز سن کر کافرون نے خوش ہو کر لشکر اسلام پر حملہ کیا اوس وقت بہت مسلمان مجروح ہوئے اور کتنے شہید اور چند لوگ غازی بنے اور بعضے بھاگے اصحاب کبار وغیرہ آنحضرت کی خبر گیری کو آئے دیکھا کہ دندان مبارک شہید ہوا اسی عرصے مین حضرت حمزہؓ اور دو صحابی نے شہادت پائی اور کافرون نے یہ ظلم و ستم سے اُن کو مثلہ کیا یعنی ناک کان ہاتھ پانون کاٹے تب اصحاب کبار وغیرہ رضی اللہ عنہم کی آتش خشم نے جوش کیا اور پھر کے فوج اعدا مین کہ دل بادل برق کی طرح در آئے رعد وار نعرے مار کر کفارون کو مارنا شروع

کیا حضرت شیر خداؑ نے حمزہؓ کی لاش دیکھ کر کہا اے چچا خدا کے حکم سے ستر کافرون کو تمھارے عوض مثلہ کرونگا یہ کہہ کر دُلدل کو چمکایا اور ذوالفقار لے کر نعرۂ حیدری ماہ سے ماہی تک پہونچایا اور آنحضرتؐ کے گھوڑے کی باگ عباسؓ پکڑے کھڑے تھے کہ جبرئیل نازل ہوئے اور کہا یا رسولؐ اللہ فرشتے آپ کی مدد کو آئے اور سر کافرون کا تن سے جدا کرتے ہین غرض لشکر اسلام نے فتح پائی پھر جناب رسالت مآب نے سجدۂ شکر بجا لا کے مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہ کو مدینۂ منورہ مین خوشخبری دینے کے لئے بھیجا تمام اہل مدینہ اور اہل بیت آوازۂ بد سے گھبرائے تھے خبر ظفر کی سن کر شاد ہوئے پھر آنحضرتؐ نے بہت لاشین مسلمانون کی بعد نماز جنازے کے دفنائین اور باقی لاشون کو مدینے مین لوگ لے آئے کہتے ہین کہ ایک بڑھیا اپنے بیٹے اور بھائی کی لاش دیکھ کر بولی کہ ہزار بیٹے اور بھائی ہوتے تو حضرتؐ پر سے تصدق کرتی اور رسول مقبول اپنے یارون کے ساتھ مدینۂ منورہ کی طرف تشریف فرما ہوئے دیکھا کہ ہر ایک اپنے مردون کی تعزیت کرتا ہے حضرت نے یہ سُن کر فرمایا کہ اگر حمزہؓ کا کوئی ہوتا تو اون کی بھی تعزیت کرتا یہ سُن کر سب زن و مرد نے اپنے مُردون کو چھوڑ کر حمزہؓ کی تعزیت کی بلکہ

اب تک عرب مین یہ رسم ہے کہ کوئی کسی مردے کی تعزیت کو آوے اوّل حمزہؓ کی تعزیت کرے گا

بیان احوال جنگ بدر الصغریٰ وغیرہ کا

کہتے ہین کہ اُحد کی لڑائی سے اگلے سال مکۂ معظمہ مین بڑا قحط پڑا سب لوگ وہان کے خراب و تباہ ہوئے پھر کافرون نے آنحضرتؐ کے قصد حرب سے ڈر کر آپس مین تدبیر و مصلحت ٹھہرا کے ایک قاصد مسعود نام کو مدینے مین بھیجا اُس نے جا کے مکر و فریب سے حضرتؐ کو ڈرایا کہ یا رسولؐ اللہ گذشتہ سال باوجود کم جمعیتی کفار کے آپ کی فوج بہت ماری گئی اور امسال اُن کو زور جمعیت خوب ہے ہرگز آپ اس طرف کا قصد نہ فرماوین آپ نے اس بات پر عمل نہ کیا اور لشکر اسلام کو ہمراہ لے کر مکے کو جا کے محاصرہ مین لائے مگر کفارون سے کوئی شخص لڑنے کو نہ آیا بلکہ کتنے آدمی خفیہ آ کر مسلمان ہوئے پھر فخر دو عالم نے مدینۂ منورہ کو مراجعت فرمائی سال آئندہ مین آنحضرتؐ یارون کے ساتھ بقصد حج شتر و دُنبے قربانی کے لئے ہمراہ لے کر روانہ ہوئے اہل مکہ نے جمع ہو کر جنگ کا قصد کیا سب مسلمان کہ احرام مین تھے گھبرائے قضائے الٰہی سے کفارون کو لشکر اسلام دیکھ کر

ایسا رعب غالب ہوا کہ خود بھاگ گئے پھر اُن کافرون نے دو قاصد ایک ابو مسعود ثقفی دوسرے اسمٰعیل بن عمرو کو بھیجکر احوال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بارادہ حج تشریف لائے ہین قصد حرب کا نہین تب خوش ہو کر حرف صلح درمیان لائے اور آکر عرض کی یا رسول اللہ اس سال ہم قحط کے مارے ہوئے ہین آپ کی خدمت ومہمانی نہ ہوسکے گی اس واسطے یہ آرزو ہے کہ ابھی آپ مدینے کو پھر جاوین اور ایک تمنا صلح کی ہے رسول کریم کو اُن پر رحم آگیا التماس اُن کی قبول کی عہد وپیمان آشتی وصلح کا لکھا گیا پھر پیغمبر علیہ السلام نے بیت الحرام کو ہدیہ وتحفہ بھجوایا مساکینون کو خیرات دی اور یارون کو ہمراہ لے کر مدینے کی طرف تشریف فرما ہوئے۔

بیان احوال جنگ خیبر کا

مروی ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے ساتوین سنہ ہجری میں حج سے فارغ ہو کر جعفر طیار سے مژدہ مسلمان ہونے نجاشی کا سنا پھر خبر صلح یاس کی ہوچکی بعد اس کے آپ نے خیبر کی طرف بارادہ جہاد کوچ فرمایا اور مع لشکر وہان پہونچے اور خیبر کے یہودی بھی فوج لے کر مقابلے کو آئے جب لشکر دونون طرف کا صف کشیدہ ہوا تب ایک مرد مسلمان نے سات تن یہودی کو جہنم رسید کرکے شہادت پائی پھر سردار عالم نے علی کرم اللہ وجہہ کو بلوا کر حکم جنگ کا دیا اُن کی آنکھون مین درد شدید تھا آنحضرت نے دعا کی فوراً شفا پاکر دلدل پر سوار ہو کر ذوالفقار ہاتھ مین لے کر میدان جنگ مین آکے نعرہ مارا یہودیون نے آپ پر حملہ کیا شیر خدا نے ایک ہی حملہ مین بہت کافرون کو فی النار والسقر کیا اس عرصے مین ایک یہودی پہلوان رستم زمان لاف مارتا ہوا آیا اور شیر خدا پر حملہ کیا حضرت علی مرتضیٰ نے اُس کو ایک ہاتھ ایسا مارا کہ گھوڑے سمیت دو ٹکڑے ہوا کافرون نے یہ حال دیکھ کر ہزیمت کھائی اور قلعہ مین پناہ لی پس امیر المومنین نے در خیبر پکڑ کر زور کرامت کیا تمام قلعے مین لرزہ زلزلے کا سا پڑا اور خدا کے حکم سے دروازہ اُکھڑ کر حصار کے پیچھے گرا پھر تو لشکر اسلام قلعے مین در آیا اور مال ودولت لوٹ کے آسودہ ہوا بہت کافر قتل ہوئے اور کتنے زن ومرد اسیر ہو کر آئے اُس مین سے ایک عورت حسینہ کو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نکاح میں لائے اُن بی بی نے ایک

خط مہری رسول مقبول سے موقوفی خراج مین لکھوا کر اپنی قوم کو دیا

چنانچہ اب تک وہ خط اُون کے پاس موجود ہے واللہ اعلم بالصواب

بیان وفات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا

مروی ہے کہ آٹھوین تاریخ ذی الحجہ کو خاتم النبیین نے اپنے یارون کے ساتھ عرفات مین دو رکعت نماز ادا کی اتنے مین جبرئیل علیہ السلام یہ آخری آیت لائے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ترجمہ یعنی آج کے دن کامل کیا مین نے دین تمھارا اور تمام کی تم پر نعمت اپنی اور راضی ہوا مین بھیجکر واسطے تمھارے دین اسلام کو سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے جان لیا کہ سفر آخرت کا قریب آیا بعد ادائے حج کے مکانات آباد اجداد کے دیکھ کے مدینے کی طرف روانہ ہو کے فرمایا کہ شاید دوسرے سال مکہ معظمہ مین آنا میرا نہ ہوگا تمام صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم یہ سن کر گریہ وزاری مین آئے حضرت کو اُسی مقام میں درد پہلو پیدا ہوا چنانچہ تیرہ نمازین آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتدا سے پڑھین پھر مدینے مین تشریف لائے الغرض آخر ماہ صفر کو بدھ کے دن میمونہ خاتون کے گھر مین کہ زوجہ آنحضرتؐ کی تھین دردسر اور بخار شروع ہوا شدت مرض مین سب ازواج مطہرات بیمارداری کو وہان آئین پھر آنحضرتؐ اہل بیت سے کسی کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کے عائشہ خاتونؓ کے حجرے مین تشریف لائے اور سر مبارک اون کے زانو پر رکھ کے آرام کیا عائشہ صدیقہؓ نے کہا یا رسول اللہ بدن مبارک آپ کا بہت گرم ہے فرمایا اے عائشہ مفارقت کا دن نزدیک آیا بی بی نے آہ سرد دل پُر درد سے بھری حضرت نے فرمایا صبر کرو کیونکہ شربت موت کا ہر ایک کو چکھنا ہے دوسرے دن کہ جمعہ تھا بلال رضی اللہ عنہ سے صلوٰۃ اور اذان سن کے سید کونینؐ نے چار دن صحابہؓ کو بلوایا اور اُن کے مونڈھون پر ہاتھ رکھ کے مسجد مین بہزار سختی پہونچکر فرمایا کہ مجھ مین ضعف سے طاقت نہیں چاہیے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امامت کرین یہ سن کر سب اصحابؓ کی آنکھون مین آنسو بھر آئے آخر حضرتؐ نے بہزار دشواری نماز ادا کر کے وصیت شروع کی کہ بھائیو مین نے موافق وحی کے سب نیک و بد سے تم کو آگاہ کیا اب وقت میرا آخر پہونچا کاروبار اپنے چاہیے کہ بعد میرے ہوشیاری سے کرو تمام صحابہؓ مین گریہ و بکا اور صدائے واویلا نے وقوع پایا پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دست بستہ ہو کر عرض کی یا رسول اللہ آج کی رات ایک خواب مین نے دیکھا ہے فرمایا بیان کرو کہا یہ دیکھا ہے کہ چادر عائشہؓ کے سر سے اُڑ گئی آنحضرتؐ نے فرمایا تعبیر اوس کی اُن کے بیوہ ہونے پر ظاہر ہے اُس کے پیچھے حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ

مین نے آج یہ خواب دیکھا کہ عدل میرا ٹوٹ گیا ہے حضرتؐ نے فرمایا وہ عدل مین ہون پھر حضرتؓ عثمان نے کہا یارسول اللہ مین نے یہ خواب دیکھا کہ ایک ورق قرآن شریف سے ہوا پر اُڑ گیا فرمایا اے عثمانؓ ورق قرآن کا عبارت میری روح سے ہے کہ تن سے ہوا ہو گی پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا مین نے یہ خواب دیکھا کہ ڈھال میری ٹوٹ گئی فرمایا سپر تیری مین تھا اور ٹوٹنا اوس کا میرا اِس دار فانی سے جانا ہے پھر حسینؓ نے کہا یا جدّی ہم نے یہ خواب دیکھا کہ ایک درخت بزرگ گر پڑا فرمایا اے فرزند وہ درخت مین ہون کہ اس جہان سے جاؤن گا بعد اُس کے عائشہ صدیقہ نے کہا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نے یہ خواب دیکھا کہ میرے گھر کا ستون گر پڑا فرمایا اے عائشہؓ جو عورت یہ خواب دیکھے اُس کا شوہر مرتا ہے اُسوقت سب یار اور تمام بیبیان اور سارے اہل بیت زار زار روئے اور بیقراری سے کپڑے پھاڑے اور سر پر خاک اڑائی پھر رسول خدا نے فرمایا اے یارو شدت بیماری بہت ہے بلالؓ سے کہو مدینے مین آواز دے کہ دو روز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زندگی کے باقی ہین جس آدمی کو دعوے کسی نوع کا مجھپر ہو آکر ظاہر کرے حق اپنا قیامت پر نہ رکھے القصہ عکاشہ نام ایک مرد نے دعوی تازیانہ کا کیا اور کہا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنگ اُحد مین آپ کے ہاتھ سے میری پیٹھ پر کوڑا لگا ہے مین چاہتا ہون کہ عوض اس کا ملے سید عالم نے گھر مین سے وہ کوڑا کہ سات سر کا تھا منگوایا اور اندر دیا ہر عکاشہ کے بدلا لینے کی خبر ظاہر ہوئی ہر ایک اصحاب کبار وغیرہ اُس سے کہتے تھے اے عکاشہ حضرت کے بدلے ہمارے تن پر دس دس بیس بیس چالیس چالیس کوڑے مار لے اور رسول رب العالمین کو جو شدت بیماری ہین ایذا نہ دے وہ راضی نہ ہوا تب حضرتؐ نے فرمایا اے عکاشہ کوڑا ہاتھ مین لے اور جتنا چاہے مار عکاشہ رضی اللہ عنہ نے دُرّہ لیا اور کہا اے خواجہ عالم مین نے ننگی پیٹھ پر کوڑا کھایا تھا اور آپ کپڑے پہنے ہین پیغمبر خدا نے پیراہن اتارا اس وقت حاضرین مجلس روتے تھے اور کہتے تھے بیت عکاشہ تو نے آخر بات ہم سب کی نہین مانی ✤ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ✤ عکاشہ پشت مبارک کے نزدیک آ کھڑا اور مہر نبوت کی زیارت کی جھٹ بوسہ دیا آنکھون سے لگایا پھر کوڑا ہاتھ سے پھینک کر قدم مبارک پر گرا اور کہا اے سید المرسلین مجھ کمینے کی کیا طاقت ہے کہ آپ کے غلامون کی پشت تک کوڑا ایسا سکون مین کمینہ نالائق آپ کی درگاہ کا ہون میری پیٹھ پر جس روز تازیانہ لگا تھا مین نے اُسی روز بخشدیا تھا اب غرض میری یہی تھی کہ اس حیلے سے مہر نبوت کی زیارت کرون اور آتش دوزخ سے بے فکر رہون رسول خدا نے فرمایا اے عکاشہ زہے نصیب تیرے کہ آگ دوزخ

کی نجھ پر حرام ہوئی پھر ربیع الاول کی دوسری تاریخ پیر کے روز حق تعالےٰ نے عزرائیل کو فرمایا کہ
حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت مین جاکے ادب سے کھڑا ہو اور بے اجازت
جان اُن کی قبض نہ کرنا ملک الموت نے اعرابی کی صورت بن کے آنحضرتؐ کے دروازے پر آواز دی کہ مین
حکم اندر آنے کا چاہتا ہون اگرچہ ادب سے آواز آہستہ دی تھی تو بھی تمام مکانات گونج گئے حضرت فاطمہ رضی
اللہ عنہا نے کہا اے اعرابی اس وقت جا کہ حضرتؐ کو عالم بیہوشی ہے اور تکلیف آزار سے بیچین ہین اُس
نے نہ سنا اور بار بار پکارتا تھا جب گوش مبارک مین حضرت کے وہ آواز پہونچی آنکھین کھول دین اور پوچھا اے
فاطمہؓ کیا ہے عرض کی یا رسول اللہ ایک اعرابی ذوالفقار ہاتھ میں لیے دروازے پر چلاتا ہے اور گھر مین آنے
کی اجازت چاہتا ہے ہرچند کہتی ہون جا مگر وہ نہین جاتا رسول خدا نے فرمایا اے فاطمہؓ وہ اعرابی نہین کہ
جاوے بلکہ یہ وہ شخص ہے کہ عورتون کو بیوہ اور بچون کو یتیم بنا دے اس کو گھر مین بلالو پھر ملک الموت نے
آکر سلام کیا اور ادب سے کھڑے ہوئے آنحضرت نے فرمایا اے برادر عزرائیل میری زیارت کو آئے
ہو یا جان قبض کرنے کو کہا یا رسول اللہ جان قبض کرنے کو آیا ہون مگر آپ کے حکم سے حضرتؐ نے
فرمایا ٹھہرو کہ میرا بھائی آوے جب جبرئیل علیہ السلام آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخی جبرئیلؑ
فرمان الٰہی تھا کہ عمر میری نوّے برس کی ہوگی ابھی تو تریسٹھ برس گذرے ہین جبرئیل علیہ السلام نے کہا
کہ ستائیس برس آپ کے معراج میں گذرے اور کہا حکم الٰہی یون بھی ہے کہ اگر دنیا مین رہنا منظور
ہو تو جتنی عمر چاہو عنایت کردون حضرتؐ نے پوچھا مرضی الٰہی کس مین ہے کہا مرضی الٰہی بہشت
مین بلانے کی ہے کیونکہ دوزخ کی آگ سرد کی گئی ہے اور جنت کو آراستہ کیا ہے اور حور و غلمان آپ
کے منتظر ہین بناؤ سنگار کرکے مستعد خدمت کے ہین رسول خدا نے فرمایا مین راضی برضائے مولا
ہون پھر فرمایا کہ یا اخی جبرئیل بعد میرے دنیا مین تم آؤ گے یا نہیں جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے بعد دس بار دنیا مین آؤن گا کہ ہر ایک بار ایک چیز دنیا سے لے جاؤنگا
حضرتؐ نے پوچھا کیا کیا چیزین کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اول بار آکے گوہر صبر دنیا سے لیجاؤنگا
دوسری بار گوہر شرم تیسری بار گوہر محبت چوتھی بار گوہر عدل پانچوین بار گوہر برکت چھٹی بار گوہر
سخاوت ساتوین بار گوہر صداقت آٹھوین بار گوہر حلال نوین بار گوہر علم دسوین بار برکت قرآن مجید
کی یہ دسون چیزین لے جاؤن گا پھر آثار قیامت ظاہر ہون گے اور اسرافیلؑ صور پھونکین گے
پھر حضرت نے پوچھا اے اخی جبرئیل حال میری امت کا بعد میرے کیونکر ہوگا کہا حق تعالےٰ

نے فرمایا ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہو کہ امت اپنی مجھ کو سونپے تو قیامت کے دن
دن صحیح وسلامت اُس کو دون حضرتؐ نے خوش ہو کر فرمایا الحمد للہ پھر پوچھا اے اخی جبرئیل غسل
میت مجکو کون دلاوے اور کفن کون پہناوے اور نماز جنازہ کون پڑھے اور کہان دفنایا جاؤن جبرئیلؑ
امین درگاہ الٰہی مین جاکر آئے اور کہا یون فرمان ہوا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امامت کرے
اور علیؓ غسل دے اور کفن پہناوے اور عائشہ کے حجرے مین دفن ہوکر آپ آرام فرماوین پھر
حضرتؐ نے وصیت کی اے یارو حلال وحرام مین فرق جاننا اور مال کی زکوٰۃ دینا اور فقیرون کو محروم
نہ چھوڑنا اور زن وفرزند یتیم وہمسایہ پر شفقت کرنا اور تکلیف نہ دینا اس وقت سب حاضرین مجلس کا
غم سے عجب عالم تھا کہ نقش دیوار ہوگئے تھے خصوصاً حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرتؐ نے فرمایا
اے جگر گوشہ میری رنج نہ کھاؤ کہ بعد چھ مہینے کے تم بھی میرے پاس آوگی اُس دم خاتون جنت
کو تسکین ہوئی پھر حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عزرائیل اب اپنے کام مین مشغول
ہو ملک الموت نے تب ہاتھ سینۂ مبارک پر رکھا پھر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک آہ بھری
اور فرمایا اے ملک الموت مجھکو ایسی ایذا پہونچی کہ مین نے جانا کہ ایک پہاڑ میری چھاتی پر پڑا اور فرمایا
کہ میری اُمت کو بھی ایسی تکلیف ہوگی عزرائیل نے کہا یا رسول اللہ مین تو آپ کی روح مبارک
بہت آسانی سے قبض کر رہا ہون حضرت نے فرمایا اے عزرائیل جتنی سختی اور تکلیف جان کندنی کی ہے
اُمت کے عوض مجھکو دے لیکن میری اُمت کو جان قبض کرنے کے وقت ذرہ ایذا نہ دینا کیونکہ وہ
بہت ضعیف اور کمزور ہے تب ملک الموت نے عہد کیا کہ جو کوئی آپ کی اُمت مین سے بعد نماز فریضہ کے
آیت الکرسی پڑھے گا اُسکی جان ایسی آسانی سے قبض کرونگا جیسے سوتے ہوئے بچے کے منہ سے
مان اُس کی چھاتی نکال لے اور اُسکو خبر نہ ہو پھر حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
اجمعین نے آخری وصیت یہ کی کہ اے یارو بدی نہ کرنا اور آئینۂ سینہ کو زنگ کینے سے پاک رکھنا
بعد اُس کے صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ قیامت کب آوے گی آن حضرت نے کچھ جواب نہ فرمایا مگر
اشارے کے شہادت کی اُنگلی کو اُٹھایا کسی نے جانا کہ بعد ایک برس کے کوئی سمجھا بعد ہزار
برس کے اور کتنون نے کہا کہ حال اُس کا وہی معبود برحق جانتا ہے اور کوئی نہین پس اتنے مین حضرتؐ
نے جان مبارک اپنی بحق تسلیم کی اور تمامی حاضرین نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون اُس دم
یارو اصحابؓ اور اہل بیت وغیرہ کے ماتم وغم سے جو کچھ حالت تھی کیا ممکن ہے کہ شمہ اس کا بیان ہو سکے



بیت

یاروں اصحابؓ نے ڈالی نہ فقط سر پہ خاک ۔۔۔ اُن کے ماتم مین سیہ ہوگئے سارے افلاک

اور کئی روز تک صحابہؓ پر عالم بیہوشی رہا بہرصورت اُسی حال مین حضرت ابوبکرؓ کے فرمانے سے حضرت علیؓ نے غسل دیا اور جنازہ رسول مقبول کا تیار ہوا مُلک مُلک کے آدمیون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نماز جنازہ ادا کی اور زمین و آسمانون کے تمام فرشتون نے بھی پڑھی پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے مین دفن کیا۔

بیت

اس غم سے دل مُلک کا نہ بس چاک چاک ہے ۔۔۔ جانا حضور سب کے تئین زیر خاک ہے

سب نے سب واہل بیت نے سوائے صبر کے کچھ چارہ نہ دیکھا

نظم

دفن جسم کہ زمین مین شہ لولاک ہوا ۔۔۔ رتبہ روئے زمین غیرت افلاک ہوا
غم ہوا سب کو یہان خلد مین آئی شادی ۔۔۔ حور وغلمان نے دی مل کے مبارک بادی

اور موافق وصیت آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امامت
اور خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پہونچی

نظم

بس اب غلامِ نبیؐ دل سے ہو غلام نبیؐ ۔۔۔ برآدین کام ترے سب طفیل نام نبیؐ
زبان خامہ کر اب بند دے نہ تم ۔۔۔ خدا کے فضل وکرم سے ہوئی کتاب تمام

تمّت الکتاب بعون اللہ الملک الوھّاب

صاحبان علوم و نوا ریخ دانان منثور و منظوم پر مخفی و محتجب نہ رہے کہ مناقب حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے عجائب القصص میں ہمنے عجائب القصص پائے برائے ملاحظہ شائقین نیک آئین لکھے رقم کیا